مَناقِبُ عَلِیٍّ وَالحَسَنَینِ وَاُمِّھِمَا فَاطِمَةَ الزَّھرَةِ

کیا بات رضاؔ اس چمنستانِ کرم کی
زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

فضائلِ چمنستانِ کرم

تصنیف:
الدکتور عبد المعطی أمین قلعجی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم
مولانا محمد عمران عنبری
فاضل جامعہ نعیمیہ لاہور

مکتبۃ زین العابدین

مناقب

علی والحسنین

واُمّھما فاطمۃ الزّھرآء رضی اللہ عنھم

الدکتور عبدالمعطی امین قلعجی

ناشر

مکتبہ زین العابدین لاہور

ضابطہ:

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب (عربی)	مناقب علی والحسنین واُمھما فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہم
تالیف	الدکتور عبدالمعطی امین قلعجی مصری
ترجمہ بنام	فضائل چمنستان کرم
مترجم:	مولانا محمد عمران عنبری (فاضل جامعہ نعیمیہ)
تعداد	1100
قیمت	=/ ۵۰۰ روپے

رابطہ

شبیر برادرز زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور	ضیاء القرآن پبلی کیشنز دربار مارکیٹ لاہور	مکتبہ قادریہ دربار مارکیٹ لاہور
کرمانوالہ بک شاپ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور	نیو منہاج بک شاپ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور	مکتبہ تنظیم الاسلام گوجرانوالہ
مکتبہ نظامیہ کتاب گھر اردو بازار لاہور	کتب خانہ حاجی نیاز احمد بوہڑ گیٹ ملتان	نوریہ رضویہ پبلی کیشنز داتا دربار مارکیٹ لاہور
مکتبہ جلالیہ صراط مستقیم فوارہ چوک گجرات	غوثیہ کتب خانہ اردو بازار گوجرانوالہ	احمد بک کارپوریشن اقبال روڈ راولپنڈی
مکتبہ قادریہ فوارہ چوک گجرات	چشتی کتب خانہ فیصل آباد	مکتبہ امام احمد رضا دربار مارکیٹ لاہور

توشۂ آخرت

قارئین کرام! یہ صداقت کے حسن سے مزین حقیقت ہے کہ سید کائنات ﷺ کے "قُربیٰ" کے مناقب و فضائل، کمالات وفرمودات کی تشہیر وترویج کرنا فقط عبادت ہی نہیں بلکہ بہت بڑا صدقہ جاری بھی ہے......بس یہی سوچ مجھ فقیر کی نیت کا حسن ہے، یہ کتاب مناقب علی والحسنین وامھما فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہم جو آپ کے ہاتھوں میں ہے، یہ بھی اسی صدقہ جاریہ کا نمونہ ہے......آج سے تقریباً گیارہ سال پہلے لاہور اُردو بازار کے ایک مشہور ادارے سے یہ کتاب خریدی گئی......جو اپنے موضوعات میں تولا جواب تھی ہی مگر اس کی طباعت بھی بے مثال تھی......اور کتاب کو دیکھنے والا یہ محسوس کرتا کہ یہ ضرور حسن نیت کے سایے میں توشۂ آخرت کے طور پر پرنٹ کی گئی ہے......بس پچھلے گیارہ سال سے میں اکثر اس کتاب کی زیارت کرتا اور دل میں ایک خواہش جو کہ گزشتہ گیارہ سال سے دل ودماغ کی مسند پر سجی ہوئی تھی......وہ خواہش یہ تھی کہ اس کتاب کا ترجمہ کروا کر اس کو پھر سے پرنٹ کیا جائے تو پھر آخر کار اس خواہش کو عملی پوشاک پہنانے کا ارادہ کر لیا گیا اور پھر میں اس کتاب کو ہاتھ میں لیکر اس مکتبہ پر پہنچا جس سے میں نے یہ کتاب خریدی تھی......اور کاؤنٹر پر تشریف فرما بزرگوں سے میں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ اگر اس کا ترجمہ کر کے میں اس کو شائع کروں تو آپ کو کیسا لگے گا؟ وہ بزرگ فرمانے لگے کہ یہ مجھے جن بزرگوں نے دی تھی......میں نے جب پرنٹ کر کے ان کے ہاں کتاب پیش کی تھی تو انہوں نے میرا ماتھا چوما تھا اور اگر آپ اس کا ترجمہ کروالائیں تو میں آپ کا ماتھا چوموں گا......واہ! دیکھئے اس کمال شفقت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس کتاب کو باہر سے منگوانے والے اور پھر عربی کتاب کو چھاپ کر قارئین کے حوالے کرنے والے سب ہی اس فرامینِ مصطفیٰ ﷺ کی کتاب جو کہ مناقب آل محمد مصطفیٰ ﷺ پر مشتمل ہے......اس کو توشۂ آخرت سمجھتے ہیں......تو پھر مولانا محمد عمران عزیزی صاحب نے انتہائی محنت اور لگن کے ساتھ اس کتاب کا اردو ترجمہ کیا اور اب الحمدللہ یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

آپ سے گزارش ہے کہ اس کتاب کے مؤلف اور مترجم اور سابقہ ناشر اور مجھ ناچیز کیلئے دعائے مغفرت ضرور کیجئے گا۔

کیا بات رضا اس چمنستانِ کرم کی
زہراء ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

خاکسار......قاری محمد نوید شاکر چشتی

مکتبہ زین العابدین لاہور

حسن ترتیب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا o

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے مقرب فرشتے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو تم بھی آپ ﷺ پر درود اور خوب سلام بھیجا کرو۔

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى۔

اے محبوب ﷺ فرما دیجئے کہ میں تم سے (تبلیغ کے بدلے میں) کسی اجر کا سوال نہیں کرتا سوائے اس کے کہ میرے رشتے داروں سے محبت رکھو۔

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا۔

بے شک اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ (اے میرے محبوب کے گھر والو) تم سے ناپاکیاں دور کر دے اور تمہیں خوب پاک فرما دے۔

رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ o اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ o

(اما بعد)

میں نے احادیث نبویہ کی امہات کتب اور دواوین اسلام سے اہل بیت رسول ﷺ یعنی حضرت امام علی بن ابی طالب القرشی الہاشمی، ریحانۃ الرسول ﷺ حضرات حسنین کریمین جو کہ جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں اور ان کی والدہ ماجدہ سیدہ فاطمہ زہراء جو جنتی عورتوں کی سردار ہیں، کے فضائل و مناقب میں احادیث و آثار اکٹھے کیے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک نیک مرتبے اور رسول کریم ﷺ کی قربت کا امیدوار ہوں۔ دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے سخت وقت کو آسانی میں اور تنگدستی و غربت کو کشادگی میں تبدیل فرمائے، بے شک وہ دعا سننے والا اور قبول فرمانے والا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہی کیلئے حمد اور فضل ہے اور پہلے یا بعد میں فیصلہ اسی کے ہاتھ میں ہے۔

دکتور عبدالمعطی قلعجی

القاهرة غرة رجب الفرد ١٣٩٩



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(ا)......مَنْ هُمْ آلُهٗ ﷺ

آل رسول ﷺ کون ہیں؟

ا۔عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَهٗ (اَیْ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ)وَخَلَّفَهٗ فِیْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ، فَقَالَ عَلِيٌّ اَتُخَلِّفُنِیْ مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ قَالَ: يَا عَلِيُّ! اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَكُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی؟ اِلَّا اَنَّهٗ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِیْ۔

وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ۔لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ، وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَتَطَاوَلْنَا لَهَا،فَقَالَ اُدْعُوْالِیْ عَلِيًّا فَاُتِیَ بِهٖ اَرْمَدَ، فَبَصَقَ فِیْ عَيْنِهٖ، وَدَفَعَ الرَّايَةَ اِلَيْهِ، فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

وَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ)دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلِیْ۔

حدیث نمبر ا:

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ

(ا)...... اخرجه الامام احمد فی مسنده ۱۸۵ /۱ والحديث: ۱۶۰۸ واسناده صحيح، رواه حاتم بن اسماعيل المدنی وهو ثقة مامون والحديث: رواه مسلم ۱۴۴۱ /۳ و ۴/۱۸۷۱ والحديث: ۳۲ کتاب فضائل الصحابة، والترمذی ۴/۶۳۸ والرقم الحديث: ۴۷۲۴ کتاب المناقب وقال هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه۔

ﷺ کو حضرت علی سے فرماتے ہوئے سنا، جن کو بعض جنگوں میں خلیفہ بنایا گیا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کیا آپ ﷺ مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑ کے جا رہے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ تیری مثال میرے ساتھ ایسے ہی ہے جیسے ھارون علیہ السلام کی مثال حضرت موسیٰ علیہ السلام سے؟ مگر ھارون علیہ السلام نبی تھے اور میرے بعد نبوۃ کے دروازے بند ہو چکے ہیں۔ اور میں نے آپ ﷺ کو خیبر کے دن یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس شخص سے محبت کرتے ہیں تو پس ہم اس کی خواہش کرنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا علی کو بلاؤ تو آپ کو لایا گیا اس حال میں کہ آپ کی آنکھیں بہہ رہی تھیں تو آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں اپنا لعاب مبارک ڈالا، اور جھنڈا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دے دیا، پھر اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں اسلام کو فتح عطا فرمائی اور جب یہ آیت نازل ہوئی (نَدْعُ أَبْنَاءَ نَا وَأَبْنَاءَ كُمْ) تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کیلئے دعا کی آپ ﷺ نے فرمایا، اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔

۲۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ فَحَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ فَحَمَلَ حَسَنًا مِنْ شِقٍّ وَحُسَيْنًا مِنْ شِقٍّ، وَفَاطِمَةَ فِي حِجْرِهِ فَقَالَ: "رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَجِيدٌ"

حدیث نمبر ۲:

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے آپ کی ایک جانب حضرت امام حسن اور ایک جانب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما تھے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے سامنے تھیں آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی رحمت ہو تم پر اے اھل بیت بے شک وہ حمد کیا ہوا بزرگی والا ہے۔

(۲) قال الهيثمي: رواه الطبراني في الاوسط وفيه ابن لهيعة وهو ضعيف

(۲) ...... عِترَةُ النَّبِيِّ ﷺ

نبی کریم ﷺ کی اولاد اطہار۔

۳۔ حَدَّثَنَا نَصرُ بنُ عَبدِ الرَّحمٰنِ الکُوفِیُّ ، حَدَّثَنَا زَیدُ بنُ الحَسَنِ الاَنمَاطِیُّ عَن جَعفَرِ بنِ مُحَمَّدٍ عَن اَبِیهِ عَن جَابِرِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ قَالَ: رَاَیتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِی حَجَّتِهِ یَومَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلٰی نَاقَتِهِ القَصوَاءِ یَخطُبُ ، فَسَمِعتُهُ یَقُولُ : یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنِّی قَد تَرَکتُ فِیکُم مَا اِن اَخَذتُم بِهِ لَن تَضِلُّوا : کِتَابَ اللّٰهِ ، وَ عِترَتِی: اَهلَ بَیتِی۔

حدیث نمبر۳:

ہمیں حدیث بیان کی نصر بن عبدالرحمٰن الکوفی نے، ہمیں حدیث بیان کی زید بن حسن الانماطی نے جعفر بن محمد سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حج کے دوران عرفہ کے روز اپنی قصواء اونٹنی پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا، میں نے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے: اے لوگوں میں تم میں کچھ چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر تم ان کو پکڑے رکھو گے تو تم ہرگز گمراہ نہیں ہو گے ان میں سے ایک کتاب اللہ اور دوسری میرے اہل بیت ہیں۔

۴۔ عَن زَیدِ بنِ اَرقَمَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّی تَارِكٌ فِیکُم مَا اِن تَمَسَّکتُم بِهِ لَن تَضِلُّوا بَعدِی اَحَدُهُمَا اَعظَمُ مِنَ الآخَرِ کِتَابُ اللّٰهِ حَبلٌ مَّمدُودٌ مِّنَ السَّمَآءِ اِلَی الاَرضِ وَ عِترَتِی اَهلُ بَیتِی وَلَن یَّتَفَرَّقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الحَوضَ فَانظُرُوا کَیفَ تَخلُفُونِی فِیهِمَا۔

حدیث نمبر۴:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک میں تم میں کچھ چیزیں

(۳) اخرجه الترمذی فی باب مناقب اهل البیت ٦٦٢/٤ ورقم الحدیث: ٣٧٨٦

(٤) اخرجه الترمذی، کتاب المناقب، رقم الحدیث : ٣٧٨٨ والطبرانی فی الاوسط وفی اسناده رجال مختلف فیهم۔

چھوڑنے والا ہوں اگر تم انہیں تھامے رکھو گے تو میرے بعد کبھی گمراہ نہیں ہو گے ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے پہلی کتاب اللہ اس کی رسی آسمان سے زمین تک پھیلی ہوئی ہے اور دوسری میری اھل بیت یہ دونوں ہرگز جدا نہیں ہوں گے حتی کہ مجھے حوض کوثر پر آملیں، دیکھتے ہیں تم میرے بعد ان سے کیسا برتاؤ کرتے ہو۔

(۳) لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلِ الْإِيْمَانُ حَتّٰى يُحِبَّهُمْ

جب تک آل رسول ﷺ سے محبت نہ ہو کسی آدمی کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوتا۔

۵......عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ، قَالَ: كُنَّا نَلْقَى النَّفَرَ مِنْ قُرَيْشٍ، وَهُمْ يُحَدِّثُوْنَ، فَيَقْطَعُوْنَ حَدِيْثَهُمْ، فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: مَابَالُ أَقْوَامٍ يَتَحَدَّثُوْنَ، فَإِذَا رَأَوُا الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِيْ قَطَعُوْا حَدِيْثَهُمْ وَاللّٰهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيْمَانُ حَتّٰى يُحِبَّهُمْ لِلّٰهِ، وَلِقَرَابَتِهِمْ مِنِّيْ۔

حدیث نمبر ۵:

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جب ہم قریش کی جماعت سے ملتے اور وہ آپس میں باتیں کر رہے ہوتے تو گفتگو روک دیتے ہم نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا آپ ﷺ نے فرمایا کیا حال ہے اس قوم کا؟ کہ آپس میں باتیں کرتے ہیں جب میرے اہل بیت میں سے کسی کو دیکھتے ہیں تو گفتگو روک دیتے ہیں اللہ کی قسم کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہوگا جب تک وہ اللہ کے لیے اور میری قرابت کی وجہ سے ان کے ساتھ محبت نہ کرے۔

(٤)...... أَصْحَابُ الْكِسَاءِ

جنہیں حضور ﷺ نے دامن رحمت میں لے لیا

٦۔عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ رَبِيْبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عَلٰى

(٥) أخرجه ابن ماجة في المقدمة باب ١١، والحديث: ١٤٠ والترمذي في كتاب المناقب ٥ /٦٥٣ والحديث رقم: ٣٧٥٨ وقال هذا حديث حسن صحيح والهيثمي في الزوائد وقال رجال اسناده ثقات۔

النَّبِيِّ ﷺ (اِنَّمَا يَرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ، وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا) فِيْ بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ ، فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّ حُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَآءٍ وَعَلِيٌّ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَآءٍ ثُمَّ قَالَ : اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِيْ ، فَاَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا۔

حدیث نمبر ۶:

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی "اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ ……" تب میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے کاشانہ اقدس میں تھا آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ، حسن، حسین رضی اللہ عنہم کو بلا کر اپنی چادر مبارک اوڑھا دی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی پشت مبارک کی طرف تھے تو ان پر بھی چادر اوڑھا دی پھر آپ علیہ السلام نے عرض کیا اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے نجاست کو دور رکھ اور انہیں خوب پاک کر دے۔

۷۔ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِفَاطِمَةَ ائْتِيْنِيْ بِزَوْجِكِ وَابْنَيْكِ فَجَآءَتْ بِهِمْ ، فَأَلْقٰى عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كِسَاءً كَانَ تَحْتِيْ خَيْبَرِيًّا أَصَبْنَاهُ مِنْ خَيْبَرَ ثُمَّ قَالَ : أَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اٰلُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

حدیث نمبر ۷:

زوجہ رسول ﷺ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا اپنے شوہر اور بیٹوں کو میرے پاس لاؤ، جب وہ ان کو لے کر آئیں تو رسول اللہ ﷺ نے ان پر خیبری چادر ڈال دی جو میرے نیچے تھی جو ہمیں خیبر سے ملی تھی پھر آپ ﷺ نے فرمایا، یا اللہ یہ آل محمد ہیں تو اپنی

= (٦)أخرجه الترمذي في كتاب التفسير ،باب سورة الاحزاب ٣٥١/٥ والحديث رقم : ٣٢٠٥

(٧) رواه الترمذي في ابواب المناقب وباب فضل فاطمة والحديث رقم: ٣٧٨٧ و ٣٨٧١ و رواه احمد في مسنده ٣٣٠/١ و ١٠٧/٤ و ٢٩٢/٦، ٢٩٦ ورواه ابو يعلى باختصار والطبراني باسانيد

رحمتیں اور برکتیں آل محمد کو عطا فرما جس طرح تو نے آل ابراہیم کو عطا فرمائیں بے شک تو حمد کیا ہوا بزرگی والا ہے۔

(۵)

اِنِّیْ وَاِیَّاکَ وَھٰذَیْنِ وَھٰذَا الرَّاقِدَ فِیْ مَکَانٍ وَّاحِدٍ یَّوْمَ الْقِیَامَۃِ

رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ سے فرمایا: میں، تم اور یہ دونوں (بیٹے) اور یہ لیٹا ہوا شخص (حضرت علی) بروزِ قیامت ایک ہی مقام میں ہوں گے۔

(۸)...... عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَزْرَقِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: دَخَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَاَنَا نَائِمٌ عَلَی الْمَنَامَۃِ، فَاسْتَسْقَی الْحَسَنُ اَوِ الْحُسَیْنُ، قَالَ: مَقَامَ النَّبِیُّ ﷺ اِلٰی شَاۃٍ لَّنَا بَکِیْءٍ فَحَلَبَھَا فَدَرَّتْ، فَجَاءَہُ الْحَسَنَ فَنَحَّاہُ النَّبِیُّ ﷺ، فَقَالَتْ فَاطِمَۃُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، کَاَنَّہُ اَحَبُّھُمَا اِلَیْکَ؟ قَالَ: لَا، وَلٰکِنَّہُ اسْتَسْقٰی قَبْلَہُ، ثُمَّ قَالَ: اِنِّیْ وَاِیَّاکَ وَھٰذَیْنِ وَھٰذَا الرَّاقِدُ فِیْ مَکَانٍ وَّاحِدٍ یَّوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

حدیث نمبر ۸:

حضرت عبد الرحمٰن بن ارزق بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ میرے گھر تشریف لائے تو میں بستر پر سو رہا تھا، حسن یا حسین نے پانی مانگا، نبی کریم ﷺ ہماری ایک بکری کے پاس تشریف لائے اس کا دودھ دھویا، تو آپ ﷺ کی برکت سے اس کا دودھ زیادہ ہوگیا، پھر آپ ﷺ حضرت حسن کے پاس آئے اور ان کو دودھ پلایا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کو یہ زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں ایسی کوئی بات نہیں اس نے پانی پہلے مانگا تھا پھر آپ ﷺ نے فرمایا بے شک میں، تو، یہ دونوں اور یہ لیٹا ہوا شخص قیامت کے دن ایک ہی جگہ پر ہوں گے۔

---

(۸) رواہ احمد فی مسندہ ۱۰۱/۱ والحدیث رقم: ۷۹۲ والطبرانی بنحوہ وابو یعلی مختصرا۔

(٦)

اَلرَّسُوْلُ حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ ، سَلْمٌ لِّمَنْ سَالَمَهُمْ

رسول اللہ ﷺ اس سے جھگڑا کریں گے جو اہل بیت سے جھگڑے گا اور اس سے صلح کریں گے جو ان سے صلح کرے گا۔

۹۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ: أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ، وَسَلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ۔

حدیث نمبر۹:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا میں اس سے لڑوں گا جو تم سے لڑائی کرے گا اور میں اس سے صلح کروں گا جو تم سے صلح کرے گا۔

۱۰۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى عَلِيٍّ وَّالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَفَاطِمَةَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ ، فَقَالَ: أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ ، سَلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ

حدیث نمبر۱۰:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی، حسن، حسین اور فاطمہ رضی اللہ عنہم کی طرف دیکھا اور فرمایا میں لڑوں گا اس سے جو تم سے لڑائی کرے گا اور میں صلح کروں گا اس سے جو تم سے صلح کرے گا۔

(٧)

أَجْرُ حُبِّهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

قیامت کے روز اہل بیت کی محبت کا اجر۔

(٩) أخرجه الترمذى ٥/٦٩٩ كتاب المناقب رقم الحديث : ٣٨٧٠ واحمد فى المسند ٢/٤٤٢

(١٠) رواه احمد والطبرانى وفيه تليد بن سلمان وفيه خلاف ،و بقية رجاله رجال الصحيح ـ

۱۱۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ أَخَذَ بِيَدِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ : مَنْ أَحَبَّنِيْ وَأَحَبَّ هٰذَيْنِ وَأَبَا هُمَا وَأُمَّهُمَا كَانَ مَعِيْ فِيْ دَرَجَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

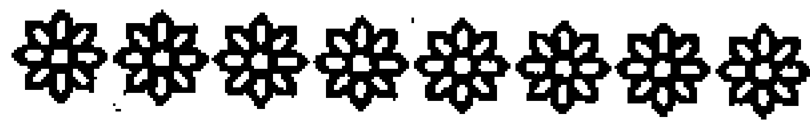
حدیث نمبر ۱۱:

رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا: جو مجھ سے ان دونوں سے اور ان کے ماں باپ سے محبت کریگا وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ایک ہی درجے میں ہوگا۔

۱۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوْكُمْ بِهٖ مِنْ نِعَمِهٖ، وَأَحِبُّوْنِيْ بِحُبِّ اللّٰهِ، وَأَحِبُّوْا أَهْلَ بَيْتِيْ لِحُبِّيْ۔

حدیث نمبر ۱۲:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے محبت کرو کیونکہ تم اس کی نعمتیں کھاتے ہو اور مجھ سے محبت کرو اللہ کی محبت کی وجہ سے اور میرے اھل بیت سے محبت کرو میری محبت کی وجہ سے۔



(۱۱) رواه الترمذی باسناد حسن انظر المسند للامام احمد ۲/۵۷٦

(۱۲) اخرجه الترمذی ٥/٦٤٤ والحديث رقم: ۳۷۸۹

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

باب اول

الامام علی بن ابی طالب۔ ابوالحسن القرشی الھاشمی رضی اللہ عنہ

مکتبہ زین العابدین لاھور

(۱)

عَلِیٌّ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ پہلے مسلمان ہوئے۔

۱۳۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : أَوَّلُ مَنْ صَلّٰی مَعَ النَّبِیِّ ﷺ، بَعْدَ خَدِیْجَةَ، عَلِیٌّ۔ وَقَالَ مَرَّةً : أَسْلَمَ۔

حدیث نمبر ۱۳:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے والے پہلے آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں اور ایک مرتبہ فرمایا پہلے اسلام لانے والے بھی حضرت علی ہیں۔

۱۴۔ عَنْ زَیْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ : أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، عَلِیٌّ رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر ۱۴:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے والے پہلے شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

۱۵۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنَةَ قَالَ: اِنِّیْ لَجَالِسٌ اِلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ اِذْ اَتَاهُ تِسْعَةُ رَهْطٍ فَقَالُوْا : یَا اَبَا عَبَّاسٍ ! اِمَّا اَنْ تَقُوْمَ مَعَنَا وَاِمَّا اَنْ یَخْلُوْنَا هٰؤُلَاءِ، قَالَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : بَلْ اَقُوْمُ مَعَکُمْ۔ قَالَ، وَهُوَ یَوْمَئِذٍ صَحِیْحٌ، قَبْلَ اَنْ یَّعْمٰی۔ قَالَ فَابْتَدَؤُا فَتَحَدَّثُوْا، فَلَا نَدْرِیْ مَا قَالُوْا۔

(۱۳) أخرجه الطیالسی فی مسنده باسناد صحیح والحدیث رقم: ۳۷۵۳ والترمذی فی کتاب المناقب برقم ۳۷۲۴ واحمد فی المسند ۳۷۳/۱ والحدیث رقم: ۳۰۴۲

(۱۴) أخرجه الامام احمد فی المسند ۳۶۴/٤ والترمذی فی ابواب المناقب رقم حدیث: ۳۷۳۵۔

قَالَ ، فَجَاءَ يَنْفُضُ ثَوْبَهُ وَيَقُوْلُ : اُفٍّ وَتُفٍّ ! وَقَعُوْا فِيْ رَجُلٍ لَهُ عَشْرٌ۔ وَقَعُوْا فِيْ رَجُلٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ لَاَ بْعَثَنَّ رَجُلًا لَا يُخْزِيْهِ اللّٰهُ اَبَدًا ، يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ ۔ قَالَ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا مَنِ اسْتَشْرَفَ ۔ قَالَ اَيْنَ عَلِيٌّ ؟ قَالُوْا : هُوَ فِي الرَّحْلِ يَطْحَنُ۔ قَالَ وَمَا كَانَ اَحَدُكُمْ لِيَطْحَنَ !

قَالَ فَجَاءَ ، وَهُوَ اَرْمَدُ لَا يَكَادُ يُبْصِرُ ۔ قَالَ فَنَفَثَ فِيْ عَيْنَيْهِ ، ثُمَّ هَزَّ الرَّايَةَ ثَلَاثًا ، فَاَعْطَاهَا اِيَّاهُ ، فَجَاءَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ ۔

قَالَ: ثُمَّ بَعَثَ فُلَانًا بِسُوْرَةِ التَّوْبَةِ۔ فَبَعَثَ عَلِيًّا خَلْفَهُ فَاَخَذَهَا مِنْهُ ، قَالَ لَا يَذْهَبُ بِهَا اِلَّا رَجُلٌ مِّنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ۔

قَالَ وَقَالَ لِبَنِيْ عَمِّهِ اَيُّكُمْ يُوَالِيْنِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ قَالَ وَعَلِيٌّ مَعَهُ جَالِسٌ ، فَاَبَوْا۔ فَقَالَ عَلِيٌّ : اَنَا اُوَالِيْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ قَالَ اَنْتَ وَلِيِّيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ قَالَ فَتَرَكَهُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَقَالَ اَيُّكُمْ يُوَالِيْنِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ؟ فَاَبَوْا قَالَ: فَقَالَ عَلِيٌّ: اَنَا اُوَالِيْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۔ فَقَالَ اَنْتَ وَلِيِّيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ قَالَ: وَكَانَ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ خَدِيْجَةَ۔ قَالَ: وَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَوْبَهُ فَوَضَعَهُ عَلٰى عَلِيٍّ وَّفَاطِمَةَ وَحَسَنٍ وَّحُسَيْنٍ فَقَالَ ، اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا٥[الاحزاب۔ ۳۳]

قَالَ: وَشَرٰى عَلِيٌّ نَفْسَهُ۔ لَبِسَ ثَوْبَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ نَامَ مَكَانَهُ ۔ قَالَ: وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَرْمُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَجَاءَ اَبُوْبَكْرٍ وَعَلِيٌّ نَائِمٌ۔ قَالَ وَاَبُوْبَكْرٍ يَحْسَبُ اَنَّهُ نَبِيُّ اللّٰهِ۔ قَالَ فَقَالَ : يَانَبِيَّ اللّٰهِ! قَالَ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ : اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَدِ انْطَلَقَ نَحْوَ بِئْرِ مَيْمُوْنٍ ، فَاَدْرِكْهُ۔ قَالَ فَانْطَلَقَ اَبُوْبَكْرٍ فَدَخَلَ مَعَهُ الْغَارَ۔ قَالَ: وَجَعَلَ عَلِيٌّ يُرْمٰى

(۱۵) رواہ احمد فی مسندہ ۱/۳۳۰ برقم ۳۰۶۲ ورواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط باختصار۔

بِالْحِجَارَةِ كَمَا كَانَ يُرْمٰى نَبِيُّ اللّٰهِ ، وَهُوَ يَتَضَوَّرُ۔ قَدْ لَفَّ رَأْسَهُ فِي الثَّوْبِ لَا يُخْرِجُهُ، حَتّٰى أَصْبَحَ۔ ثُمَّ كَشَفَ عَنْ رَأْسِهِ، فَقَالُوْا: اِنَّكَ لَلَئِيْمٌ ۔ كَانَ صَاحِبُكَ نَرْمِيْهِ فَلَا يَتَضَوَّرُ وَأَنْتَ تَتَضَوَّرُ۔ وَقَدِ اسْتَنْكَرْنَا ذٰلِكَ۔

قَالَ: وَخَرَجَ بِالنَّاسِ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكٍ ، قَالَ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: أَخْرُجُ مَعَكَ ؟ فَقَالَ لَهُ نَبِيُّ اللّٰهِ ۔ لَا، فَبَكٰى عَلِيٌّ ۔ فَقَالَ لَهُ اَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى ، إِلَّا أَنَّكَ لَسْتَ بِنَبِيٍّ ، اِنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ أَنْ أَذْهَبَ اِلَّا وَأَنْتَ خَلِيْفَتِيْ۔

قَالَ: وَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْتَ وَلِيِّيْ فِيْ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِيْ ۔ وَقَالَ سُدُّوْا أَبْوَابَ الْمَسْجِدِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ فَقَالَ فَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ جُنُبًا ، وَهُوَ طَرِيْقُهُ، لَيْسَ لَهُ طَرِيْقٌ غَيْرُهُ۔

قَالَ: وَقَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ ، فَإِنَّ مَوْلَاهُ عَلِيٌّ۔

قَالَ: وَاَخْبَرَنَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ اَنَّهُ قَدْ رَضِيَ عَنْهُمْ ، عَنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ ، فَعَلِمَ مَافِيْ قُلُوْبِهِمْ ۔ هَلْ حَدَّثَنَا اَنَّهُ سَخِطَ عَلَيْهِمْ بَعْدُ ؟ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعُمَرَ ، حِيْنَ قَالَ لَهُ ائْذَنْ لِيْ فَلَأَضْرِبُ عُنُقَهُ يَعْنِيْ "حَاطِبَ بْنَ أَبِيْ بَلْتَعَةَ" وَكَانَ أَرْسَلَ إِلَى الْمُشْرِكِيْنَ بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ الرَّسُوْلِ ﷺ قَالَ " أَوَ كُنْتَ فَاعِلًا وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ اِلٰى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ۔

حدیث نمبر ۱۵:

حضرت عمرو بن میمونہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے پاس تقریبا نو افراد آئے انہوں نے کہا اے ابو عباس! آپ ہمارے ساتھ آجائیں یا ہم یہاں تنہائی میں بات کرنا چاہتے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ہی تمھارے ساتھ چلتا ہوں۔ عمرو بن میمونہ نے کہا یہ ابن عباس کے نابینا ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے جب آپ تندرست تھے۔ پس وہ لوگ اٹھ کے چلے گئے

انہوں نے کچھ باتیں کیں ہم نہیں جانتے انہوں نے کیا کہا تھوڑی دیر بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنے کپڑے جھاڑتے ہوئے آئے اور کہنے لگے اف، تف یہ لوگ ایسے آدمی میں عیب نکال رہے ہیں جسے دس خوبیاں حاصل تھیں یہ لوگ ایسے آدمی کی عزت کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں جس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اب میں ایک ایسے شخص کو (جنگ کیلئے) بھیجوں گا جسے اللہ کبھی رسوا نہیں کرے گا اور وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے۔ اس اعزاز کو پانے کے لیے لوگ اس کی تمنا کرنے لگے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا وہ چکی میں آٹا پیس رہے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی آٹا کیوں نہیں پیتا؟ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے تو انہیں آشوب چشم کا مرض لاحق تھا گویا انہیں کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا اور تین مرتبہ جھنڈا ہلا کر ان کے حوالے کر دیا اور وہ ام المومنین حضرت صفیہ بنت حیی کو لانے کا سبب بن گئے۔

ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سورہ توبہ کا اعلان کرنے کے لیے مکہ مکرمہ روانہ فرمایا، بعد میں ان کے پیچھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی روانہ کر دیا۔ انہوں نے اس خدمت کی ذمہ داری سنبھال لی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ پیغام ایسا تھا جسے کوئی ایسا شخص ہی پہنچا سکتا تھا جس کا مجھ سے قریبی رشتہ داری کا تعلق ہو اور میرا اس سے تعلق ہو۔

ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچازاد بھائیوں سے فرمایا تم میں سے دنیا و آخرت میں کون میرے ساتھ موالات کرتا ہے؟ اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما تھے، باقی سب نے انکار کر دیا لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کہنے لگے، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دینا و آخرت کی موالات قائم کرتا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دنیا و آخرت میں میرے دوست ہو اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ ان میں سے ایک آدمی کی طرف متوجہ ہوئے اور یہی صورت دوبارہ پیش آئی۔

اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد لوگوں میں سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑا لا کر حضرت علی، فاطمہ، حسن، حسین رضی اللہ عنہم پر ڈالا اور فرمایا: اے

اھل بیت! اللہ تم سے گندگی کو دور کرنا اور تمہیں خوب پاک کرنا چاہتا ہے۔

راوی کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا آپ بیچ دیا تھا۔ انہوں نے نبی ﷺ کا لباس شب ہجرت زیب تن کیا اور نبی ﷺ کی جگہ پر سو گئے۔ مشرکین اس وقت نبی ﷺ پر تیروں کی بوچھاڑ کر رہے تھے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وہاں آئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سوئے ہوئے تھے، لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ سمجھ رہے تھے کہ یہ نبی ﷺ لیٹے ہوئے ہیں اس لیے وہ کہنے لگے اے اللہ کے نبی ﷺ! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منہ سے کپڑا ہٹا کر فرمایا، نبی ﷺ بئر میمون کی طرف گئے ہیں آپ انہیں وہاں جا کر ملیں چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ چلے گئے اور نبی ﷺ کے ساتھ غار میں داخل میں ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر اسی طرح پتھروں کی بوچھاڑ ہو رہی تھی جیسے نبی ﷺ پر ہوئی تھی اور وہ تکلیف میں تھے انہوں نے اپنا سر کپڑے میں لپیٹ رکھا تھا صبح تک انہوں نے سر باہر نہیں نکالا جب انہوں نے اپنے سر سے کپڑا ہٹایا تو قریش کے لوگ کہنے لگے تم تو بڑے کمینے ہو (معاذ اللہ) ہم تمھارے ساتھی پر پتھر برسا رہے تھے اور ان کی جگہ تمہیں نقصان پہنچ رہا تھا اور ہمیں یہ بات اچھی نہیں لگی۔

ایک مرتبہ نبی ﷺ لوگوں کو لے کر غزوہ تبوک کے لیے نکلے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا میں بھی آپ کے ساتھ چلوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ اس پر وہ رو پڑے، نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی فرق یہ ہے کہ تم نبی نہیں ہو۔ میرا جانا زیادہ مناسب ہے اور تم میرے نائب ہو اور نبی ﷺ نے فرمایا تم میرے ہر مومن کے بارے دوست ہو۔

اور مسجد نبوی ﷺ کے تمام دروازے بند کر دیئے گئے سوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے، چنانچہ وہ مسجد میں حالت جنابت میں بھی داخل ہو جاتے تھے کیونکہ ان کا اس کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہ تھا۔

نیز نبی ﷺ نے فرمایا "جس کا میں مولی ہوں اس کا علی بھی مولی ہے" اور اللہ نے ہمیں قرآن پاک میں بتایا ہے کہ وہ ان سے راضی ہو چکا ہے یعنی اصحاب شجرہ سے (بیعت رضوان کرنے والوں سے) اور ان کے

دلوں میں جو کچھ ہے اللہ سب جانتا ہے کیا بعد میں کبھی اللہ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ وہ ان سے ناراض ہو گیا ہے۔

ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے متعلق عرض کیا کہ مجھے اجازت دیجیے میں اس کی گردن اڑا دوں تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کیا تم واقعی ایسا کر سکتے ہو؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ نے اھل بدر کے بارے میں فرمایا تم جو مرضی عمل کرتے رہو (میں نے تمہیں معاف کر دیا) اور حضرت علی بھی اہل بدر سے تھے۔

۱۶۔ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَيَاسِ بْنِ عَفِيفٍ الْكِنْدِيِّ ،عَنْ أَبِيهِ ،عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ: كُنْتُ امْرَءً ا تَاجِرًا فَقَدِمْتُ الْحَجَّ فَأَتَيْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لِأَبْتَاعَ مِنْهُ بَعْضَ التِّجَارَةِ ،وَكَانَ امْرَءً ا تَاجِرًافَوَاللّٰهِ إِنِّيْ لَعِنْدَهُ بِمِنًى إِذْ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ خِبَاءٍ قَرِيْبٍ مِّنْهُ ، فَنَظَرَ إِلَى الشَّمْسِ فَلَمَّا رَآهَا مَالَتْ ، يَعْنِيْ قَامَ يُصَلِّيْ ۔

قَالَ : ثُمَّ خَرَجَتْ اِمْرَأَةٌ مِّنْ ذَالِكَ الْخِبَاءِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ ذَالِكَ الرَّجُلُ فَقَامَتْ خَلْفَهُ تُصَلِّيْ ثُمَّ خَرَجَ غُلَامٌ حِيْنَ رَاهَقَ الْحُلُمَ مِنْ ذَالِكَ الْخِبَاءِ فَقَامَ مَعَهُ يُصَلِّيْ ۔

قَالَ: فَقُلْتُ لِلْعَبَّاسِ ، مَنْ هٰذَا يَا عَبَّاسُ ، قَالَ هٰذَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، ابْنُ أَخِيْ قَالَ فَقُلْتُ : مَنْ هٰذِهِ الْمَرْأَةُ ؟ قَالَ هٰذِهِ امْرَأَتُهُ خَدِيْجَةُ ابْنَةُ خُوَيْلِدٍ ، قَالَ قُلْتُ : مَنْ هٰذَا الْفَتٰى قَالَ هٰذَا عَلِيُّ ابْنُ أَبِيْ طَالِبٍ ابْنُ عَمِّهِ قَالَ فَقُلْتُ فَمَا هٰذَا الَّذِيْ يَصْنَعُ ؟ قَالَ يُصَلِّيْ وَهُوَ يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَلَمْ يَتَّبِعْهُ عَلٰى أَمْرِهِ إِلَّا امْرَأَتُهُ وَابْنُ عَمِّهِ هٰذَا الْفَتٰى ۔ وَهُوَ يَزْعَمُ أَنَّهُ سَيُفْتَحُ عَلَيْهِ كُنُوْزُ كِسْرٰى وَ قَيْصَرَ۔

قَالَ: ، فَكَانَ عَفِيْفٌ، وَهُوَ ابْنُ عَمِّ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ يَقُوْلُ (وَأَسْلَمَ بَعْدَ ذٰلِكَ ، فَحَسُنَ إِسْلَامُهُ): لَوْ كَانَ اللّٰهُ رَزَقَنِي الْإِسْلَامَ يَوْمَئِذٍ، فَأَكُوْنُ ثَالِثًا مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ۔

(۱۶) الحديث صحيح : رواه البخاری فی التاريخ الكبير عن المدينی و ابن كثير فی التاريخ والحاكم فی المستدرك وقال هذا حديث صحيح الاسناد وقال الذهبی: صحيح ورواه الطبری فی التاريخ و ابن عبد البر فی الاستيعاب وقال الهيثمی فی مجمع الزوائد۱۰۳/۹" رواه احمد ابو يعلی بنحوه ،والطبرانی باسانيد، رجال احمد ثقات ۔

حدیث نمبر ۱۶:

حضرت اسماعیل بن ایاس بن عفیف کندی رضی اللہ عنہما اپنے باپ کے ذریعے اپنے دادا سے روایت بیان کرتے ہیں کہ میں ایک تاجر شخص ہوں میں حج کے دنوں میں عباس بن عبدالمطلب کے پاس بعض تجارتی سامان بیچنے کے لیے آیا اور وہ بھی ایک تاجر شخص تھے۔ بخدا میں منی میں ان کے پاس تھا کہ ایک آدمی قریب ہی ایک خیمے سے نکلا پھر اس نے سورج کی طرف دیکھا پس جب سورج کو ڈھلتے ہوئے دیکھا تو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگا۔ عفیف کندی نے کہا، کچھ دیر بعد ایک عورت اسی خیمے سے نکلی جس سے وہ آدمی نکلا تھا تو اس کے پیچھے کھڑی ہو کر نماز پڑھنے لگی پھر ایک لڑکا جو بلوغت کے قریب تھا اس خیمے سے نکلا اور اس کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگا۔ میں نے حضرت عباس سے پوچھا اے عباس یہ آدمی کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا، یہ میرا بھتیجا محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہے۔ پھر میں نے پوچھا یہ عورت کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا یہ ان کی بیوی خدیجہ بنت خویلد ہے۔ میں نے کہا یہ نوجوان کون ہے؟ انہوں نے کہا یہ اس کا چچازاد علی بن ابی طالب ہے۔ میں نے کہا یہ کیا کر رہا ہے انہوں نے جواب دیا یہ نماز پڑھ رہا ہے اور اس کا خیال ہے کہ یہ نبی ہے اور اس کی بات کو اس کی بیوی اور چچازاد نوجوان کے علاوہ کسی نے نہیں مانا۔ اس کا خیال ہے کہ اس پر کسریٰ و قیصر کے خزانے کھول دیے جائیں گے راوی نے کہا عفیف جو کہ اشعث بن قیس کے چچازاد بھائی ہیں، کہا کرتے تھے اگر اللہ تعالیٰ اس دن مجھے اسلام کی دولت سے سرفراز فرماتا تو میں علی بن ابی طالب کے ساتھ تیسرا مسلمان شخص ہوتا (انہوں نے بعد میں اسلام قبول کر لیا تھا اور اسی پر ثابت قدم رہے۔)

(۲)

مُبَايَعَةُ الرَّسُوْلِ ﷺ

حضرت علی کی رسول اللہ ﷺ سے بیعت کا بیان۔

۱۷۔ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ نَاجِذٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَوْ دَعَا رَسُوْلُ

(۱۷) رواه احمد، ورجاله ثقات۔

اللّٰهِ ﷺ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، فِيهِمْ رَهْطٌ كُلُّهُمْ يَأْكُلُ الْجَذَعَةَ، وَيَشْرَبُ الْفَرَقَ ! قَالَ:فَصَنَعَ لَهُمْ مُدًّا مِنْ طَعَامٍ فَأَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا ، قَالَ: وَبَقِيَ الطَّعَامُ كَمَا هُوَ كَأَنَّهُ لَمْ يُمَسَّ ، ثُمَّ دَعَا بِغُمَرٍ،فَشَرِبُوا حَتّٰى رَوُوا، وَ بَقِيَ الشَّرَابُ كَأَنَّهُ لَمْ يُمَسَّ ، أَوْلَمْ يُشْرَبَ ، فَقَالَ : يَا بَنِي عَبْدَ الْمُطَّلِبِ : إِنِّي بُعِثْتُ لَكُمْ خَاصَّةً وَإِلَى النَّاسِ بِعَامَةٍ ، وَقَدْ رَأَيْتُمْ مِنْ هٰذِهِ الْآيَةِ مَا رَأَيْتُمْ فَأَيُّكُمْ يُبَايِعُنِي عَلٰى أَنْ يَكُونَ أَخِي وَصَاحِبِي؟ قَالَ: فَلَمْ يَقُمْ إِلَيْهِ أَحَدٌ ، قَالَ : فَقُمْتُ إِلَيْهِ ، وَكُنْتُ أَصْغَرَ الْقَوْمِ ، قَالَ : فَقَالَ: اِجْلِسْ ۔ قَالَ: ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، كُلُّ ذٰلِكَ أَقُومُ إِلَيْهِ فَيَقُولُ لِيْ: اِجْلِسْ ، حَتّٰى كَانَ الثَّالِثَةَ ضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى يَدِيْ۔

حدیث نمبر ۱۷:

حضرت ربیعہ بن ناجذ رضی اللہ عنہ حضرت علی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے بنوعبدالمطلب کی دعوت کی ان میں چند گروہ تھے جو سب جذعہ (اونٹنی کا تقریباً ۳ سالہ بچہ) تناول کرتے اور فرق میں پانی پیتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا پس رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے ایک مُدّ کھانا تیار کیا پس انہوں نے سیر ہوکر کھایا۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان کے کھا لینے کے باوجود کھانا اسی طرح باقی رہا گویا کہ اسے ہاتھ بھی نہیں لگایا گیا) پھر آپ ﷺ نے غمر (چھوٹا پیالہ) منگوایا پس لوگوں نے پانی پیا حتی کہ سیراب ہو گئے اور پانی باقی بچا رہا گویا کہ اسے چھوا بھی نہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے عبدالمطلب کی اولاد! مجھے تمھارے لیے خصوصا اور لوگوں کی طرف عموما مبعوث کیا گیا ہے اور یہ نشانی (معجزہ) تم نے دیکھ لی پس تم میں سے کون ہے جو میری اس بات پر بیعت کرے کہ وہ میرا بھائی اور ساتھی بن کر رہے گا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک شخص بھی آپ کی طرف کھڑا نہ ہوا۔ پس میں آپ کی طرف اٹھا جب کہ میں لوگوں میں سب سے چھوٹا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا بیٹھ جاؤ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ ﷺ نے تین مرتبہ اسی طرح کہا اور ہر بار میں ہی کھڑا ہوتا تو آپ ﷺ مجھے کہتے بیٹھ جاؤ حتی کہ تیسری مرتبہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے میرے ہاتھ پر ضرب لگائی۔

(۳)

عَلِيٌّ أَوَّلُ رَجُلٍ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے والے پہلے مرد حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں:

۱۸۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ صَلّٰى عَلِيٌّ۔

حدیث نمبر ۱۸:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نماز پڑھنے والے پہلے شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

۱۹۔ عَنْ حَبَّةَ الْعُرَنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ: أَنَا أَوَّلُ رَجُلٍ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

حدیث نمبر ۱۹:

حضرت حبہ عرنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑھنے والا پہلا آدمی میں ہوں۔

۲۰۔ قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ:

ثُمَّ كَانَ أَوَّلُ ذَكَرٍ مِنَ النَّاسِ اٰمَنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَصَلّٰى مَعَهُ وَ صَدَّقَ بِمَا جَاءَهُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى: عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ ابْنِ هَاشِمٍ، رِضْوَانُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ عَشْرِ سِنِيْنَ۔

وَكَانَ مِمَّا أَنْعَمَ اللّٰهُ بِهِ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ كَانَ فِيْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ الْإِسْلَامِ۔

(۱۸) أخرجه الترمذي ٥/٦٤٢ كتاب المناقب وقال هذا حديث غريب من هذا الوجه

(۱۹) أخرجه احمد ١/١٤١ والحديث: ١١٩١۔

(۲۰) السيرة النبوية لابن هشام ١/٢٦٢-٢٦٤

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ : وَحَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ جَبْرِ أَبِيْ الْحَجَّاجِ قَالَ:

كَانَ مِنْ نِّعْمَةِ اللّٰهِ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ ، وَ مِمَّا صَنَعَ اللّٰهُ لَهٗ ، وَاَرَادَهٗ بِهٖ مِنَ الْخَيْرِ أَنَّ قُرَيْشًا أَصَابَتْهُمْ أَزْمَةٌ شَدِيْدَةٌ وَكَانَ أَبُوْ طَالِبٍ ذَا عِيَالٍ كَثِيْرٍ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ عَمِّهٖ، وَكَانَ مِنْ أَيْسَرِ بَنِيْ هَاشِمٍ يَا عَبَّاسُ اِنَّ اَخَاكَ اَبَا طَالِبٍ كَثِيْرُ الْعِيَالِ وَقَدْ اَصَابَ النَّاسَ مَا تَرٰى مِنْ هٰذِهِ الْاَزْمَةِ۔ فَانْطَلِقْ بِنَا اِلَيْهِ فَلْنُخَفِّفْ عَنْهُ مِنْ عِيَالِهٖ آخُذُ مِنْ بَنِيْهِ رَجُلًا ، وَ تَاْخُذُ اَنْتَ رَجُلًا ، فَنَكْفُهُمَا عَنْهُ فَقَالَ الْعَبَّاسُ نَعَمْ۔

فَانْطَلَقَا حَتّٰى اَتَيَا اَبَا طَالِبٍ ، فَقَالَا لَهٗ، اِنَّا نُرِيْدُ اَنْ نُّخَفِّفَ عَنْكَ مِنْ عِيَالِكَ حَتّٰى يَنْكَشِفَ عَنِ النَّاسِ مَاهُمْ فِيْهِ۔ فَقَالَ لَهُمَا اَبُوْ طَالِبٍ : اِذَا تَرَكْتُمَا لِيْ عَقِيْلًا ، فَاصْنَعَا مَا شِئْتُمَا۔

فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيًّا فَضَمَّهٗ اِلَيْهِ۔ وَاَخَذَ الْعَبَّاسُ جَعْفَرًا فَضَمَّهٗ اِلَيْهِ۔ فَلَمْ يَزَلْ عَلِيٌّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى بَعَثَهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى نَبِيًّا۔ فَاتَّبَعَهٗ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ وآمَنَ بِهٖ وَصَدَّقَهٗ وَلَمْ يَزَلْ جَعْفَرٌ عِنْدَ الْعَبَّاسِ حَتّٰى اَسْلَمَ وَاسْتَغْنٰى عَنْهُ۔

قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: وَذَكَرَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ، اِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، خَرَجَ اِلٰى شِعَابِ مَكَّةَ وَخَرَجَ مَعَهٗ عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ مُسْتَخْفِيًا مِنْ اَبِيْهِ اَبِيْ طَالِبٍ ،وَمِنْ جَمِيْعِ اَعْمَامِهٖ وَسَائِرِ قَوْمِهٖ، فَيُصَلِّيَانِ الصَّلَوَاتِ فِيْهَا۔ فَاِذَا اَمْسَيَا رَجَعَا۔ فَمَكَثَا كَذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّمْكُثَا۔ ثُمَّ اَنَّ اَبَا طَالِبٍ عَثَرَ عَلَيْهِمَا يَوْمًا، وَهُمَا يُصَلِّيَانِ۔ فَقَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ : يَا بْنَ اَخِيْ اَمَا هٰذَا الدِّيْنُ الَّذِيْ اَرَاكَ تَدِيْنُ بِهٖ؟ قَالَ اَيْ عَمِّ! هٰذَا دِيْنُ اللّٰهِ وَ دِيْنُ مَلَائِكَتِهٖ وَدِيْنُ رُسُلِهٖ وَدِيْنُ اَبِيْنَا اِبْرَاهِيْمَ اَوْ كَمَا قَالَ ﷺ۔ بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ رَسُوْلًا اِلَى الْعِبَادِ۔ وَاَنْتَ ، اَيْ عَمِّ! اَحَقُّ مَنْ بَذَلْتُ لَهٗ

النَّصِيحَةَ وَدَعَوْتُهُ إِلَى الْهُدَىٰ وَأَحَقُّ مَنْ أَجَابَنِي إِلَيْهِ وَأَعَانَنِي عَلَيْهِ ـ أَوْ كَمَا قَالَ فَقَالَ أَبُو طَالِبٍ : أَيْ ابْنَ أَخِي ! إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أُفَارِقَ دِينَ آبَائِي وَمَا كَانُوا عَلَيْهِ ـ وَلَكِنْ ، وَاللّٰهِ لَا يُخْلَصُ إِلَيْكَ بِشَيْءٍ تَكْرَهُهُ مَا بَقِيتُ ـ

وَذَكَرُوا أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ : أَيْ بُنَيَّ ! مَا هٰذَا الدِّينُ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ ؟ فَقَالَ: يَا أَبَتِ ! آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرَسُولِ اللّٰهِ، وَصَدَّقْتُهُ بِمَا جَاءَ بِهِ وَصَلَّيْتُ مَعَهُ لِلّٰهِ وَاتَّبَعْتُهُ ـ فَزَعَمُوا أَنَّهُ قَالَ لَهُ : أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَدْعُكَ إِلَّا إِلَى خَيْرٍ، فَالْزَمْهُ ـ

حدیث نمبر ۲۰:

حضرت ابن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ لوگوں میں سے پہلا شخص جو رسول اللہ ﷺ پر ایمان لایا، آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور اللہ کی طرف سے لائے ہوئے دین کی تصدیق کی وہ حضرت علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم رضوان اللہ وسلامہ علیہم ہیں اس وقت ان کی عمر دس سال تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر اللہ کے انعامات میں سے ایک یہ تھا کہ آپ اسلام سے قبل رسول اللہ ﷺ کے زیر پرورش تھے۔

حضرت ابن اسحاق بیان کرتے ہیں مجھے حدیث بیان کی عبداللہ بن ابی نجیح نے انہوں نے مجاہد سے اور انہوں نے ابی حجاج جبر سے روایت کیا کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ پر اللہ کے انعام میں سے اور جو اللہ نے ان سے بھلائی کا ارادہ کیا اس میں سے یہ بھی ہے۔

حضرت علی کے والد، حضرت ابو طالب کثیر العیال تھے، قریش کو جس وقت شدید تنگ دستی کا سامنا کرنا پڑھا، تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس کو کہا جو کہ بنو ہاشم میں خوشحال تھے اے عباس! تیرا بھائی ابو طالب کثیر العیال ہے اور لوگوں کو تنگ دستی کا سامنا کرنا پڑھ رہا ہے جو تم دیکھ رہے ہو پس ہم چلتے ہیں ان کے پاس تا کہ ان کی عیال کے حوالے سے ان پر نرمی کریں ان سے ایک بیٹا میں لے لوں گا اور ایک تم لے لینا، ہم دونوں اس کیلئے کافی ہوں گے۔ تو حضرت عباس نے کہا ٹھیک ہے پس آپ دونوں ابو طالب کے پاس آئے اور ان کو کہا ہم چاہتے ہیں کہ آپ کی عیال کے حوالے سے آپ پر نرمی کریں حتیٰ کہ لوگوں سے یہ تنگ دستی دور

ہو جائے تو ابو طالب نے ان دونوں سے کہا کہ عقیل کو میرے پاس چھوڑ دو باقی جو تم چاہو کرو تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ ملا لیا اور حضرت عباس نے جعفر رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمیشہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے حتی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اعلانِ نبوت کا حکم ارشاد فرما دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کی اتباع کی، ایمان لے آئے اور آپ کی تصدیق کی۔ حضرت جعفر ہمیشہ حضرت عباس کے ساتھ رہے حتی کہ اسلام قبول کر لیا اور ان کو کسی کی حاجت نہ رہی۔

حضرت اسحاق بیان کرتے ہیں بعض اہل علم نے ذکر کیا ہے جب نماز کا وقت ہوتا تو رسول اللہ ﷺ مکہ کے پہاڑوں کی طرف نکلتے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی اپنے باپ ابو طالب، تمام لوگوں اور اپنی قوم سے چھپ کر آپ ﷺ کے ساتھ نکلتے آپ دونوں وہاں پر نماز پڑھتے پس جب فارغ ہوتے تو واپس لوٹ آتے، پس جتنی دیر اللہ تعالیٰ چاہتا آپ وہاں پر ٹھہرتے، پھر ایک دن حضرت ابو طالب ان کے پاس آئے آپ دونوں نماز پڑھ رہے تھے ابو طالب نے رسول اللہ ﷺ سے کہا اے بھتیجے یہ کون سا دین ہے جس پر میں تجھے دیکھتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اے چچا! یہ اللہ کا، ملائکہ کا، تمام رسولوں کا اور ہمارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین ہے، أو کما قال، اللہ نے مجھے اپنے بندوں کی طرف رسول بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ اے چچا تو زیادہ حق رکھتا ہے کہ میں پہلے تجھے نصیحت کروں اور ہدایت کی طرف بلاؤں اور تو زیادہ حق رکھتا ہے کہ میری بات کو قبول کرے اور اس پر میری مدد کرے أو کما قال، ابو طالب نے کہا اے میرے بھتیجے میں اس دین کو چھوڑنے کی طاقت نہیں رکھتا جس پر میرے آباؤ اجداد تھے، لیکن اللہ کی قسم جب تک میں ہوں تم تک کوئی تکلیف دہ چیزیں نہیں پہنچنے دوں گا۔

اور بعض نے ذکر کیا کہ ابو طالب نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہا اے بیٹے یہ کون سا دین ہے جس پر تو ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابا جان! میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لے آیا ہوں اور میں تصدیق کرتا ہوں اس کی جو ان کے پاس ہے، میں ان کی اتباع کرتا ہوں اور ان کے ساتھ اللہ کی نماز پڑھتا ہوں۔ لوگوں کا خیال ہے کہ ابو طالب نے (جواب میں) کہا کہ یہ تم کو بھلائی ہی کی طرف بلائیں گے ان کو لازم پکڑ لو۔

(۴)

لَقَدْ صَلّٰی قَبْلَ أَنْ يُّصَلِّيَ النَّاسُ سَبْعًا

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا لوگوں سے سات سال پہلے نماز پڑھنا:

۲۱۔ عَنْ عِبَادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، وَأَخُوْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا الصِّدِّيْقُ الْأَكْبَرُ، لَا يَقُوْلُهَا بَعْدِيْ إِلَّا كَذَّابٌ صَلَّيْتُ قَبْلَ النَّاسِ لِسَبْعِ سِنِيْنَ۔

حدیث نمبر ۲۱:

حضرت عباد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کا بندہ اور رسول اللہ ﷺ کا بھائی ہوں اور میں زیادہ سچ بولنے والا ہوں میرے بعد جو یہ بات کہے گا وہ جھوٹا ہے میں نے لوگوں سے سات سال پہلے نماز پڑھی۔

۲۲۔ عَنْ حَبَّةَ الْعُرَنِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا ضَحِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ، لَمْ أَرَهُ ضَحِكَ ضِحْكًا أَكْثَرَ مِنْهُ، حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، ثُمَّ قَالَ: ذَكَرْتُ قَوْلَ أَبِيْ طَالِبٍ، ظَهَرَ عَلَيْنَا أَبُوْ طَالِبٍ وَّأَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَحْنُ نُصَلِّيْ بِبَطْنِ نَخْلَةٍ، فَقَالَ: مَا تَصْنَعَانِ يَا ابْنَ أَخِيْ؟ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَقَالَ: مَا بِالَّذِيْ تَصْنَعَانِ بَأْسٌ، أَوْ: بِالَّذِيْ تَقُوْلَانِ بَأْسٌ۔ وَلٰكِنْ، وَّاللّٰهِ! لَا تَعْلُوْنِيْ اسْتِيْ أَبَدًا! وَضَحِكَ تَعَجُّبًا لِقَوْلِ أَبِيْهِ۔ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ! لَا أَعْتَرِفُ أَنَّ عَبْدًا لَّكَ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ عَبَدَكَ قَبْلِيْ، غَيْرَ نَبِيِّكَ (ثَلَاثَ مَرَّاتٍ) لَقَدْ صَلَّيْتُ قَبْلَ أَنْ يُّصَلِّيَ النَّاسُ سَبْعًا۔

---

(۲۱) أخرجه ابن ماجة فی المقدمة، ۱/ ٤٤ والحديث رقم: ۱۲۰ وقال الهيثمی: اسناده صحيح ورجاله ثقات، رواه الحاكم فی المستدرك وقال صحيح علی شرط الشيخين۔

(۲۲) أخرجه الامام احمد فی مسنده ۱/ ۹۹ والحديث رقم: ۷۷٦ واسناده حسن ورواه ابو يعلی باختصار والبزار والطبرانی فی الاوسط۔

حدیث نمبر۲۲:

حضرت حبہ عرنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر مسکراتے ہوئے دیکھا اس سے پہلے آپ کو اتنا مسکراتے کبھی نہ دیکھا تھا حتی کہ آپ کی نواجذ داڑھیں ظاہر ہوگئیں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے میرے والد ابو طالب کی ایک بات یاد آئی ہے۔ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھجوروں کے درمیان نماز پڑھ رہے تھے کہ ابو طالب ہمارے پاس آئے اور کہا اے بھتیجے تم کیا کررہے ہو؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسلام کی دعوت دی۔ ابو طالب نے کہا جو تم کرتے اس میں کوئی حرج نہیں یا جو تم کہتے اس میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن اللہ کی قسم! تم تجربے میں مجھ سے زیادہ نہیں ہوسکتے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے باپ کی اس بات پر تعجب کرتے ہوئے مسکرا رہے تھے، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی اے اللہ! میں نہیں جانتا کہ اس امت میں مجھ سے پہلے تیرے کسی بندے نے تیری عبادت کی ہو سوائے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے (یہ انہوں نے تین مرتبہ کہا) پھر کہا میں نے لوگوں کے نماز پڑھنے سے سات سال پہلے نماز پڑھی۔

۲۳- عَنْ حَبَّةَ الْعُرَنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَخْطُبُ فَضَحِكَ ضِحْكًا مَا رَأَيْتُهُ ضَحِكَهُ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ- فَقَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ أُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاطَّلَعَ أَبِيْ عَلَيْنَا وَأَنَا أُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: أَيْ بُنَيَّ! مَا كُنْتُمَا تَصْنَعَانِ؟ قُلْتُ: كُنَّا نُصَلِّيْ - فَقَالَ أَبُوْ طَالِبٍ وَاللّٰهِ! لَا تَعْلُوْنِيْ اسْتِيْ أَبَدًا- فَرَأَيْتُهُ يَضْحَكُ مِنْ قَوْلِ أَبِيْهِ- ثُمَّ أَبِيْهِ- ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ صَلَّيْتُ قَبْلَ النَّاسِ حِجَجًا.

حدیث نمبر۲۳:

حضرت حبہ عرنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا، آپ منبر پر مسکرا رہے تھے، میں نے اس سے پہلے کبھی ان کو اتنا مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا۔

آپ نے فرمایا میں نے خود کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ میں رسول اللہ

(۲۳) أخرجه الطيالسي في مسنده، رقم الحديث: ۱۸۸

ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا تو میرے باپ ابو طالب آئے انہوں نے کہا اے میرے بیٹو! تم کیا کر رہے ہو؟ میں نے کہا ہم نماز پڑھ رہے ہیں تو ابو طالب نے کہا اللہ کی قسم تم میری سیرین کبھی بلند نہیں کر سکتے (یعنی تجربے میں مجھ سے نہیں بڑھ سکتے) تو میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے باپ کی اس بات پر مسکراتے ہوا دیکھا پھر آپ نے (حضرت علی نے) فرمایا میں نے خود کو تمام لوگوں سے پہلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔

۲۴۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ صَلَّى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، عَلِيٌّ.

حدیث نمبر۲۴:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے والے پہلے شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۵)

صَلَاتُهُ وَهُوَ فِي التَّاسِعَةِ أَوِ الْعَاشِرَةِ أَوِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نو، دس یا گیارہ سال کی عمر میں نماز پڑھنا

۲۵۔ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ صَلَّى عَلِيٌّ، وَهُوَ ابْنُ عَشْرِ سِنِيْنَ. وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ: أَسْلَمَ عَلِيٌّ، وَهُوَ ابْنُ تِسْعِ سِنِيْنَ.

وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ، حِيْنَ دَعَاهُ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْإِسْلَامِ، كَانَ ابْنُ تِسْعِ سِنِيْنَ. قَالَ الْحَسَنُ بْنُ زَيْدٍ: وَيُقَالُ دُوْنَ التِّسْعِ سِنِيْنَ وَلَمْ يَعْبُدِ الْأَوْثَانَ قَطُّ لِصِغَرِهِ.

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النَّاسِ، بَعْدَ خَدِيْجَةَ، عَلِيٌّ. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ: وَأَصْحَابُنَا مُجْمِعُوْنَ أَنَّ أَوَّلَ أَهْلِ الْقِبْلَةِ الَّذِيْ اسْتَجَابَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ،

(۲۴) أخرجه الطيالسي في مسنده: رقم الحديث: ۶۷۸

(۲۵) طبقات ابن سعد ۲۱/۳

خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ . ثُمَّ اخْتُلِفَ عِنْدَ نَا فِيْ ثَلَاثَةِ نَفَرٍ أَيُّهُمْ أَسْلَمَ أَوَّلًا . فِيْ أَبِيْ بَكْرٍ وَعَلِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ . وَمَا نَجِدُ إِسْلَامَ عَلِيٍّ صَحِيْحًا إِلَّا وَهُوَ ابْنُ إِحْدٰى عَشْرَةَ سَنَةً۔

حدیث نمبر ۲۵:

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نماز پڑھنے والے پہلے شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں اس وقت ان کی عمر دس سال تھی۔

حضرت محمد بن عبدالرحمٰن بن زرارۃ رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ اسلام لانے والے پہلے شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں اس وقت ان کی عمر نو سال تھی۔

حضرت حسن بن زید بن حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اسلام کی دعوت دی اس وقت آپ کی عمر نو سال تھی۔

حضرت حسن بن زید بیان کرتے ہیں کہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس سے کچھ زیادہ تھی اور آپ رضی اللہ عنہ نے بچپن کی حالت میں بھی کبھی بتوں کی پوجا نہ کی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد لوگوں میں پہلے اسلام لانے والے حضرت علی ہیں۔ حضرت محمد بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارا اس بات پر اتفاق ہوا کہ اہل قبلہ (مسلمانوں میں) سے جس نے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو قبول کیا وہ حضرت خدیجہ بنت خویلد ہیں، پھر تین مردوں کے بارے ہمارا اختلاف ہوا کہ ان سے پہلے ایمان کون لایا وہ تین حضرت ابوبکر، علی، اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم ہیں تو ہم نے حضرت علی کو اسلام میں پہلے پایا اور اس وقت آپ کی عمر گیارہ سال تھی۔

(۶)......صِفَتُهٗ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حلیہ

۲۶۔ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا ، وَكَانَ عَرِيْضَ اللِّحْيَةِ وَقَدْ أَخَذَتْ مَابَيْنَ مَنْكِبَيْهِ أَصْلَعُ، عَلٰى رَأْسِهٖ زُغَيْبَاتٌ۔

حدیث نمبر ۲۶:

حضرت شعبی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ کی داڑھی لمبی تھی دونوں کندھوں کے درمیان کا حصہ (سینہ داڑھی کے ساتھ) چھپا ہوا تھا۔ سر کے اگلے حصے کے بال گرے ہوئے اور سر پر روئیں تھیں۔

۲۷۔ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيْهِ أَبِيْ إِسْحَاقَ .قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا .فَقَالَ لِيْ أَبِيْ : قُمْ، يَا عَمْرُوا فَانْظُرْ إِلٰى أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَلَمْ أَرَهُ يَخْضِبُ لِحْيَتَهُ، ضَخْمَ اللِّحْيَةِ۔

حدیث نمبر ۲۷:

حضرت یونس بن ابی اسحاق اپنے باپ ابو اسحاق سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا (وہ کہتے ہیں) میرے والد نے مجھے کہا اے عمرو! کھڑے ہو کر امیر المومنین کی طرف دیکھو، لہذا میں نے ان کو دیکھا کہ آپ کی داڑھی گھنی اور لمبی تھی اور اس پر خضاب نہیں لگا تھا۔

۲۸۔ عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا أَبْيَضَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ۔

حدیث نمبر ۲۸:

حضرت سفیان ابو اسحاق سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا ان کے سر اور داڑھی مبارک کے بال سفید تھے۔

۲۹۔ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ، كَانَ عَلِيٌّ يَطْرُدُنَا مِنَ الرَّحْبَةِ وَنَحْنُ صِبْيَانٌ، أَبْيَضَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ.

حدیث نمبر ۲۹:

حضرت جابر، حضرت عامر سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہمیں بچپن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ راستے سے ہٹا دیتے تھے، اس وقت آپ کے سر اور داڑھی مبارک کے بال سفید تھے۔

۳۰۔ عَنْ عَامِرٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَجُلًا قَطُّ أَعْرَضَ لِحْيَةً مِنْ عَلِيٍّ قَدْ مَلَأَتْ مَابَيْنَ مَنْكِبَيْهِ، بَيْضَاءَ۔

حدیث نمبر۳۰:

حضرت عامر بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لمبی داڑھی والا کوئی شخص نہیں دیکھا تحقیق آپ کی داڑھی مبارک سفید تھی اور اس نے آپ کے کندھوں کے درمیان کو بھر رکھا تھا۔

۳۱۔ عَنْ أَبِيْ هِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ سَوَادَةُ بْنُ حَنْظَلَةَ الْقُشَيْرِيُّ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا أَصْفَرَ اللِّحْيَةِ۔

حدیث نمبر۳۱:

حضرت ابو ہلال بیان کرتے ہیں مجھے حدیث بیان کی سوادۃ بن حنظلہ قشیری نے وہ بیان فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ کی داڑھی مبارک زرد تھی۔

۳۲۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: خَضَبَ عَلِيٌّ بِالْحَنَاءِ مَرَّةً ثُمَّ تَرَكَهُ۔

حدیث نمبر۳۲:

حضرت محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ مہندی کا خضاب لگایا پھر اس کو ترک کر دیا۔

۳۳۔ عَنْ أَبِيْ رَجَاءٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا أَصْلَعَ، كَثِيْرَ الشَّعْرِ، كَأَنَّمَا اجْتَابَ إِهَابَ شَاةٍ۔

حدیث نمبر۳۳:

حضرت ابورجاء بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آپ کے سر کے اگلے بال جھڑے ہوئے تھے حالانکہ آپ کے جسم میں بہت زیادہ بال تھے گویا کہ بکری کی کھال کو لپیٹا ہو۔

۳۴۔ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَتَّابٍ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ ضَخْمَ الْبَطْنِ، ضَخْمَ مُشَاشَةِ

الْمَنْكِبِ ، ضَخْمَ عَضَلَةِ الذِّرَاعِ، دَقِيقَ مُسْتَدَقِّهَا، ضَخْمَ عَضَلَةِ السَّاقِ ، دَقِيقَ مُسْتَدَقِّهَا - قَالَ: رَأَيْتُهُ يَخْطُبُ فِي يَوْمٍ مِنْ أَيَّامِ الشِّتَاءِ ، عَلَيْهِ قَمِيصُ قِهْزٍ، وَإِزَارَانِ قِطْرِيَّانِ، مُعْتَمًّا بِسِبِّ كَتَّانٍ مِمَّا يُنْسَجُ فِي سَوَادِكُمْ-

حدیث نمبر ۳۴:

حضرت قدامۃ بن عتاب بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا پیٹ بڑا، کندھے گوشت سے بھرے ہوئے، کلائیوں اور پنڈلیوں کی باریک ہڈی پر سخت گوشت تھا۔ میں نے ان کو گرمیوں میں ایک دن خطبہ دیتے ہوئے دیکھا آپ پر ریشم کی قمیص دو قطری چادریں تھیں، آپ نے کتانی عمامہ باندھا ہوا تھا جو تمھارے علاقوں میں بُنا جاتا ہے۔

۳۵- عَنْ رَزَامِ بْنِ سَعْدٍ الضَّبِّيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَنْعَتُ عَلِيًّا قَالَ: كَانَ رَجُلًا فَوْقَ الرَّبْعَةِ ، ضَخْمَ الْمَنْكِبَيْنِ، طَوِيلَ اللِّحْيَةِ وَإِنْ شِئْتَ قُلْتَ إِذَا نَظَرْتَ إِلَيْهِ هُوَ آدَمُ ، وَإِنْ تَبَيَّنْتَهُ مِنْ قَرِيبٍ قُلْتَ أَنْ يَكُونَ أَسْمَرَ أَدْنَى مِنْ أَنْ يَكُونَ آدَمَ-

حدیث نمبر ۳۵:

حضرت رزام بن سعد ضبی بیان کرتے ہیں میں نے اپنے والد کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حلیہ بیان کرتے ہوئے سنا انہوں نے کہا: حضرت علی درمیانے قد سے کچھ بلند، بھرے کندوں والے، لمبی داڑھی والے، اگر تو ان کو دیکھے تو کہہ سکتا ہے کہ وہ گورے رنگ کے تھے اور اگر تو ان کو قریب سے واضح دیکھے تو کہہ سکتا ہے وہ سفیدی مائل گندم گوں رنگ والے تھے۔

۳۶- عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ قُلْتُ : مَا كَانَتْ صِفَةُ عَلِيٍّ ؟ قَالَ: رَجُلٌ آدَمُ شَدِيدُ الأُدْمَةِ، ثَقِيلُ الْعَيْنَيْنِ ، عَظِيمُهُمَا، ذُو بَطْنٍ ، أَصْلَعُ ، إِلَى الْقِصَرِ أَقْرَبُ-

حدیث نمبر ۳۶:

حضرت اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر محمد بن علی رضی اللہ عنہما سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حلیہ مبارک کے متعلق سوال کیا کہ کیسا تھا؟ انہوں نے کہا کہ وہ گندم گوں رنگ والے، موٹی آنکھوں والے، بڑے پیٹ والے آدمی تھے۔ سر کے اگلے حصے سے بال جھڑے ہوئے اور ان کا قد چھوٹے پن سے کچھ قریب تھا۔

۳۷۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ بَیَّاعِ الْکَرَابِیْسِ، اَنَّ عَلِیًّا کَانَ یَأْتِی السُّوْقَ فِی الْاَ یَّامِ فَیُسَلِّمُ عَلَیْهِمْ۔ فَاِذَا رَاَوْهُ قَالُوا(بو زا شکنب امذ)قِیْلَ لَهٗ: اِنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ اِنَّکَ ضَخْمُ الْبَطْنِ فَقَالَ: اِنَّ اَعْلَاهُ عِلْمٌ، وَاَسْفَلَهٗ طَعَامٌ۔

حدیث نمبر ۳۷:

حضرت ابوسعید کھر درے کپڑے کے تاجر، آپ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مختلف اوقات میں بازار آیا کرتے تھے، پس آپ لوگوں کو سلام کرتے اور کہتے "بوذا شکنب أمد" آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے ان الفاظ کا مطلب بیان کیا گیا کہ لوگ کہتے ہیں آپ بڑے پیٹ والے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: اس کے اوپر کے حصے میں علم اور نیچے کے حصے میں کھانا ہے۔

۳۸۔ عَنْ مُدْرِکٍ اَبِی الْحَجَّاجِ قَالَ: رَاَیْتُ فِیْ عَیْنَیْ عَلِیٍّ اَثَرَ کُحْلٍ۔

حدیث نمبر ۳۸:

ابوحجاج سے ملنے والے ایک آدمی نے کہا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں سرمے کا اثر دیکھا۔

۳۹۔ عَنْ اَبِی الرِّضٰی الْقَیْسِیِّ قَالَ: رُبَّمَا رَاَیْتُ عَلِیًّا یَخْطُبُنَا وَعَلَیْهِ اِزَارٌ، وَرِدَاءٌ مُرْتَدِیًا بِهٖ، غَیْرُ مُلْتَحِفٍ، وَعِمَامَةٌ۔ فَیَنْظُرُ اِلٰی شَعْرِ صَدْرِهٖ وَبَطْنِهٖ

حدیث نمبر ۳۹:

ابوالرضیٰ قیسی بیان کرتے ہیں ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اکثر خطبہ دیتے ہوئے دیکھتے انہوں نے عمامہ اور تہہ

(۳۹) الاحادیث ۲۶ الی ۳۹ أخرجھا ابن سعد فی الطبقات الکبریٰ ۲۵۔۲۷

باندھا ہوتا اور چادر اوڑھی ہوتی، لیکن اس کو مکمل طور پر لپیٹا نہ ہوتا، آپ کے سینے اور پیٹ کے بال نظر آرہے ہوتے تھے۔

(۷)......ذِكْرُ لِبَاسِهٖ

(۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لباس کا بیان۔

۴۰۔ عَنْ خَالِدٍ اَبِیْ اُمَیَّةَ قَالَ: رَأَیْتُ عَلِیًّا وَقَدْ لَحِقَ اِزَارُهُ بِرُكْبَتَیْهِ۔

حدیث نمبر ۴۰:

حضرت خالد ابو امیہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا ان کا تہہ بند گھٹنوں سے ملا ہوتا۔

۴۱۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی الْهُذَیْلِ قَالَ: رَأَیْتُ عَلِیًّا عَلَیْهِ قَمِیْصٌ رَازِیٌّ، اِذَا مَدَّ كُمَّهُ بَلَغَ الظُّفُرَ، فَاِذَا اَرْخَاهُ بَلَغَ نِصْفَ سَاعِدِهٖ۔

حدیث نمبر ۴۱:

حضرت عبد اللہ بن ابی ھذیل بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا ان پر کوری قمیص تھی جب اس کی آستینوں کو کھینچا جاتا وہ ناخنوں تک پہنچ جاتی جب اس کو ڈھیلا کرتے تو نصف کلائی تک آجاتی۔

۴۲۔ عَنْ عَطَاءٍ اَبِیْ مُحَمَّدٍ قَالَ: رَأَیْتُ عَلٰی عَلِیٍّ قَمِیْصًا مِنْ هٰذَا الْكَرَابِیْسِ، غَیْرَ غَسِیْلٍ۔

حدیث نمبر ۴۲:

حضرت عطاء ابی محمد بیان کرتے ہے میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو موٹے کپڑے کی قمیص پہنے ہوئے دیکھا جو دھلی ہوئی نہیں تھی۔

۴۳۔ عَنْ اَبِی الْعَلَاءِ، مَوْلَی الْاَسْلَمِیِّیْنَ قَالَ: رَأَیْتُ عَلِیًّا یَاْتَزِرُ فَوْقَ السُّرَّةِ۔

حدیث نمبر ۴۳:

حضرت ابو العلاء جو اسلمیوں کے غلام تھے، بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ناف سے

اوپر تہبند باندھے ہوئے دیکھا۔

۴۴۔ عَنْ عَمْرِوبْنِ قَيْسٍ ، اَنَّ عَلِيًّا رُئِيَ عَلَيْهِ اِزَارٌ مَرْ قُوْعٌ. فَقِيْلَ لَهُ. فَقَالَ : يُخَشِّعُ الْقَلْبَ ، وَيَقْتَدِيْ بِهِ الْمُؤْ مِنُ.

حدیث نمبر ۴۴:

حضرت عمرو بن قیس بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیوند لگی تہبند باندھے ہوئے دیکھا جب اس بارے ان سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا یہ دل کو خشوع عطاء کرتا ہے اور مومن اس کی جستجو میں ہوتا ہے۔

۴۵۔ عَنِ الْحُرِّ بْنِ جُرْ مُوْزٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا وَهُوَ يَخْرُج مِنَ الْقَصْرِ وَعَلَيْهِ قِطْرِيَّتَانِ ، اِزَارٌ اِلٰى نِصْفِ السَّاقِ وَرِدَاءٌ مُشَمَّرٌ قَرِيْبٌ مِّنْهُ، وَمَعَهُ دِرَّةٌ لَهُ يَمْشِيْ بِهَا فِي الْاَ سْوَاقِ وَ يَاْ مُرُهُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنِ الْبَيْعِ وَيَقُوْلُ : اَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ . وَيَقُوْلُ : لَا تَنْفُخُوا اللَّحْمَ۔

حدیث نمبر ۴۵:

حضرت حر بن جرموزا اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گھر سے نکلتے ہوئے دیکھا آپ پر دو قطری کپڑے نصف پنڈلی تک تہبند اور اسی کے برابر چادر لپیٹی ہوئی تھی اور ان کے پاس ایک عصاء تھا جس کے سہارے وہ بازار میں چلتے اور لوگوں کو اللہ سے ڈرنے اور اچھے طریقے سے خرید و فروخت کرنے کا حکم دیتے۔ آپ فرماتے ماپ تول پورا کرو اور گوشت کو نہ پھولاؤ۔

۴۶۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ اَنَّهُ رَاٰى عَلٰى عَلِيٍّ بُرْ دَيْنِ قِطْرِيَّيْنِ ۔

حدیث نمبر ۴۶:

حضرت علی بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر دو قطری چادریں دیکھیں۔

۴۷۔ عَنْ حَمِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَ صَمِّ قَالَ: سَمِعْتُ فَرُّوْخَ ، مَوْلٰى لِبَنِى الْاَشْتَرِ

قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا فِيْ بَنِي دِيْوَارِ، وَأَنَا غُلَامٌ. فَقَالَ: أَتَعْرِفُنِي؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، أَنْتَ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ثُمَّ أَتَى آخَرُ فَقَالَ: أَتَعْرِفُنِي؟ فَقَالَ: لَا. فَاشْتَرَى مِنْهُ قَمِيْصًا زَابِيًّا فَلَبِسَهُ. فَمَدَّ كُمَّ الْقَمِيْصِ فَإِذَا هُوَ مَعَ أَصَابِعِهِ فَقَالَ لَهُ: كُفَّهُ. فَلَمَّا كَفَّهُ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَا عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ.

حدیث نمبر ۴۷:

حضرت حمید بن عبداللہ اصم بیان کرتے ہیں میں نے فروخ سے سنا جو بنی اشتر کے غلام تھے حضرت فروخ کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بنو دیوار میں دیکھا، میں لڑکا تھا آپ نے فرمایا کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں آپ امیر المومنین ہیں پھر ایک دوسرا آدمی آیا، آپ نے فرمایا کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ پھر اس سے آپ نے زابی قمیص خرید کر پہن لی جب قمیص کی آستینوں کو کھینچا تو وہ (پھٹ کر) آپ کی انگلیوں تک آ گئیں آپ نے اس سے کہا اس کو سی دو، جب اس نے سی دی تو آپ نے کہا تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے علی بن ابی طالب کو یہ کپڑا پہنایا۔

۴۸۔ عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ دِيْنَارٍ، أَبِيْ سُلَيْمَانَ الْمُكْتِبِ قَالَ: حَدَّثَنِيْ وَالِدِيْ أَنَّهُ رَأَى عَلِيًّا يَمْشِيْ فِي السُّوْقِ، وَعَلَيْهِ إِزَارٌ إِلَى نِصْفِ سَاقَيْهِ، وَبُرْدَةٌ عَلَى ظَهْرِهِ. قَالَ: وَرَأَيْتُ عَلَيْهِ بُرْدَيْنِ نَجْرَانِيَّيْنِ۔

حدیث نمبر ۴۸:

حضرت ایوب بن دینار ابو سلیمان المکتب بیان کرتے ہیں مجھے حدیث بیان کی میرے والد نے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بازار میں چلتے ہوئے دیکھا آپ نے نصف پنڈلی تک تہبند باندھا ہوا تھا اور آپ کی پیٹھ پر بھی ایک چادر تھی، میں نے ان پر دو نجرانی چادریں دیکھیں۔

۴۹۔ عَنْ أُمِّ كَثِيْرَةَ أَنَّهَا رَأَتْ عَلِيًّا وَمَعَهُ بِخَفْقَةٍ، وَعَلَيْهِ رِدَاءٌ سُنْبُلَانِيٌّ، وَقَمِيْصٌ كَرَابِيْسُ. وَإِزَارٌ كَرَابِيْسُ إِلَى نِصْفِ سَاقَيْهِ الْإِزَارُ وَالْقَمِيْصُ۔

حدیث نمبر ۴۹:

حضرت ام کثیرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ کے پاس درہ تھا اور آپ نے سنبلانی چادر کھردرے کپڑے کی قمیص اور موٹے کپڑے کا تہبند نصف پنڈلی تک بندھا ہوا تھا۔

۵۰۔ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ يَطُوْفُ فِي السُّوْقِ بِيَدِهِ دِرَّةٌ۔ فَاُتِيَ بِقَمِيْصٍ لَهُ سُنْبُلَانِيٌّ فَلَبِسَهُ .فَخَرَجَ كُمَّاهُ عَلٰى يَدَيْهِ۔ فَاَمَرَ بِهِمَا فَقُطِعَا حَتّٰى اسْتَوَيَا بِيَدَيْهِ.ثُمَّ أَخَذَ دِرَّتَهُ فَذَهَبَ يَطُوْفُ۔

حدیث نمبر ۵۰:

حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بازار میں آئے ان کے ہاتھ میں کوڑا تھا آپکے پاس سنبلانی قمیض لائی گئی آپ نے اس کو پہن لیا جب اس کی آستینوں کو کھینچا وہ ہاتھوں پر آ گئیں، آپ نے درزی کو انگلیوں سے اوپر کا حصہ کاٹنے کا حکم دیا، جب آستینیں برابر ہو گئیں تو آپ نے اپنا درہ پکڑا اور گشت کیلئے نکل گئے۔

۵۱۔ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اِبْتَاعَ عَلِيٌّ قَمِيْصًا سُنْبُلَانِيًّا بِاَرْبَعَةِ دَرَاهِمَ فَجَاءَ الْخَيَّاطُ فَمَدَّ كُمَّ الْقَمِيْصِ.فَاَمَرَهُ اَنْ يَّقْطَعَهُ مِمَّا خَلْفَ اَصَابِعِهٖ۔

حدیث نمبر ۵۱:

حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چار درھم کے بدلے سنبلانی قمیض خریدی پھر آپ درزی کے پاس آئے اور قمیص کی آستین کھینچ کر کہا جو انگلیوں کے اوپر ہے اسکو کاٹ دو۔

۵۲۔ عَنْ هُرْمُزَ قَالَ: رَاَيْتُ عَلِيًّا مُتَعَصِّبًا سَوْدَاءَ، مَا اَدْرِيْ اَيُّ طَرَفَيْهَا اَطْوَلُ؟ اَلَّذِيْ قُدَّامَهُ اَوِ الَّذِيْ خَلْفَهُ، يَعْنِيْ عِمَامَةً۔

حدیث نمبر ۵۲:

حضرت ھرمز بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سیاہ رنگ کی پٹی باندھے ہوئے دیکھا میں نہیں جانتا اسکا کونسا سرا لمبا تھا آپ کے آگے والا یا آپ کے پیچھے والا۔ سیاہ پٹی سے آپ کی مراد عمامہ شریف ہے۔

۵۳۔ عَنْ هُرْمُزَ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا عَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ أَرْخَاهَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ.

حدیث نمبر ۵۳:

حضرت ھرمز بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سیاہ عمامہ پہنے ہوئے دیکھا جسے آپ نے آگے اور پیچھے لٹکا رکھا تھا۔

۵۴۔ عَنْ أَبِيْ جَعْفَرِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ عَلَى عَلِيٍّ عِمَامَةً سَوْدَاءَ يَوْمَ قُتِلَ عُثْمَانُ. قَالَ وَرَأَيْتُهُ جَالِسًا فِيْ ظُلَّةِ النِّسَاءِ، وَسَمِعْتُهُ يَوْمَئِذٍ، يَوْمَ قُتِلَ عُثْمَانُ، يَقُوْلُ، تَبًّا لَكُمْ سَائِرَ الدَّهْرِ۔

حدیث نمبر ۵۴:

حضرت ابوجعفر انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سیاہ عمامہ پہنے ہوئے دیکھا جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا راوی کہتے ہیں میں نے آپکو عورتوں کے کجاوے میں بیٹھے ہوئے دیکھا۔ اور جس دن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا میں نے آپ کو یہ کہتے سنا ''لوگو تمہارے لئے بربادی ہو۔''

۵۵۔ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا خَرَجَ مِنَ الْبَابِ الصَّغِيْرِ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ حِسِيْنَ ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ، وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ كَرَابِيْسُ كَسْكَرِيٌّ فَوْقَ الْكَعْبَيْنِ. وَكُمَّاهُ إِلَى الْأَصَابِعِ، وَأَصْلُ الْأَصَابِعِ غَيْرُ مَغْسُوْلٍ۔

حدیث نمبر ۵۵:

حضرت عطاء بن محمد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چھوٹے دروازے سے نکلتے دیکھا

(۵۵) الأحاديث ٤٠ الى ٥٥ أخرجها ابن سعد في الطبقات الكبرى صفحه: ٢٧-٣٠

جب سورج بلند ہوا تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھی۔ آپ نے گھٹنوں سے اوپر موٹے کپڑے کی کسکری قمیض پہنی ہوئی تھی اس کی آستینیں انگلیوں تک تھیں اور انگلیوں کی جڑیں کھلی ہوئی نہیں تھیں۔

(۸)

علمہ بالقرآن

آپ رضی اللہ عنہ کا علم بالقرآن

۵۶۔ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَ حْمَسِيِّ ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ : وَاللّٰهِ! مَا نَزَلَتْ اٰيَةٌ اِلَّا وَقَدْ عَلِمْتُ فِيْمَا نُزِلَتْ وَاَيْنَ نَزَلَتْ وَعَلٰى مَنْ نَزَلَتْ اِنَّ رَبِّیْ وَهَبَ لِیْ قَلْبًا عَقُوْلًا وَلِسَانًا طَلْقًا۔

حدیث نمبر ۵۶:

حضرت سلیمان احمسی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم میں ہر آیت کے نزول کو جانتا ہوں۔ وہ کب نازل ہوئی، کہاں نازل ہوئی اور کس بارے نازل ہوئی ہے۔ بیشک میرے رب نے مجھے سمجھدار دل اور میٹھی زبان عطا کی ہے۔

۵۷۔ وعَنْ اَبِی الطُّفَيْلِ قَالَ: قَالَ عَلِیٌّ : سَلُوْنِیْ عَنْ كِتَا اللّٰهِ، فَاِنَّهُ لَيْسَ مِنْ اٰيَةٍ اِلَّا وَقَدْ عَرَفْتُ بِلَيْلٍ نَزَلَتْ اَمْ بِنَهَارٍ ، فِیْ سَهْلٍ اَمْ فِیْ جَبَلٍ۔

حدیث نمبر ۵۷:

حضرت ابو طفیل بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کتاب اللہ کے بارے مجھ سے سوال کرو میں ہر آیت کے بارے جانتا ہوں وہ دن کے وقت نازل ہوئی یا رات کو اور میدان میں نازل ہوئی یا پہاڑ پر۔

۵۸۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْ بَكْرٍ .وَاَشَدُّ هُمْ

(۵۶۔۵۷) ابن سعد فی الطبقات ۳۳۸/۲

(۵۸) اخرجه الطیالسی فی مسنده برقم الحدیث: ۲۰۹۶

فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ عُمَرُ. وَاَشَدُّ ھُمْ حَیَاءً (اَوْ اَصْدَقُھُمْ حَیَاءً) عُثْمَانُ. وَاَعْلَمُھُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذٌ. وَاَعْلَمُھُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ عَلِیٌّ وَاُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ. وَاَفْرَضُھُمْ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ. وَاَمِیْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ۔

حدیث نمبر ۵۸:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے امتیوں میں سب سے زیادہ میری امت پر مہربان حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اللہ کے دین کے معاملے میں سب سے زیادہ سخت حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ حیاء میں سب سے زیادہ سچے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ حلال وحرام کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ہیں۔ نزول قرآن کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے حضرت علی اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما ہیں۔ علم الفرائض کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور اس امت کے سب سے زیادہ امین ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۹)

أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا

رسول اللہ ﷺ کا فرمان کہ میں حکمت کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں

۵۹۔ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ، وَعَلِيٌّ بَابُهَا۔

حدیث نمبر ۵۹:

حضرت صنابحی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں حکمت کا گھر اور علی رضی اللہ عنہ اس کا دروازہ ہیں۔

---

(۵۹) أخرجه الترمذی فی کتاب المناقب ۶۳۷/۵ وقال هذا حدیث غریب منکر

(۱۰)

مُتَابَعَتُهٗ لِلرَّسُوْلِ ﷺ

آپ رضی اللہ عنہ کا اتباع رسول ﷺ

۶۰۔ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ عَلِيٍّ الظُّهْرَ، فَانْطَلَقَ إِلٰى مَجْلِسٍ لَهُ يَجْلِسُهُ فِي الرَّحْبَةِ، فَقَعَدَ وَ قَعَدْنَا حَوْلَهُ، ثُمَّ حَضَرَتِ الْعَصْرُ، فَأُتِيَ بِإِنَاءٍ، فَأَخَذَ مِنْهُ كَفًّا فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَ مَسَحَ وَجْهَهُ وَ ذِرَاعَيْهِ وَ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، وَ مَسَحَ بِرِجْلَيْهِ، ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَ إِنَائِهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنِّي حُدِّثْتُ أَنَّ رِجَالًا يَكْرَهُوْنَ أَنْ يَّشْرَبَ أَحَدُهُمْ وَهُوَ قَائِمٌ، إِنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَ كَمَا فَعَلْتُ۔

حدیث نمبر ۶۰:

حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی پھر آپ کھلے میدان میں مجلس لگا کر بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے اردگرد بیٹھ گئے۔ پھر عصر کا وقت ہو گیا آپ کے پاس برتن میں پانی لایا گیا آپ نے اس سے چلو بھرا کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا پھر اپنے چہرے اور دونوں کہنیوں کو دھویا پھر سر کا مسح کیا اور دونوں پاؤں دھوئے۔ پھر وضو سے بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پیا اور فرمایا: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ کچھ لوگ اس طرح کھڑے ہو کر پانی پینے کو ناپسند کرتے ہیں، بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے ہی کرتے دیکھا، جیسا میں نے کیا ہے۔

(۱۱)

كَيْفَ تَلَقِّيْ عِلْمَهٗ بِالْحَدِيْثِ

علم حدیث میں کثرت کا سبب

(۶۰) اسنادہ صحیح، وقد رواہ احمد فی مسندہ ۱/۱۵۹ والحدیث رقم: ۱۳۶۶

۶۱۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ اَبِيْهِ ، اَنَّهُ قِيْلَ لِعَلِيٍّ: مَالَكَ اَكْثَرَ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، حَدِيْثًا؟ قَالَ : اِنِّيْ كُنْتُ اِذَا سَاَلْتُهُ اَنْبَاَنِيْ ، وَاِذَا سَكَتُّ ابْتَدَاَنِيْ۔

حدیث نمبر ۶۱:

حضرت عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا اصحاب رسول ﷺ و رضی اللہ عنہم میں سب سے زیادہ حدیثیں کون جانتا ہے؟ آپ نے فرمایا میں ہی ہوں، جب میں رسول اللہ ﷺ سے سوال کرتا تو آپ مجھے جواب دیتے اور جب میں خاموش رہتا تو آپ خود بتاتے۔

(۱۲)

شِدَّةُ عِنَايَتِهٖ بِحَدِيْثِ الرَّسُوْلِ ﷺ

حدیث رسول ﷺ کی حفاظت کیلئے آپ کی شدت

۶۲۔ عَنْ اَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ اِنِّيْ كُنْتُ رَجُلًا اِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثًا نَفَعَنِيَ اللّٰهُ بِمَا شَاءَ اَنْ يَّنْفَعَنِيْ .وَاِذَا حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ اسْتَحْلَفْتُهٗ .فَاِذَا حَلَفَ لِيْ صَدَّقْتُهٗ .وَاِنَّهٗ حَدَّثَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ ، وَصَدَقَ اَبُوْ بَكْرٍ ،قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَامِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ، اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ۔

ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ ـــــ اِلَى آخِرِ الْاٰيَةِ [۳۳۔ آل عمران۔

(٦١) طبقات ابن سعد ۳۳۸/۲

(٦٢) أخرجه الترمذی فی کتاب تفسیر المناقب باب تفسیر سورۃ آل عمران ٥/۲۲۸ برقم حدیث: ۳۰۰٦

حدیث نمبر۶۲:

حضرت اسماء بن حکم فزاری بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا میں ایسا شخص ہوں جب میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنتا ہوں تو اللہ مجھے اس سے جو چاہتا ہے نفع پہنچاتا ہے اور جب میں حدیث بیان کرتا ہوں آپ کے کسی صحابی سے تو میں اس سے قسم لیتا ہوں جب وہ قسم دے دے میں اس کی تصدیق کرتا ہوں آپ نے فرمایا مجھے حدیث بیان کی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اور ابوبکر سچے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص گناہ کر بیٹھے پھر وہ کھڑا ہو، اچھی طرح وضو کرے پھر نماز پڑھے اور اللہ سے استغفار کرے تو اللہ اس کے گناہ معاف فرمادے گا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی (اور وہ لوگ جو بے حیائی کریں یا اپنی جانوں پر ظلم کرلیں وہ اللہ کو یاد کریں) الی آخر الایۃ۔

۶۳۔ عَنْ اَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كُنْتُ اِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثًا نَفَعَنِي اللّٰهُ بِمَا شَاءَ مِنْهُ۔ وَاِذَا حَدَّثَنِيْ عَنْهُ غَيْرِيْ اسْتَحْلَفْتُهُ فَاِذَا حَلَفَ لِيْ صَدَّقْتُهُ وَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ حَدَّثَنِيْ، وَصَدَقَ اَبُوْبَكْرٍ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ۔ مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا فَيَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، فَيَسْتَغْفِرَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا غُفِرَ لَهُ۔

حدیث نمبر۶۳:

حضرت اسماء بن حکم فزاری حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں جب میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنتا تو اللہ مجھے اس سے نفع پہنچاتا جو وہ چاہتا، اور جب میں کسی اور سے حدیث سنتا تو میں اس سے قسم لیتا اگر وہ قسم دے دیتا تو میں اس کی تصدیق کرتا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سچ کہا انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا جو شخص گناہ کرلے پس وہ اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ سے استغفار کرے اللہ اس کے گناہ معاف فرمادے گا۔

(۶۳) رواہ احمد فی مسندہ ۱/۲ والحدیث رقم:۲ وقال اسنادہ صحیح وقال ابن حجر فی التہذیب ۱/۲۶۷۔۲۶۸ ھذا الحدیث جید الاسناد۔

۶۴۔ عَنْ اَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا قَالَ: كُنْتُ إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثًا نَفَعَنِي اللّٰهُ بِهِ بِمَا شَاءَ اَنْ يَّنْفَعَنِي مِنْهُ، وَاِذَا حَدَّثَنِيْ غَيْرِيْ عَنْهُ اسْتَحْلَفْتُهُ، فَاِذَا حَلَفَ لِيْ صَدَّقْتُهُ. وَحَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ، وَصَدَقَ اَبُوْ بَكْرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ عَبْدٍ مُّؤْمِنٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا فَيَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الطُّهُوْرَ، ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، فَيَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ تَعَالٰى، اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ۔

ثُمَّ تَلَا: وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ [۳۔ آل عمران ۵ ۱۳۵]

حدیث نمبر۶۴:

حضرت اسماء بن حکم فزاری بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا جب میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنتا ہوں تو اللہ مجھے اس سے نفع پہنچاتا جو وہ چاہتا اور جب میں کسی دوسرے سے حدیث سنتا تو میں اس سے قسم لیتا اگر وہ قسم دے دیتا تو میں اس کی تصدیق کرتا آپ فرماتے ہیں مجھے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ابو بکر سچے ہیں وہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عبد مومن گناہ کرلے وہ اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ سے استغفار کرے اللہ اس کے گناہ معاف فرمادے گا پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔

(اور وہ لوگ جو بے حیائی کریں یا اپنی جانوں پر ظلم کرلیں ۔۳ آل عمران ۱۳۵)

۶۵۔ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: اِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثًا، فَلَاَنْ اَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَكْذِبَ عَلَيْهِ۔

وَاِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ غَيْرِهٖ فَاِنَّمَا اَنَا رَجُلٌ مُحَارِبٌ. وَالْحَرْبُ خُدْعَةٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ يَخْرُجُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ اَقْوَامٌ اَحْدَاثُ الْاَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ، يَقُوْلُوْنَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ، لَا يُجَاوِزُ اِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ. فَاَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ. فَاِنَّ قَتْلَهُمْ اَجْرٌ

(٦٤) أخرجه الامام احمد فى المسند ١/ ١٠ برقم الحديث ٥٦

(٦٥) أخرجه احمد فى المسند ١/ ٨١ والحديث رقم: ٦١٦ وقال اسناده صحيح۔

لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حدیث نمبر ۶۵:

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب میں تمہیں رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کروں تو مجھے خود کو آسمان سے گرانا زیادہ محبوب ہے اس بات سے کہ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھوں اور جب میں تم سے حدیث بیان کروں کسی اور سے تو میں محارب ہوں (جنگ کرنے والا) اور جنگ دھوکہ ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا آخر زمانہ میں ایسی قومیں آئیں گی ان کے دانت بڑے، نوجوان بیوقوف نیک لوگوں کی طرح باتیں کریں گے ایمان ان کے حلق سے تجاوز نہیں کرے گا جہاں تم ان سے ملو ان کو قتل کردو جوان کو قتل کرے گا قیامت کے دن اس کا اجر پائے گا۔

۶۶۔ عَنْ سُوَيْدِ غَفَلَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثًا، فَلَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ .وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ غَيْرِهِ ، فَإِنَّمَا أَنَا رَجُلٌ مُحَارِبٌ .وَالْحَرْبُ خُدْعَةٌ۔سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ، يَخْرُجُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ،يَقُوْلُوْنَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ . لَا يُجَاوِزُ إِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ.فَأَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ .فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حدیث نمبر ۶۶:

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب میں تمھیں کوئی حدیث بیان کروں رسول اللہ ﷺ سے تو مجھے خود کو آسمان سے گرانا زیادہ محبوب ہے اس بات سے کہ میں رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھوں اور جب میں تمھیں حدیث بیان کروں کسی اور سے تو میں محارب ہوں (جھگڑنے والا) اور جنگ دوکھا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا آخر زمانہ میں ایسی قومیں آئیں گی ان کے دانت

(٦٦) اسناده صحيح وهو مكرر ٦٣ ، أخرجه احمده ١/٣١٣ والحديث رقم : ٩١٢

بڑے بڑے، نوجوان اور بے وقوف ہوں گے۔ نیکوں کی طرح بات کریں گے ایمان ان کے حلق سے تجاوز نہیں کرے گا پس وہ جہاں تم کو ملیں ان کو قتل کر دو جوان کو قتل کرے گا اس پر قیامت کے دن اسے اجر ملے گا۔

٦٧۔ عَنْ اَبِی الْبَخْتَرِیِّ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: اِذَا حُدِّ ثْتُمْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ حَدِیْثًا فَظُنُّوْا الَّذِیْ ھُوَ اَھْدٰی وَالَّذِیْ ھُوَ اَھْیَاءُ وَالَّذِیْ ھُوَ اَتْقٰی۔

حدیث نمبر ٦٧:

حضرت ابو بختری بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تم سے رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کی جائے تو ان کے بارے یقین کرو وہی سب سے زیادہ ھدایت پر ہیں وہ ہی سب سے زیادہ محبوب اور وہ ہی سب سے زیادہ متقی ہیں۔

٦٨۔ وَعَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: اِذَا حُدِّ ثْتُمْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ حَدِیْثًا فَظُنُّوْا بِہِ الَّذِیْ اَھْیَاہُ وَاَھْدَاہُ وَاَتْقَاہُ۔

حدیث نمبر ٦٨:

حضرت ابو عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تم سے رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کی جائے تو تم رسول اللہ ﷺ کے بارے یقین رکھو آپ ہی سب سے زیادہ محبوب، آپ ہی سب سے زیادہ متقی اور آپ ہی سب سے زیادہ ہدایت پر ہیں۔

٦٩۔ وَعَنْ اَبِیْ عَبْدِا لرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: اِذَا حُدِّ ثْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ حَدِیْثًا، فَظُنُّوْ ابِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَھْیَاہُ وَاَتْقَاہُ وَاَھْدَہُ۔

حدیث نمبر ٦٩:

حضرت ابو عبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تم رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث بیان کرو تو تم رسول اللہ ﷺ کے بارے یقین رکھو آپ ہی سب سے زیاد محبوب، آپ ہی سب سے

(٦٧۔٦٩) اخرجھم الامام احمد فی مسندہ ١/١٢٦ والاحادیث رقم ٩٨٥، ٩٨٦، ٩٨٧، وقال عن ٩٨٥ اسنادہ منقطع۔

زیادہ متقی اور آپ ہی سب سے زیادہ ہدایت پر ہیں۔

۷۰۔ عَنْ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ قَالَ: قَالَ عَلِیٌّ: اِذَا حَدَّثْتُکُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدِیْثًا فَظُنُّوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَهْیَاهُ وَاَهْدَاهُ وَاَتْقَاهُ۔

حدیث نمبر ۷۰:

حضرت عبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب میں تم کو رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کروں تو تم رسول اللہ ﷺ کے بارے یقین رکھو آپ ہی سب سے زیادہ محبوب، آپ ہی سب سے زیادہ ہدایت پر اور آپ ہی سب سے زیادہ متقی ہیں۔

۷۱۔ عَنْ اَبِی الْبَخْتَرِیِّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ: اِذَا حُدِّثْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدِیْثًا فَظُنُّوْا بِهِ الَّذِیْ هُوَ اَهْیَا وَالَّذِیْ هُوَ اَهْدٰی وَالَّذِیْ هُوَ اَتْقٰی۔

حدیث نمبر ۷۱:

حضرت ابو بختری بیان کرتے ہیں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تم سے رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کی جائے تو یقین کرو وہ ہی سب سے زیادہ محبوب وہ ہی سب سے زیادہ ھدایت پر اور وہ ہی سب سے زیادہ متقی ہیں۔

۷۲۔ وَعَنْ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ عَنْ عَلِیٍّ اَنَّهُ قَالَ: اِذَا حَدَّثْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِحَدِیْثٍ فَظُنُّوْا بِهِ الَّذِیْ هُوَ اَهْدٰی وَالَّذِیْ هُوَ اَتْقٰی وَالَّذِیْ هُوَ اَهْیَا۔

حدیث نمبر ۷۲:

حضرت ابو عبدالرحمٰن سلمی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب تم رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث ذکر کرو تو یقین کرو وہ ہی سب سے زیادہ ہدایت پر وہ ہی سب سے زیادہ متقی اور وہ ہی سب سے زیادہ محبوب ہیں۔

(۷۱) اسناده صحیح رواه احمد فی مسنده ۱/۱۲٦ رقم الحدیث: ۱۰۳۹

(۷۲) رواه احمده فی المسند ۱/۱۳۰، ۱۰۸۰، و ۱۰۸۲

۷۳۔ عَنْ اَسْمَاءَ اَوْ اَبِی اَسْمَاءَ الْفَزَارِیِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِیًّا رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ: کُنْتُ اِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ حَدِیْثًا نَفَعَنِی اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ بِمَا شَاءَ اَنْ یَّنْفَعَنِیْ بِہٖ۔

قَالَ عَلِیٌّ: وَحَدَّثَنِیْ اَبُوْبَکْرٍ، وَصَدَقَ اَبُوْبَکْرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ، مَا مِنْ عَبْدٍ یُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ یَتَوَضَّأُ وَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ یَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ، اِلَّا غَفَرَ لَہٗ۔

ثُمَّ تَلَا ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ: وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِھِمْ ـــــ الایۃ [۳۔آل عمران۔۱۳۵]

وَالْاٰیَۃَ الْاُخْرٰی: وَمَنْ یَّعْمَلْ سُوْءً اَوْ یَظْلِمْ نَفْسَہٗ ـــــ الایۃ [۴۔ النسا ۱۱۰]

حدیث نمبر ۷۳:

حضرت اسماء یا ابو اسماء فزاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جب میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنتا تو اللہ مجھے اس سے نفع پہنچاتا جو وہ چاہتا، مجھے حدیث بیان کی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور ابو بکر سچے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بندہ گناہ کر بیٹھے پھر وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ سے استغفار کرے اللہ اس کے گناہ معاف فرمادے گا پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی (اور وہ لوگ جو بے حیائی کریں یا اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں وہ اللہ کا ذکر کریں اللہ ان کے گناہوں کو معاف فرمادے گا۔ (۳۔آل عمران ۱۳۵) اور دوسری آیت کی تلاوت کی (اور جو برا عمل کرے یا اپنی جان پر ظلم کر بیٹھے، الخ الآیۃ ۴۔ النساء ۱۱۰۔)

۷۴۔ عَنْ سُوَیْدِ بْنِ غَفَلَۃَ الْجُعْفِیِّ قَالَ کَانَ عَلِیٌّ یَخْرُجُ اِلَی السُّوْقِ فَیَقُوْلُ صَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ فَقِیْلَ لَہٗ: قَوْلُکَ صَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ؟ فَقَالَ صَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اِذَا حَدَّثْتُکُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ حَدِیْثًا، فَوَاللّٰہِ لَاَنْ اَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُنِی الطَّیْرُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَقُوْلَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ مَالَمْ اَسْمَعْ۔

وَاِذَا حَدَّثْتُکُمْ عَنْ نَفْسِیْ فَاِنَّمَا اَنَا رَجُلٌ مُحَارِبٌ، وَالْحَرْبُ خُدْعَۃٌ سَمِعْتُ

(۷۳) أخرجہ الطیالسی حدیث رقم ۱ فی مسندہ۔

(۷۴) أخرجہ أبو داؤد الطیالسی فی مسندہ برقم الحدیث: ۶۸

النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ، یَخْرُجُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ اَقْوَامٌ اَحْدَاثُ الْاَ سْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ، یَقُوْلُوْنَ مِنْ قَوْلِ خَیْرِ الْبَرِیَّةِ۔ یَقْرَؤُنَ الْقُرْآنَ، لَا یُجَاوِزُ اِیْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ۔ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ كَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ۔ فَمَنْ اَدْرَكَهُمْ فَلْیَقْتُلْهُمْ (اَوْلِیُقَاتِلْهُمْ)فَاِنَّ لِمَنْ قَتَلَهُمْ اَجْرًا فِیْ مِثْلِهِمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

حدیث نمبر ۷۴:

حضرت سوید بن غفلہ جعفی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بازار کی طرف گئے آپ فرمار ہے تھے اللہ اور اس کا رسول ﷺ سچا ہے آپ سے کہا گیا کہ آپ کے اس قول "اللہ اور اس کا رسول اللہ ﷺ سچا ہے" سے کیا مراد ہے تو آپ نے فرمایا اللہ اور اس کا رسول ﷺ سچا ہے جب میں تمھیں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث بیان کروں اللہ کی قسم اگر مجھے آسمان سے گرایا جائے اور پرندے مجھے اچک لیں یہ مجھے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں کہوں میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے اس بات کے بارے جو میں نے نہ سنی ہو اور جب میں حدیث بیان کروں اپنے پاس سے پس میں محارب ہوں (جنگ کرنے والا) اور جنگ دوکھا ہے میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا آخر زمانہ میں کچھ قومیں نکلیں گی لمبے دانتوں والے تو جوان بیوقوف ہوں گے نیک لوگوں کی طرح باتیں کریں گے قرآن پڑھیں گے لیکن ایمان ان کے حلق سے تجاوز نہیں کرے گا وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکلتا ہے پس تم انہیں جہاں پاؤ قتل کر دو پس جو کوئی ان کو قتل کرے گا روز محشر اس کو اجر سے نوازا جائے گا۔

(۱۴)

تَفَوُّقُهُ عَلٰی عُمَرَ فِی الْفِقْهِ

فقہ میں آپ رضی اللہ عنہ کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر فوقیت

۷۵۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: عَلِیٌّ اَقْضَانَا۔

(۷۵) الاحادیث ۷۵ الی ۷۸ أخرجها ابن سعد فی الطبقات ۲/۳۳۹۔۳۴۰

حدیث نمبر ۷۵:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ ہم سے بہتر فیصلہ کرنے والے ہیں۔

۷۶۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَتَعَوَّذُ بِاللّٰهِ مِنْ مُعْضِلَةٍ لَيْسَ فِيْهَا اَبُوْ حَسَنٍ۔

حدیث نمبر ۷۶:

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسے پیچیدہ مسئلوں سے اللہ کی پناہ مانگتے جن میں ابوالحسن نہ ہوتے۔ (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مشورہ نہ ہوتا۔)

۷۷۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ فَقَالَ: عَلِيٌّ اَقْضَانَا وَاُبَيٌّ اَقْرَؤُنَا۔

حدیث نمبر ۷۷:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا آپ نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ ہم سے اچھے قاضی اور اُبی ہم سے بہتر قاری ہیں۔

۷۸۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ الطَّنَا فِيسِيُّ ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ: عَلِيٌّ اَقْضَانَا لِلْقَضَاءِ وَاُبَيٌّ اَقْرَأُنَا لِلْقُرْآنِ۔

حدیث نمبر ۷۸:

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہم سے زیادہ اچھے فیصلے کرنے والے اور حضرت اُبی رضی اللہ عنہ ہم سے زیادہ اچھا قرآن پڑھنے والے ہیں۔

(۱۴)

بَعَثَهُ اِلٰى مَكَّةَ بِسُوْرَةِ التَّوْبَةِ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آپ کو مکہ میں سورۃ توبہ تلاوت کرنے کیلئے بھیجنا

۷۹۔ عَنْ عَلِيٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ بَعَثَهُ بَرَاءَةً فَقَالَ: يَانَبِيَّ اللّٰهِ إِنِّي لَسْتُ بِاللَّسِنِ وَلَا بِالْخَطِيبِ ، قَالَ: مَابُدٌّ أَنْ أَذْهَبَ بِهَا أَنَا أَوْ تَذْهَبَ بِهَا أَنْتَ ، قَالَ: فَإِنْ كَانَ وَلَا بُدَّ فَسَأَذْهَبُ أَنَا قَالَ: فَانْطَلِقْ فَإِنَّ اللّٰهَ يُثَبِّتُ لِسَانَكَ، وَيَهْدِيْ قَلْبَكَ۔ قَالَ: ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَمِهِ۔

حدیث نمبر۷۹:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب نبی ﷺ پر سورہ براۃ نازل ہوئی (تو نبی ﷺ نے مجھے اہل مکہ کی طرف یہ حکم سنانے کے لیے بھیجنا چاہا) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یا نبی اللہ! میں نہ ہی زیادہ گفتگو کرنے والا اور نہ ہی خطیب ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ضروری ہے کہ میں جاؤں یا تو جائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اگر کوئی چارہ نہیں تو میں ہی جاتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو جا اللہ تیری زبان کو ثابت اور تیرے دل کو سیدھا رکھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر آپ ﷺ نے میرے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

۸۰۔ عَنْ عَلِيٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ عَشْرُ آيَاتٍ مِنْ بَرَاءَةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَعَا النَّبِيُّ ﷺ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَبَعَثَهُ بِهَا لِيَقْرَأَهَا عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ، ثُمَّ دَعَا نِيَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ لِيْ: أَدْرِكْ أَبَا بَكْرٍ فَحَيْثُمَا لَحِقْتَهُ فَخُذِ الْكِتَابَ مِنْهُ فَاذْهَبْ بِهِ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ فَاقْرَأْهُ عَلَيْهِمْ۔ فَلَحِقْتُهُ بِالْجُحْفَةِ فَأَخَذْتُ الْكِتَابَ مِنْهُ وَرَجَعَ أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ۔ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَزَلَ فِيَّ شَيْءٌ؟ قَالَ: لَا ، وَلٰكِنَّ جِبْرِيْلَ جَائَنِيْ فَقَالَ: لَنْ يُؤَدِّيَ عَنْكَ إِلَّا أَنْتَ أَوْ رَجُلٌ مِنْكَ۔

حدیث نمبر۸۰:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب نبی ﷺ پر سورہ براۃ کی پہلی دس آیات نازل ہوئیں نبی

(۷۹) أخرجه الامام احمد فی مسنده ۱/۱۵۰ والحدیث رقم: ۱۲۸۶ واسناده صحیح الترمذی فی کتاب التفسیر ۵/۲۷۵ ورقم الحدیث: ۳۰۹۰

(۸۰) أخرجه الامام احمد فی المسند ۱/۱۵۱ والحدیث رقم: ۱۲۹۶ ونقله ابن کثیر فی التفسیر ۴/۱۱۱ وقال هذا اسناد فیه ضعف۔

ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلایا آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اہل مکہ کی طرف یہ حکم سنانے کے لئے بھیجا پھر نبی ﷺ نے مجھے بلایا آپ ﷺ نے مجھے فرمایا ابوبکر کو تلاش کرو جب تم ان کو پالو تو ان سے کتاب لے کر اہل مکہ کے پاس جانا اور انہیں یہ احکام سنانا پس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جحفہ مقام پر جاملا میں نے آپ رضی اللہ عنہ سے کتاب لی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس آئے آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا میرے بارے کوئی حکم نازل ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے انہوں نے کہا یہ کام آپ خود کریں یا وہ جو آپ کے خاندان سے ہے

۸۱۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حَيْثُ بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ بِبَرَاءَةَ، فَقَالَ: مَا كُنْتُمْ تُنَادُوْنَ؟ قَالَ: كُنَّا نُنَادِي: أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ، وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَهْدٌ فَإِنَّ أَجَلَهُ، أَوْ أَمَدَهُ، إِلَى أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِذَا مَضَتِ الْأَرْبَعَةُ الْأَشْهُرُ فَإِنَّ اللّٰهَ بَرِيْءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَرَسُوْلُهُ، وَلَا يَحُجُّ هٰذَا الْبَيْتَ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، قَالَ: فَكُنْتُ أُنَادِيْ حَتّٰى صَحِلَ صَوْتِيْ۔

حدیث نمبر۸۱:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سورہ براۃ دے کر اہل مکہ کی طرف بھیجا اس وقت میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا (جب ہم نے یہ حکم اہل مکہ کو سنایا) انہوں نے کہا تم کیا کہتے ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم یہ کہتے ہیں جنت میں صرف مومن ہی جائے گا اور کوئی بھی اس گھر کا طواف ننگے ہو کر نہ کرے تم میں سے جس کے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان کوئی عہد ہے اس کو چار ماہ تک مہلت دی جاتی ہے جب چار مہینے گزر جائیں گے تو اللہ اور اس کا رسول ﷺ بری ہوں گے مشرکین سے۔ اور ایک سال کے بعد کوئی مشرک اس گھر کا حج نہیں کرے گا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں

(۸۱) مواضع الحدیث: مسند احمد ۲ /۲۹۹ والنسائی ۲ /۲۳۷ والطبری ۱۰ /۴۶ بولاقیة والترمذی بنحوه ۵ /۲۷۶ رقم الحدیث: ۳۰۹۲ عن ابن عمر وابن کثیر فی التاریخ ۵ /۳۸۔

لوگوں کو یہ بتا رہا تھا حتی کہ میری آواز (بول بول کر) بھاری ہوگئی۔

(۱۵)

بعد صینہ کفاض

آپ کا عہدۂ قضاء وافتاء

۸۲۔ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: كَانَ أَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَعَلِيٌّ يُفْتُوْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

حدیث نمبر۸۲:

حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں حضرت ابوبکر، عمر، عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم فتوی دیا کرتے تھے۔

۸۳۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِذَا حَدَّثَنَا ثِقَةٌ عَنْ عَلِيٍّ بِفُتْيَا لَا نَعْدُوْهَا۔

حدیث نمبر۸۳:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب ہم سے کوئی ثقہ راوی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کوئی مسئلہ بیان کرتا تو ہم اس کی چھان بین نہ کرتے۔

۸۴۔ أَخْبَرَنَا أَبِيْ إِسْحٰقَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ كَانَ يَقُوْلُ: أَقْضٰى أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ابْنُ أَبِيْ طَالِبٍ۔

حدیث نمبر۸۴:

حضرت ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے اہل مدینہ کے بڑے قاضی ابن ابی طالب ہیں۔

(۸۲)طبقات ابن سعد ۳۳۵/۲

(۸۳)طبقات ابن سعد ۳۳۸/۲

(۸۴)طبقات ابن سعد ۳۳۹/۲

۸۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: عَلِيٌّ أَقْضَانَا۔

حدیث نمبر ۸۵:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ ہم سے بڑے قاضی ہیں۔

۸۶۔ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى أَصْحَابِهِ يَوْمًا فَقَالَ: أَفْتُوْنِيْ فِيْ شَيْءٍ صَنَعْتُهُ الْيَوْمَ۔ فَقَالُوْا مَا هُوَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَ: مَرَّتْ بِيْ جَارِيَةٌ لِيْ فَأَعْجَبَتْنِيْ، فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا، وَأَنَا صَائِمٌ! قَالَ، فَعَظَّمَ عَلَيْهِ الْقَوْمُ، وَعَلِيٌّ سَاكِتٌ فَقَالَ،: مَاتَقُوْلُ يَا ابْنَ أَبِيْ طَالِبٍ؟ فَقَالَ: جِئْتَ حَلَالًا، وَيَوْمًا مَكَانَ يَوْمٍ۔ فَقَالَ: أَنْتَ خَيْرُهُمْ فَتْوٰى۔

حدیث نمبر ۸۶:

حضرت سعید بن میسب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے پاس آئے آپ نے فرمایا مجھے ایک مسئلہ بتاؤ جو آج ہی در پیش آیا انہوں نے کہا وہ کیا اے امیر المومنین؟ آپ نے فرمایا میرے پاس میری لونڈی آئی وہ مجھے اچھی لگی پس میں نے اس سے جماع کر لیا اور میں روزے دار تھا راوی کہتے ہیں لوگوں نے ان کی بڑھائی بیان کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابن ابی طالب آپ کیا کہتے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ نے حلال کام کیا اور روزے کے بدلے روزہ رکھ لینا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ اچھا فتوی دیتے ہیں۔

(۱۶) ...... عَلِيٌّ وَالْخُمُسُ

حضرت علی اور خمس

۸۷۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ: سَمِعْتُ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيًّا يَقُوْلُ:

(۸۵) طبقات ابن سعد ۳۳۹/۲ (۸۶) طبقات ابن سعد ۳۳۸/۲

إِجْتَمَعْتُ أَنَا وَفَاطِمَةُ وَالْعَبَّاسُ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، كَبُرَ سِنِّيْ ،وَرَقَّ عَظْمِيْ،وَ كَثُرَتْ مُؤْنَتِيْ فَإِنْ رَّأَيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنْ تَأْمُرَ لِيْ بِكَذَا وَ كَذَا وَسْقًا مِّنْ طَعَامٍ فَافْعَلْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَفْعَلُ ذٰلِكَ ، ثُمَّ قَالَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنْتَ أَعْطَيْتَنِيْ أَرْضًا كَانَتْ مَعِيْشَتِيْ مِنْهَا، ثُمَّ قَبَضْتَهَا، فَإِنْ رَّأَيْتَ أَنْ تَرُدَّهَا عَلَيَّ فَافْعَلْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، نَفْعَلُ ذَالِكَ، قَالَ: فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، إِنْ رَّأَيْتَ أَنْ تُوَلِّيَنِيْ هٰذَا الْحَقَّ الَّذِيْ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَنَا فِيْ كِتَابِهٖ مِنْ هٰذَا الْخُمُسِ فَأَقْسِمُهُ فِيْ حَيَاتِكَ ، كَيْلَا يُنَازِعَنِيْهِ أَحَدٌ بَعْدَكَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: نَفْعَلُ ذَاكَ -فَوَلَّانِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَسَمْتُهُ فِيْ حَيَاتِهٖ ، ثُمَّ وَلَّانِيْهِ أَبُوْ بَكْرٍ فَقَسَمْتُهُ فِيْ حَيَاتِهٖ ثُمَّ وَلَّانِيْهِ عُمَرُ فَقَسَمْتُهُ فِيْ حَيَاتِهٖ حَتّٰى كَانَتْ آخِرِ سَنَةٍ مِّنْ سِنِيْ عُمَرَ ، فَإِنَّهُ أَتَاهُ مَالٌ كَثِيْرٌ-

حدیث نمبر ۸۷:

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں میں نے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ میں فاطمہ، حضرت عباس اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میری عمر زیادہ، ہڈیاں کمزور اور مجھ پر بوجھ زیادہ ہے۔ یارسول اللہ ﷺ اگر آپ چاہیں تو میرے لیے کھانے سے اتنے اتنے وسق کا حکم دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم ایسا کریں گے۔ پھر زید بن حارثہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ۔ آپ نے مجھے زمین کا کچھ حصہ دیا جس سے میرا کام چلتا تھا پھر آپ نے وہ لے لیا اگر آپ چاہیں تو وہ مجھے واپس لوٹا دیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم ایسا کریں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر میں نے عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ اگر آپ چاہیں تو مجھے والی بنا دیں اس حق کا جو اللہ نے اپنی کتاب میں میرے لیے مقرر کیا ہے خمس سے تاکہ اس کو آپ کی حیات میں تقسیم

(۸۷)أخرجه الامام احمد فی مسنده ۱/ ۸٤ والحدیث رقم ٦٤٦ ورواه ابو داؤد ۳/ ۱۰۷-۱۰۸

کردوں۔ تاکہ آپ ﷺ کے بعد کوئی اس بارے جھگڑا نہ کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم ایسا کرے گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کیا پس میں نے اس کو آپ کی حیات میں ہی تقسیم کردیا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا میں نے ان کی حیات میں تقسیم کردیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ایسا کیا میں نے ان کی حیات میں تقسیم کردیا۔ حتی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا آخری سال تھا کہ ان کے پاس بہت زیادہ مال آگیا۔

۸۸۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيًّا اِلٰى خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ لِيَقْسِمَ الْخُمُسَ ،قَالَ فَاَصْبَحَ عَلِيٌّ وَرَأْسُهُ يَقْطِرُ ، قَالَ: فَقَالَ خَالِدٌ لِبُرَيْدَةَ اَلَا تَرَى اِلَى مَا يَصْنَعُ هٰذَا۔ لِمَا صَنَعَ عَلِيٌّ۔ قَالَ: وَكُنْتُ أُبْغِضُ عَلِيًّا، قَالَ: فَقَالَ يَا بُرَيْدَةُ: أَتُبْغِضُ عَلِيًّا ؟قَالَ: قُلْتُ نَعَمْ، قَالَ: فَلَا تُبْغِضْهُ (وَقَالَ مَرَّةً : فَأَحِبَّهُ)فَاِنَّ لَهُ فِي الْخُمُسِ أَكْثَرُ مِنْ ذَالِكَ۔

حدیث نمبر ۸۸:

حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی طرف خمس تقسیم کرنے کے لیے بھیجا راوی کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ صبح کے وقت آئے آپ کے سر سے قطرے ٹپک رہے تھے حضرت خالد بن ولید نے بریدہ سے کہا کیا تو دیکھ رہا ہے جو یہ شخص کررہا ہے (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو کیا تھا) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا تھا آپ ﷺ نے فرمایا اے بریدہ کیا تو علی سے بغض رکھتا ہے؟ میں نے کہا ہاں آپ ﷺ نے فرمایا تو علی سے بغض نہ رکھ (اور ایک مرتبہ کہا تو ان سے محبت کر) پس ان کا خمس میں اس سے بھی زیادہ حصہ ہے۔

(۸۸)مسند احمد ۵/۳۵۹

(۱۷)......بَعَثَهُ اِلَى الْيَمَن قَاضِيًا

حضور ﷺ کا آپ کو یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجنا

۸۹۔ عَنْ أَبِی الْبَخْتَرِیِّ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْيَمَنِ وأنَا حَدِيْثُ السِّنِّ ، قَالَ: قُلْتُ: تَبْعَثُنِیْ اِلٰى قَوْمٍ يَّكُوْنُ بَيْنَهُمْ أَحْدَاثٌ وَّلَا عِلْمٌ لِّیْ بِالْقَضَآءِ ؟ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ سَيَهْدِیْ لِسَانَكَ وَيُثَبِّتُ قَلْبَكَ، قَالَ: فَمَا شَكَكْتُ فِیْ قَضَآءٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ بَعْدُ

حدیث نمبر۸۹:

حضرت ابو بختری بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی طرف بھیجا اور میں نوعمر تھا میں نے عرض کی آپ مجھے ایسی قوم کی طرف بھیج رہے ہیں جس کے بہت سے مسائل ہیں اور مجھے فیصلہ کرنا نہیں آتا آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تیری زبان کو ہدایت اور تیرے دل کو ثابت رکھے گا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے بعد میں نے فیصلہ کرنے میں کبھی شکایت نہیں ہوئی۔

۹۰۔ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْيَمَنِ ، فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، اِنَّكَ تَبْعَثُنِیْ اِلٰى قَوْمٍ هُمْ أَسَنُّ مِنِّیْ لَا قْضِیَ بَيْنَهُمْ، قَالَ: اذْهَبْ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى سَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ وَيَهْدِیْ قَلْبَكَ

حدیث نمبر۹۰:

حضرت حارثہ بن مضرب بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی طرف بھیجا میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ مجھے ایسی قوم کی طرف فیصلہ کرنے کے لیے بھیج رہے ہیں جو عمر میں مجھ سے بڑے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا تو جا اللہ تیری زبان کو ثابت اور تیرے دل کو ہدایت

---

(۸۹)الحديث فی طبقات ابن سعد۳۳۷/۲ وابن ماجة ۲۰۲۶ورواه احمد فی المسند ۸۳/۱ برقم ٦٣٦

(۹۰)اسناده صحيح رواه احمد فی مسنده ۸۸/۱ برقم ٦٦٦ وابو داؤد ۳۲۷/۳ وروى الترمذى بعضه ۲۷۷/۲ حسنه

عطا فرمائے گا۔

۹۱۔ عَنْ حَنَشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ؐ إِذَا تَقَدَّمَ إِلَيْكَ خَصْمَانِ فَلَا تَسْمَعْ كَلَامَ الْأَوَّلِ حَتَّى تَسْمَعَ كَلَامَ الْآخِرِ، فَسَوْفَ تَرَى كَيْفَ تَقْضِي، قَالَ: فَقَالَ عَلِيٌّ فَمَا زِلْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ قَاضِيًا۔

حدیث نمبر ۹۱:

حضرت حنش رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے فرمایا جب دو جھگڑا کرنے والے تیرے پاس آئیں کسی ایک کی بات سن کے فیصلہ نہ کرنا حتی کہ دوسرے کی بات سن لینا پس تو دیکھے گا تو نے کیسا فیصلہ کیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے بعد مجھے فیصلہ کرنے میں مشکل پیش نہیں آئی۔

(۱۸)

قَضَاؤُهُ فِي الْأَرْبَعَةِ الَّذِيْنَ جَرَحَهُمُ الْأَسَدُ

حضرت علی کا چار آدمیوں کا فیصلہ کرنا جن کو شیر نے زخمی کر دیا ہے۔

۹۲۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ۔ فَانْتَهَيْنَا إِلَى قَوْمٍ قَدْ بَنَوْا زُبْيَةً لِلْأَسَدِ۔ فَبَيْنَاهُمْ كَذٰلِكَ يَتَدَافَعُونَ، إِذْ سَقَطَ رَجُلٌ، فَتَعَلَّقَ بِآخَرَ، ثُمَّ تَعَلَّقَ رَجُلٌ بِآخَرَ۔ حَتَّى صَارُوا فِيهَا أَرْبَعَةً فَجَرَحَهُمُ الْأَسَدُ فَانْتَدَبَ لَهُ رَجُلٌ بِحَرْبَةٍ فَقَتَلَهُ، وَمَاتُوا مِنْ جِرَاحَتِهِمْ كُلُّهُمْ۔

فَقَامُوا أَوْلِيَاءُ الْأَوَّلِ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْآخِرِ فَأَخْرَجُوا السِّلَاحَ لِيَقْتَتِلُوا فَأَتَاهُمْ عَلِيٌّ عَلَى تَفِيئَةِ ذٰلِكَ فَقَالَ: تُرِيدُونَ أَنْ تُقَاتِلُوا وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَيٌّ؟! إِنِّي أَقْضِي بَيْنَكُمْ قَضَاءً، إِنْ رَضِيتُمْ فَهُوَ الْقَضَاءُ۔ وَإِلَّا حَجَزَ بَعْضُكُمْ عَنْ بَعْضٍ حَتَّى تَأْتُوا النَّبِيَّ

(۹۱) أخرجه الامام احمد في المسند برقم ۶۹۰

(۹۲) رواه الامام احمد في ۱/ ۷۷ برقم ۵۷۳

ﷺ فیکون هو الذی یقضی بینکم، فمن عدا بعد ذلک فلا حق له۔ اجمعوا من قبائل الذین حفروا البئر ربع الدیة و ثلث الدیة ونصف الدیة والدیة کاملة فللاول الربع۔ لانه هلک من فوقه۔ وللثانی ثلث الدیة۔ وللثالث نصف الدیة۔ فأبوا أن یرضوا۔

فأتوا النبی ﷺ وهو عند مقام ابراهیم، فقصوا علیه القصة فقال، أنا أقضی بینکم واحتبی فقال رجل من القوم: ان علیا قضی فینا فقصوا علیه القصة۔ فأجازه رسول الله ﷺ۔

حدیث نمبر۹۲:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی ﷺ نے مجھے یمن بھیجا میں ایک ایسی قوم کے پاس پہنچا جنہوں نے شیر کو شکار کرنے کے لیے ایک گڑھا کھود کر اسے ڈھانپ رکھا تھا (شیر آیا اور اس میں گر پڑا) ابھی وہ یہ کام کر رہے تھے کہ اچانک ایک آدمی اس گڑھے میں گر پڑا۔ اس کے پیچھے دوسرا، تیسرا حتیٰ کہ چار آدمی گر پڑھے۔ اس گڑھے میں موجود شیر نے ان سب کو زخمی کر دیا یہ دیکھ کر ایک آدمی نے جلدی سے نیزہ پکڑا اور شیر کو دے مارا شیر ہلاک ہو گیا۔ اور وہ چاروں آدمی بھی اپنے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دنیا سے چل بسے مقتولین کے اولیاء اسلحہ نکال کر جنگ کے لیے ایک دوسرے کے آمنے سامنے آ گئے اتنی دیر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ آ پہنچے اور کہنے لگے کہ ابھی تو نبی ﷺ حیات ہیں تم ان کی حیات میں ایک دوسرے کو قتل کرو گے؟ میں تمھارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں اگر تم اس پر راضی ہو گئے تو سمجھو فیصلہ ہو گیا اور اگر تم سمجھو کہ تمھاری اس سے تشفی نہیں ہوئی تو تم نبی ﷺ کے پاس جا کر اس کا فیصلہ کروا لینا وہ تمھارے درمیان فیصلہ کر دیں گے اس کے بعد جو حد سے تجاوز کرے گا وہ حق پر نہیں ہو گا فیصلہ یہ ہے کہ جن قبیلوں کے لوگوں نے اس گڑھے کی کھدائی میں حصہ لیا ہے ان سے چوتھائی دیت تہائی دیت، نصف دیت اور پوری دیت لے کر جمع کرو اور جو شخص پہلے گڑھے میں شیر کے ہاتھوں زخمی ہوا اس کے ورثاء کو چوتھائی دیت دے دو، دوسرے کو ایک تہائی اور تیسرے کو نصف دیت دے دو ان لوگوں نے یہ فیصلہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا (کیونکہ ان کی سمجھ میں ہی نہیں آیا۔) چنانچہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر

ہوئے اس وقت نبی ﷺ مقام ابراہیم کے پاس تھے۔ انہوں نے نبی ﷺ کو سارا قصہ سنایا آپ نے فرمایا میں تمھارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں یہ کہہ کر آپ گوٹ مار کر بیٹھ گئے اتنی دیر میں ایک آدمی کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمارے درمیان یہ فیصلہ فرمایا تھا نبی ﷺ نے اسی کو نافذ کر دیا۔

۹۳۔ عَنْ حَنَشٍ الْكِنَانِيِّ أَنَّ قَوْمًا بِالْيَمَنِ حَفَرُوْا زُبْيَةً لِأَسَدٍ فَوَقَعَ فِيهَا۔ فَكَابَ النَّاسُ عَلَيْهِ۔ فَوَقَعَ فِيهَا رَجُلٌ، فَتَعَلَّقَ بِآخَرَ، ثُمَّ تَعَلَّقَ الْآخَرُ بِآخَرَ، حَتّٰى كَانُوْا فِيهَا أَرْبَعَةً۔ فَتَنَازَعَ فِي ذٰلِكَ حَتّٰى أَخَذَ السِّلَاحَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ۔ فَقَالَ لَهُمْ عَلِيٌّ: أَتَقْتُلُوْنَ مِأَتَيْنِ فِي أَرْبَعَةٍ؟ وَلٰكِنَّ سَأَقْضِي بَيْنَكُمْ بِقَضَاءٍ إِنْ رَضِيْتُمُوْهُ: لِلْأَوَّلِ رُبُعُ الدِّيَةِ وَلِلثَّانِي ثُلُثُ الدِّيَةِ، وَلِلثَّالِثِ نِصْفُ الدِّيَةِ، وَلِلرَّابِعِ الدِّيَةُ۔ فَلَمْ يَرْضَوْا بِقَضَائِهِ۔ فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ، سَأَقْضِي بَيْنَكُمْ بِقَضَاءٍ۔ فَأُخْبِرَ بِقَضَاءِ عَلِيٍّ، فَأَجَازَهُ۔

حدیث نمبر ۹۳:

حضرت حنش کنانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یمن میں ایک قوم نے شیر کو شکار کرنے کے لیے ایک گڑھا کھود کر ڈھانپ رکھا تھا شیر اس میں گر پڑا وہاں لوگوں کی بھیڑ ہوگئی اچانک ایک آدمی اس میں گر پڑا اس کے پیچھے دوسرا، پھر تیسرا حتی کہ چار آدمی اس میں جا گرے (اس گڑھے میں موجود شیر نے ان سب کو زخمی کر دیا یہ دیکھ کر ایک آدمی نے نیزہ پکڑا اور شیر کو مارا شیر ہلاک ہوگیا اور وہ چاروں آدمی زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دنیا سے چل بسے) تو مقتولین کے اولیاء اسلحہ نکال کر جنگ کرنے کے لیے ایک دوسرے کے آمنے سامنے آگئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کیا تم چار آدمیوں کے بدلے دوسو آدمیوں کو قتل کرنا چاہتے ہو اگر تم اس بات پر راضی ہو تو میں تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں جو شخص سب سے پہلے گڑھے میں گر کر شیر کے ہاتھوں زخمی ہوا اس کے ورثاء کو چوتھائی دیت دوسرے کو تہائی دیت تیسرے کو نصف دیت اور چوتھے کو مکمل دیت دے دو وہ اس فیصلے پر راضی نہ ہوئے وہ نبی ﷺ کے پاس آئے آپ ﷺ نے فرمایا میں تمھارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں آپ

(۹۳) اخرجہ الامام احمد ۱/۱۲۸۔

ﷺ کو خبر دی گئی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے تو آپ ﷺ نے اسی کو نافذ کر دیا۔

۹۴۔ عَنْ حَنَشِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، أَنَّ عَلِيًا كَانَ بِالْيَمَنِ، فَاحْتَفَرُوا زُبْيَةً لِلْاَسَدِ، فَجَآءَ حَتّٰى وَقَعَ فِيهَا رَجُلٌ، وَتَعَلَّقَ بِاٰخَرَ، وَتَعَلَّقَ الْاٰخَرُ بِاٰخَرَ، حَتّٰى صَارُوْا أَرْبَعَةً، فَجَرَحَهُمُ الْاَسَدُ فِيهَا۔ فَمِنْهُمْ مَّنْ مَاتَ فِيهَا، وَمِنْهُمْ مَّنْ أُخْرِجَ فَمَاتَ۔ قَالَ، فَتَنَازَعُوْا فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى أَخَذُوا السِّلَاحَ۔

قَالَ، فَأَتَاهُمْ عَلِيٌّ فَقَالَ: وَيْلَكُمْ أَتَقْتُلُوْنَ مِائَتَيْ اِنْسَانٍ فِيْ شَأْنِ أَرْبَعَةِ أُنَاسِيٍّ! تَعَالَوْا أَقْضِ بَيْنَكُمْ بِقَضَآءٍ۔ فَاِنْ رَّضِيْتُمْ بِهٖ، وَاِلَّا فَارْتَفِعُوْا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ۔

قَالَ، فَقَضٰى لِلْاَوَّلِ رُبُعَ الدِّيَةِ، وَلِلثَّانِيْ ثُلُثَ الدِّيَةِ، وَلِلثَّالِثِ نِصْفَ الدِّيَةِ، وَلِلرَّابِعِ دِيَةً كَامِلَةً۔

قَالَ، فَرَضِيَ بَعْضُهُمْ وَكَرِهَ بَعْضُهُمْ۔ وَجَعَلَ الدِّيَةَ عَلٰى قَبَائِلِ الَّذِيْنَ ازْدَحَمُوْا۔

قَالَ، فَارْتَفَعُوْا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ مُتَّكِئًا، فَاحْتَبٰى۔ قَالَ سَأَقْضِيْ بَيْنَكُمْ بِقَضَاءٍ فَأُخْبِرَ أَنَّ عَلِيًّا قَضٰى بِكَذَا وَكَذَا۔

قَالَ، فَأَمْضٰى بِقَضَائِهٖ۔

حدیث نمبر ۹۴:

حضرت حنش بن معتمر بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن میں تھے کہ لوگوں نے شیر کو شکار کرنے کے لیے ایک گڑھا کھود کر اسے ڈھانپ رکھا تھا اچانک ایک آدمی بھی اس گڑھے میں گر پڑا اس کے پیچھے دوسرا، تیسرا حتیٰ کہ چار آدمی اس میں گر پڑے تو شیر نے ان کو زخمی کر دیا ان میں سے کچھ گڑھے میں مر گئے اور کچھ کو باہر نکالا گیا تو وہ بھی مر گئے مقتولین کے اولیاء اسلحہ نکال کر جنگ کیلئے ایک دوسرے کے آمنے سامنے

(۹۴) أخرجه الامام احمد في المسند ۱/۱۵۲ والحديث رقم ۱۳۰۹

آ گئے اتنی دیر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ آپہنچے اور کہنے لگے کیا تم چار آدمیوں کے بدلے دو سو آدمیوں کو قتل کرنا چاہتے ہو میں تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں اگر تم اس پر راضی ہو جاؤ وگرنہ تم اس معاملے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اٹھانا آپ نے فیصلہ کیا جو شخص پہلے گڑھے میں گر کر شیر سے زخمی ہوا اس کے ورثاء کو چوتھائی دیت دوسرے کو تہائی دیت تیسرے کو نصف دیت اور چوتھے کو مکمل دیت دے دو راوی کہتے ہیں ان میں سے بعض اس فیصلے پر راضی ہوئے اور بعض نے اس کو ناپسند کیا اور دیت ان قبائل پر لازم کر دی جو جھگڑے تھے راوی کہتے ہیں وہ اس معاملے کو لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم گوٹ مار کر بیٹھ گئے آپ نے فرمایا میں تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی گئی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس طرح فیصلہ فرمایا ہے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی پر فیصلہ فرما دیا۔

۹۵۔ عَنِ ابْنِ الْمُعْتَمِرِ الْكِنَانِيِّ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: لَمَّا بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِلَى الْيَمَنِ حَفَرَ قَوْمٌ زُبْيَةً لِلْأَسَدِ ، فَازْدَحَمَ النَّاسُ عَلَى الزُّبْيَةِ وَوَقَعَ فِيْهَا الْأَسَدُ ۔ فَوَقَعَ رَجُلٌ ، وَتَعَلَّقَ الرَّجُلُ بِرَجُلٍ ، وَتَعَلَّقَ الرَّجُلُ بِالْآخَرِ ، حَتّٰى صَارُوْا أَرْبَعَةً ، فَجَرَحَهُمُ الْأَسَدُ فِيْهَا حَتّٰى هَلَكُوْا ۔ وَحَمَلَ الْقَوْمُ السِّلَاحَ ، فَكَادَ أَنْ يَكُوْنَ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ ۔

قَالَ ، فَأَتَيْتُهُمْ فَقُلْتُ: أَتَقْتُلُوْنَ مِائَتَيْ رَجُلٍ مِّنْ أَجْلِ أَرْبَعَةِ أُنَاسٍ؟ تَعَالَوْا أَقْضِ بَيْنَكُمْ بِقَضَاءٍ ، فَإِنْ رَضِيْتُمُوْهُ فَهُوَ قَضَاءٌ بَيْنَكُمْ وَإِنْ أَبَيْتُمْ رَفَعْتُمْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ، فَهُوَ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ ۔

فَجَعَلَ لِلْأَوَّلِ رُبُعَ الدِّيَةِ ، وَجَعَلَ لِلثَّانِيْ ثُلُثَ الدِّيَةِ ، وَجَعَلَ لِلثَّالِثِ نِصْفَ الدِّيَةِ ، وَجَعَلَ لِلرَّابِعِ الدِّيَةَ ۔ وَجَعَلَ الدِّيَاتِ عَلَى مَنْ حَفَرَ الزُّبْيَةَ ، عَلَى الْقَبَائِلِ الْأَرْبَعَةِ ۔ فَسَخِطَ بَعْضُهُمْ وَرَضِيَ بَعْضُهُمْ ۔

(۹۵) أخرجه ابو داؤد الطيالسي مسنده برقم الحديث ۱۱۴

ثُمَّ قَدِمُوا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَصُّوا عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ: أَنَا أَقْضِي بَيْنَكُمْ۔ فَقَالَ قَائِلٌ: فَاِنَّ عَلِيًّا قَدْ قَضٰی بَيْنَنَا۔ فَأَخْبَرُوْهُ بِمَا قَضٰی عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْقَضَاءُ كَمَا قَضٰی عَلِيٌّ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ (فَأَمْضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَضَاءَ عَلِيٍّ)۔

حدیث نمبر ۹۵:

حضرت ابن معتمر الکنانی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو ایک قوم نے شیر کو شکار کرنے کے لیے گڑھا کھودا اور اس کو ڈھانپ دیا لوگ اس پر جھگڑنے لگے شیر اس میں گر گیا اچانک ایک آدمی بھی اس میں گر گیا اور اس کے بعد دوسرا آدمی پھر تیسرا آدمی حتی کہ چار آدمی اس گڑھے میں جا گرے پس شیر نے ان کو زخمی کر دیا حتی کہ وہ ہلاک ہو گئے اور قوم نے اسلحہ نکال لیا قریب تھا وہ ایک دوسرے کو قتل کرتے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ان کے پاس پہنچا میں نے کہا کیا تم ان چار آدمیوں کے بدلے دوسو کو قتل کرو گے؟ تم چاہو تو میں تمھارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں اگر تم اس پر راضی ہو جاؤ تم سمجھو فیصلہ ہو گیا اور اگر تم انکار کرو تو یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لے جانا پس وہ فیصلہ کرنے کا زیادہ حق رکھتے ہیں پس جس کو سب سے پہلے گڑھے میں شیر نے زخمی کیا اس کو چوتھائی دیت دو، دوسرے کو تہائی دیت تیسرے کو نصف دیت اور چوتھے کو کامل دیت دو اور دیت گڑھا کھودنے والے چار قبائل پر ہے بعض نے اس فیصلے کو ناپسند کیا اور بعض اس پر راضی ہوئے پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو یہ قصہ بیان کیا آپ ﷺ نے فرمایا میں تمھارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں کسی نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمارے درمیان فیصلہ کیا ہے آپ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلے کی خبر دی گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فیصلہ وہی ہے جو علی نے کیا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلے پر ہی فیصلہ فرمایا۔

(۱۹)

عَلِيٌّ أَحَدُ الْاَرْبَعَةِ الَّذِيْنَ أَمَرَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ ﷺ أَنْ يُّحِبَّهُمْ

حضرت علی ان چار لوگوں میں سے ہیں جن سے اللہ نے محبت کا اظہار کیا:

٩٦- عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ بِحُبِّ اَرْبَعَةٍ، وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّهٗ يُحِبُّهُمْ قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! سَمِّهِمْ لَنَا۔ قَالَ عَلِیٌّ مِّنْهُمْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلَاثًا۔ وَاَبُوْ ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانُ۔ اَمَرَنِیْ بِحُبِّهِمْ وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّهٗ يُحِبُّهُمْ۔

حدیث نمبر ٩٦:

حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ نے مجھے چار آدمیوں سے محبت کرنے کا حکم دیا اور مجھے بتلایا کہ وہ (اللہ تعالیٰ) بھی ان کو محبوب رکھتا ہے عرض کیا گیا۔ یارسول اللہ ﷺ ان کے نام بتایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ان میں سے ہیں یہ تین مرتبہ فرمایا اور ابو ذر، مقداد اور سلمان فارسی مجھے حکم دیا ان سے محبت کرنے کا، اور مجھے بتلایا کہ وہ (اللہ) بھی ان کو محبوب رکھتا ہے۔

٩٧- عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ بِحُبِّ اَرْبَعَةٍ وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّهٗ يُحِبُّهُمْ قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ هُمْ؟ قَالَ، عَلِیٌّ مِّنْهُمْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلَاثًا، وَاَبُوْ ذَرٍّ وَ سَلْمَانُ وَالْمِقْدَادُ۔

حدیث نمبر ٩٧:

حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ نے مجھے چار آدمیوں سے محبت کرنے کا حکم دیا اور بتلایا کہ وہ (اللہ تعالیٰ) بھی ان کو محبوب رکھتا ہے۔ عرض کیا گیا۔ یارسول اللہ ﷺ وہ کون ہیں آپ ﷺ نے فرمایا حضرت علی بھی ان سے ہیں یہ تین مرتبہ فرمایا اور ابوذر، سلمان فارسی، اور مقداد رضی اللہ عنہم ہیں۔

٩٨- عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ! عَزَّوَجَلَّ يُحِبُّ مِنْ

---

(٩٦) أخرجه الترمذی فی کتاب المناقب ٥ /٦٣٦ برقم الحديث ٣٧١٨ وابن ماجه فی المقدمة باب فضائل اصحاب رسول الله ﷺ حديث رقم ١٤٩ الامام احمد فی المسند ٣٥١/٥

(٩٧) أخرجه ابن ماجه فی المقدمه باب فضائل اصحاب رسول الله ﷺ ٥٣/١ برقم الحديث ١٤٩

(٩٨) أخرجه الامام احمد فی مسنده ٣٥٥/٥

اَصْحَابِیْ اَرْبَعَةٌ اَخْبَرَنِیْ اَنَّهٗ یُحِبُّهُمْ وَاَمَرَنِیْ اَنْ اُحِبَّهُمْ۔ قَالُوْا: مَنْ هُمْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ ، اِنَّ عَلِیًّا مِنْهُمْ ، وَاَبُوْ ذَرٍّ وَسَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ وَالْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ الْکِنْدِیُّ۔

حدیث نمبر ۹۸:

حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ میرے چار صحابیوں سے محبت کرتا ہے۔ مجھے بتلایا کہ وہ ان کو محبوب رکھتا ہے اور مجھے بھی اس کا حکم دیا۔ عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ وہ کون ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ان میں سے ایک حضرت علی، ابوذر، سلمان فارسی اور مقداد بن اسود کندی ہیں۔

۹۹۔ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اُمِرَنِیَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِحُبِّ اَرْبَعَةٍ مِنْ اَصْحَابِیْ ۔ اُرِیْ شَرِیْکًا ۔ قَالَ وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّهٗ یُحِبُّهُمْ عَلِیٌّ مِنْهُمْ وَاَبُوْ ذَرٍّ وَ سَلْمَانُ وَالْمِقْدَادُ الْکِنْدِیُّ۔)

حدیث نمبر ۹۹:

حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل نے مجھے صحابیوں کے ساتھ محبت کرنے کا حکم دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ وہ بھی ان کو محبوب رکھتا ہے ان میں حضرت علی، ابوذر، سلمان فارسی اور مقداد کندی ہیں۔

(۲۰)

لَا یُحِبُّهٗ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا یُبْغِضُهٗ اِلَّا مُنَافِقٌ

حضرت علی سے مومن پیار کرتا ہے اور منافق بغض رکھتا ہے:

۱۰۰۔ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَیْشٍ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: عَهِدَ اِلَیَّ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ ﷺ اَنَّهٗ لَا یُحِبُّكَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا یُبْغِضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ۔

(۹۹) أخرجه الامام احمد فی المسند ۵/۳۵۶

(۱۰۰) أخرجه الترمذی فی کتاب المناقب ۶۴۳/۴ برقم الحدیث ۳۷۳۶

قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ: اَنَا مِنَ الْقَرْنِ الَّذِیْ دَعَا لَهُمُ النَّبِیُّ ﷺ۔

حدیث نمبر۱۰۰:

حضرت زر بن حبیش حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی امی ﷺ نے مجھ سے عہد فرمایا تجھ سے مومن محبت اور منافق بغض رکھے گا۔ حضرت عدی بن ثابت فرماتے ہیں میں اس دور (کے لوگوں) میں ہوں جن کے لیے آپ ﷺ نے دعا فرمائی۔

۱۰۱۔ وَعَنِ الْمُسَاوِرِ الْحِمْيَرِيِّ، عَنْ اُمِّهٖ قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَسَمِعْتُهَا تَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ، لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهٗ مُؤْمِنٌ۔

حدیث نمبر۱۰۱:

حضرت مساور حمیری اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئی اور میں نے آپ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے منافق حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت نہیں کرے گا اور مومن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض نہیں رکھے گا۔

۱۰۲۔ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: عَهِدَ اِلَيَّ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ ﷺ اَنَّهٗ لَا يُحِبُّنِیْ اِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُنِیْ اِلَّا مُنَافِقٌ۔

حدیث نمبر۱۰۲:

حضرت زر بن حبیش حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اُمی ﷺ نے مجھ سے عہد فرمایا مجھ سے مومن ہی محبت کریگا اور منافق ہی بغض کریگا۔

۱۰۳۔ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: وَاللّٰهِ اِنَّهٗ مِمَّا عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ لَا يُبْغِضُنِیْ اِلَّا مُنَافِقٌ، وَلَا يُحِبُّنِیْ اِلَّا مُؤْمِنٌ۔

(۱۰۱)أخرجه الترمذی فی كتاب المناقب ٦٤٣/٤ برقم الحديث ٣٧٣٦

(۱۰۲)أخرجه بن ماجه فی المقدمه باب فضائل اصحاب رسول الله ﷺ ٤٢/١ رقم الحديث ١١٤

(۱۰۳)رواه احمد فی مسنده ٨٤/١ برقم الحديث ٦٤٢ وأخرجه مسلم فی كتاب الايمان ٨١/١ برقم الحديث ١٣٢

حدیث نمبر۱۰۳:

حضرت زر بن حبیش حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے عہد فرمایا کہ منافق ہی مجھ سے بغض رکھے گا اور مومن ہی مجھ سے محبت کریگا۔

۱۰۴۔ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ عَهِدَ اِلَيَّ النَّبِيُّ أَنَّهُ لَا يُحِبُّكَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ۔

حدیث نمبر۱۰۴:

حضرت زر بن حبیش حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے مجھ سے عہد فرمایا کہ مومن ہی تجھ سے محبت اور منافق ہی تجھ سے بغض رکھے گا۔

۱۰۵۔ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: عَهِدَ اِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهُ لَايُحِبُّكَ اِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ۔

حدیث نمبر۱۰۵:

حضرت زر بن حبیش حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے مجھ سے عہد فرمایا کہ مومن ہی تجھ سے محبت اور منافق ہی تجھ سے بغض رکھے گا۔

۱۰۶۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، بُرَيْدَةُ قَالَ: أَبْغَضْتُ عَلِيًّا بُغْضًا لَمْ يُبْغِضْهُ أَحَدٌ قَطُّ۔ قَالَ: وَأَحْبَبْتُ رَجُلًا مِّنْ قُرَيْشٍ لَمْ أُحِبُّهُ اِلَّا عَلٰى بُغْضِهٖ عَلِيًّا۔

قَالَ:فَبُعِثَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ عَلٰى خَيْلٍ، فَصَحِبْتُهُ، مَاأَصْحَبُهُ اِلَّا عَلٰى بُغْضِهٖ عَلِيًّا۔ قَالَ فَاَصَبْنَا سَبْيًا۔ قَالَ فَكَتَبَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: اِبْعَثْ اِلَيْنَا مَنْ يُّخَمِّسُهُ۔ قَالَ فَبَعَثَ اِلَيْنَا عَلِيًّا، وَفِي السَّبْيِ وَصِيْفَةٌ هِيَ أَفْضَلُ مِنَ السَّبْيِ ۔ فَخَمَّسَ وَقَسَمَ ۔

(۱۰۴)اسناده صحيح و أخرجه الامام احمد فى مسنده ۹۵/۱ رقم الحديث ۷۳۱

(۱۰۵)أخرجه الامام احمد فى المسند ۱۲۸/۱

(۱۰۶)أخرجه الامام احمد فى مسنده ۳۵۰/۵

فَخَرَجَ رَأْسُهُ مُغَطًّى۔ فَقُلْنَا: يَا أَبَا الْحَسَنِ مَا هٰذَا ؟ قَالَ: أَلَمْ تَرَوْا إِلَى الْوَصِيفَةِ الَّتِي كَانَتْ فِي السَّبْيِ ؟ فَإِنِّي قَسَمْتُ وَخَمَّسْتُ فَصَارَتْ فِي الْخُمُسِ ، ثُمَّ صَارَتْ فِي أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ ، ثُمَّ صَارَتْ فِي آلِ عَلِيٍّ ، وَوَقَعْتُ بِهَا۔ قَالَ ۔ فَكَتَبَ الرَّجُلُ إِلَى نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ : اِبْعَثْنِي ۔ فَبَعَثَنِي مُصَدِّقًا ۔ قَالَ فَجَعَلْتُ أَقْرَأُ الْكِتَابَ وَأَقُولُ :صَدَقَ۔

قَالَ: فَأَمْسَكَ يَدِي وَالْكِتَابَ وَقَالَ ۔ أَتُبْغِضُ عَلِيًّا۔ ؟ قَالَ قُلْتُ : نَعَمْ : قَالَ فَلَا تُبْغِضْهُ؟، وَإِنْ كُنْتَ تُحِبُّهُ فَازْدَدْ لَهُ حُبًّا۔ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَنَصِيبُ آلِ عَلِيٍّ فِي الْخُمُسِ أَفْضَلُ مِنْ وَصِيفَةٍ ۔ قَالَ ، فَمَا كَانَ أَحَدٌ ، بَعْدَ قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ عَلِيٍّ۔

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ (رَاوِي الْحَدِيثِ): فَوَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ! مَا بَيْنِي وَبَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ ، غَيْرُ أَبِي ، بُرَيْدَةَ ۔

حدیث نمبر ۱۰۶:

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے میرے والد نے حدیث بیان کی بریدہ کہتے ہیں ابتداء میں مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اتنی نفرت تھی کہ کسی سے اتنی نفرت کبھی نہیں رہی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نفرت کی وجہ سے میں قریش کے ایک آدمی سے محبت رکھتا تھا ایک مرتبہ اس شخص کو چند شہسواروں کا سردار بنا کر بھیجا گیا تو میں بھی اس کے ساتھ چلا گیا۔ صرف اس بنیاد پر کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض کرتا تھا ہم لوگوں نے چند قیدی پکڑے اور رسول اللہ ﷺ کو یہ خط لکھا کہ ہمارے پاس کسی آدمی کو بھیج دیں جو مال غنیمت کا خمس وصول کر لے چنانچہ نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہمارے پاس بھیجا۔ ان قیدیوں میں وصیفہ بھی تھی جو قیدیوں میں سب سے عمدہ خاتون تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خمس وصول کیا اور اسے تقسیم کر دیا پھر وہ باہر آئے تو ان کا سر ڈھکا ہوا تھا۔ ہم نے اس سے پوچھا اے ابوالحسن یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا تم نے وہ وصیفہ دیکھی تھی جو قیدیوں میں شامل تھی

میں نے خمس وصول کیا تو وہ خمس میں شامل تھی پھر وہ اہل بیت نبوت میں آ گئی اور وہاں سے آل علی میں آ گئی اور میں نے اس سے صحبت کی ہے اس شخص نے نبی ﷺ کو خط لکھ کر اسی صورت حال سے آگاہ کیا میں نے اس سے کہا کہ یہ خط میرے ہاتھ بھیجو چنانچہ اس نے مجھے اپنی تصدیق کرنے کے لیے بھیج دیا میں نے نبی ﷺ کی بارگاہ میں خط پڑھا اور کہا انہوں نے سچ کہا نبی ﷺ نے اس خط سے میرے ہاتھ کو اٹھا کر فرمایا کیا تم علی سے نفرت کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ نبی ﷺ نے فرمایا تم اس سے نفرت نہ کرو بلکہ اگر محبت کرتے ہو تو اس میں مزید اضافہ کر دو کیونکہ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے خمس میں آل علی کا حصہ وصفیہ سے بھی زیادہ ہے چنانچہ اس فرمان کے بعد میری نظروں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی شخص محبوب نہ رہا۔ حضرت عبداللہ (حدیث کے راوی) نے کہا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں اس حدیث میں میرے اور نبی ﷺ کے درمیان میرے والد بریدہ کے علاوہ کوئی بھی نہیں۔

۱۰۷۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيًّا اِلٰى خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ لِيَقْسِمَ الْخُمُسَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ:لِيَقْبِضَ الْخُمُسَ)قَالَ فَأَصْبَحَ عَلِيٌّ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ۔ قَالَ فَقَالَ خَالِدٌ لِبُرَيْدَةَ :أَلَاتَرىٰ اِلَى مَا يَصْنَعُ هٰذَا ؟ (لِمَا صَنَعَ عَلِيٌّ) قَالَ، وَكُنْتُ أُبْغِضُ عَلِيًّا ۔ قَالَ : فَقَالَ: يَا بُرَيْدَةُ! أَتُبْغِضُ عَلِيًّا ؟ قَالَ: قُلْتُ : نَعَمْ قَالَ: فَلَا تُبْغِضْهُ (وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَأَحِبَّهُ) فَاِنَّ لَهُ فِي الْخُمُسِ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ ۔

حدیث نمبر۱۰۷:

حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس خمس تقسیم کرنے کے لیے بھیجا (اور ایک روایت میں ہے کہ خمس لینے کیلئے بھیجا) حضرت علی رضی اللہ عنہ صبح کے وقت پہنچے آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بریدہ سے کہا کیا تو دیکھ رہا ہے جو یہ شخص کر رہا ہے (یعنی جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کیا تھا) حضرت

(۱۰۷)أخرجه الامام احمد فى المسند ۳۵۹/۵

بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا تھا آپ ﷺ نے فرمایا اے بریدہ کیا تو علی سے بغض رکھتا ہے؟ میں نے کہاہاں آپ ﷺ نے فرمایا نہ بغض رکھ تو علی سے (اور ایک روایت میں ہے محبت کر تو علی سے) پس ان کا خمس میں اس سے بھی زیادہ حصہ ہے۔

۱۰۸ ۔ عَنِ الْمُسَاوِرِ الْحِمْيَرِيِّ ، عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ سَمِعْتُ أُمَّ سَلْمَةَ تَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ ، لَا يُبْغِضُكَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يُحِبُّكَ مُنَافِقٌ۔

حدیث نمبر ۱۰۸:

حضرت مسارو حمیری اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا مومن تجھ سے کبھی بغض نہیں کریگا اور منافق تجھ سے کبھی محبت نہیں کریگا۔

(۲۱)......مَنْ آذَى عَلِيًّا فَقَدْ آذَانِي

نبی کریم ﷺ کا فرمان ''جس نے علی کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی:''

۱۰۹ ۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَاشِ الْاَسْلَمِيِّ ، قَالَ (وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَّةِ) قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عَلِيٍّ اِلَى الْيَمَنِ ، فَجَفَانِيْ فِيْ سَفَرِيْ ذَالِكَ ، حَتّٰى وَجَدْتُ فِيْ نَفْسِيْ عَلَيْهِ۔فَلَمَّا قَدِمْتُ أَظْهَرْتُ شِكَايَتَهُ فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى بَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۲۔فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ ذَاتَ غُدْوَةٍ ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ نَاسٍ مِّنْ أَصْحَابِهٖ ۔ فَلَمَّا رَآنِيْ أَبَدَّنِيْ عَيْنَيْهِ (يَقُوْلُ حَدَّدَ اِلَيَّ النَّظَرَ) حَتّٰى إِذَا جَلَسْنَا قَالَ، يَا عَمْرُو ! وَاللّٰهِ ! لَقَدْ آذَيْتَنِيْ ، قُلْتُ : أَعُوْذُ بِاللّٰهِ أَنْ أُوْذِيَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ ، بَلٰى : مَنْ آذٰى عَلِيًّا فَقَدْ آذَانِيْ۔

حدیث نمبر ۱۰۹:

حضرت عمرو بن شاس اسلمی بیان کرتے ہیں (یہ اصحاب حدیبیہ میں سے ہیں) میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے

(۱۰۸) أخرجه الامام احمد فی المسند ۲۹۲/٦

ساتھ یمن گیا۔اس سفر میں آپ نے مجھ سے اعراض کیا۔

حتی کہ میرے دل میں ان کے بارے غلط خیال آیا۔جب میں آیا تو مسجد میں اس شکایت کا اظہار کیا حتی کہ یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچی۔صبح کے وقت میں مسجد میں آیا۔رسول اللہ ﷺ اصحاب میں تشریف فرما تھے۔جب آپ نے مجھے دیکھا تو اپنی آنکھیں پھیر لیں۔(کہتے ہیں مجھ سے ناراضگی کی حالت میں نظر پھیر لی) حتی کہ جب ہم بیٹھے آپ ﷺ نے فرمایا اے عمرو اللہ کی قسم تو نے مجھے اذیت پہنچائی۔میں نے عرض کی اس بات سے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ آپ ﷺ کو اذیت پہنچاؤں۔آپ نے فرمایا کیوں نہیں جس نے علی کو اذیت پہنچائی اس نے مجھے اذیت پہنچائی۔

(۲۲)...... مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

حضور ﷺ کا فرمان ”جس کا میں مولا ہوں اس کا علی بھی مولا ہے“۔

۱۱۰۔عَنْ زَاذَانَ، أَبِي عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا فِي الرَّحْبَةِ وَهُوَ يَنْشُدُ النَّاسَ: مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ، وَهُوَ يَقُولُ مَاقَالَ؟ فَقَامَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ، مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔

حدیث نمبر۱۱۰:

حضرت زاذان ابو عمر سے روایت کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھلے میدان میں لوگوں سے اس بات پر قسم لیتے سنا کہ کون ہے جس نے غدیر خم کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا؟ تیرہ آدمیوں نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔

۱۱۱۔عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَنْشُدُ النَّاسَ فَقَالَ:

(۱۰۹)أخرجه الامام احمد ۴۸۳/۳

(۱۱۰) رواه الامام احمد فی مسنده ۸۴/۱ برقم الحديث ۶۴۱

(۱۱۱)رواه احمد فی مسنده ۸۸/۱ برقم ۶۷۰

أَنْشُدُ اللّٰهَ رَجُلًا مُسْلِمًا سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ مَاقَالَ؟

فَقَامَ اثْنَا عَشَرَ بَدْرِيًّا، فَشَهِدُوْا۔

حدیث نمبر ۱۱۱:

حضرت زیاد بن ابوزیاد بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھلے میدان میں لوگوں سے اس بات پر قسم لیتے سنا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس مسلمان کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے رسول اللہ ﷺ سے سنا جو انہوں نے غدیر خم کے موقع پر فرمایا؟ تو بارہ بدری صحابہ نے کھڑے ہو کر گواہی دی۔

۱۱۲۔ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ وَهْبٍ، وَعَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ قَالَا: نَشَدَ عَلِيٌّ النَّاسَ فِي الرَّحْبَةِ: مَنْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ، إِلَّا قَامَ۔ قَالَ، فَقَامَ مِنْ قِبَلِ سَعِيْدٍ سِتَّةٌ، وَمِنْ قِبَلِ زَيْدٍ سِتَّةٌ۔ فَشَهِدُوْا أَنَّهُمْ سَمِعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ، أَلَيْسَ اللّٰهُ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالُوْا: بَلٰى۔ قَالَ اللّٰهُمَّ! مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔ اَللّٰهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ۔

حدیث نمبر ۱۱۲:

حضرت ابو اسحاق، سعید بن وھب اور زید بن یثیع سے روایت کرتے ہیں وہ دونوں فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کھلے میدان میں قسم لی۔ کون ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کو غدیر خم کے موقع پر فرماتے سنا وہ کھڑا ہو جائے راوی کہتے ہیں سعید سے پہلے چھ آدمی اور زید سے پہلے چھ آدمی کھڑے ہوئے انہوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے غدیر خم کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کیا اللہ مومنوں کا سب سے زیادہ ولی نہیں؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علی بھی مولا ہے اے اللہ تو دوست رکھ اُسے جو اس کو دوست رکھے اور دشمنی رکھ اس سے جو اس سے دشمنی رکھے۔

۱۱۳۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا فِي الرَّحْبَةِ يَنْشُدُ النَّاسَ

---

(۱۱۲) أخرجه الامام احمد فی المسند ۱/ ۱۱۸

(۱۱۳) أخرجه الامام احمد فی مسنده ۱/ ۱۱۹ برقم ۹۵۱

: أَنْشُدُ اللّٰهَ مَنْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ، يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ ، مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔ لَمَّا قَامَ فَشَهِدَ۔

قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ : فَقَامَ اثْنَا عَشَرَ بَدْرِيًّا، كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى أَحَدِهِمْ۔ نَشْهَدُ أَنَّا سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ، يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ، أَلَسْتُ أَوْلَى الْمُؤْمِنِيْنَ بِأَنْفُسِهِمْ ، وَأَزْوَاجِيْ أُمَّهَاتُهُمْ؟

فَقُلْنَا: بَلٰى ! يَارَسُوْلَ اللّٰهِ !

قَالَ فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔۔ اَللّٰهُمَّ ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ۔

حدیث نمبر ۱۱۳:

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھلے میدان میں لوگوں سے قسم لیتے دیکھا کہ میں اللہ کی قسم دیتا ہوں اس شخص کو جس نے رسول اللہ ﷺ کو غدیر خم کے موقع پر فرماتے سنا۔ جس کا میں مولا ہوں اس کا علی بھی مولا ہے۔ وہ کھڑے ہو کر گواہی دے۔ حضرت عبدالرحمٰن کہتے ہیں بارہ بدری صحابی کھڑے ہو گئے گویا میں ان میں سے ہر ایک کو دیکھتا ہوں انہوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں ہم نے رسول اللہ ﷺ کو غدیر خم کے موقع پر فرماتے سنا کیا میں مومنوں کی جانوں کا زیادہ حق دار نہیں ہوں اور میری بیویاں ان کی مائیں نہیں؟ ہم نے کہا کیوں نہیں یارسول اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علی بھی مولا ہے اے اللہ تو دوست رکھ اسے جو اس کو دوست رکھے اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔

۱۱۴۔ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَكِيْمٍ ۔ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ مَرْيَمَ وَرَجُلٌ مِنْ جُلَسَاءِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ " مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔"

حدیث نمبر ۱۱۴:

حضرت نعیم بن حکیم بیان کرتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ابو مریم نے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی

(۱۱۴)رواہ احمد فی مسندہ ۱/۱۵۲

مجلس میں بیٹھے تھے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے غدیر خم کے موقع پر فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے راوی کہتے ہیں بعد میں لوگوں نے یہ زائد کیا۔ اے اللہ تو دوست رکھ اسے جو اسے دوست رکھے اور تو دشمنی رکھ اس سے جو اس سے دشمنی رکھے۔

۱۱۵۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ: اِنِّیْ لَجَالِسٌ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ اِذْ اَتَاهُ تِسْعَةُ رَهْطٍ فَقَالُوْا : يَا اَبَا عَبَّاسٍ ! اِمَّا اَنْ تَقُوْمَ مَعَنَا وَاِمَّا اَنْ يَخْلُوْنَا هٰؤُلَاءِ، قَالَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : بَلْ اَقُوْمُ مَعَكُمْ۔ قَالَ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ صَحِيْحٌ، قَبْلَ اَنْ يَّعْمٰى۔ قَالَ فَابْتَدَءُوا فَتَحَدَّثُوْا، فَلَا نَدْرِیْ مَا قَالُوْا۔

قَالَ، فَجَاءَ يَنْفُضُ ثَوْبَهُ وَيَقُوْلُ : اُفٍّ وَتُفٍّ ! وَقَعُوْا فِیْ رَجُلٍ لَهُ عَشْرٌ۔ وَقَعُوْا فِیْ رَجُلٍ قَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ لَاَ بْعَثَنَّ رَجُلًا لَا يُخْزِيْهِ اللّٰهُ اَبَدًا، يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ۔ قَالَ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا مَنِ اسْتَشْرَفَ۔ قَالَ اَيْنَ عَلِیٌّ ؟ قَالُوْا : هُوَ فِی الرَّحْلِ يَطْحَنُ۔ قَالَ وَمَا كَانَ اَحَدُكُمْ لِيَطْحَنَ !

قَالَ فَجَاءَ، وَهُوَ اَرْمَدُ لَا يَكَادُ يُبْصِرُ۔ قَالَ فَنَفَثَ فِیْ عَيْنَيْهِ، ثُمَّ هَزَّ الرَّايَةَ ثَلَاثًا، فَاَعْطَاهَا اِيَّاهُ، فَجَاءَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ۔

قَالَ: ثُمَّ بَعَثَ فُلَانًا بِسُوْرَةِ التَّوْبَةِ۔ فَبَعَثَ عَلِيًّا خَلْفَهُ فَاَخَذَهَا مِنْهُ، قَالَ لَا يَذْهَبُ بِهَا اِلَّا رَجُلٌ مِّنِّیْ وَاَنَا مِنْهُ۔

قَالَ وَقَالَ لِبَنِیْ عَمِّهٖ اَيُّكُمْ يُوَالِيْنِیْ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ قَالَ وَعَلِیٌّ مَعَهُ جَالِسٌ، فَاَبَوْا۔ فَقَالَ عَلِیٌّ : اَنَا اُوَالِيْكَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ قَالَ اَنْتَ وَلِيِّیْ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ قَالَ فَتَرَكَهُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَقَالَ اَيُّكُمْ يُوَالِيْنِیْ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ؟ فَاَبَوْا قَالَ: فَقَالَ عَلِیٌّ: اَنَا اُوَالِيْكَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ فَقَالَ اَنْتَ وَلِيِّیْ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔

---

(۱۱۵) رواه الامام احمد فی مسنده ۱/۳۳۰ برقم ۳۰۶۲

قَالَ: وَكَانَ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ خَدِيْجَةَ۔ قَالَ: وَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَوْبَهُ فَوَضَعَهُ عَلٰى عَلِيٍّ وَّفَاطِمَةَ وَحَسَنٍ وَّحُسَيْنٍ فَقَالَ ، اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَ كُمْ تَطْهِيْرًا ○ [الاحزاب۔ ۳۳]

قَالَ: وَشَرٰى عَلِيٌّ نَفْسَهُ۔ لَبِسَ ثَوْبَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ نَامَ مَكَانَهُ۔ قَالَ: وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَرْمُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَجَاءَ أَبُوْ بَكْرٍ وَعَلِيٌّ نَائِمٌ۔ قَالَ وَأَبُوْ بَكْرٍ يَحْسَبُ أَنَّهُ نَبِيُّ اللّٰهِ۔ قَالَ فَقَالَ: يَانَبِيَّ اللّٰهِ! قَالَ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَدِ انْطَلَقَ نَحْوَ بِئْرِ مَيْمُوْنٍ ، فَأَدْرِكْهُ۔ قَالَ فَانْطَلَقَ أَبُوْ بَكْرٍ فَدَخَلَ مَعَهُ الْغَارَ۔ قَالَ: وَجَعَلَ عَلِيٌّ يُرْمٰى بِالْحِجَارَةِ كَمَا كَانَ يُرْمٰى نَبِيُّ اللّٰهِ ، وَهُوَ يَتَضَوَّرُ۔ قَدْ لَفَّ رَأْسَهُ فِي الثَّوْبِ لَا يُخْرِجُهُ، حَتّٰى أَصْبَحَ۔ ثُمَّ كَشَفَ عَنْ رَأْسِهِ، فَقَالُوْا: اِنَّكَ لَلَئِيْمٌ۔ كَانَ صَاحِبُكَ نَرْمِيْهِ فَلَا يَتَضَوَّرُ وَأَنْتَ تَتَضَوَّرُ۔ وَقَدِ اسْتَنْكَرْنَا ذٰلِكَ۔

قَالَ: وَخَرَجَ بِالنَّاسِ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ ، قَالَ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: أَخْرُجُ مَعَكَ ؟ فَقَالَ لَهُ نَبِيُّ اللّٰهِ۔ لَا، فَبَكٰى عَلِيٌّ۔ فَقَالَ لَهُ أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى اِلَّا أَنَّكَ لَسْتَ بِنَبِيٍّ ، اِنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ أَنْ أَذْهَبَ اِلَّا وَأَنْتَ خَلِيْفَتِيْ۔

قَالَ: وَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْتَ وَلِيِّيْ فِيْ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِيْ۔ وَقَالَ سُدُّوْا أَبْوَابَ الْمَسْجِدِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ فَقَالَ فَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ جُنُبًا ، وَهُوَ طَرِيْقُهُ، لَيْسَ لَهُ طَرِيْقٌ غَيْرُهُ۔

قَالَ: وَقَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ ، فَاِنَّ مَوْلَاهُ عَلِيٌّ۔

قَالَ: وَاَخْبَرَنَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ اَنَّهُ قَدْ رَضِيَ عَنْهُمْ ، عَنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ، فَعَلِمَ مَافِيْ قُلُوْبِهِمْ۔ هَلْ حَدَّثَنَا اَنَّهُ سَخِطَ عَلَيْهِمْ بَعْدُ ؟

قَالَ، وَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ لِعُمَرَ (حِيْنَ قَالَ: اِئْذَنْ لِيْ فَلْاَضْرِبُ عُنُقَهُ) قَالَ۔ أَوَ

كُنْتَ فَاعِلًا؟ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ اِلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اِعْمَلُوْا مَاشِئْتُمْ۔

حدیث نمبر ۱۱۵:

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے پاس تقریباً نو افراد آئے انہوں نے کہا اے ابو عباس! آپ ہمارے ساتھ آجائیں یا ہم یہاں تنہائی میں بات کرنا چاہتے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ہی تمھارے ساتھ چلتا ہوں۔ عمرو بن میمونہ نے کہا یہ ابن عباس کے نابینا ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے جب آپ تندرست تھے۔ پس وہ لوگ اٹھ کے چلے گئے انہوں نے کچھ باتیں کیں ہم نہیں جانتے انہوں نے کیا کہا تھوڑی دیر بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنے کپڑے جھاڑتے ہوئے آئے اور کہنے لگے اف، تف یہ لوگ ایسے آدمی میں عیب نکال رہے ہیں جسے دس خوبیاں حاصل تھیں یہ لوگ ایسے آدمی کی عزت کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں جس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اب میں ایک ایسے شخص کو (جنگ کیلئے) بھیجوں گا جسے اللہ کبھی رسوا نہیں کرے گا اور وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے۔ اس اعزاز کو پانے کے لیے لوگ اس کی تمنا کرنے لگے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا وہ چکی میں آٹا پیس رہے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی آٹا کیوں نہیں پیتا؟ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے تو انہیں آشوب چشم کا مرض لاحق تھا گویا انہیں کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں لعاب دھن لگایا اور تین مرتبہ جھنڈا ہلا کر ان کے حوالے کر دیا اور وہ ام المومنین حضرت صفیہ بنت حیی کو لانے کا سبب بن گئے۔

ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سورہ توبہ کا اعلان کرنے کے لیے مکہ مکرمہ روانہ فرمایا، بعد میں ان کے پیچھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی روانہ کر دیا۔ انہوں نے اس خدمت کی ذمہ داری سنبھال لی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ پیغام ایسا تھا جسے کوئی ایسا شخص ہی پہنچا سکتا تھا جس کا مجھ سے قریبی رشتہ داری کا تعلق ہو اور میرا اس سے تعلق ہو۔

ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچازاد بھائیوں سے فرمایا تم میں سے دنیا و آخرت میں کون میرے

ساتھ موالات کرتا ہے؟ اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما تھے، باقی سب نے انکار کر دیا لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کہنے لگے، میں آپ ﷺ کے ساتھ دینا و آخرت کی موالات قائم کرتا ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا تم دنیا و آخرت میں میرے دوست ہو اس کے بعد نبی ﷺ دوبارہ ان میں سے ایک آدمی کی طرف متوجہ ہوئے اور یہی صورت دوبارہ پیش آئی۔

اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد لوگوں میں سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک کپڑا لا کر حضرت علی، فاطمہ، حسن، حسین رضی اللہ عنہم پر ڈالا اور فرمایا: اے اھل بیت! اللہ تم سے گندگی کو دور کرنا اور تمہیں خوب پاک کرنا چاہتا ہے۔

راوی کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا آپ بیچ دیا تھا۔ انہوں نے نبی ﷺ کا لباس شب ہجرت زیب تن کیا اور نبی ﷺ کی جگہ پر سو گئے۔ مشرکین اس وقت نبی ﷺ پر تیروں کی بوچھاڑ کر رہے تھے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وہاں آئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سوئے ہوئے تھے، لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ یہ سمجھ رہے تھے کہ یہ نبی ﷺ لیٹے ہوئے ہیں اس لیے وہ کہنے لگے اے اللہ کے نبی ﷺ! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منہ سے کپڑا ہٹا کر فرمایا، نبی ﷺ بئر میمون کی طرف گئے ہیں آپ انہیں وہاں جا کر ملیں چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ چلے گئے اور نبی ﷺ کے ساتھ غار میں داخل میں ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر اسی طرح پتھروں کی بوچھاڑ ہو رہی تھی جیسے نبی ﷺ پر ہوئی تھی اور وہ تکلیف میں تھے انہوں نے اپنا سر کپڑے میں لپیٹ رکھا تھا صبح تک انہوں نے سر باہر نہیں نکالا جب انہوں نے اپنے سر سے کپڑا ہٹایا تو قریش کے لوگ کہنے لگے تم تو بڑے کمینے ہو (معاذ اللہ) ہم تمھارے ساتھی پر پتھر برسا رہے تھے اور ان کی جگہ تمہیں نقصان پہنچ رہا تھا اور ہمیں یہ بات اچھی نہیں لگی۔

ایک مرتبہ نبی ﷺ لوگوں کو لے کر غزوہ تبوک کے لیے نکلے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا میں بھی آپ کے ساتھ چلوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ اس پر وہ رو پڑے، نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی فرق یہ ہے کہ تم نبی

نہیں ہو۔ میرا جانا زیادہ مناسب ہے اور تم میرے نائب ہو اور نبی ﷺ نے فرمایا تم میرے ہر مومن کے بارے دوست ہو۔

اور مسجد نبوی ﷺ کے تمام دروازے بند کر دیئے گئے سوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے، چنانچہ وہ مسجد میں حالت جنابت میں بھی داخل ہو جاتے تھے کیونکہ ان کا اس کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہ تھا۔

نیز نبی ﷺ نے فرمایا "جس کا میں مولی ہوں اس کا علی بھی مولی ہے" اور اللہ نے ہمیں قرآن پاک میں بتایا ہے کہ وہ ان سے راضی ہو چکا ہے یعنی اصحاب شجرہ سے (بیعت رضوان کرنے والوں سے) اور ان کے دلوں میں جو کچھ ہے اللہ سب جانتا ہے کیا بعد میں کبھی اللہ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ وہ ان سے ناراض ہو گیا ہے۔

ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے متعلق عرض کیا کہ مجھے اجازت دیجیے میں اس کی گردن اڑا دوں تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کیا تم واقعی ایسا کر سکتے ہو؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ نے اھل بدر کے بارے میں فرمایا تم جو مرضی عمل کرتے رہو (میں نے تمہیں معاف کر دیا اور حضرت علی بھی اہل بدر سے تھے۔)

۱۱۶۔ عَنِ الْبَرَّاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ، فَنَزَلْنَا بِغَدِيْرِ خُمٍّ۔ فَنُوْدِيَ فِيْنَا: الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ۔ وَكُسِحَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَحْتَ شَجَرَتَيْنِ فَصَلّٰى الظُّهْرَ وَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنِّيْ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوْا: بَلٰى۔

قَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنِّيْ أَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَفْسِهِ؟ قَالَ: بَلٰى فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَّالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ۔

قَالَ، فَلَقِيَهُ عُمَرُ بَعْدَ ذَالِكَ فَقَالَ: هَنِيْئًا يَابْنَ أَبِيْ طَالِبٍ! أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ مَوْلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَةٍ۔

---

(۱۱۶) أخرجه الإمام احمد في مسنده ۲۸۱/۴

حدیث نمبر ۱۱۶:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ ہم غدیر خم کے مقام پر ٹھہرے۔ ہمیں نداء دی گئی۔ الصلاۃ جامعۃ (یعنی نماز کا وقت ہو گیا۔) اور دو درختوں کے نیچے رسول اللہ ﷺ کے لیے جگہ صاف کی گئی پس ظہر کی نماز ادا کی اور آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ میں مومنوں کی جانوں کا سب سے زیادہ حق رکھتا ہوں سب نے کہا کیوں نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ میں ہر مومن کی جان کا زیادہ حق رکھتا ہوں؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے اے اللہ تو دوست رکھ اسے جو اس کو دوست رکھے اور دشمنی رکھ اس سے جو اس سے دشمنی رکھے راوی کہتے ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملے اور فرمایا اے ابن ابی طالب مبارک ہو تو صبح اور شام ہر مومن اور مومنہ کا مولا ہے۔

۱۱۷۔ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ خَتَنًالِّي حَدَّثَنِي عَنْكَ بِحَدِيْثٍ فِيْ شَأْنِ عَلِيٍّ ص، يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ۔ فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْكَ۔

فَقَالَ: إِنَّكُمْ مَعْشَرَ أَهْلِ الْعِرَاقِ فِيْكُمْ مَّافِيْكُمْ۔

فَقُلْتُ لَهُ: لَيْسَ عَلَيْكَ مِنِّيْ بَأْسٌ۔ فَقَالَ: نَعَمْ۔

كُنَّا بِالْجُحْفَةِ۔ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَيْنَا ظُهْرًا، وَهُوَ آخِذٌ بِعَضُدِ عَلِيٍّ ص۔ فَقَالَ: يٰأَيُّهَا النَّاسُ! أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنِّيْ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوْا: بَلٰى۔ قَالَ: فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔ قَالَ، فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ قَالَ: اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَّالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ؟ قَالَ: إِنَّمَا أُخْبِرُكَ كَمَا سَمِعْتُ۔

حدیث نمبر ۱۱۷:

حضرت عطیہ عوفی بیان کرتے ہیں میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ میرے داماد نے

(۱۱۷) أخرجه الامام احمد فی المسند ٤/ ٣٦٨

مجھے آپ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں ایک حدیث بیان کی ہے غدیر خم کے دن والی۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ حدیث آپ کے منہ سے سنوں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے عراقیوں کے گروہ جو تم میں ہے وہ ہے میں نے عرض کی آپ کو مجھ سے کوئی اذیت نہیں پہنچے گی۔ آپ نے فرمایا ٹھیک ہے ہم مقام جحفہ پر تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے ظہر کی نماز ادا کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بازو سے پکڑ کر فرمایا اے لوگوں کیا تم نہیں جانتے کہ میں مومنوں کی جانوں کا زیادہ حق رکھتا ہوں لوگوں نے کہا کیوں نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علی رضی اللہ عنہ مولا ہے راوی کہتے ہیں میں نے کہا۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا۔ اے اللہ تو دوست رکھ اس کو جو اس کو دوست رکھے اور تو دشمن رکھ اس کو جو اس کو دشمن رکھے، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے تجھے خبر دی جیسے میں نے سنا۔

۱۱۸۔ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: جَمَعَ عَلِيٌّ ص النَّاسَ فِي الرَّحْبَةِ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: أَنْشُدُ اللّٰهَ كُلَّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ، يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ، مَا سَمِعَ، لَمَّا قَامَ۔ فَقَامَ ثَلَاثُوْنَ مِنَ النَّاسِ، فَشَهِدُوْا حِيْنَ أَخَذَ يَدَهُ، فَقَالَ لِلنَّاسِ أَتَعْلَمُوْنَ أَنِّيْ أَوْلَى النَّاسِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟

قَالُوْا: نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَهٰذَا مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَّالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ۔

قَالَ: فَخَرَجْتُ وَكَانَ فِيْ نَفْسِيْ شَيْأً۔ فَلَقِيْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَقُلْتُ لَهُ: اِنِّيْ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا۔

قَالَ: فَمَا تُنْكِرُ؟ قَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ذَالِكَ لَهُ۔

حدیث نمبر ۱۱۸:

حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس کھلے میدان میں

(۱۱۸) أخرجه الامام احمد فى المسند ٤/ ٣٧٠

جمع ہوئے پھر آپ نے ان سے کہا میں ہر اس مسلمان کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے رسول اللہ ﷺ کو غدیر خم کے موقع پر فرماتے سنا جس نے بھی سنا وہ کھڑا ہو جائے لوگوں میں سے تیس (۳۰) آدمی کھڑے ہوئے انہوں نے گواہی دی کہ جب رسول اللہ ﷺ نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر لوگوں کو فرمایا کیا تم نہیں جانتے میں لوگوں کی جانوں کا زیادہ حق رکھتا ہوں؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا جس کا میں مولا ہوں یہ بھی اس کا مولا ہے اے اللہ تو اس کو دوست رکھ جو اس سے دوستی رکھے اور تو اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے۔ راوی کہتے ہیں میں وہاں سے نکلا میرے دل میں کھٹکا تھا میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو ملا میں نے کہا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایسے کہتے سنا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو اس کا انکار کرتا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے ہی فرماتے سنا۔

۱۱۹۔ عَنْ مَيْمُوْنٍ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ وَأَنَا أَسْمَعُ: نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِوَادٍ يُقَالُ لَهُ وَادِيْ خُمٍّ۔ فَأَمَرَ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّاهَا بِهَجِيْرٍ۔ قَالَ فَخَطَبَنَا۔ وَظُلِّلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِثَوْبٍ عَلٰى شَجَرَةٍ سَمُرَةٍ، مِنَ الشَّمْسِ۔ فَقَالَ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ، (أَوْ أَلَسْتُمْ تَشْهَدُوْنَ) أَنِّيْ أَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهٖ؟

قَالُوْا: بَلٰى: قَالَ: فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ عَلِيًّا مَوْلَاهُ۔ اَللّٰهُمَّ! عَادِ مَنْ عَادَاهُ وَوَالِ مَنْ وَالَاهُ۔

حدیث نمبر ۱۱۹:

حضرت میمون ابو عبداللہ بیان کرتے ہیں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سنا۔ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک وادی میں ٹھرے بتایا گیا یہ وادی خم ہے آپ ﷺ نے نماز کا حکم دیا پس وہاں ظہر کی نماز پڑھی آپ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اس حال میں کہ رسول اللہ ﷺ پر ببول کے درخت پر کپڑا ڈال کر سورج سے سایہ کیا گیا پھر آپ نے فرمایا۔ کیا تم نہیں جانتے یا فرمایا کیا تم گواہی نہیں دیتے کہ میں ہر مومن کی

(۱۱۹، ۱۲۰) أخرجهما الامام احمد في المسند ۴/۳۷۲

جان کا زیادہ حق رکھتا ہوں۔لوگوں نے کہا کیوں نہیں آپ ﷺ نے فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے اے اللہ تو دشمنی رکھ اس سے جو اس سے دشمنی رکھے اور تو دوست رکھ اس کو جو اس کو دوست رکھے۔

۱۲۰۔ وَعَنْهُ أَيْضًا قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ أَقْصَى الْفُسْطَاسِ (لَعَلَّهُ الْفُسْطَاطِ) فَسَأَلَهُ عَنْ دَاءٍ۔

فَقَالَ : اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: أَلَسْتُ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟

قَالُوْا: بَلٰى ۔ قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔

قَالَ مَيْمُوْنٌ: فَحَدَّثَنِيْ بَعْضُ الْقَوْمِ عَنْ زَيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ ،وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ۔

حدیث نمبر ۱۲۰:

حضرت میمون ابوعبداللہ بیان کرتے ہیں میں زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس تھا ایک آدمی خیموں کے آخر سے آیا۔اس نے کسی بیماری کے متعلق سوال کیا حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے دوران گفتگو کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں مومنوں کی جانوں کا زیادہ حق نہیں رکھتا لوگوں نے کہا کیوں نہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔حضرت میمون کہتے ہیں مجھے بعض لوگوں نے حضرت زید بن ارقم سے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ نے فرمایا اے اللہ تو دشمنی رکھ اس سے جو اس سے دشمنی رکھے اور تو دوست رکھ اس کو جو اس سے دوستی رکھے۔

۱۲۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ عَلِيٍّ الْيَمَنَ فَرَأَيْتُ مِنْهُ جَفْوَةً۔ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، ذَكَرْتُ عَلِيًّا فَتَنَقَّصْتُهُ فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَتَغَيَّرُ۔

فَقَالَ: يَا بُرَيْدَةُ! أَلَسْتُ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟

قُلْتُ : بَلٰى ، يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ۔ قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔

(۱۲۱)أخرجه الامام احمد ٥/٣٤٧

حدیث نمبر ۱۲۱:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضرت بریدہ کہتے ہیں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن میں ایک غزوہ پر گیا میں نے حضرت علی کو اس سے اعراض کرتے دیکھا جب میں آیا تو رسول اللہ ﷺ کے پاس میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا اور ان کی تنقیص کی۔ پس میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا آپ ﷺ نے فرمایا اے بریدہ کیا مجھے مومنوں کی جانوں پر زیادہ حق نہیں۔ میں نے عرض کی کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علی بھی مولا ہے۔

۱۲۲۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، بُرَيْدَةُ قَالَ: أَبْغَضْتُ عَلِيًّا غَضَبًا لَمْ يُبْغِضْهُ أَحَدٌ قَطُّ۔ قَالَ: وَأَحْبَبْتُ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ لَمْ أُحِبُّهُ إِلَّا عَلَى بُغْضِهِ عَلِيًّا۔

قَالَ: فَبُعِثَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ عَلَى خَيْلٍ، فَصَحِبْتُهُ، مَا أَصْحَبُهُ إِلَّا عَلَى بُغْضِهِ عَلِيًّا۔ قَالَ فَاصَبْنَا سَبْيًا۔ قَالَ فَكَتَبَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: إِبْعَثْ إِلَيْنَا مَنْ يُخَمِّسُهُ۔ قَالَ فَبَعَثَ إِلَيْنَا عَلِيًّا، وَفِي السَّبْيِ وَصِيْفَةٌ هِيَ أَفْضَلُ مِنَ السَّبْيِ ۔ فَخَمَّسَ وَقَسَمَ ۔ فَخَرَجَ رَأْسُهُ مُغَطًّى۔ فَقُلْنَا: يَا أَبَا الْحَسَنِ مَا هٰذَا ؟ قَالَ: أَلَمْ تَرَوْا إِلَى الْوَصِيْفَةِ الَّتِيْ كَانَتْ فِي السَّبْيِ ؟ فَإِنِّيْ قَسَمْتُ وَخَمَّسْتُ فَصَارَتْ فِي الْخُمُسِ ، ثُمَّ صَارَتْ فِيْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ ، ثُمَّ صَارَتْ فِيْ اٰلِ عَلِيٍّ، وَوَقَعْتُ بِهَا ۔ قَالَ ۔ فَكَتَبَ الرَّجُلُ إِلَى نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ : إِبْعَثْنِيْ ۔ فَبَعَثَنِيْ مُصَدِّقًا ۔ قَالَ فَجَعَلْتُ أَقْرَاءُ الْكِتَابَ وَأَقُوْلُ :صَدَقَ۔

قَالَ: فَأَمْسَكَ يَدِيْ وَالْكِتَابَ وَقَالَ ۔ أَتُبْغِضُ عَلِيًّا۔ ؟ قَالَ قُلْتُ : نَعَمْ : قَالَ فَلَا

(۱۲۲)أخرجه الامام احمد فى المسند ۵/ ۳۵۰

تُبْغِضُهٗ؟، وَاِنْ كُنْتَ تُحِبُّهٗ فَازْدَدْ لَهٗ حُبًّا۔ فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ النَصِيْبُ آلِ عَلِيٍّ فِي الْخُمُسِ أَفْضَلُ مِنْ وَصِيْفَةٍ ۔ قَالَ ، فَمَا كَانَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ ، بَعْدَ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، أَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ عَلِيٍّ۔

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ (رَاوِيُ الْحَدِيْثِ): فَوَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ! مَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، غَيْرُأَبِيْ ، بُرَيْدَةُ۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے میرے والد نے حدیث بیان کی بریدہ کہتے ہیں ابتداء میں مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اتنی نفرت تھی کہ کسی سے اتنی نفرت کبھی نہیں رہی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نفرت کی وجہ سے میں قریش کے ایک آدمی سے محبت رکھتا تھا ایک مرتبہ اس شخص کو چند شہسواروں کا سردار بنا کر بھیجا گیا تو میں بھی اس کے ساتھ چلا گیا۔ صرف اس بنیاد پر کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض کرتا تھا ہم لوگوں نے چند قیدی پکڑے اور رسول اللہ ﷺ کو یہ خط لکھا کہ ہمارے پاس کسی آدمی کو بھیج دیں جو مال غنیمت کا خمس وصول کر لے چنانچہ نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہمارے پاس بھیجا۔ ان قیدیوں میں وصیفہ بھی تھی جو قیدیوں میں سب سے عمدہ خاتون تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خمس وصول کیا اور اسے تقسیم کر دیا پھر وہ باہر آئے تو ان کا سر ڈھکا ہوا تھا۔ ہم نے اس سے پوچھا اے ابوالحسن یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا تم نے وہ وصیفہ دیکھی تھی جو قیدیوں میں شامل تھی میں نے خمس وصول کیا تو وہ خمس میں شامل تھی پھر وہ اہل بیت نبوت میں آگئی اور وہاں سے آل علی میں آگئی اور میں نے اس سے صحبت کی ہے اس شخص نے نبی ﷺ کو خط لکھ کر اسی صورت حال سے آگاہ کیا میں نے اس سے کہا کہ یہ خط میرے ہاتھ بھیجو چنانچہ اس نے مجھے اپنی تصدیق کرنے کے لیے بھیج دیا میں نے نبی ﷺ کی بارگاہ میں خط پڑھا اور کہا انہوں نے سچ کہا نبی ﷺ نے اس خط سے میرے ہاتھ کو اٹھا کر فرمایا کیا تم علی سے نفرت کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ نبی ﷺ نے فرمایا تم اس سے نفرت نہ کرو بلکہ اگر محبت کرتے ہو تو اس میں مزید اضافہ کر دو کیونکہ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے خمس میں آل علی کا حصہ وصیفہ سے بھی زیادہ ہے چنانچہ اس فرمان کے بعد میری نظروں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی شخص

محبوب نہ رہا۔ حضرت عبداللہ (حدیث کے راوی) نے کہا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں اس حدیث میں میرے اور نبی ﷺ کے درمیان میرے والد بریدہ کے علاوہ کوئی بھی نہیں۔

۱۲۳۔ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى مَجْلِسٍ وَّهُمْ يَتَنَاوَلُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ۔ فَوَقَفَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ كَانَ فِي نَفْسِي عَلَى عَلِيٍّ شَيْءٌ وَكَانَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ كَذَالِكَ۔ فَبَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ عَلَيْهَا عَلِيٌّ، وَأَصَبْنَا سَبْيًا۔ قَالَ، فَأَخَذَ عَلِيٌّ جَارِيَةً مِنَ الْخُمُسِ لِنَفْسِهِ۔ فَقَالَ خَالِدُ ابْنُ الْوَلِيْدِ: دُوْنَكَ۔

قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ جَعَلْتُ أُحَدِّثُهُ بِمَا كَانَ۔ ثُمَّ قُلْتُ: إِنَّ عَلِيًّا أَخَذَ جَارِيَةً مِنَ الْخُمُسِ۔ قَالَ، وَكُنْتُ رَجُلًا مِكْبَابًا۔ قَالَ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَدْ تَغَيَّرَ فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ وَلِيُّهُ، فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ۔

حدیث نمبر ۱۲۳:

حضرت ابن بریدہ اپنے والد بریدہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک مجلس کے پاس سے گزرے جہاں لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق باتیں کر رہے تھے وہ ان کے پاس کھڑے ہو کر کہنے لگے ابتداء میں میرے دل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے بوجھ تھا اور اسی طرح خالد بن ولید کے دل میں بھی پس رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک جنگ میں بھیجا جس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ امیر مقرر تھے ہمیں وہاں کچھ قیدی ہاتھ لگے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خمس میں سے ایک باندھی اپنے لیے رکھ لی حضرت خالد بن ولید نے فرمایا ٹھرو۔ پھر جب ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں وہ واقعہ بیان کرنے لگا اور کہا علی نے خمس میں سے باندھی لی ہے میں نے اس وقت سر جھکایا تھا جب میں نے سر اٹھایا تو دیکھا کہ رسول ﷺ کا چہرہ انور متغیر ہے آپ ﷺ نے فرمایا جس کا میں دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہونا چاہیے۔

۱۲۴۔ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كُنْتُ وَلِيُّهُ فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ۔

(۱۲۳) أخرجه الامام احمد في المسند ۳۵۸/۵

(۱۲۴) أخرجه الامام احمد في المسند

حدیث نمبر۱۲۴:

حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کا میں مددگار ہوں علی بھی اس کا مددگار ہے۔

۱۲۵۔ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ: نَشَدَ عَلِيٌّ النَّاسَ۔ فَقَامَ خَمْسَةٌ أَوْ سِتَّةٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، فَشَهِدُوا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔

حدیث نمبر۱۲۵:

حضرت ابواسحاق بیان کرتے ہیں میں نے سعید بن وھب سے سنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو قسم دی۔ تو نبی ﷺ کے اصحاب سے پانچ یا چھ آدمی کھڑے ہوئے انہوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علی بھی مولا ہے۔

۱۲۶۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ۔ إِسْتَشْهَدَ عَلِيٌّ النَّاسَ فَقَالَ: أَنْشُدُ اللّٰهَ رَجُلًا سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ:

اَللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ۔

قَالَ، فَقَامَ سِتَّةَ عَشَرَ رَجُلًا، فَشَهِدُوا۔

حدیث نمبر۱۲۶:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو گواہی دینے کے لیے کہا آپ نے فرمایا میں اللہ کی قسم دیتا ہوں اس شخص کو جس نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا۔ اے اللہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علی بھی مولا ہے اے اللہ تو دوست رکھ اس کو جو اس سے دوستی رکھے اور تو دشمنی رکھ اس سے جو اس سے دشمنی رکھے راوی کہتے ہیں سولہ آدمیوں نے کھڑے ہو کر گواہی دی۔

(۱۲۵) أخرجه الامام احمد فی المسند ۳۶۶/۵ وقال الهیثمی ۱۰۷/۹ اسناده حسن

(۱۲۶) أخرجه الامام احمد فی المسند ۳۷۰/۵

۱۲۷۔ عَنْ رَيَاحِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: جَآءَ رَهْطٌ إِلَى عَلِيٍّ بِالرَّحْبَةِ فَقَالُوْا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَانَا۔

قَالَ: كَيْفَ أَكُوْنُ مَوْلَاكُمْ ، وَأَنْتُمْ قَوْمٌ عَرَبٌ۔

قَالُوْا: سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ، يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ، يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَإِنَّ هٰذَا مَوْلَاهُ۔

قَالَ رَيَاحٌ: فَلَمَّا مَضَوْا تَبِعْتُهُمْ فَسَأَلْتُ: مَنْ هٰؤُلَآءِ ؟قَالُوْا: نَفَرٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ، فِيْهِمْ أَبُوْ أَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيُّ۔

حدیث نمبر۱۲۷:

حضرت ریاح بن حارث بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس کھلے میدان میں ایک گروہ آیا۔انہوں نے کہا''السلام علیك یا مولانا''(اے ہمارے مولاتم پر سلامتی ہو) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم عرب قوم ہو میں تمہارا مولا کیسے ہوں انہوں نے کہا ہم نے غدیر خم کے دن رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا۔جس کا میں مولا ہوں یہ بھی اس کا مولا ہے۔حضرت ریاح کہتے ہیں جب وہ چلے گئے تو میں ان کے پیچھے گیا میں نے ان سے سوال کیا وہ کون ہیں انہوں نے کہا انصار کی جماعت سے ہیں جس میں ابوایوب انصاری ہیں۔

(۲۳)

مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّ النَّبِيَّ ﷺ

جس نے حضرت علی کو برا کہا اس نے رسول اللہ ﷺ کو برا کہا

۱۲۸۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ الْجَدَلِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ لِيْ: أَيُسَبُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْكُمْ؟

(۱۲۷)أخرجه الامام احمد فی المسند۴۱۹/۵

(۱۲۸)أخرجه الامام احمد فی المسند۳۲۳/۶

قُلْتُ: مَعَاذَاللّٰهِ ! (أَوْ سُبْحَانَ اللّٰهِ أَوْ كَلِمَةً نَحْوُهَا)

قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِيْ۔

حدیث نمبر ۱۲۸:

حضرت عبداللہ جدلی بیان کرتے ہیں میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔آپ نے مجھے فرمایا کیا تم میں سے کوئی رسول اللہ ﷺ کو گالی دیتا ہے؟ میں نے معاذ اللہ، یا سبحان اللہ، یا اس جیسا کوئی کلمہ بولا۔آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا جس نے علی کو گالی دی تحقیق اس نے مجھے گالی دی۔

(۲۴)

أَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى

حضور ﷺ کا فرمان ''اے علی تو میرے لئے ایسے ہی ہے جیسے حضرت موسیٰ کیلئے ہارون''

۱۲۹۔ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَلِيٍّ: أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى؟

حدیث نمبر ۱۲۹:

حضرت ابراہیم بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کیا تو اس بات پر خوش نہیں تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی؟

۱۳۰۔ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ إِلٰى تَبُوْكَ وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا۔ فَقَالَ: أَتُخَلِّفُنِيْ فِي الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ؟ قَالَ: أَلَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى ؟ إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِيْ۔

(۱۲۹) أخرجه البخاري في كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ ۵/۲۲

(۱۳۰) أخرجه البخاري في كتاب المغازي باب غزوة تبوك

حدیث نمبر ۱۳۰:

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ تبوک کی طرف نکلے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے پاس چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو اس بات پر خوش نہیں تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

۱۳۱۔ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَاصٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔

قَالَ سَعِيْدٌ (هُوَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَحَدُ رِجَالِ السَّنَدِ): فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُشَافِهَ بِهَا سَعْدًا، فَحَدَّثْتُهُ بِمَا حَدَّثَنِيْ عَامِرٌ۔ فَقَالَ: أَنَا سَمِعْتُهُ فَقُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ؟ فَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ عَلٰى أُذُنَيْهِ، فَقَالَ: نَعَمْ وَإِلَّا فَاسْتَكَّتَا۔

حدیث نمبر ۱۳۱:

حضرت عامر بن سعد ابی وقاص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی مگر میرے بعد نبوۃ نہیں ہے۔

حضرت سعید نے کہا (یہ سعید بن مسیّب ہیں جو سند کے رجال سے ایک ہیں) میں نے چاہا میں اس حدیث کو بیان کروں حضرت سعد کے سامنے پس میں نے وہ حدیث بیان کی جو مجھے حضرت عامر نے ذکر کی۔ حضرت سعد نے کہا میں نے اس کو سنا ہے۔ میں نے پھر کہا آپ نے سنا ہے؟ انہوں نے اپنی انگلیاں کانوں پر رکھیں پھر کہا جی ہاں۔ اگر میں نے نہ سنا ہو تو میرے کان بہرے ہو جائیں۔

۱۳۲۔ وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَاصٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَاصٍ قَالَ:

(۱۳۱۔۱۳۲) أخرجه مسلم في كتاب فضائل الصحابة رقم الحديث ۳۰، ۳۱، ۳۲

خَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ۔ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَتُخَلِّفُنِيْ فِيْ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ: أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى؟

حدیث نمبر۱۳۲:

حضرت مصعب بن سعد بن ابی وقاص حضرت سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا۔ انہوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے پاس چھوڑ کے جارہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو اس بات پر خوش نہیں تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔

۱۳۳۔ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: أَمَرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِيْ سُفْيَانَ سَعْدًا۔ فَقَالَ: مَامَنَعَكَ أَنْ تَسُبَّ أَبَا تُرَابٍ؟ فَقَالَ: أَمَّا مَاذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَلَنْ أَسُبَّهُ لَأَنْ تَكُوْنَ لِيْ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ۔ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَهُ، خَلَّفَهُ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، خَلَّفْتَنِيْ مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى؟ إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِيْ۔ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ۔ قَالَ: فَتَطَاوَلْنَا لَهَا۔ فَقَالَ: ادْعُوْا لِيْ عَلِيًّا، فَأُتِيَ بِهِ أَرْمَدَ۔ فَبَصَقَ فِيْ عَيْنِهِ وَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ۔ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔ وَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَ نَا وَأَبْنَاءَ كُمْ [۳۔ آل عمران۔ ۶۱] دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلِيْ۔

حدیث نمبر۱۳۳:

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضرت معاویہ بن ابی سفیان نے

حضرت سعد کو کہا تجھے ابوتراب کی برائی بیان کرنے سے کون سی بات روکتی ہے؟ حضرت سعد کہتے ہیں میں نے وہ تین باتیں ذکر کیں جو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے فرمائیں۔ پس میں ہرگز ان کی برائی بیان نہیں کروں گا کہ مجھے ان سے ایک بات بھی یاد ہو۔ یہ مجھے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ پسند ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ آپ نے ان کو بعض جنگوں میں اپنا خلیفہ بنایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے پاس چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی مگر میرے بعد نبوۃ نہیں ہے اور خیبر کے دن میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا میں جھنڈا اس کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں تو ہم میں سے ہر ایک اس کی خواہش کرنے لگا آپ ﷺ نے فرمایا علی کو بلاؤ۔ وہ آئے اس حال میں کہ ان کی آنکھیں بہہ رہی تھیں آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب لگایا اور جھنڈا ان کو تھما دیا پس اللہ نے ان کو فتح دی۔ اور تیسری بات۔ جب یہ آیت نازل ہوئی اے محبوب ﷺ آپ فرمائیے کہ تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں (۳۔آل عمران) رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، فاطمہ، حسن، حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا۔ آپ نے فرمایا۔ اے اللہ یہ میری اہل بیت ہیں۔

۱۳۴۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُوْسٰى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔

حدیث نمبر۱۳۴:

حضرت سعد بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی مگر میرے بعد نبوت نہیں ہے۔

۱۳۵۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيْمَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ،

(۱۳٤) أخرجه الترمذی فی کتاب المناقب ٥/٦٤١ برقم الحدیث ۳۷۳۱

(۱۳٥) أخرجه ابن ماجه فی المقدمه باب فضائل اصحاب رسول الله ﷺ رقم الحدیث ۱۱٥

يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ: أَلَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّىْ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى؟۔

حدیث نمبر ۱۳۵:

حضرت سعد بن ابراہیم بیان کرتے ہیں میں نے سنا حضرت ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے وہ اپنے والد سے حدیث ذکر کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔

۱۳۶۔ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ: غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوْكٍ۔ وَخَلَّفَ عَلِيًّا فِىْ أَهْلِهِ۔ فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: مَامَنَعَهُ أَنْ يَّخْرُجَ بِهِ إِلَّا أَنَّهُ كَرِهَ صُحْبَتَهُ۔ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَلِيًّا۔ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا ابْنَ أَبِىْ طَالِبٍ ۔ أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَنْزِلَ مِنِّىْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى؟

حدیث نمبر ۱۳۶:

حضرت ابوسعید بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ جنگ کے ارادے سے غزوہ تبوک پر گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے اھل کے پاس چھوڑا بعض لوگوں نے کہا آپ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس وجہ سے نہیں لے کر گئے کہ وہ آپ کی صحبت میں رہنا پسند نہیں کرتے جب یہ بات حضرت علی کو پہنچی تو آپ نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا آپ ﷺ نے فرمایا اے ابن ابی طالب کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔

۱۳۷۔ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهَا، أَنَّ عَلِيًّا خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ حَتّٰى جَآءَ ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ، وَعَلِيٌّ يَبْكِىْ يَقُوْلُ: تُخَلِّفُنِىْ مَعَ الْخَوَالِفِ؟ فَقَالَ: أَوَ مَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّىْ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى، إِلَّا النُّبُوَّةَ؟

(۱۳۶) أخرجه ابن سعد فى الطبقات ۳/۳۲

(۱۳۷) أخرجه الامام احمد فى [illegible] ۱٤٦

حدیث نمبر ۱۳۷:

حضرت عائشہ بنت سعد رضی اللہ عنہا اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ساتھ نکلے حتی کہ ثنیۃ الوداع پہنچے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ روتے ہوئے یہ کہہ رہے تھے آپ مجھے پیچھے چھوڑ کے جارہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی مگر میرے بعد نبوۃ نہیں ہے۔

۱۳۸۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قُلْتُ لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ: إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ حَدِيثٍ، وَأَنَا أَهَابُكَ، أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْهُ، فَقَالَ: لَا تَفْعَلْ، يَا ابْنَ أَخِي! إِذَا عَلِمْتَ أَنَّ عِنْدِي عِلْمًا، فَسَلْنِي عَنْهُ، وَلَا تَهَبْنِي ـ قَالَ فَقُلْتُ: قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ، حِينَ خَلَّفَهُ بِالْمَدِينَةِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ۔

فَقَالَ سَعْدٌ: خَلَّفَ النَّبِيُّ ﷺ عَلِيًّا بِالْمَدِينَةِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ ـ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَتُخَلِّفُنِي فِي الْخَالِفَةِ، فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هٰرُونَ مِنْ مُوسٰى۔

قَالَ: بَلٰى، يَارَسُولَ اللّٰهِ!

قَالَ: فَأَدْبَرَ عَلِيٌّ مُسْرِعًا، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى غُبَارِ قَدَمَيْهِ، يَسْطَعُ۔ وَقَدْ قَالَ حَمَّادٌ (أَحَدُ رِجَالِ السَّنَدِ): فَرَجَعَ عَلِيٌّ مُسْرِعًا۔

حدیث نمبر ۱۳۸:

حضرت سعید بن میسب بیان کرتے ہیں میں نے سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا میں ایک حدیث کے بارے آپ سے سوال کرنا چاہتا ہوں اور میں ڈرتا ہوں آپ اس بات سے کہ آپ اس کے بارے کوئی سوال کریں۔ حضرت سعد بن مالک نے کہا اے بھتیجے تو ایسا نہ کر جب تو یہ جانتا ہے کہ میرے پاس علم ہے پس مجھ

(۱۳۸) أخرجه الامام احمد فی المسند ۱/۱۷۳

سے اس کے بارے سوال کر اور تو مجھے نہ ڈرا۔ حضرت سعید بن مسیب کہتے ہیں میں نے پوچھا رسول اللہ ﷺ کا وہ قول جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے جب آپ کو خلیفہ بنایا مدینہ میں غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو غزوہ تبوک کے موقع پر مدینہ کا خلیفہ بنایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے پاس چھوڑ کر جا رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔ آپ نے عرض کی کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پس وہ خوشی میں جلدی سے لوٹ گئے گویا کہ آج بھی میں ان کے قدموں کی اڑتی ہوئی غبار دیکھ رہا ہوں۔ اور حضرت حماد نے (جو سند کے رجال سے ایک ہیں) فرجع علی مسرعا۔ کے الفاظ بیان فرمائے۔

۱۳۹۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَمِعْتُ اِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ: أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى۔

حدیث نمبر ۱۳۹::

حضرت سعد بن ابراہیم بیان کرتے ہیں میں نے ابراہیم بن سعد کو حدیث بیان کرتے سنا وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کیا تو اس بات پر خوش نہیں تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔

۱۴۰۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قُلْتُ لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ: اِنَّكَ اِنْسَانٌ فِيْكَ حِدَّةٌ، وَأَنَا اُرِيْدُ أَنْ أَسْأَلَكَ۔ قَالَ: مَاهُوَ؟ قَالَ قُلْتُ حَدِيْثُ عَلِيٍّ قَالَ فَقَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ۔ أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى؟۔

قَالَ: رَضِيْتُ۔ ثُمَّ قَالَ: بَلٰى، بَلٰى۔

(۱۳۹) أخرجه الامام احمد في المسند ۱/۱۷٤

(۱٤۰) أخرجه الامام احمد في المسند ...

حدیث نمبر۱۴۰:

حضرت علی بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے سعید بن میتب سے سنا تو میں نے سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کو کہا آپ ایسے شخص ہیں آپ میں گرمی پائی جاتی ہے اور میں آپ سے سوال کرنا چاہتا ہوں انہوں نے کہا وہ کیا؟ علی بن زید کہتے ہیں میں نے حدیثِ علی کا ذکر کیا تو سعد بن مالک نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا میں خوش ہوں پھر کہا کیوں نہیں۔ کیوں نہیں۔

۱۴۱۔ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، حَدَّثَنِي ابْنٌ لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ۔ قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَى سَعْدٍ فَقُلْتُ: حَدِيْثًا حَدَّثْنِيهِ عَنْكَ حِيْنَ اسْتَخْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيًّا عَلَى الْمَدِيْنَةِ ؟ قَالَ فَغَضِبَ ، فَقَالَ: مَنْ حَدَّثَكَ بِهِ؟ فَكَرِهْتُ أَنْ أُخْبِرَهُ أَنَّ ابْنَهُ حَدَّثَنِيهِ فَيَغْضَبُ عَلَيْهِ۔ ثُمَّ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ خَرَجَ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكِ اسْتَخْلَفَ عَلِيًّا عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ عَلِيٌّ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ تَخْرُجَ وَجْهًا اِلَّا وَأَنَا مَعَكَ۔ فَقَالَ: أَوَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى؟ غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔

حدیث نمبر۱۴۱:

حضرت ابن میتب کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی سعد بن مالک کے بیٹے نے انہوں نے اپنے والد سے حدیث روایت کی حضرت میتب کہتے ہیں میں حضرت سعد کے پاس حاضر ہوا میں نے کہا مجھے آپ سے ایک حدیث بیان کی گئی جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں اپنا خلیفہ بنایا۔ ابن میتب کہتے ہیں حضرت سعد غصے میں آ گئے آپ نے کہا کون ہے جس نے تجھے حدیث بیان کی؟ پس میں نے ناپسند جانا میں آپ کو خبر دوں کہ آپ کے بیٹے نے حدیث بیان کی ہے کہ آپ اس سے ناراض ہوں پھر آپ نے فرمایا جب رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک کیلئے نکلے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ نے مدینہ پر خلیفہ بنایا حضرت علی

(۱۴۱)أخرجه الامام احمد في المسند ۱۷۷/۱ رقم الحديث ۱۵۳۲

رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں پسند کرتا ہوں کہ ہر جگہ آپ کے ساتھ ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو اس بات پر خوش نہیں تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی سوائے اس کے میرے بعد نبوۃ نہیں ہے۔

۱۴۲۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ: أَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى

قِيْلَ لِسُفْيَانِ (هُوَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، أَحَدُ رِجَالِ السَّنَدِ): غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ؟

قَالَ: قَالَ: نَعَمْ۔

حدیث نمبر ۱۴۲:

حضرت سعید بن مسیب حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ھارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے۔ حضرت سفیان سے پوچھا گیا (یہ سفیان بن عیینہ ہیں جو سند کے رجال سے ہیں) آپ نے یہ بھی کہا۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے آپ نے کہا جی ہاں۔

۱۴۳۔ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ، قَالَ: خَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكٍ۔ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَ تُخَلِّفُنِيْ فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ ؟ قَالَ أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى؟ غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔

حدیث نمبر ۱۴۳:

حضرت مصعب بن سعد، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو غزوہ تبوک کے موقع پر خلیفہ بنایا آپ نے عرض کی یارسول اللہ

(۱۴۲) أخرجه الامام احمد في المسند ۱/ ۱۷۹

(۱۴۳) أخرجه الامام احمد في المسند ۱/ ۱۸۲ الحديث رقم ۱۵۸۳

ﷺ آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے پاس چھوڑ کر جارہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی؟ سوائے اس کے کہ میرے بعد نبوۃ نہیں ہے۔

۱۴۴۔ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ: لَمَّا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكٍ خَلَّفَ عَلِيًّا فَقَالَ لَهُ: أَتُخَلِّفُنِيْ؟ قَالَ: لَهُ أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى؟ غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔

حدیث نمبر ۱۴۴:

حضرت حمزہ بن عبداللہ اپنے والد سے وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک پر گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کیا آپ ﷺ مجھے پیچھے چھوڑ کر جارہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔ مگر میرے بعد نبوۃ نہیں ہے۔

۱۴۵۔ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَهُ، وَخَلَّفَهُ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: أَتُخَلِّفُنِيْ مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ قَالَ: يَا عَلِيُّ! أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى؟ إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِيْ۔ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ فَتَطَاوَلْنَا لَهَا۔ فَقَالَ: ادْعُوْا عَلِيًّا۔

فَأُوْتِيَ بِهِ أَرْمَدَ فَبَصَقَ فِيْ عَيْنَيْهِ، وَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ، فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔ وَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: (نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ)[۳۔آل عمران ۶۱] دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيًّا وَّفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّحُسَيْنًا، فَقَالَ اللّٰهُمَّ! هٰؤُلَاءِ أَهْلِيْ۔

---

(۱۴۴) أخرجه الامام احمد في المسند ۱/۱۸۴

(۱۴۵) أخرجه الامام احمد في المسند ۱/۱۸۵ ورواه مسلم والترمذي كلاهما عن قتيبة باسناد حسن

حدیث نمبر ۱۴۵:

حضرت عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا۔ اور آپ ﷺ نے بعض جنگوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کیا آپ ﷺ مجھے عورتوں اور بچوں کے پاس چھوڑ کر جارہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اے علی کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی مگر میرے بعد نبوۃ نہیں ہے اور میں نے آپ ﷺ کو خیبر کے دن فرماتے ہوئے سنا میں جھنڈا اس شخص کو عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس شخص سے محبت کرتے ہیں پس ہم سب اس کی خواہش کرنے لگے آپ ﷺ نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ کو بلاؤ پس ان کو لایا گیا اس حال میں کہ ان کی آنکھیں بہہ رہی تھیں آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب مبارک ڈالا اور جھنڈا ان کو تھما دیا پس اللہ نے ان کو فتح عطاء فرمائی۔ اور جب یہ آیت نازل ہوئیں۔ تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ اور ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں (۳ آل عمران۔ ۶۱) رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی، فاطمہ، حسن، حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور فرمایا اے اللہ یہ میرے اھل بیت ہیں۔

۱۴۶۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونَةَ قَالَ: إِنِّي لَجَالِسٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، تِسْعَةُ رَهْطٍ فَقَالُوْا: يَا أَبَا عَبَّاسٍ! إِمَّا أَنْ تَقُوْمَ مَعَنَا وَإِمَّا أَنْ يَخْلُوْنَا هَؤُلَاءِ، قَالَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بَلْ أَقُوْمُ مَعَكُمْ۔ قَالَ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ صَحِيْحٌ، قَبْلَ أَنْ يَعْمٰى۔ قَالَ فَابْتَدَوْا فَتَحَدَّثُوْا، فَلَا نَدْرِيْ مَا قَالُوْا۔

قَالَ، فَجَاءَ يَنْفُضُ ثَوْبَهُ وَيَقُوْلُ: أُفٍّ وَتُفٍّ! وَقَعُوْا فِيْ رَجُلٍ لَهُ عَشْرٌ۔ وَقَعُوْا فِيْ رَجُلٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ لَا بْعَثَنَّ رَجُلًا لَا يُخْزِيْهُ اللّٰهُ أَبَدًا، يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ۔ قَالَ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا مَنِ اسْتَشْرَفَ۔ قَالَ أَيْنَ عَلِيٌّ؟ قَالُوْا: هُوَ فِي الرَّحْلِ يَطْحَنُ۔ قَالَ وَمَا كَانَ أَحَدُكُمْ لِيَطْحَنَ!

(۱۴۶) أخرجه الامام احمد في المسند (۱/۳۳۰)

قَالَ فَجَاءَ ، وَهُوَ اَرْمَدُ لَا يَكَادُ يُبْصِرُ - قَالَ فَنَفَثَ فِيْ عَيْنَيْهِ، ثُمَّ هَزَّ الرَّايَةَ ثَلَاثًا، فَاَعْطَاهَا اِيَّاهُ، فَجَاءَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ -

قَالَ: ثُمَّ بَعَثَ فُلَانًا بِسُوْرَةِ التَّوْبَةِ - فَبَعَثَ عَلِيًّا خَلْفَهُ فَاَخَذَهَا مِنْهُ، قَالَ لَا يَذْهَبُ بِهَا اِلَّا رَجُلٌ مِّنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ -

قَالَ وَقَالَ لِبَنِيْ عَمِّهٖ اَيُّكُمْ يُوَالِيْنِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ قَالَ وَعَلِيٌّ مَعَهُ جَالِسٌ ، فَاَبَوْا - فَقَالَ عَلِيٌّ : اَنَا اُوَالِيْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ - قَالَ اَنْتَ وَلِيِّيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ - قَالَ فَتَرَكَهُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَقَالَ اَيُّكُمْ يُوَالِيْنِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ؟ فَاَبَوْا قَالَ: فَقَالَ عَلِيٌّ: اَنَا اُوَالِيْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ - فَقَالَ اَنْتَ وَلِيِّيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ - قَالَ: وَكَانَ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ خَدِيْجَةَ - قَالَ: وَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَوْبَهٗ فَوَضَعَهٗ عَلٰى عَلِيٍّ وَّفَاطِمَةَ وَحَسَنٍ وَّحُسَيْنٍ فَقَالَ ، اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ○[الا حزاب - ۳۳]

قَالَ: وَشَرٰى عَلِيٌّ نَفْسَهٗ - لَبِسَ ثَوْبَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ نَامَ مَكَانَهٗ - قَالَ: وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَرْمُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَجَاءَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعَلِيٌّ نَائِمٌ - قَالَ وَاَبُوْ بَكْرٍ يَحْسَبُ اَنَّهٗ نَبِيُّ اللّٰهِ - قَالَ فَقَالَ : يَانَبِيَّ اللّٰهِ! قَالَ فَقَالَ لَهٗ عَلِيٌّ : اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَدِ انْطَلَقَ نَحْوَ بِئْرِ مَيْمُوْنٍ ، فَاَدْرَكَهٗ - قَالَ فَانْطَلَقَ اَبُوْ بَكْرٍ فَدَخَلَ مَعَهُ الْغَارَ - قَالَ: وَجَعَلَ عَلِيٌّ يُرْمٰى بِالْحِجَارَةِ كَمَا كَانَ يُرْمٰى نَبِيُّ اللّٰهِ ،وَهُوَ يَتَضَوَّرُ - قَدْ لَفَّ رَاْسَهٗ فِي الثَّوْبِ لَا يُخْرِجُهٗ، حَتّٰى اَصْبَحَ - ثُمَّ كَشَفَ عَنْ رَاْسِهٖ، فَقَالُوْا: اِنَّكَ لَلَئِيْمٌ - كَانَ صَاحِبُكَ نَرْمِيْهِ فَلَا يَتَضَوَّرُ وَاَنْتَ تَتَضَوَّرُ - وَقَدِ اسْتَنْكَرْنَا ذٰلِكَ -

قَالَ : وَخَرَجَ بِالنَّاسِ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكٍ ، قَالَ فَقَالَ لَهٗ عَلِيٌّ : اَخْرُجُ مَعَكَ ؟ فَقَالَ لَهٗ نَبِيُّ اللّٰهِ - لَا، فَبَكٰى عَلِيٌّ - فَقَالَ لَهٗ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى

،اِلَّا اَنَّكَ لَسْتَ بِنَبِيٍّ ، اِنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ اَذْهَبَ اِلَّا وَاَنْتَ خَلِيْفَتِيْ۔

قَالَ: وَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْتَ وَلِيِّيْ فِيْ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِيْ ۔ وَقَالَ سُدُّوْا اَبْوَابَ الْمَسْجِدِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ فَقَالَ فَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ جُنُبًا ، وَهُوَ طَرِيْقُهُ ، لَيْسَ لَهُ طَرِيْقٌ غَيْرُهُ۔

قَالَ:وَقَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ ، فَاِنَّ مَوْلَاهُ عَلِيٌّ۔

قَالَ: وَاَخْبَرَنَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ اَنَّهُ قَدْ رَضِيَ عَنْهُمْ ، عَنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ ، فَعَلِمَ مَافِيْ قُلُوْبِهِمْ ۔ هَلْ حَدَّثَنَا اَنَّهُ سَخِطَ عَلَيْهِمْ بَعْدُ ؟قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعُمَرَ ، حِيْنَ قَالَ لَهُ ائْذَنْ لِيْ فَلَاَضْرِبُ عُنُقَهُ يَعْنِيْ "حَاطِبَ بْنَ اَبِيْ بَلْتَعَةَ" وَكَانَ اَرْسَلَ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ الرَّسُوْلِ ﷺ قَالَ " اَوَ كُنْتَ فَاعِلًا وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ اِلَى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ۔

حدیث نمبر ۱۴۶:

حضرت عمرو بن میمونہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے پاس تقریباً نو افراد آئے انہوں نے کہا اے ابو عباس! آپ ہمارے ساتھ آجائیں یا ہم یہاں تنہائی میں بات کرنا چاہتے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ہی تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔ عمرو بن میمونہ نے کہا یہ ابن عباس کے نابینا ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے جب آپ تندرست تھے۔ پس وہ لوگ اٹھ کے چلے گئے انہوں نے کچھ باتیں کیں ہم نہیں جانتے انہوں نے کیا کہا تھوڑی دیر بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنے کپڑے جھاڑتے ہوئے آئے اور کہنے لگے اف، تف یہ لوگ ایسے آدمی میں عیب نکال رہے ہیں جسے دس خوبیاں حاصل تھیں یہ لوگ ایسے آدمی کی عزت کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں جس کے متعلق نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اب میں ایک ایسے شخص کو (جنگ کیلئے) بھیجوں گا جسے اللہ کبھی رسوا نہیں کرے گا اور وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔ اس اعزاز کو پانے کے لیے لوگ اس کی تمنا کرنے لگے لیکن نبی ﷺ نے

فرمایا علی کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا وہ چکی میں آٹا پیس رہے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی آٹا کیوں نہیں پیستا؟ پھر نبی ﷺ ان کے پاس آئے تو انہیں آشوب چشم کا مرض لاحق تھا گویا انہیں کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا نبی ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دھن لگایا اور تین مرتبہ جھنڈا ہلا کر ان کے حوالے کر دیا اور وہ ام المومنین حضرت صفیہ بنت حیی کو لانے کا سبب بن گئے۔

ایک مرتبہ نبی ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سورہ توبہ کا اعلان کرنے کے لیے مکہ مکرمہ روانہ فرمایا، بعد میں ان کے پیچھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی روانہ کر دیا۔ انہوں نے اس خدمت کی ذمہ داری سنبھال لی اور نبی ﷺ نے فرمایا یہ پیغام ایسا تھا جسے کوئی ایسا شخص ہی پہنچا سکتا تھا جس کا مجھ سے قریبی رشتہ داری کا تعلق ہو اور میرا اس سے تعلق ہو۔

ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اپنے چچازاد بھائیوں سے فرمایا تم میں سے دنیا و آخرت میں کون میرے ساتھ موالات کرتا ہے؟ اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما تھے، باقی سب نے انکار کر دیا لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کہنے لگے، میں آپ ﷺ کے ساتھ دینا و آخرت کی موالات قائم کرتا ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا تم دنیا و آخرت میں میرے دوست ہو اس کے بعد نبی ﷺ دوبارہ ان میں سے ایک آدمی کی طرف متوجہ ہوئے اور یہی صورت دوبارہ پیش آئی۔

اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد لوگوں میں سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک کپڑا لا کر حضرت علی، فاطمہ، حسن، حسین رضی اللہ عنہم پر ڈالا اور فرمایا: اے اہل بیت! اللہ تم سے گندگی کو دور کرنا اور تمہیں خوب پاک کرنا چاہتا ہے۔

راوی کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا آپ بیچ دیا تھا۔ انہوں نے نبی ﷺ کا لباس شب ہجرت زیب تن کیا اور نبی ﷺ کی جگہ پر سو گئے۔ مشرکین اس وقت نبی ﷺ پر تیروں کی بوچھاڑ کر رہے تھے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وہاں آئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سوئے ہوئے تھے، لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ یہ سمجھ رہے تھے کہ یہ نبی ﷺ لیٹے ہوئے ہیں اس لیے وہ کہنے لگے اے اللہ کے نبی ﷺ! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منہ سے کپڑا

ہٹا کر فرمایا، نبی ﷺ بئر میمون کی طرف گئے ہیں آپ انہیں وہاں جا کر ملیں چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ چلے گئے اور نبی ﷺ کے ساتھ غار میں داخل میں ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر اسی طرح پتھروں کی بوچھاڑ ہو رہی تھی جیسے نبی ﷺ پر ہوئی تھی اور وہ تکلیف میں تھے انہوں نے اپنا سر کپڑے میں لپیٹ رکھا تھا صبح تک انہوں نے سر باہر نہیں نکالا جب انہوں نے اپنے سر سے کپڑا اٹھایا تو قریش کے لوگ کہنے لگے تم تو بڑے کمینے ہو (معاذ اللہ) ہم تمھارے ساتھی پر پتھر برسا رہے تھے اور ان کی جگہ تمہیں نقصان پہنچ رہا تھا اور ہمیں یہ بات اچھی نہیں لگی۔

ایک مرتبہ نبی ﷺ لوگوں کو لے کر غزوہ تبوک کے لیے نکلے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا میں بھی آپ کے ساتھ چلوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ اس پر وہ رو پڑے، نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی فرق یہ ہے کہ تم نبی نہیں ہو۔ میرا جانا زیادہ مناسب ہے اور تم میرے نائب ہو اور نبی ﷺ نے فرمایا تم میرے ہر مومن کے بارے دوست ہو۔

اور مسجد نبوی کے تمام دروازے بند کر دیئے گئے سوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے، چنانچہ وہ مسجد میں حالت جنابتؒ میں بھی داخل ہو جاتے تھے کیونکہ ان کا اس کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہ تھا۔

نیز نبی ﷺ نے فرمایا ''جس کا میں مولیٰ ہوں اس کا علی بھی مولیٰ ہے'' اور اللہ نے ہمیں قرآن پاک میں بتایا ہے کہ وہ ان سے راضی ہو چکا ہے یعنی اصحاب شجرہ سے (بیعت رضوان کرنے والوں سے) اور ان کے دلوں میں جو کچھ ہے اللہ سب جانتا ہے کیا بعد میں کبھی اللہ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ وہ ان سے ناراض ہو گیا ہے۔

ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے متعلق عرض کیا کہ مجھے اجازت دیجیے میں اس کی گردن اڑا دوں تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کیا تم واقعی ایسا کر سکتے ہو؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ نے اھل بدر کے بارے میں فرمایا تم جو مرضی عمل کرتے رہو (میں نے تمہیں معاف کر دیا) اور حضرت علی بھی اہل بدر سے تھے۔

۱۴۷۔ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ: رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي

(۱۴۷) أخرجه الامام احمد في المسند ۳۲/۳

بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى ، اِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔

حدیث نمبر ۱۴۷:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔ مگر میرے بعد نبوۃ نہیں ہے۔

۱۴۸۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: لَمَّا أَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُّخَلِّفَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ لَهُ عَلِيٌّ: مَايَقُوْلُ النَّاسُ فِيَّ إِذَا خَلَّفْتَنِيْ ؟ قَالَ فَقَالَ: أَمَاتَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى؟ اِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ (أَوْلَا يَكُوْنُ بَعْدِيْ نَبِيٌّ۔)

حدیث نمبر ۱۴۸:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنانے کا ارادہ فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ لوگ میرے بارے کیا کہیں گے جب آپ ﷺ مجھے چھوڑ کر گئے ؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی؟ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے (یا یہ کہا میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔)

۱۴۹۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى، اِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ۔

حدیث نمبر ۱۴۹:

حضرت اسماء بنت عمیس بیان کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

۱۵۰۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ - يَا عَلِيُّ

(۱٤۸)أخرجه الامام احمد فی المسند۳/۳۸

(۱٤۹)أخرجه الامام احمد فی المسند۶/۳۸۹

(۱۵۰)أخرجه الامام احمد فی المسند۶/٤۳۸

أَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی، اِلَّا أَنَّهُ لَیْسَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ۔

حدیث نمبر ۱۵۰:

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا اے علی رضی اللہ عنہ تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۱۵۱۔ عَنْ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لِعَلِیٍّ أَلَا تَرْضٰی أَنْ تَكُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی؟

حدیث نمبر ۱۵۱:

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا تو اس بات پر خوش نہیں کہ تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔

۱۵۲۔ عَنْ سَعْدٍ قَالَ: خَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، عَلِیَّ بْنَ أَبِیْ طَالِبٍ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ۔ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَتُخَلِّفُنِیْ فِی النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ: أَمَا تَرْضٰی أَنْ تَكُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی؟ اِلَّا أَنَّهُ لَیْسَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ۔

حدیث نمبر ۱۵۲:

حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک پر حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے پاس چھوڑ کے جا رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی؟ سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

۱۵۳۔ عَنْ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنْتَ مِنِّیْ

(۱۵۱) أخرجه أبو داؤد الطيالسي برقم الحديث ۲۰۵

(۱۵۲) أخرجه الطيالسي في مسنده والحديث ۲۰۹

(۱۵۳) أخرجه ابو داؤد الطيالسي في مسنده ۲۱۳

بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى۔

حدیث نمبر ۱۵۳:

حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے ہے۔

(۲۵)

عَلِيٌّ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ يُحِبَّانِهِ

اللہ تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ اور حضرت علی ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں:

۱۵۴۔ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَهُ ، وَخَلَّفَهُ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيهِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: أَتُخَلِّفُنِيْ مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ ؟ قَالَ: يَا عَلِيُّ ! أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى ؟ إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِيْ۔ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ فَتَطَاوَلْنَا لَهَا ۔ فَقَالَ: ادْعُوْا لِيْ عَلِيًّا۔ فَأُوْتِيَ بِهِ أَرْمَدَ ،فَبَصَقَ فِيْ عَيْنَيْهِ، وَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ، فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

وَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ : (نَدْعُ أَبْنَاءَ نَا وَأَبْنَائَكُمْ)[۳۔آل عمران ۶۱]دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيًّا وَّفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّحُسَيْنًا ، فَقَالَ اللّٰهُمَّ! هٰؤُلَاءِ أَهْلِيْ۔

حدیث نمبر ۱۵۴:

حضرت عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا۔ اور آپ ﷺ نے بعض جنگوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کیا آپ ﷺ مجھے عورتوں اور بچوں کے پاس چھوڑ کر جا رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اے علی کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی مگر میرے بعد نبوۃ نہیں ہے

(۱۵٤)أخرجه الامام احمد فى المسند ۱/۱۸۵

اور میں نے آپ ﷺ کو خیبر کے دن فرماتے ہوئے سنا میں جھنڈا اس شخص کو عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس شخص سے محبت کرتے ہیں پس ہم سب اس کی خواہش کرنے لگے آپ ﷺ نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ کو بلاؤ پس ان کو لایا گیا اس حال میں کہ ان کی آنکھیں بہہ رہی تھیں آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب مبارک ڈالا اور جھنڈا ان کو تھما دیا پس اللہ نے ان کو فتح عطاء فرمائی ۔اور جب یہ آیت نازل ہوئیں ۔تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ اور ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں (۳ آل عمران ۔۶۱) رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی، فاطمہ، حسن، حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور فرمایا اے اللہ یہ میرے اھل بیت ہیں۔

(۲۶)

أَنْتَ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْكَ

اے علی تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں

۱۵۵ ۔ وَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّی وَأَنَا مِنْكَ۔

حدیث نمبر ۱۵۵:

نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔

۱۵۶ ۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَيْشًا، وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِیْ طَالِبٍ۔ فَمَضٰی فِی السَّرِيَّةِ۔ فَأَصَابَ جَارِيَةً ۔ فَأَنْكَرُوْا عَلَيْهِ۔ وَتَعَاقَدَ أَرْبَعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا: إِذَا لَقِيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَخْبَرْنَا بِمَا صَنَعَ عَلِيٌّ ۔ وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ إِذَا رَجَعُوْا مِنَ السَّفَرِ بَدَؤُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَسَلَّمُوْا عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا اِلٰی رِحَالِهِمْ۔

فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ سَلَّمُوْا عَلَی النَّبِیِّ ﷺ ۔ فَقَالَ أَحَدُ الْاَرْبَعَةِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ

(۱۵۵) أخرجه البخاری فی کتاب فضائل أصحاب النبی ﷺ

(۱۵۶) أخرجه الترمذی فی کتاب المناقب ۶۳۲/۵

اللّٰهِ ! أَلَمْ تَرَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ صَنَعَ كَذَا وَكَذَا ؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔

ثُمَّ قَامَ الثَّانِيْ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ۔

ثُمَّ قَامَ الثَّالِثُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ۔

ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ فَقَالَ مِثْلَ مَاقَالُوْا۔ فَأَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَالْغَضَبُ يُعْرَفُ فِيْ وَجْهِهِ، فَقَالَ: مَاتُرِيْدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ ؟ مَا تُرِيْدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ ؟ أَنَّ عَلِيًّا مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُ۔ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِيْ۔

حدیث نمبر ۱۵۶:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس پر امیر مقرر کیا پس وہ چھوٹا سا لشکر لے کر جنگ میں گئے آپ رضی اللہ عنہ نے مال غنیمت سے ایک لونڈی لے لی تو لوگوں کو یہ بات ناگوار گزری اصحاب رسول اللہ ﷺ سے چار نے یہ ارادہ کر لیا جب ہم رسول اللہ ﷺ سے ملیں گے آپ کو اس کی خبر دیں گے جو علی رضی اللہ عنہ نے کیا۔ اور مسلمان جب سفر سے واپس لوٹتے پہلے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر آپ کو سلام کرتے پھر اپنے گھروں کو جاتے جب یہ لشکر جنگ سے واپس آیا تو نبی ﷺ کو سلام کیا۔ پھر ان چار میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ نہیں دیکھتے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو انہوں ایسے ایسے کیا؟ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ پھر دوسرا کھڑا ہوا اس نے بھی ایسے ہی کیا آپ ﷺ نے اس سے بھی منہ پھیر لیا پھر تیسرا کھڑا ہوا اس نے بھی ایسے ہی کیا آپ ﷺ نے اس سے بھی منہ پھیر لیا پھر چوتھا کھڑا ہوا اس نے بھی وہی کیا جو انہوں نے کہا۔ رسول اللہ ﷺ متوجہ ہوئے اور آپ ﷺ کے چہرے سے غصے کے آثار نظر آ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم کیا چاہتے ہو علی سے؟ تم کیا چاہتے ہو علی سے؟ بیشک علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور میرے بعد وہ ہر مومن کا ولی ہے۔

۱۵۷۔ عَنِ الْبَرَّاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَنْتَ مِنِّيْ

(۱۵۷)أخرجه الترمذي في كتاب المناقب ٦٣٥/٥

وَأَنَا مِنْكَ۔

حدیث نمبر ۱۵۷:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو فرمایا تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔

۱۵۸۔ عَنْ حَبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ عَلِيٌّ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُ۔ وَلَا يُؤَدِّيْ عَنِّيْ إِلَّا عَلِيٌّ۔

حدیث نمبر ۱۵۸:

حضرت حبشی بن جنادۃ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور میری طرف سے علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی حق ادا نہیں کر سکتا۔

۱۵۹۔ عَنْ حَبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ (وَكَانَ قَدْ شَهِدَ يَوْمَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ) قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيٌّ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُ۔ وَلَا يُؤَدِّيْ عَنِّيْ إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَقْضِ عَنِّيْ دَيْنِيْ، إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

حدیث نمبر ۱۵۹:

حضرت حبشی بن جنادۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں (یہ حجۃ الوداع کے دن حاضر تھے) کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ اور نہیں کوئی حق ادا کر سکتا میری طرف سے سوائے میرے یا علی رضی اللہ عنہ کے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ میری طرف سے میرا قرض سوائے میرے یا علی کے کوئی نہیں ادا کر سکتا۔

۱۶۰۔ عَنْ حَبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ السَّلُوْلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ۔ عَلِيٌّ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُ۔ وَلَا يُؤَدِّيْ عَنِّيْ إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ۔

---

(۱۵۸) أخرجه: ابن ماجه في المقدمه برقم الحديث ۱۱۹

(۱۵۹) أخرجه الامام احمد في المسند ۱۶٤/٤

(۱٦۰) أخرجه الامام احمد في المسند ۱٦٥/٤

حدیث نمبر ۱۶۰:

حضرت حبشی بن جنادۃ السلولی بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا علی رضی اللہ عنہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں میری طرف سے میرا حق سوائے میرے یا علی کے کوئی نہیں ادا کر سکتا۔

۱۶۱ـ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُسَامَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: اجْتَمَعَ جَعْفَرٌ وَّعَلِيٌّ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ۔ فَقَالَ جَعْفَرٌ: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ـ وَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ زَيْدٌ: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ۔

فَقَالُوا: إِنْطَلِقُوا بِنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ حَتّٰى نَسْأَلَهُ۔

فَقَالَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ: فَجَاؤُوا يَسْتَأْذِنُونَهُ ـ فَقَالَ اخْرُجْ فَانْظُرْ مَنْ هٰؤُلَآءِ۔

فَقُلْتُ: هٰذَا جَعْفَرٌ وَّعَلِيٌّ وَّزَيْدٌ (مَا أَقُولُ: أَبِي)

قَالَ- ائْذَنْ لَّهُمْ ـ وَدَخَلُوا- فَقَالُوا: مَنْ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: فَاطِمَةُ۔

قَالُوا: نَسْأَلُكَ عَنِ الرِّجَالِ- قَالَ أَمَّا أَنْتَ ،يَا جَعْفَرُ! فَأَشْبَهَ خَلْقُكَ خَلْقِي وَأَشْبَهَ خُلُقِي خُلُقَكَ، وَأَنْتَ مِنِّي وَشَجَرَتِي-وَأَمَّا أَنْتَ يَا عَلِيُّ فَخَتَنِي وَأَبُو وَلَدَيَّ ، وَأَنَا مِنْكَ وَأَنْتَ مِنِّي- وَأَمَّا أَنْتَ يَازَيْدُ ! فَمَوْلَايَ، وَمِنِّي وَإِلَيَّ ، وَأَحَبُّ الْقَوْمِ إِلَيَّ۔

حدیث نمبر ۱۶۱:

حضرت محمد بن اسامہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضرت جعفر، علی اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم اکٹھے ہوئے پس حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا میں تم سے زیادہ رسول اللہ کو محبوب ہوں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا میں زیادہ محبوب ہوں اور حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ تم سے زیادہ مجھے محبوب رکھتے ہیں ۔انہوں نے کہا آؤ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر پوچھتے ہیں حضرت اسامہ بن زید کہتے ہیں پس وہ آئے انہوں نے اجازت چاہی ۔آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ دیکھو یہ کون ہیں میں نے کہا یہ جعفر، علی اور زید رضی اللہ عنہم ہیں

(۱۶۱)أخرجه الامام احمد في المسند ٥/٢٠٤

آپ ﷺ نے فرمایا ان کو بلالاؤ۔ وہ حاضر ہوئے اور کہا آپ ﷺ کو کون زیادہ محبوب ہے آپ ﷺ نے فرمایا فاطمہ رضی اللہ عنہا۔ انہوں نے کہا ہم مردوں کے بارے پوچھ رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اے جعفر جہاں تک تیری بات ہے تو صورت اور اخلاق میں میرے زیادہ مشابہ ہے اور تو میرے خاندان سے ہے اور اے علی جہاں تک تیری بات ہے تو میرا داماد اور میرے دو بیٹوں (یعنی حسن، حسین) کا باپ ہے اور میں تجھ سے ہوں تو مجھ سے ہے اور اے زید جہاں تک تیری بات ہے تو میرا بیٹا ہے اور مجھ سے ہے اور ساری قوم سے زیادہ محبوب ہے۔

(۲۷)

عَلِيٌّ وَّلِيُّ النَّبِيِّ ﷺ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة

حضرت علی دنیا اور آخرت میں رسول اللہ ﷺ کے ولی ہیں۔

۱۶۲۔ عَنْ عَمْرِ بْنِ مَيْمُوْنَةَ قَالَ: اِنِّي لَجَالِسٌ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، تِسْعَةُ رَهْطٍ فَقَالُوْا: يَا اَبَا عَبَّاسٍ! اِمَّا اَنْ تَقُوْمَ مَعَنَا وَاِمَّا اَنْ يَخْلُوْنَا هٰؤُلَاءِ، قَالَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بَلْ اَقُوْمُ مَعَكُمْ۔ قَالَ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ صَحِيْحٌ، قَبْلَ اَنْ يَّعْمٰى۔ قَالَ فَابْتَدَؤُا فَتَحَدَّثُوْا، فَلَا نَدْرِيْ مَا قَالُوْا۔

قَالَ، فَجَاءَ يَنْفُضُ ثَوْبَهُ وَيَقُوْلُ: اُفٍّ وَتُفٍّ! وَقَعُوْا فِيْ رَجُلٍ لَهُ عَشْرٌ۔ وَقَعُوْا فِيْ رَجُلٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ لَاَبْعَثَنَّ رَجُلًا لَا يُخْزِيْهُ اللّٰهُ اَبَدًا، يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ۔ قَالَ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا مَنِ اسْتَشْرَفَ۔ قَالَ اَيْنَ عَلِيٌّ؟ قَالُوْا: هُوَ فِي الرَّحْلِ يَطْحَنُ۔ قَالَ وَمَا كَانَ اَحَدُكُمْ لِيَطْحَنَ!

قَالَ فَجَاءَ، وَهُوَ اَرْمَدُ لَا يَكَادُ يُبْصِرُ۔ قَالَ فَنَفَثَ فِيْ عَيْنَيْهِ، ثُمَّ هَزَّ الرَّايَةَ ثَلَاثًا، فَاَعْطَاهَا اِيَّاهُ، فَجَاءَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ۔

قَالَ: ثُمَّ بَعَثَ فُلَانًا بِسُوْرَةِ التَّوْبَةِ۔ فَبَعَثَ عَلِيًّا خَلْفَهُ فَاَخَذَهَا مِنْهُ، قَالَ لَا

(۱۶۲) اخرجه الامام احمد فی المسند ۱/۳۳۰

يَذْهَبُ بِهَا إِلَّا رَجُلٌ مِّنِّيْ وَأَنَا مِنْهُ۔

قَالَ وَقَالَ لِبَنِيْ عَمِّهٖ أَيُّكُمْ يُوَالِيْنِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَ وَعَلِيٌّ مَعَهُ جَالِسٌ، فَأَبَوْا۔ فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أُوَالِيْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔ قَالَ أَنْتَ وَلِيِّيْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔ قَالَ فَتَرَكَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَقَالَ أَيُّكُمْ يُوَالِيْنِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ فَأَبَوْا قَالَ: فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أُوَالِيْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔ فَقَالَ أَنْتَ وَلِيِّيْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔ قَالَ: وَكَانَ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ خَدِيْجَةَ۔ قَالَ: وَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَوْبَهُ فَوَضَعَهُ عَلٰى عَلِيٍّ وَّفَاطِمَةَ وَحَسَنٍ وَّحُسَيْنٍ فَقَالَ، إِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا○ [الاحزاب۔ ۳۳]

قَالَ: وَشَرَى عَلِيٌّ نَفْسَهُ۔ لَبِسَ ثَوْبَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ نَامَ مَكَانَهُ۔ قَالَ: وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَرْمُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَجَاءَ أَبُوْ بَكْرٍ وَعَلِيٌّ نَائِمٌ۔ قَالَ وَأَبُوْ بَكْرٍ يَحْسَبُ أَنَّهُ نَبِيُّ اللّٰهِ۔ قَالَ فَقَالَ: يَانَبِيَّ اللّٰهِ! قَالَ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَدِ انْطَلَقَ نَحْوَ بِئْرِ مَيْمُوْنٍ، فَأَدْرِكْهُ۔ قَالَ فَانْطَلَقَ أَبُوْ بَكْرٍ فَدَخَلَ مَعَهُ الْغَارَ۔ قَالَ: وَجَعَلَ عَلِيٌّ يُرْمٰى بِالْحِجَارَةِ كَمَا كَانَ يُرْمٰى نَبِيُّ اللّٰهِ، وَهُوَ يَتَضَوَّرُ۔ قَدْ لَفَّ رَأْسَهُ فِي الثَّوْبِ لَا يُخْرِجُهُ، حَتّٰى أَصْبَحَ۔ ثُمَّ كَشَفَ عَنْ رَأْسِهٖ، فَقَالُوْا: إِنَّكَ لَلَئِيْمٌ۔ كَانَ صَاحِبُكَ نَرْمِيْهِ فَلَا يَتَضَوَّرُ وَأَنْتَ تَتَضَوَّرُ۔ وَقَدِ اسْتَنْكَرْنَا ذٰلِكَ۔

قَالَ: وَخَرَجَ بِالنَّاسِ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ، قَالَ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: أَخْرُجُ مَعَكَ؟ فَقَالَ لَهُ نَبِيُّ اللّٰهِ۔ لَا، فَبَكٰى عَلِيٌّ۔ فَقَالَ لَهُ أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى، إِلَّا أَنَّكَ لَسْتَ بِنَبِيٍّ، إِنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ أَنْ أَذْهَبَ إِلَّا وَأَنْتَ خَلِيْفَتِيْ۔

قَالَ: وَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْتَ وَلِيِّيْ فِيْ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِيْ۔ وَقَالَ سُدُّوْا أَبْوَابَ الْمَسْجِدِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ فَقَالَ فَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ جُنُبًا، وَهُوَ طَرِيْقُهُ، لَيْسَ لَهُ

طَرِيقٍ غَيْرِهٖ۔

قَالَ: وَقَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَإِنَّ مَوْلَاهُ عَلِيٌّ۔

قَالَ: وَأَخْبَرَنَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ أَنَّهُ قَدْ رَضِيَ عَنْهُمْ، عَنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ، فَعَلِمَ مَافِي قُلُوبِهِمْ۔ هَلْ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَخِطَ عَلَيْهِمْ بَعْدُ؟ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعُمَرَ، حِينَ قَالَ لَهُ ائْذَنْ لِي فَلَأَضْرِبْ عُنُقَهُ يَعْنِي "حَاطِبَ بْنَ أَبِي بَلْتَعَةَ" وَكَانَ أَرْسَلَ إِلَى الْمُشْرِكِيْنَ بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ الرَّسُوْلِ ﷺ قَالَ "أَوَ كُنْتَ فَاعِلًا وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ۔

حدیث نمبر۱۶۲:

حضرت عمرو بن میمونہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے پاس تقریباً نو افراد آئے انہوں نے کہا اے ابو عباس! آپ ہمارے ساتھ آجائیں یا ہم یہاں تنہائی میں بات کرنا چاہتے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ہی تمھارے ساتھ چلتا ہوں۔ عمرو بن میمونہ نے کہا یہ ابن عباس کے نابینا ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے جب آپ تندرست تھے۔ پس وہ لوگ اٹھ کے چلے گئے انہوں نے کچھ باتیں کیں ہم نہیں جانتے انہوں نے کیا کہا تھوڑی دیر بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنے کپڑے جھاڑتے ہوئے آئے اور کہنے لگے اف، تف یہ لوگ ایسے آدمی میں عیب نکال رہے ہیں جسے دس خوبیاں حاصل تھیں یہ لوگ ایسے آدمی کی عزت کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں جس کے متعلق نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اب میں ایک ایسے شخص کو (جنگ کیلئے) بھیجوں گا جسے اللہ کبھی رسوا نہیں کرے گا اور وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔ اس اعزاز کو پانے کے لیے لوگ اس کی تمنا کرنے لگے لیکن نبی ﷺ نے فرمایا علی کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا وہ چکی میں آٹا پیس رہے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی آٹا کیوں نہیں پیستا؟ پھر نبی ﷺ ان کے پاس آئے تو انہیں آشوب چشم کا مرض لاحق تھا گویا انہیں کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا نبی ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دھن لگایا اور تین مرتبہ جھنڈا ہلا کر ان کے حوالے کر دیا اور وہ ام

المؤمنین حضرت صفیہ بنت حیی کو لانے کا سبب بن گئے۔

ایک مرتبہ نبی ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سورہ توبہ کا اعلان کرنے کے لیے مکہ مکرمہ روانہ فرمایا، بعد میں ان کے پیچھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی روانہ کر دیا۔ انہوں نے اس خدمت کی ذمہ داری سنبھال لی اور نبی ﷺ نے فرمایا یہ پیغام ایسا تھا جسے کوئی ایسا شخص ہی پہنچا سکتا تھا جس کا مجھ سے قریبی رشتہ داری کا تعلق ہو اور میرا اس سے تعلق ہو۔

ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اپنے چچازاد بھائیوں سے فرمایا تم میں سے دنیا و آخرت میں کون میرے ساتھ موالات کرتا ہے؟ اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما تھے، باقی سب نے انکار کر دیا لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کہنے لگے، میں آپ ﷺ کے ساتھ دینا و آخرت کی موالات قائم کرتا ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا تم دنیا و آخرت میں میرے دوست ہو اس کے بعد نبی ﷺ دوبارہ ان میں سے ایک آدمی کی طرف متوجہ ہوئے اور یہی صورت دوبارہ پیش آئی۔

اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد لوگوں میں سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک کپڑا لا کر حضرت علی، فاطمہ، حسن، حسین رضی اللہ عنہم پر ڈالا اور فرمایا: اے اھل بیت! اللہ تم سے گندگی کو دور کرنا اور تمہیں خوب پاک کرنا چاہتا ہے۔

راوی کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا آپ بیچ دیا تھا۔ انہوں نے نبی ﷺ کا لباس شب ہجرت زیب تن کیا اور نبی ﷺ کی جگہ پر سو گئے۔ مشرکین اس وقت نبی ﷺ پر تیروں کی بوچھاڑ کر رہے تھے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وہاں آئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سوئے ہوئے تھے، لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ یہ سمجھ رہے تھے کہ یہ نبی ﷺ لیٹے ہوئے ہیں اس لیے وہ کہنے لگے اے اللہ کے نبی ﷺ! ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منہ سے کپڑا ہٹا کر فرمایا، نبی ﷺ بئر میمون کی طرف گئے ہیں آپ انہیں وہاں جا کر ملیں چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ چلے گئے اور نبی ﷺ کے ساتھ غار میں داخل میں ہو گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر اسی طرح پتھروں کی بوچھاڑ ہو رہی تھی جیسے نبی ﷺ پر ہوئی تھی اور وہ تکلیف میں تھے انہوں نے اپنا سر کپڑے میں لپیٹ رکھا تھا صبح

تک انہوں نے سر باہر نہیں نکالا جب انہوں نے اپنے سر سے کپڑا ہٹایا تو قریش کے لوگ کہنے لگے تم تو بڑے کمینے ہو (معاذ اللہ) ہم تمھارے ساتھی پر پتھر برسا رہے تھے اور ان کی جگہ تمہیں نقصان پہنچ رہا تھا اور ہمیں یہ بات اچھی نہیں لگی۔

ایک مرتبہ نبی ﷺ لوگوں کو لے کر غزوہ تبوک کے لیے نکلے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا میں بھی آپ کے ساتھ چلوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ اس پر وہ رو پڑے، نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی فرق یہ ہے کہ تم نبی نہیں ہو۔ میرا جانا زیادہ مناسب ہے اور تم میرے نائب ہو اور نبی ﷺ نے فرمایا تم ہر مومن کے بارے میرے دوست ہو۔

اور مسجد نبوی ﷺ کے تمام دروازے بند کر دیئے گئے سوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے، چنانچہ وہ مسجد میں حالت جنابت میں بھی داخل ہو جاتے تھے کیونکہ ان کا اس کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہ تھا۔

نیز نبی ﷺ نے فرمایا ''جس کا میں مولیٰ ہوں اس کا علی بھی مولیٰ ہے'' اور اللہ نے ہمیں قرآن پاک میں بتایا ہے کہ وہ ان سے راضی ہو چکا ہے یعنی اصحاب شجرہ سے (بیعت رضوان کرنے والوں سے) اور ان کے دلوں میں جو کچھ ہے اللہ سب جانتا ہے کیا بعد میں کبھی اللہ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ وہ ان سے ناراض ہو گیا ہے۔

ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ نے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے متعلق عرض کیا کہ مجھے اجازت دیجیے میں اس کی گردن اڑا دوں تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کیا تم واقعی ایسا کر سکتے ہو؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ نے اہل بدر کے بارے میں فرمایا تم جو مرضی عمل کرتے رہو (میں نے تمہیں معاف کر دیا) اور حضرت علی بھی اہل بدر سے تھے۔

(۲۸)...... أَنْتَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِيْ

حضور ﷺ کا فرمان ''اے علی میرے بعد تو ہر مومن کی ولی ہے''

۱۶۳۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَيْشًا، وَاسْتَعْمَلَ

(۱۶۳) أخرجه الترمذی فی کتاب المناقب وقد سبق برقم ۱۴۶

عَلَيْهِمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ۔ فَمَضَى فِي السَّرِيَّةِ۔ فَأَصَابَ جَارِيَةً ۔ فَأَنْكَرُوا عَلَيْهِ۔ وَتَعَاقَدَ أَرْبَعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا: إِذَا لَقِينَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَخْبَرْنَا بِمَا صَنَعَ عَلِيٌّ ۔ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِذَا رَجَعُوا مِنَ السَّفَرِ بَدَءُوا بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفُوا إِلَى رِحَالِهِمْ۔

فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ سَلَّمُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ۔ فَقَامَ أَحَدُ الْأَرْبَعَةِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ! أَلَمْ تَرَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ صَنَعَ كَذَا وَكَذَا ؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔

ثُمَّ قَامَ الثَّانِي فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ۔

ثُمَّ قَامَ الثَّالِثُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ ۔

ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالُوا۔ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ، وَالْغَضَبُ يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ: مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ ؟ مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ ؟ إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ۔ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي۔

حدیث نمبر۱۶۳:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس پر امیر مقرر کیا پس وہ چھوٹا سا لشکر لے کر جنگ میں گئے آپ رضی اللہ عنہ نے مال غنیمت سے ایک لونڈی لے لی تو لوگوں کو یہ بات ناگوار گزری اصحاب رسول اللہ ﷺ سے چار نے یہ ارادہ کر لیا جب ہم رسول اللہ ﷺ سے ملیں گے آپ کو اس کی خبر دیں گے جو علی رضی اللہ عنہ نے کیا۔ اور مسلمان جب سفر سے واپس لوٹتے تو پہلے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر آپ کو سلام کرتے پھر اپنے گھروں کو جاتے۔ جب یہ لشکر جنگ سے واپس آیا نبی ﷺ کو سلام کیا۔ پس ان چار میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ دیکھیں ذرا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ایسے ایسے کیا؟ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ پھر دوسرا کھڑا ہوا اس نے بھی ایسے ہی کہا آپ ﷺ نے اس سے بھی منہ پھیر لیا پھر تیسرا کھڑا ہوا اس نے بھی ایسے ہی کہا آپ ﷺ نے اس

سے بھی منہ پھیر لیا پھر چوتھا کھڑا ہوا اس نے بھی وہی کہا جو انہوں نے کہا۔ رسول اللہ ﷺ متوجہ ہوئے اور آپ ﷺ کے چہرے سے غصے کے آثار نظر آ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم کیا چاہتے ہو علی سے؟ تم کیا چاہتے ہو علی سے؟ بیشک علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور میرے بعد وہ ہر مومن کا ولی ہے۔

۱۶۴۔ عَنْ عَمْرِ بْنِ مَيْمُوْنَةَ قَالَ: اِنِّيْ لَجَالِسٌ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، تِسْعَةُ رَهْطٍ فَقَالُوْا: يَا اَبَا عَبَّاسٍ! اِمَّا اَنْ تَقُوْمَ مَعَنَا وَاِمَّا اَنْ يَخْلُوْنَا هٰؤُلَاءِ، قَالَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بَلْ اَقُوْمُ مَعَكُمْ۔ قَالَ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ صَحِيْحٌ، قَبْلَ اَنْ يَّعْمٰى۔ قَالَ فَابْتَدَؤُا فَتَحَدَّثُوْا، فَلَا نَدْرِيْ مَا قَالُوْا۔

قَالَ، فَجَاءَ يَنْفُضُ ثَوْبَهُ وَيَقُوْلُ: اُفٍّ وَتُفٍّ! وَقَعُوْا فِيْ رَجُلٍ لَهُ عَشْرٌ۔ وَقَعُوْا فِيْ رَجُلٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ لَا بْعَثَنَّ رَجُلًا لَا يُخْزِيْهِ اللّٰهُ اَبَدًا، يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ۔ قَالَ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا مَنِ اسْتَشْرَفَ۔ قَالَ اَيْنَ عَلِيٌّ؟ قَالُوْا: هُوَ فِي الرَّحْلِ يَطْحَنُ۔ قَالَ وَمَا كَانَ اَحَدُكُمْ لِيَطْحَنَ!

قَالَ فَجَاءَ، وَهُوَ اَرْمَدُ لَا يَكَادُ يُبْصِرُ۔ قَالَ فَنَفَثَ فِيْ عَيْنَيْهِ، ثُمَّ هَزَّ الرَّايَةَ ثَلَاثًا، فَاَعْطَاهَا اِيَّاهُ، فَجَاءَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ۔

قَالَ: ثُمَّ بَعَثَ فُلَانًا بِسُوْرَةِ التَّوْبَةِ۔ فَبَعَثَ عَلِيًّا خَلْفَهُ فَاَخَذَهَا مِنْهُ، قَالَ لَا يَذْهَبُ بِهَا اِلَّا رَجُلٌ مِّنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ۔

قَالَ: وَقَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَاِنَّ مَوْلَاهُ عَلِيٌّ۔

قَالَ: وَاَخْبَرَنَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ اَنَّهُ قَدْ رَضِيَ عَنْهُمْ، عَنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ، فَعَلِمَ مَافِيْ قُلُوْبِهِمْ۔ هَلْ حَدَّثَنَا اَنَّهُ سَخِطَ عَلَيْهِمْ بَعْدُ؟ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعُمَرَ، حِيْنَ قَالَ لَهُ ائْذَنْ لِيْ فَلَاَضْرِبْ عُنُقَهُ يَعْنِيْ "حَاطِبَ بْنَ اَبِيْ بَلْتَعَةَ" وَكَانَ اَرْسَلَ

---

(۱٦٤) أخرجه الإمام احمد في المسند ۱/۳۳۰

اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ الرَّسُوْلِ ﷺ قَالَ " أَوَ كُنْتَ فَاعِلاً وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ اِلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ،

حدیث نمبر ۱۶۴:

حضرت عمرو بن میمونہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے پاس تقریباً نو افراد آئے انہوں نے کہا اے ابو عباس! آپ ہمارے ساتھ آ جائیں یا ہم یہاں تنہائی میں بات کرنا چاہتے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ہی تمھارے ساتھ چلتا ہوں۔ عمرو بن میمونہ نے کہا یہ ابن عباس کے نابینا ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے جب آپ تندرست تھے۔ پس وہ لوگ اٹھ کے چلے گئے انہوں نے کچھ باتیں کیں ہم نہیں جانتے انہوں نے کیا کہا تھوڑی دیر بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنے کپڑے جھاڑتے ہوئے آئے اور کہنے لگے اف، تف یہ لوگ ایسے آدمی میں عیب نکال رہے ہیں جسے دس خوبیاں حاصل تھیں یہ لوگ ایسے آدمی کی عزت کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں جس کے متعلق نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اب میں ایک ایسے شخص کو (جنگ کیلئے) بھیجوں گا جسے اللہ کبھی رسوا نہیں کرے گا اور وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔ اس اعزاز کو پانے کے لیے لوگ اس کی تمنا کرنے لگے لیکن نبی ﷺ نے فرمایا علی کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا وہ چکی میں آٹا پیس رہے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی آٹا کیوں نہیں پیستا؟ پھر نبی ﷺ ان کے پاس آئے تو انہیں آشوب چشم کا مرض لاحق تھا گویا انہیں کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا نبی ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دھن لگایا اور تین مرتبہ جھنڈا ہلا کر ان کے حوالے کر دیا اور وہ ام المومنین حضرت صفیہ بنت حیی کو لانے کا سبب بن گئے۔

ایک مرتبہ نبی ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سورۂ توبہ کا اعلان کرنے کے لیے مکہ مکرمہ روانہ فرمایا، بعد میں ان کے پیچھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی روانہ کر دیا۔ انہوں نے اس خدمت کی ذمہ داری سنبھال لی اور نبی ﷺ نے فرمایا یہ پیغام ایسا تھا جسے کوئی ایسا شخص ہی پہنچا سکتا تھا جس کا مجھ سے قریبی رشتہ داری کا تعلق ہو اور میرا اس سے تعلق ہو۔

ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اپنے چچازاد بھائیوں سے فرمایا تم میں سے دنیا وآخرت میں کون میرے ساتھ موالات کرتا ہے؟ اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما تھے، باقی سب نے انکار کر دیا لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کہنے لگے، میں آپ علیہ السلام کے ساتھ دینا وآخرت کی موالات قائم کرتا ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا تم دنیا وآخرت میں میرے دوست ہو اس کے بعد نبی ﷺ دوبارہ ان میں سے ایک آدمی کی طرف متوجہ ہوئے اور یہی صورت دوبارہ پیش آئی۔

نیز نبی ﷺ نے فرمایا ''جس کا میں مولی ہوں اس کا علی بھی مولی ہے'' اور اللہ نے ہمیں قرآن پاک میں بتایا ہے کہ وہ ان سے راضی ہو چکا ہے یعنی اصحاب شجرہ سے (بیعت رضوان کرنے والوں سے) اور ان کے دلوں میں جو کچھ ہے اللہ سب جانتا ہے کیا بعد میں کبھی اللہ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ وہ ان سے ناراض ہو گیا ہے۔

ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ نے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے متعلق عرض کیا کہ مجھے اجازت دیجیے میں اس کی گردن اڑا دوں تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کیا تم واقعی ایسا کر سکتے ہو؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ نے اھل بدر کے بارے میں فرمایا تم جو مرضی عمل کرتے رہو (میں نے تمہیں معاف کر دیا اور حضرت علی بھی اہل بدر سے تھے۔)

۱۶۵۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَرِيَّةً، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔ فَأَحْدَثَ شَيْئًا فِيْ سَفَرِهِ۔ فَتَعَاقَدَ أَرْبَعَةٌ مِّنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ أَنْ يَّذْكُرُوْا أَمْرَهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔قَالَ عِمْرَانُ: وَكُنَّا إِذَا قَدِمْنَا مِنْ سَفَرٍ بَدَأْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ۔

قَالَ: فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ۔ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، أَنَّ عَلِيًّا فَعَلَ كَذَا وَكَذَا۔ فَأَعْرَضَ عَنْهُ۔

ثُمَّ قَامَ الثَّانِيْ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ان عليا فعل كذا و كذا۔ فاعرض عنه۔

(۱۶۵) أخرجه الامام احمد في المسند ٤/ ٣٧

ثُمَّ قَامَ الثَّالِثُ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ، أَنَّ عَلِيًّا فَعَلَ كَذَا وَكَذَا ـ فَأَعْرَضَ عَنْهُ۔

ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنَّ عَلِيًّا فَعَلَ كَذَا وَكَذَا: قَالَ: فَأَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الرَّابِعِ ، وَقَدْ تَغَيَّرَ وَجْهُهٗ ، فَقَالَ دُعُوْا عَلِيًّا ، دُعُوْا عَلِيًّا ـ اِنَّ عَلِيًّا مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُ۔ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِيْ۔

حدیث نمبر ۱۶۵:

حضرت عمران بن حصین بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے جنگ کے لیے ایک لشکر بھیجا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کا امیر بنایا۔ ان کو سفر میں کوئی حادثہ لاحق ہوا پس اصحاب محمد ﷺ میں سے چار نے ارادہ کیا کہ اس امر کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کریں گے حضرت عمران بن حصین کہتے ہیں جب ہم کسی سفر سے واپس آتے پہلے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سلام کرتے راوی کہتے ہیں جب وہ آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو ان میں سے ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا یارسول اللہ ﷺ علی نے ایسے ایسے کیا ہے۔ آپ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا پھر دوسرا کھڑا ہوا اس نے کہا یارسول اللہ ﷺ علی نے ایسے ایسے کیا ہے۔ آپ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا پھر تیسرا کھڑا ہوا اس نے کہا یارسول اللہ ﷺ علی نے ایسے ایسے کیا ہے۔ آپ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا پھر چوتھا کھڑا ہوا اس نے کہا یارسول اللہ ﷺ علی نے ایسے ایسے کیا ہے۔ آپ ﷺ چوتھے کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا علی کو چھوڑ دو علی کو چھوڑ دو بے شک علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور میرے بعد وہ ہر مومن کا ولی ہیں۔

۱۶۶ ـ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ ، بُرَيْدَةَ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْثَيْنِ اِلَى الْيَمَنِ۔ عَلٰى أَحَدِهِمَا عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ وَعَلَى الْاٰخَرِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ ـ فَقَالَ: إِذَا الْتَقَيْتُمْ فَعَلِيٌّ عَلَى النَّاسِ ـ وَإِنِ افْتَرَقْتُمَا فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْكُمَا عَلٰى جُنْدِهٖ۔

وَقَالَ لِبَنِيْ عَمِّهٖ ـ أَيُّكُمْ يُوَالِيْنِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔؟

(۱۶۶) أخرجه الامام احمد في المسند ۳۵۶/۵

قَالَ : وَعَلِيٌّ مَعَهُ جَالِسٌ ۔ فَأَبَوْا ۔ فَقَالَ عَلِيٌّ : أَنَا أُوَالِيكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَ : أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَ فَتَرَكَهُ ۔ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَقَالَ: أَيُّكُمْ يُوَالِيْنِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْآ خِرَةِ ؟ فَأَبَوْا ۔

قَالَ، فَقَالَ عَلِيٌّ : أَنَا أُوَالِيكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۔ فَقَالَ: أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۔

قَالَ: وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النَّاسِ، بَعْدَ خَدِيجَةَ ۔

قَالَ: وَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَوْبَهُ فَوَضَعَهُ عَلَى عَلِيٍّ وَّفَاطِمَةَ وَحَسَنٍ وَّحُسَيْنٍ فَقَالَ ، إِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ٥ [الاحزاب ۔ ٣٣]

قَالَ: وَشَرَى عَلِيٌّ نَفْسَهُ ۔ لَبِسَ ثَوْبَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ نَامَ مَكَانَهُ ۔ قَالَ: وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَرْمُوْنَ النَّبِيَّ ﷺ فَجَاءَ أَبُوْ بَكْرٍ وَعَلِيٌّ نَائِمٌ ۔ قَالَ وَأَبُوْ بَكْرٍ يَحْسَبُ أَنَّهُ نَبِيُّ اللّٰهِ ۔ قَالَ فَقَالَ : يَانَبِيَّ اللّٰهِ! قَالَ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ : إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَدِ انْطَلَقَ نَحْوَ بِئْرِ مَيْمُوْنٍ ، فَأَدْرَكَهُ ۔ قَالَ فَانْطَلَقَ أَبُوْ بَكْرٍ فَدَخَلَ مَعَهُ الْغَارَ ۔ قَالَ: وَجَعَلَ عَلِيٌّ يُرْمٰى بِالْحِجَارَةِ كَمَا كَانَ يُرْمٰى نَبِيُّ اللّٰهِ ، وَهُوَ يَتَضَوَّرُ ۔ قَدْ لَفَّ رَأْسَهُ بِالثَّوْبِ لَا يُخْرِجُهُ ، حَتّٰى أَصْبَحَ ۔ ثُمَّ كَشَفَ عَنْ رَأْسِهِ، فَقَالُوْا: إِنَّكَ لَلَئِيْمٌ ۔ كَانَ صَاحِبُكَ نَرْمِيْهِ فَلَا يَتَضَوَّرُ وَأَنْتَ تَتَضَوَّرُ ۔ وَقَدِ اسْتَنْكَرْنَا ذٰلِكَ ۔

قَالَ : وَخَرَجَ بِالنَّاسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ ، قَالَ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ : أَخْرُجُ مَعَكَ ؟ فَقَالَ لَهُ نَبِيُّ اللّٰهِ ۔ لَا ، فَبَكٰى عَلِيٌّ ۔ فَقَالَ لَهُ أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى ، إِلَّا أَنَّكَ لَسْتَ بِنَبِيٍّ ، إِنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ أَنْ أَذْهَبَ إِلَّا وَأَنْتَ خَلِيْفَتِيْ ۔

قَالَ: وَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْتَ وَلِيِّيْ فِيْ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِيْ ۔ وَقَالَ سُدُّوْا

اَبْوَابَ الْمَسْجِدِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ فَقَالَ فَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ جُنُبًا ، وَهُوَ طَرِيْقُهُ، لَيْسَ لَهُ طَرِيْقٌ غَيْرُهُ۔

قَالَ: فَلَقِيْنَا بَنِي زَيْدٍ ، مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ۔ فَاقْتَتَلْنَا۔ فَظَهَرَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ، فَقَتَلْنَا الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَيْنَا الذُّرِّيَّةَ۔ فَاصْطَفٰى عَلِيٌّ امْرَأَةً مِنَ السَّبْيِ لِنَفْسِهِ۔

قَالَ بُرَيْدَةُ: فَكَتَبَ مَعِيَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُخْبِرُهُ بِذٰلِكَ فَلَمَّا أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ دَفَعْتُ الْكِتَابَ۔ فَقُرِئَ عَلَيْهِ فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔ فَقُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! هٰذَا مَكَانُ الْعَائِذِ۔ بَعَثْتَنِيْ مَعَ رَجُلٍ، وَأَمَرْتَنِيْ أَنْ أُطِيْعَهُ ، فَفَعَلْتُ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَقَعْ فِيْ عَلِيٍّ ، فَإِنَّهُ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُ۔ وَهُوَ وَلِيُّكُمْ بَعْدِيْ۔ وَإِنَّهُ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّكُمْ بَعْدِيْ۔

حدیث نمبر ١٦٦:

حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے دو لشکر یمن کی طرف بھیجے ان میں سے ایک کا امیر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو اور دوسرے کا امیر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بنایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب تم اکٹھے ہو جاؤ تو علی تم سب کے امیر ہیں اور جب تم جدا ہو جاؤ تم میں سے ہر ایک اپنے لشکر کا امیر ہے۔ آپ ﷺ نے اپنے چچا کے بیٹوں سے فرمایا تم میں سے کون دنیا و آخرت میں میرا ولی ہے راوی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ ہی بیٹھے ہوئے تھے سب نے انکار کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں دنیا و آخرت میں آپ کا والی ہوں آپ ﷺ نے فرمایا تو دنیا و آخرت میں میرا دوست ہے پھر ان کو چھوڑ کر ایک اور آدمی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم میں سے کون دنیا و آخرت میں میرا ولی ہے سب نے انکار کیا تو حضرت علی نے عرض کی میں دنیا و آخرت میں آپ کا ولی ہوں آپ ﷺ نے فرمایا ہاں تو تو دنیا و آخرت میں میرا ولی ہی ہے راوی کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنھا کے بعد سب سے پہلے مسلمان ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے اپنا کپڑا پکڑا پھر حضرت علی، سیدہ فاطمہ اور حسنین کریمین کے اوپر ڈال

کرفرمایا۔ انما یرید اللہ۔ بیشک اللہ تو یہ ہی چاہتا ہے کہ اے اھل بیت وہ تم سے ہر قسم کی ناپاکی کو دور کردے اور تمھیں خوب پاک کردے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا آپ فروخت کردیا انہوں نے نبی ﷺ کا لباس پہنا پھر ان کی جگہ سو گئے مشرکین نبی کریم ﷺ کو قتل کرنا چاہتے تھے پس ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور حضرت علی سو رہے تھے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے گمان کیا کہ اللہ نبی سو رہے ہیں انہوں نے کہا یا نبی ﷺ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اللہ کے نبی تو بئر میمون کی طرف چلے گئے ہیں پس تم جاؤ اور ان سے جا ملو سو ابوبکر چلے اور نبی ﷺ کے ساتھ غار میں داخل ہوئے پس حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پتھر مار گئے جس طرح نبی ﷺ کو مارے جاتے تھے اور وہ تکلیف میں تھے آپ رضی اللہ عنہ اپنے سر کو کپڑے سے چھپا کر لیٹے رہے حتی کہ صبح ہو گئی جب صبح انہوں نے کپڑے سے سر نکالا تو مشرکوں نے کہا تم تو کمینے ہو (معاذ اللہ) ہم تمھارے صاحب پر پتھر برسا رہے تھے اور ان کی جگہ تو تکلیف میں تھا اور ہمیں یہ بات اچھی نہیں لگی۔ راوی نے کہا اور رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک میں لوگوں کے ساتھ نکلے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں بھی آپ کے ساتھ آؤں تو اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا نہیں تو حضرت علی نے رونا شروع ہو گئے آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمھارا میرے ساتھ وہی تعلق ہے ہو جیسا ہارون کا موسی علیہ السلام سے تھا سوائے اس کے کہ تم نبی نہیں ہو مناسب یہی ہے کہ میں جاؤں اور تم میرے خلیفہ بن کر رہو۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا تم میرے بعد ہر مومن کے ولی ہو آپ ﷺ نے فرمایا علی کے دروازے کے سوا مسجد کے سب دروازے بند کر دو راوی کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ حالت جنابت میں بھی مسجد میں آجاتے کیونکہ ان کا اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں تھا راوی کہتے ہیں پس ہم اھل یمن سے زید کے بیٹوں کو ملے ہماری آپس لڑائی ہوئی تو مسلمان مشرکوں پر غالب آ گئے پس ہم نے ان کو قتل کیا اور ان کے بچوں کو چھوڑ دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چھوڑے ہوؤں سے ایک عورت کو اپنے لیے چن لیا حضرت بریدہ کہتے ہیں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ خط لکھ کر مجھے رسول اللہ ﷺ کی طرف اس کی خبر دینے کے لیے بھیجا جب میں نبی ﷺ کے پاس آیا میں نے لکھا ہوا پڑھ کر سنایا۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرے پر غصے کے آثار دیکھے میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ پناہ کی جگہ ہے آپ ﷺ نے

مجھے ایک شخص کے ساتھ بھیجا میں نے اس کے حکم کی اطاعت کی وہی کیا جس کے ساتھ اس نے مجھے بھیجا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دو بے شک وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور وہ میرے بعد تمہارا ولی ہے دو مرتبہ فرمایا۔

١٦٧۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ عَلِيًّا، فی جیش فرأوا منه شيئا فأنكروه فاتفق نفر اربعة وتعاقد أن يخبروا النبي ﷺ بما صنع علي۔

قَالَ عِمْرَانُ وَكُنَّا إِذَا قَدِمْنَا مِنْ سَفَرٍ لَمْ نَأْتِ أَهْلَنَا حَتّٰى نَأْتِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَنَنْظُرَ إِلَيْهِ فَجَآءَ النَّفَرُ الْأَرْبَعَةُ فَقَامَ أَحَدُهُمْ

فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَلَمْ تَرَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ صَنَعَ كَذَا وَكَذَا؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

ثُمَّ قَامَ الثَّانِيْ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ۔

ثُمَّ قَامَ الثَّالِثُ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ۔

ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا لَهُمْ وَلِعَلِيٍّ إِنَّ عَلِيًّا مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِيْ۔

حدیث نمبر ١٦٧:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس پر امیر مقرر کیا پس وہ چھوٹا سا لشکر لے کر جنگ میں گئے آپ رضی اللہ عنہ نے مال غنیمت سے ایک لونڈی لے لی تو لوگوں کو یہ بات ناگوار گزری اصحاب رسول اللہ ﷺ سے چار نے یہ ارادہ کر لیا جب ہم رسول اللہ ﷺ سے ملیں گے آپ کو اس کی خبر دیں گے جو علی رضی اللہ عنہ نے کیا۔ حضرت عمران کہتے ہیں ہم لوگ جب سفر سے واپس آتے تھے تو پہلے رسول اللہ ﷺ کے پاس آتے تھے آپ کی زیارت سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتے اور پھر اپنے گھر والوں

(١٦٧) أخرجه الطيالسي في مسنده ح ٨٢٩

کے پاس جاتے۔ جب یہ لشکر جنگ سے واپس آیا تو ان چار میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ دیکھیں ذرا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ایسے ایسے کیا؟ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ پھر دوسرا کھڑا ہوا اس نے بھی ایسے ہی کہا آپ ﷺ نے اس سے بھی منہ پھیر لیا پھر تیسرا کھڑا ہوا اس نے بھی ایسے ہی کہا آپ ﷺ نے اس سے بھی منہ پھیر لیا پھر چوتھا کھڑا ہوا اس نے بھی ایسا ہی کہا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ لوگ علی سے کیا چاہتے ہیں؟ بیشک علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور میرے بعد وہ ہر مومن کا ولی ہے۔

۱۶۸۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي۔

حدیث نمبر ۱۶۸:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا تو میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے۔

(۲۹)

عَلِيٌّ أَخُو النَّبِيِّ ﷺ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

حضرت علی دنیا اور آخرت میں نبی کریم ﷺ کے بھائی ہیں۔

۱۶۹۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: آخَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَجَآءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ۔ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ آخَيْتَ بَيْنَ أَصْحَابِكَ، وَلَمْ تُوَاخِ بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔

حدیث نمبر ۱۶۹:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کے درمیان مواخات قائم

(۱۶۸) أخرجه الطيالسي في المسند ح ۲۷۵۲

(۱۶۹) أخرجه الترمذي في كتاب المناقب ۵/۶۳۶

کی حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ نے اپنے اصحابہ کے درمیان مواخات قائم کی اور میری کسی سے مواخات قائم نہیں کی ۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا علی تو دنیا و آخرت میں میرا بھائی ہے۔

(۳۰)

اِنَّ الْجَنَّةَ لَتَشْتَاقُ اِلَيْهِ

جنت حضرت علی کی مشتاق ہے۔

۱۷۰۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ الْجَنَّةَ لَتَشْتَاقُ اِلَى ثَلَاثَةٍ: عَلِيٌّ ، وَعَمَّارٌ ، وَسَلْمَانٌ۔

حدیث نمبر ۱۷۰:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک جنت تین لوگوں کی مشتاق ہے، حضرت علی، عمار اور سلمان رضی اللہ عنہم۔

(۳۱)

أَحَدُ الْمُبَشَّرِيْنَ بِالْجَنَّةِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔

۱۷۱۔ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ ، أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ حَدَّثَهُ، فِيْ نَفَرٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ۔ عَشَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ: أَبُوْ بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ ۔ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ ۔ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَ طَلْحَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَأَبُوْ عُبَيْدَةَ وَسَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ۔

قَالَ، فَعَدَّ هٰؤُلَاءِ التِّسْعَةَ، وَسَكَتَ عَنِ الْعَاشِرِ۔

(۱۷۰) أخرجه الترمذي برقم الحديث ۳۷۹۷

(۱۷۱) أخرجه الترمذي باب مناقب عبد الرحمن بن عوف ۶۴۸/۵

فَقَالَ الْقَوْمُ: نَنْشُدُكَ اللّٰهَ ايَا أَبَا الْاَعْوَرِ امَنِ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: نَشَدْ تُمُوْنِیْ بِاللّٰهِ ! أَبُوْ الْاَ عْوَرِ فِیْ الْجَنَّةِ۔

حدیث نمبر ۱۷۱:

حضرت عبدالرحمٰن بن حمید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے ایک جماعت میں اس حدیث کو بیان کیا بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس لوگ جنتی ہیں ابوبکر جنت میں ہیں عمر جنت میں ہے عثمان، علی، زبیر، طلحہ، عبدالرحمٰن، ابوعبیدہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم جنت میں ہیں راوی کہتے ہیں حضرت سعید نو کا ذکر کر کے دسویں پر خاموش ہو گئے لوگوں نے کہا اے ابو اعور ہم تجھے اللہ کی قسم دیتے ہیں دسواں کون ہیں حضرت سعید نے کہا تم مجھے اللہ کی قسم دیتے ہو ابو الاعور جنت میں ہیں۔

۱۷۲۔ عَنْ رَيَاحِ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ كَانَ فِيْ الْمَسْجِدِ الْاَكْبَرِ۔ وَعِنْدَهُ أَهْلُ الْكُوْفَةِ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ۔ فَجَآءَ رَجُلٌ يُدْعٰى سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ۔ فَجَآءَ الْمُغِيْرَةُ وَأَجْلَسَهُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ عَلَى السَّرِيْرِ۔ فَجَآءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ فَاسْتَقْبَلَ الْمُغِيْرَةَ فَسَبَّ وَسَبَّ۔ فَقَالَ: مَنْ يَسُبُّ هٰذَا، يَا مُغِيْرَةُ؟ قَالَ: يَسُبُّ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ۔ قَالَ: يَامُغِيْرُ ابْنُ شُعْبٍ، يَامُغِيْرُ بْنُ شُعْبٍ (ثَلَاثًا) أَلَا أَسْمَعُ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُسَبُّوْنَ عِنْدَكَ لَا تُنْكِرُ وَلَا تُغَيِّرُ! فَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمَا سَمِعَتْ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔ فَإِنِّيْ لَمْ أَكُنْ أَرْوِيْ عَنْهُ كَذِبًا، يَسْأَلُنِيْ عَنْهُ إِذَا لَقِيْتُهُ۔ إِنَّهُ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فِيْ الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِيْ الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِيْ الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِيْ الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِيْ الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِيْ الْجَنَّةِ، وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ فِيْ الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فِيْ الْجَنَّةِ، وَتَاسِعُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ الْجَنَّةِ، لَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَهُ لَسَمَّيْتُهُ۔

قَالَ: فَضَجَّ أَهْلُ الْمَسْجِدِ يُنَاشِدُوْنَهُ: يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ! مَنِ التَّاسِعُ؟ قَالَ:

(۱۷۲) أخرجه الامام احمد في المسند ۱/۱۸۷ و ابو داؤد ۴/۳۴۴

نَاشَدَ تُمُوْنِیْ بِاللّٰہِ۔ وَاللّٰہِ الْعَظِیْمِ! أَنَا تَاسِعُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ الْعَاشِرُ۔

ثُمَّ أَتْبَعَ ذٰلِکَ یَمِیْنًا قَالَ: وَاللّٰہِ! لَمَشْھَدٌ شَھِدَہٗ رَجُلٌ یُغَبِّرُ فِیْہِ وَجْھَہٗ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ، أَفْضَلُ مِنْ عَمَلِ أَحَدِکُمْ، وَلَوْ عُمِّرَ عُمْرَ نُوْحٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ۔

حدیث نمبر۱۷۲:

حضرت ریاح بن حارث بیان کرتے ہیں مغیرہ بن شعبہ جامع مسجد میں تھے اور اہل کوفہ ان کے دائیں بائیں موجود تھے ایک شخص آیا جس کو سعید بن زید کہا جاتا ہے حضرت مغیرہ آئے اور ان کو چار پائی پر اپنے ساتھ بٹھا لیا اہل کوفہ سے ایک شخص مغیرہ کے سامنے آیا اس نے سب وشتم کیا سعید بن زید نے کہا اے مغیرہ یہ کس کو برا بھلا کہہ رہا ہے؟ مغیرہ نے کہا یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہہ رہا ہے سعید بن زید نے کہا اے مغیرہ بن شعبہ! اے مغیرہ بن شعبہ! تین مرتبہ کہا۔ میں سن رہا ہوں کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرے سامنے برا بھلا کہا جا رہا ہے نہ ہی تو ناپسند کرتا ہے اور نہ ہی روکتا ہے میں گواہی دیتا ہوں میں نے اپنے کانوں سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان اپنے دل میں جگہ دی بیشک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کوئی جھوٹی روایت نہیں کرتا کیونکہ جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملوں گا تو مجھ سے اس کے بارے سوال ہوگا بیشک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر جنت میں ہے، عمر جنت میں ہے، علی جنت میں ہے، عثمان جنت میں ہے، طلحہ جنت میں ہے، زبیر جنت میں ہے، عبد الرحمن جنت میں ہے، سعد بن مالک جنت میں ہے، اور مومنین سے نواں جنت میں ہے اگر میں ان کا نام بتانا چاہوں تو نام بھی بتا سکتا ہوں راوی کہتے ہیں اہل مسجد نے شور وغل کیا اور آپ رضی اللہ عنہ کو قسم دی۔ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحب نواں کون ہے سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم مجھے اللہ کی قسم دیتے ہو اور اللہ سب سے بڑا ہے مومنین سے نواں میں ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دسویں ہیں اس کے بعد وہ دائیں طرف چلے گئے اور فرمایا بخدا وہ ایک غزوہ جس میں کوئی شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک اور اس میں اس کا چہرہ غبار آلود ہو وہ تمھارے ہر عمل سے افضل ہے چاہے تمھیں عمر نوح ہی مل جائے۔

۱۷۳۔ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ، أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ۔ أُسْکُنْ، حَرَاءُ فَلَیْسَ عَلَیْکَ إِلَّا

(۱۷۳)أخرجہ الامام احمد فی المسند ۱/۱۸۸)

نَبِیٌّ أَوْ صِدِّیْقٌ أَوْ شَهِیْدٌ۔

قَالَ: وَعَلَیْهِ النَّبِیُّ ﷺ وَأَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَیْرُ وَسَعْدٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَسَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ۔

حدیث نمبر۱۷۳:

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے پہاڑ کو حکم دیا ٹھہر جا تجھ پر نبی یا صدیق یا شہید ہیں۔راوی کہتے ہیں اس (پہاڑ) پر نبی ﷺ ابوبکر،عمر،عثمان،علی،طلحہ،زبیر،سعد،عبدالرحمٰن اور سعید بن زید رضی اللہ عنہم تھے۔

۱۷۴۔ وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَخْنَسِ قَالَ: خَطَبَنَا الْمُغِیْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، فَنَالَ مِنْ عَلِیٍّ۔ فَقَامَ سَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: النَّبِیُّ فِی الْجَنَّةِ، وَأَبُوْ بَکْرٍ فِی الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِی الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِی الْجَنَّةِ، وَعَلِیٌّ فِی الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِی الْجَنَّةِ، وَالزُّبَیْرُ فِی الْجَنَّةِ، وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِی الْجَنَّةِ، وَسَعْدٌ فِی الْجَنَّةِ۔وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّیَ الْعَاشِرَ۔

حدیث نمبر۱۷۴:

حضرت عبدالرحمٰن بن اخنس روایت کرتے ہیں ہمیں مغیرہ بن شعبہ نے خطبہ دیا اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بے عزتی کی تو حضرت سعید بن زید نے کھڑے ہو کر کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ نبی جنت میں ہے،ابوبکر جنت میں ہے،عمر جنت میں ہے،عثمان جنت میں ہے،علی جنت میں ہے،طلحہ جنت میں ہے،زبیر جنت میں ہے،عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں ہے،سعد جنت میں ہے رضی اللہ عنہم اور اگر چاہوں دسویں کا نام بتاؤں۔

۱۷۵۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ أَبُوْ بَکْرٍ فِی الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِی الْجَنَّةِ، وَعَلِیٌّ فِی الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِی الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِی الْجَنَّةِ، وَالزُّبَیْرُ فِی الْجَنَّةِ،

---

(۱۷۴)المرجع السابق

(۱۷۵)أخرجه الامام احمد فی المسند ۱۹۳/۱

وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ ، وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عُمَرَةَ بْنِ نُفَيْلٍ فِي الْجَنَّةِ ، وَأَبُوْ عُبَيْدَةَ ابْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ۔

حدیث نمبر ۱۷۵:

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ابوبکر جنت میں ہے عمر جنت میں ہے علی جنت میں ہے عثمان جنت میں ہے، طلحہ جنت میں ہے، زبیر جنت میں ہے، عبدالرحمٰن جنت میں ہے، سعد بن ابی وقاص جنت میں ہے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل جنت میں ہے اور ابوعبیدہ بن الجراح جنت میں ہے۔

۱۷۶۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ امْرَأَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ صَنَعَتْ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَدَخَلَ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عنه ، فَهَنَّيْنَاهُ۔

ثُمَّ قَالَ: يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔ فَدَخَلَ عُمَرُ (رضى الله عنه ، فَهَنَّيْنَاهُ)

ثُمَّ قَالَ: يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ ، يَدْخُلُ رَأْسَهُ تَحْتَ الْوَدْيِ (صِغَارَ النَّخْلِ) ايَقُوْلُ ۔ اَللّٰهُمَّ ! إِنْ شِئْتَ جَعَلْتَهُ عَلِيًّا۔فَدَخَلَ عَلِيٌّ رضى الله عنه، فَهَنَّيْنَاهُ۔

حدیث نمبر ۱۷۶:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک انصاری عورت کے گھر تھے وہ کھانا لے کر آئی نبی ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس اہل جنت میں سے ایک شخص آئے گا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے پس ہم نے ان کو خوشخبری دی پھر آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس اہل جنت میں سے ایک شخص آئے گا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے پس ہم نے ان کو خوشخبری دی پھر آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس اہل جنت میں سے ایک شخص

(۱۷۶)أخرجه الامام احمد فى المسند ۳۳۱/۳

آئے گا راوی کہتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ کھجور کے چھوٹے پودے کے نیچے سر کر کے کہتے ہوئے اے اللہ اگر تو چاہے تو اس کی علی بنادے، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے پس ہم نے ان کو بھی خوشخبری دی۔

١٧٧۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، يَطْلَعُ عَلَيْكُمْ مِنْ تَحْتِ هٰذَا السُّوْرِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔ قَالَ ، فَطَلَعَ عَلَيْهِمْ أَبُوْ بَكْرٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ، فَهَنَّأْنَاهُ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔ ثُمَّ لَبِثَ هُنَيْهَةً : ثُمَّ قَالَ ۔ يَطْلَعُ عَلَيْكُمْ مِنْ تَحْتِ هٰذَا السُّوْرِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔ قَالَ: فَطَلَعَ عُمَرُ ۔ قَالَ: فَهَنَّأْنَاهُ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

قَالَ، ثُمَّ قَالَ۔ يَطْلَعُ عَلَيْكُمْ مِنْ تَحْتِ هٰذَا السُّوْرِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔ اَللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ جَعَلْتَهُ عَلِيًّا۔(ثَلَاثَ مَرَّاتٍ)

فَطَلَعَ عَلِيٌّ رضى الله عنه۔

حدیث نمبر ۱۷۷:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمھارے پاس اس دیوار کے نیچے سے اهل جنت سے ایک شخص آئے گا۔ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے پس ہم نے ان کو اس کی مبارک دی جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ آپ ﷺ تھوڑی دیر ٹھہرے رہے، پھر نے فرمایا تمھارے پاس اس دیوار کے نیچے سے اهل جنت میں سے ایک آدمی آئے گا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے۔ راوی کہتے ہیں ہم نے ان کو مبارک دی اس کی جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس اہل جنت سے ایک شخص آئے گا راوی کہتے ہیں آپ ﷺ نے کہا اے اللہ اگر تو چاہے تو اس کو علی بنادے (تین مرتبہ یہ دعا کی) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے۔

١٧٨۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَطْلَعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ۔ أَوْ قَالَ يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ ۔ يُرِيْدُ، رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ۔ فَجَاءَ أَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ۔ ثُمَّ قَالَ ۔ يَطْلَعُ عَلَيْكُمْ۔ أَوْ يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ شَابٌ۔ يُرِيْدُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

(١٧٧)أخرجه الامام احمد فى المسند٣/٣٥٦

قَالَ، فَجَاءَ عُمَرُ رضی الله عنه۔

ثُمَّ قَالَ۔ يَطْلَعُ عَلَيْكُم رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اَللّٰهُمَّ! اجْعَلْهُ عَلِيًّا۔ اَللّٰهُمَّ! اجْعَلْهُ عَلِيًّا۔

قَالَ: فَجَآءَ عَلِيٌّ رضی الله عنه۔

حدیث نمبر ۱۷۸:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم رسول اللہ کے ساتھ تھے آپ ﷺ نے فرمایا تمھارے پاس ایک آدمی آئے گا (راوی کو شک کہ آپ ﷺ نے یطلع کے لفظ استعمال کیے یا یدخل کے) جو اھل جنت سے ہے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا تمھارے پاس ایک آدمی آئے گا (یہاں بھی راوی کو شک ہے کہ یطلع کے لفظ استعمال کیے یا یدخل کے) ارادہ کرتا ہے کہ وہ اھل جنت سے ہے راوی کہتے ہیں پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا تمھارے پاس آئے گا وہ شخص جو اھل جنت سے ہے آپ ﷺ نے دعا کی اے اللہ اس کو علی رضی اللہ عنہ بنا دے۔ اے اللہ اس کو علی بنا دے راوی کہتے ہیں پس حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے۔

۱۷۹۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: مَشَيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَذَبَحَتْ لَنَا شَاةً۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيَدْخُلَنَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔ فَدَخَلَ أَبُوْ بَكْرٍ۔

فَقَالَ: لَيَدْخُلَنَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔ فَدَخَلَ عُمَرُ۔

فَقَالَ: لَيَدْخُلَنَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔ فَقَالَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ، فَاجْعَلْهُ عَلِيًّا۔ فَدَخَلَ عَلِيٌّ۔ ثُمَّ أُتِيْنَا بِطَعَامٍ فَأَكَلْنَا۔ فَقُمْنَا اِلَى صَلَاةِ الظُّهْرِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ أَحَدٌ مِنَّا۔ ثُمَّ أُتِيْنَا بِبَقِيَّةِ الطَّعَامِ، ثُمَّ قُمْنَا اِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ، وَمَا مَسَّ أَحَدٌ مِنَّا مَآءً۔

---

(۱۷۸) أخرجه الامام احمد فی المسند ۳/ ۳۸۰

(۱۷۹) أخرجه الامام احمد فی المسند ۳/ ۳۸۷

حدیث نمبر ۱۷۹:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک انصار عورت کی طرف گیا اس نے ہمارے لیے بکری ذبح کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ضرور آئے گا اب وہ شخص جو اھل جنت سے ہے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا ضرور آئے گا اب وہ جو شخص اھل جنت سے ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا ضرور آئے گا اب وہ شخص جو اھل جنت سے ہے پھر ﷺ نے فرمایا اے اللہ اگر تو چاہے تو اس کو علی بنا دے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے پھر کھانا لایا گیا پس ہم نے کھایا پھر ہم کھڑے ہوئے ظہر کی نماز کے لیے اور ہم میں سے کسی نے وضو نہ کیا پھر ہمارے پاس بقیہ کھانا لایا گیا پھر ہم کھڑے ہوئے عصر کی نماز کے لیے اور ہم میں سے کسی نے پانی کو نہیں چھوا۔

۱۸۰۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَخْنَسِ قَالَ: شَهِدْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَخْطُبُ، فَنَالَ مِنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه: فَقَامَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِبْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلِ الْعَدَوِيُّ، عَدِيٌّ قُرَيْشٍ ۔ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : عَشَرَةٌ فِيْ الْجَنَّةِ: رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَأَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ، وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ۔

وَإِنْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَ الْعَاشِرَ، لَسَمَّيْتُهُ۔

ثُمَّ سَمَّاهُ فَقَالَ: سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ۔

حدیث نمبر ۱۸۰:

حضرت عبدالرحمٰن بن اُخنس روایت کرتے ہیں ہمیں مغیرہ بن شعبہ نے خطبہ دیا اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بے عزتی کی تو حضرت سعید بن زید نے کھڑے ہو کر کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ نبی جنت میں ہے، ابوبکر جنت میں ہے، عمر جنت میں ہے، عثمان جنت میں ہے، علی جنت میں ہے، طلحہ جنت میں

(۱۸۰) أخرجه الطيالسي في مسنده برقم الحديث ۲۳٦

ہے، زبیر جنت میں ہے، عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں ہے، سعد جنت میں ہے رضی اللہ عنہم اور اگر میں دسویں کا نام بتانا چاہوں تو بتا سکتا ہوں، پھر آپ نے فرمایا سعید بن زید جنت میں ہے۔

۱۸۱۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: مَشَيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ۔ فَذَبَحَتْ لَهُمْ شَاةً۔ فَأُتِيْنَا بِذٰلِكَ الطَّعَامِ۔ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَيَدْخُلَنَّ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَدَخَلَ أَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ: لَيَدْخُلَنَّ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔ فَدَخَلَ عُمَرُ۔ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَيَدْخُلَنَّ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اَللّٰهُمَّ! إِنْ شِئْتَ، اِجْعَلْهُ عَلِيًّا، فَدَخَلَ عَلِيٌّ۔

حدیث نمبر ۱۸۱:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک انصاری عورت کی طرف گیا اس نے ہمارے لیے بکری ذبح کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ضرور آئے گا اب وہ شخص جو اھل جنت سے ہے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا ضرور آئے گا اب وہ جو شخص اھل جنت سے ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا ضرور آئے گا اب وہ شخص جو اھل جنت سے ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ اگر تو چاہے تو اس کو علی بنا دے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے پھر کھانا لایا گیا پس ہم نے کھایا پھر ہم کھڑے ہوئے ظہر کی نماز کے لیے اور ہم سے کسی نے وضو نہ کیا پھر ہمارے پاس بقیہ کھانا لایا گیا پھر ہم کھڑے ہوئے عصر کی نماز کے لیے اور ہم میں سے کسی نے پانی کو نہیں چھواء۔

(۳۲)

أَمْرُهُ (ﷺ) بِسَدِّ الْأَبْوَابِ الشَّارِعَةِ فِي الْمَسْجِدِ، إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ

حضور ﷺ نے حضرت علی کے سواسب کے دروازے بند کر دینے کا حکم ارشاد فرمایا:

۱۸۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ، إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ۔

(۱۸۱) أخرجه الطيالسي في مسنده برقم الحديث ۱٦٧٤

(۱۸۲) أخرجه الترمذي ٥/٦٤١

حدیث نمبر ۱۸۲:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے علاوہ تمام دروازے بند کرنے کا حکم دیا۔

۱۸۳۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الرُّقَيْمِ الْكِنَانِيِّ قَالَ: خَرَجْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ، زَمَنَ الْجَمَلِ ۔ فَلَقِيْنَا سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ بِهَا ۔ فَقَالَ: اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ الشَّارِعَةِ فِي الْمَسْجِدِ ، وَتَرَكَ بَابَ عَلِيٍّ ۔

حدیث نمبر ۱۸۳:

حضرت عبداللہ بن رقیم الکنانی بیان کرتے ہیں کہ ہم جنگ جمل کے زمانہ میں مدینہ پہنچے۔ پس ہماری ملاقات سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہوئی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا مسجد کی طرف کھلنے والے تمام دروازے بند کردو اور علی کا دروازہ چھوڑ دو۔

۱۸۴۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنَةَ قَالَ: اِنِّيْ لَجَالِسٌ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، تِسْعَةُ رَهْطٍ فَقَالُوْا : يَا اَبَا عَبَّاسٍ ! اِمَّا اَنْ تَقُوْمَ مَعَنَا وَاِمَّا اَنْ يَخْلُوْنَا هٰؤُلَاءِ، قَالَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : بَلْ اَقُوْمُ مَعَكُمْ ۔ قَالَ ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ صَحِيْحٌ ، قَبْلَ اَنْ يَّعْمٰى ۔ قَالَ فَابْتَدَوْا فَتَحَدَّثُوْا ، فَلَا نَدْرِيْ مَا قَالُوْا ۔

قَالَ ، فَجَاءَ يَنْفُضُ ثَوْبَهُ وَيَقُوْلُ : اُفٍّ وَتُفٍّ ! وَقَعُوْا فِيْ رَجُلٍ لَهُ عَشْرٌ ۔ وَقَعُوْا فِيْ رَجُلٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ لَاَ بْعَثَنَّ رَجُلًا لَا يُخْزِيْهِ اللّٰهُ اَبَدًا ، يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ ۔ قَالَ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا مَنِ اسْتَشْرَفَ ۔ قَالَ اَيْنَ عَلِيٌّ ؟ قَالُوْا : هُوَ فِي الرَّحْلِ يَطْحَنُ ۔ قَالَ وَمَا كَانَ اَحَدُكُمْ لِيَطْحَنَ !

قَالَ فَجَاءَ ، وَهُوَ اَرْمَدُ لَا يَكَادُ يُبْصِرُ ۔ قَالَ فَنَفَثَ فِيْ عَيْنَيْهِ، ثُمَّ هَزَّ الرَّايَةَ ثَلَاثًا،

---

(۱۸۳)أخرجه الامام احمد فی المسند ۱/۱۷۵

(۱۸٤)مر الحديث ۱٦٤

فَاَعْطَا هَا اِيَّاهُ، فَجَاءَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ۔

قَالَ: ثُمَّ بَعَثَ فُلَانًا بِسُوْرَةِ التَّوْبَةِ۔ فَبَعَثَ عَلِيًّا خَلْفَهٗ فَاَخَذَهَا مِنْهُ، قَالَ لَا يَذْهَبُ بِهَا اِلَّا رَجُلٌ مِّنِّیْ وَاَنَا مِنْهُ۔

قَالَ وَقَالَ لِبَنِیْ عَمِّهٖ اَيُّكُمْ يُوَالِيْنِیْ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ قَالَ وَعَلِیٌّ مَعَهٗ جَالِسٌ، فَاَبَوْا۔ فَقَالَ عَلِیٌّ: اَنَا اُوَالِيْكَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ قَالَ اَنْتَ وَلِيِّیْ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ قَالَ فَتَرَكَهٗ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَقَالَ اَيُّكُمْ يُوَالِيْنِیْ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ؟ فَاَبَوْا قَالَ: فَقَالَ عَلِیٌّ: اَنَا اُوَالِيْكَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ فَقَالَ اَنْتَ وَلِيِّیْ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔

قَالَ: وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ خَدِيْجَةَ۔ قَالَ: وَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَوْبَهٗ فَوَضَعَهٗ عَلٰی عَلِیٍّ وَّفَاطِمَةَ وَحَسَنٍ وَّحُسَيْنٍ فَقَالَ، اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا○[الاحزاب۔ ۳۳]

قَالَ: وَشَرٰی عَلِیٌّ نَفْسَهٗ۔ لَبِسَ ثَوْبَ النَّبِیِّ ﷺ ثُمَّ نَامَ مَكَانَهٗ۔ قَالَ: وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَرْمُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَجَاءَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعَلِیٌّ نَائِمٌ۔ قَالَ وَاَبُوْ بَكْرٍ يَحْسَبُ اَنَّهٗ نَبِیُّ اللّٰهِ۔ قَالَ فَقَالَ: يَانَبِیَّ اللّٰهِ! قَالَ فَقَالَ لَهٗ عَلِیٌّ: اِنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ قَدِ انْطَلَقَ نَحْوَ بِئْرِ مَيْمُوْنٍ، فَاَدْرَكَهٗ۔ قَالَ فَانْطَلَقَ اَبُوْ بَكْرٍ فَدَخَلَ مَعَهُ الْغَارَ۔ قَالَ: وَجَعَلَ عَلِیٌّ يُرْمٰی بِالْحِجَارَةِ كَمَا كَانَ يُرْمٰی نَبِیُّ اللّٰهِ، وَهُوَ يَتَضَوَّرُ۔ قَدْ لَفَّ رَاْسَهٗ فِی الثَّوْبِ لَا يُخْرِجُهٗ، حَتّٰی اَصْبَحَ۔ ثُمَّ كَشَفَ عَنْ رَاْسِهٖ، فَقَالُوْا: اِنَّكَ لَلَئِيْمٌ۔ كَانَ صَاحِبُكَ نَرْمِيْهِ فَلَا يَتَضَوَّرُ وَاَنْتَ تَتَضَوَّرُ۔ وَقَدِ اسْتَنْكَرْنَا ذٰلِكَ۔

قَالَ: وَخَرَجَ بِالنَّاسِ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ، قَالَ فَقَالَ لَهٗ عَلِیٌّ: اَخْرُجُ مَعَكَ؟ فَقَالَ لَهٗ نَبِیُّ اللّٰهِ۔ لَا، فَبَكٰی عَلِیٌّ۔ فَقَالَ لَهٗ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَكُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی، اِلَّا اَنَّكَ لَسْتَ بِنَبِیٍّ، اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِیْ اَنْ اَذْهَبَ اِلَّا وَاَنْتَ خَلِيْفَتِیْ۔

قَالَ: وَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْتَ وَلِيِّيْ فِيْ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِيْ ۔ وَقَالَ سُدُّوْا أَبْوَابَ الْمَسْجِدِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ فَقَالَ فَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ جُنُبًا ، وَهُوَ طَرِيْقُهُ، لَيْسَ لَهُ طَرِيْقٌ غَيْرُهُ ۔

قَالَ: وَقَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ ، فَإِنَّ مَوْلَاهُ عَلِيٌّ ۔

قَالَ: وَأَخْبَرَنَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ أَنَّهُ قَدْ رَضِيَ عَنْهُمْ ، عَنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ ، فَعُلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۔ هَلْ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَخِطَ عَلَيْهِمْ بَعْدُ ؟ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعُمَرَ ، حِيْنَ قَالَ لَهُ ائْذَنْ لِيْ فَلَأَضْرِبُ عُنُقَهُ يَعْنِيْ "حَاطِبَ بْنَ أَبِيْ بَلْتَعَةَ" وَكَانَ أَرْسَلَ إِلَى الْمُشْرِكِيْنَ بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ الرَّسُوْلِ ﷺ قَالَ "أَوَ كُنْتَ فَاعِلًا وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۔

حدیث نمبر ۱۸۴:

حضرت عمرو بن میمونہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے پاس تقریباً نو افراد آئے انہوں نے کہا اے ابو عباس! آپ ہمارے ساتھ آجائیں یا ہمیں تنہائی میں بات کرنے کا موقع دیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ہی تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔ عمرو بن میمونہ نے کہا یہ ابن عباس کے نابینا ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے جب آپ تندرست تھے۔ پس وہ لوگ اٹھ کے چلے گئے انہوں نے کچھ باتیں کیں ہم نہیں جانتے انہوں نے کیا کہا تھوڑی دیر بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنے کپڑے جھاڑتے ہوئے آئے اور کہنے لگے اف، تف یہ لوگ ایسے آدمی میں عیب نکال رہے ہیں جسے دس خوبیاں حاصل تھیں یہ لوگ ایسے آدمی کی عزت کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں جس کے متعلق نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اب میں ایک ایسے شخص کو (جنگ کیلئے) بھیجوں گا جسے اللہ کبھی رسوا نہیں کرے گا اور وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔ اس اعزاز کو پانے کے لیے لوگ اس کی تمنا کرنے لگے لیکن نبی ﷺ نے فرمایا علی کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا وہ چکی میں آٹا پیس رہے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی آٹا کیوں

نہیں پیتا؟ پھر نبی ﷺ ان کے پاس آئے تو انہیں آشوب چشم کا مرض لاحق تھا گویا انہیں کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا نبی ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دھن لگایا اور تین مرتبہ جھنڈا ہلا کر ان کے حوالے کر دیا اور وہ ام المؤمنین حضرت صفیہ بنت حیی کو لانے کا سبب بن گئے۔

ایک مرتبہ نبی ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سورہ توبہ کا اعلان کرنے کے لیے مکہ مکرمہ روانہ فرمایا، بعد میں ان کے پیچھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی روانہ کر دیا۔ انہوں نے اس خدمت کی ذمہ داری سنبھال لی اور نبی ﷺ نے فرمایا یہ پیغام ایسا تھا جسے کوئی ایسا شخص ہی پہنچا سکتا تھا جس کا مجھ سے قریبی رشتہ داری کا تعلق ہو اور میرا اس سے تعلق ہو۔

ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اپنے چچازاد بھائیوں سے فرمایا تم میں سے دنیا و آخرت میں کون میرے ساتھ موالات کرتا ہے؟ اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما تھے، باقی سب نے انکار کر دیا لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کہنے لگے، میں آپ ﷺ دے ساتھ دینا و آخرت کی موالات قائم کرتا ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا تم دنیا و آخرت میں میرے دوست ہو اس کے بعد نبی ﷺ دوبارہ ان میں سے ایک آدمی کی طرف متوجہ ہوئے اور یہی صورت دوبارہ پیش آئی۔

اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد لوگوں میں سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک کپڑا لا کر حضرت علی، فاطمہ، حسن، حسین رضی اللہ عنہم پر ڈالا اور فرمایا: اے اھل بیت! اللہ تم سے گندگی کو دور کرنا اور تمہیں خوب پاک کرنا چاہتا ہے۔

راوی کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا آپ بیچ دیا تھا۔ انہوں نے نبی ﷺ کا لباس شب ہجرت زیب تن کیا اور نبی ﷺ کی جگہ پر سو گئے۔ مشرکین اس وقت نبی ﷺ پر تیروں کی بوچھاڑ کر رہے تھے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وہاں آئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سوئے ہوئے تھے، لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ یہ سمجھ رہے تھے کہ یہ نبی ﷺ لیٹے ہوئے ہیں اس لیے وہ کہنے لگے اے اللہ کے نبی ﷺ! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منہ سے کپڑا ہٹا کر فرمایا، نبی ﷺ بئر میمون کی طرف گئے ہیں آپ انہیں وہاں جا کر ملیں چنانچہ حضرت ابو بکر

صدیق رضی اللہ عنہ چلے گئے اور نبی ﷺ کے ساتھ غار میں داخل ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر اسی طرح پتھروں کی بوچھاڑ ہو رہی تھی جیسے نبی ﷺ پر ہوئی تھی اور وہ تکلیف میں تھے انہوں نے اپنا سر کپڑے میں لپیٹ رکھا تھا صبح تک انہوں نے سر باہر نہیں نکالا جب انہوں نے اپنے سر سے کپڑا اٹھایا تو قریش کے لوگ کہنے لگے تم تو بڑے کمینے ہو (معاذ اللہ) ہم تمہارے ساتھی پر پتھر برسا رہے تھے اور ان کی جگہ تمہیں نقصان پہنچ رہا تھا اور ہمیں یہ بات اچھی نہیں لگی۔

ایک مرتبہ نبی ﷺ لوگوں کو لے کر غزوہ تبوک کے لیے نکلے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا میں بھی آپ کے ساتھ چلوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ اس پر وہ رو پڑے، نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی فرق یہ ہے کہ تم نبی نہیں ہو۔ میرا جانا زیادہ مناسب ہے اور تم میرے نائب ہو اور نبی ﷺ نے فرمایا تم ہر مومن کے بارے میں میرے دوست ہو۔ اور مسجد نبوی ﷺ کے تمام دروازے بند کر دیئے گئے سوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے، چنانچہ وہ مسجد میں حالت جنابت میں بھی داخل ہو جاتے تھے کیونکہ ان کا اس کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہ تھا۔ نیز نبی ﷺ نے فرمایا ''جس کا میں مولی ہوں اس کا علی بھی مولی ہے'' اور اللہ نے ہمیں قرآن پاک میں بتایا ہے کہ وہ ان سے راضی ہو چکا ہے یعنی اصحاب شجرہ سے (بیعت رضوان کرنے والوں سے) اور ان کے دلوں میں جو کچھ ہے اللہ سب جانتا ہے کیا بعد میں کبھی اللہ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ وہ ان سے ناراض ہو گیا ہے۔

ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے متعلق عرض کیا کہ مجھے اجازت دیجیے میں اس کی گردن اڑا دوں تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کیا تم واقعی ایسا کر سکتے ہو؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ نے اھل بدر کے بارے میں فرمایا تم جو مرضی عمل کرتے رہو (میں نے تمہیں معاف کر دیا) اور حضرت علی بھی اہل بدر سے تھے۔

۱۸۵۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نَقُوْلُ فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ رَسُوْلُ اللّٰهِ خَيْرُ النَّاسِ،

---

(۱۸۵) أخرجه الامام احمد في المسند ۲/۲٦ برقم الحديث ٤٧٩٧

ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ ، ثُمَّ عُمَرُ۔

وَلَقَدْ أُوتِيَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ ثَلَاثَ خِصَالٍ ۔لَأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ ،أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ۔ زَوَّجَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ابْنَتَهُ، وَوَلَدَتْ لَهُ وَسَدَّ الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَهُ فِي الْمَسْجِدِ ۔ وَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ۔

حدیث نمبر ۱۸۵:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانہ میں ہم کہتے تھے لوگوں میں سب سے بہتر رسول اللہ ﷺ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور حضرت ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ میں تین خصلتیں پائی جاتی ہیں اگر میرے لیے ان میں سے ایک بھی ہوتی مجھے وہ سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتی ۔(۱) رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی کا نکاح ان سے کیا، ان سے اولاد بھی ہوئی ۔(۲) مسجد کی طرف آپ کے دروازے کے علاوہ تمام دروازے بند کردیے گئے ۔(۳) اور خیبر کے دن آپکو جھنڈا اعطا کیا گیا۔

۱۸۶۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كَانَ لِنَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَبْوَابٌ شَارِعَةٌ فِي الْمَسْجِدِ ۔ قَالَ، فَقَالَ يَوْمًا : سُدُّوا هٰذِهِ الْأَبْوَابَ ، إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ۔

قَالَ: فَتَكَلَّمَ فِي ذٰلِكَ النَّاسُ۔

قَالَ: فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ: فَإِنِّي أَمَرْتُ بِسَدِّ هٰذِهِ الْأَبْوَابِ ، إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ۔ وَقَالَ فِيهِ قَائِلُكُمْ۔ وَإِنِّي ، وَاللّٰهِ امَا سَدَدْتُ شَيْئًا وَلَا فَتَحْتُهُ، وَلٰكِنِّي أُمِرْتُ بِشَيْءٍ فَاتَّبَعْتُهُ۔

حدیث نمبر ۱۸۶:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اصحاب رسول اللہ ﷺ کی ایک جماعت کے دروازے مسجد کی طرف کھلتے تھے ایک دن نبی ﷺ نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے علاوہ تمام دروازے بند کردو راوی

(۱۸۶) أخرجه الامام احمد في المسند ۴/ ۳۶۹

کہتے ہیں لوگوں نے اس حوالے سے باتیں شروع کیں تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اللہ کی حمد وثناء بیان کی پھر آپ ﷺ نے فرمایا اَمابعد! بیشک میں نے علی کے دروازے کے سوا تمام دروازے بند کرنے کا حکم دیا اور تم سے کہنے والے نے کہا۔ بیشک اللہ کی قسم! نہ میں نے کسی چیز کو بند کیا اور نہ میں نے کھولا، لیکن میں نے پیروی کے اس بات کی جس کا مجھے حکم دیا گیا۔

(۳۳)...... أَفْضَلِيَّتُهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت علی کی افضلیت

۱۸۷۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَفْضَلَ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ: عَلِيُّ ابْنُ أَبِيْ طَالِبٍ۔

حدیث نمبر ۱۸۷:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم آپس میں باتیں کیا کرتے تھے کہ اہل مدینہ میں سے سب سے زیادہ افضل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔

۱۸۸۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَبْعِيْنَ سُوْرَةً، وَخَتَمْتُ الْقُرْآنَ عَلٰى خَيْرِ النَّاسِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ۔

حدیث نمبر ۱۸۸:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے ستر 70 سورتیں پڑھیں اور لوگوں میں سب سے بہتر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے قرآن مجید ختم کیا۔

۱۸۹۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ سَيِّدُ الْعَرَبِ؟ قَالُوْا:

(۱۸۷)رواه البزار وفيه يحيى بن السكن وثقه ابن حبان وضعفه صالح جزرة وبقية رجال ثقات

(۱۸۸)هو فى الصحيح خلا من قوله "وختمت......الخ"

(۱۸۹)رواه الطبرانى فى الاوسط

أَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ، وَعَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ۔

حدیث نمبر ۱۸۹:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عرب کا سردار کون ہے؟ لوگوں نے کہا یارسول اللہ ﷺ آپ ہیں آپ ﷺ نے فرمایا میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور علی رضی اللہ عنہ عرب کے سردار ہیں۔

(۳۴)...... مُرَاعَاتُهُ رضی اللہ عنہ

نبی کریم ﷺ آپ کی خصوصی رعایت فرماتے

۱۹۰۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا غَضِبَ لَمْ يَجْتَرِئ أَحَدٌ أَنْ يُكَلِّمَهُ إِلَّا عَلِيٌّ۔

حدیث نمبر ۱۹۰:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب رسول اللہ ﷺ غصے میں ہوتے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی کو آپ کے ساتھ بات کرنے کی جرأت نہ ہوتی۔

(۳۵)

إِجَابَةُ دُعَائِهِ رضی اللہ عنہ

آپ کا مستجاب الدعوات ہونا

۱۹۱۔ عَنْ زَاذَانَ أَنَّ عَلِيًّا حَدَّثَ بِحَدِيْثٍ، فَكَذَّبَهُ رَجُلٌ! فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: أَدْعُوْ عَلَيْكَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا، قَالَ: ادْعُوْا، فَدَعَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْرَحْ حَتّٰى ذَهَبَ بَصَرُهُ۔

---

(۱۹۰) رواه الطبرانی فی الاوسط

(۱۹۱) رواه الطبرانی فی الاوسط

حدیث نمبر۱۹۱:

حضرت زاذان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک حدیث بیان کی پس آپ ایک آدمی نے آپکو جھٹلا دیا پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تو جھوٹا ہے میں تیرے لیے دعا کرتا ہوں اس نے کہا تم دعا کرو۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے اس کیلئے دعا کی وہ وہاں سے نہیں اٹھا حتی کہ اس کی بینائی چلی گئی۔

(۳۶)

دَعَاهُ النَّبِيُّ (ﷺ) أَبَا تُرَابٍ

نبی کریم ﷺ کا حضرت علی کو ابوتراب کہہ کر بلانا

۱۹۲۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْتَ فَاطِمَةَ، فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ۔ فَقَالَ أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ۔؟ قَالَتْ: كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَغَاضَبَنِيْ، فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِيْ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِإِنْسَانٍ انْظُرْ أَيْنَ هُوَ؟ فَجَآءَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ۔ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَائُهُ عَنْ شِقِّهِ وَأَصَابَهُ تُرَابٌ۔ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُوْلُ قُمْ۔ أَبَا تُرَابٍ! قُمْ أَبَا تُرَابٍ!۔

حدیث نمبر۱۹۲:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر آئے آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گھر میں نہ پایا آپ ﷺ نے فرمایا تیرے چچا کا بیٹا کہاں ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی میرے اور ان کے درمیان کوئی بات ہوئی پس وہ مجھ سے ناراض ہو گئے اور انہوں نے میرے پاس قیلولہ نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا دیکھو وہ کہاں ہے تو اس آدمی نے آ کر کہا یارسول اللہ ﷺ وہ مسجد میں لیٹے ہوئے ہیں رسول اللہ ﷺ آئے اور حضرت علی کو چت لیٹے پایا ان کی چادر

(۱۹۲) اخرجه البخاري في كتاب الصلوٰة باب نوم الرجال في المسجد

کندھے سے ھٹ چکی تھی اوران پر مٹی پڑی ہوئی تھی رسول اللہ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مٹی صاف کرتے ہوئے کہنے لگے اے ابوتراب اٹھ! اے ابوتراب اٹھ!

۱۹۳۔ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى سَعْدِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ: هٰذَا فُلَانٌ، لِأَمِيْرِ الْمَدِيْنَةِ، يَدْعُوْ عَلِيًّا عِنْدَ الْمِنْبَرِ، قَالَ فَيَقُوْلُ مَاذَا؟ قَالَ يَقُوْلُ لَهُ أَبُوْ تُرَابٍ فَضَحِكَ وَقَالَ: وَاللّٰهِ! مَا سَمَّاهُ اِلَّا النَّبِيُّ ﷺ، وَمَا كَانَ لَهُ اِسْمٌ أَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْهُ۔ فَاسْتَطْعَمْتُ الْحَدِيْثَ سَهْلًا وَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ! كَيْفَ؟ قَالَ: دَخَلَ عَلِيٌّ عَلٰى فَاطِمَةَ ثُمَّ خَرَجَ فَاضْطَجَعَ فِي الْمَسْجِدِ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ)؟ قَالَتْ: فِي الْمَسْجِدِ۔ فَخَرَجَ اِلَيْهِ فَوَجَدَ رِدَائَهُ قَدْ سَقَطَ عَنْ ظَهْرِهِ، وَخَلَصَ التُّرَابُ اِلٰى ظَهْرِهِ، فَجَعَلَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ فَيَقُوْلُ۔ اِجْلِسْ يَا أَبَا تُرَابٍ! مَرَّتَيْنِ۔

حدیث نمبر۱۹۳:

حضرت عبدالعزیز بن ابی حازم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ایک آدمی حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس نے کہا فلاں آدمی امیر مدینہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر برا بھلا کہتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ کیا کہتا ہے اس آدمی نے کہا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابوتراب کہتا ہے۔ حضرت سہل مسکرائے اور کہا بخدا ان کا یہ نام تو نبی ﷺ نے رکھا ہے اوران کو اپنے نام سے بھی زیادہ یہ نام محبوب تھا راوی کہتے ہیں میں نے چاہا یہ حدیث حضرت سہل رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کروں اور میں نے کہا اے ابوعباس یہ واقعہ کیسا ہے۔ رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر آئے آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گھر میں نہ پایا آپ ﷺ نے فرمایا تیرے چچا کا بیٹا کہاں ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی میرے اوران کے درمیان کوئی بات ہوئی پس وہ مجھ سے ناراض ہوگئے اورانہوں نے میرے پاس قیلولہ نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا دیکھو وہ کہاں ہے تو اس آدمی نے آکر کہا یارسول اللہ ﷺ وہ مسجد میں لیٹے ہوئے ہیں رسول اللہ ﷺ آئے اور حضرت علی کو چت لیٹے پایا

(۱۹۳) أخرجه البخاري في كتاب فضائل أصحاب النبي باب مناقب علي بن ابي طالب

ان کی چادر کندھے سے ہٹ چکی تھی اور ان پر مٹی پڑی ہوئی تھی رسول اللہ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مٹی صاف کرتے ہوئے کہنے لگے اے ابوتراب اٹھ! اے ابوتراب اٹھ!

۱۹۴۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: اِنْ كَانَتْ أَحَبَّ أَسْمَاءِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ اِلَيْهِ لَأَبُوْتُرَابٍ، وَاِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ أَنْ يُدْعٰى بِهَا۔ وَمَا سَمَّاهُ أَبُوْتُرَابٍ اِلَّا النَّبِيُّ ﷺ غَاضَبَ يَوْمًا فَاطِمَةَ خَرَجَ فَاضْطَجَعَ اِلَى الْجِدَارِ فِي الْمَسْجِدِ۔ فَجَاءَهُ النَّبِيُّ ﷺ يَتْبَعُهُ۔ فَقَالَ هُوَ ذَا مُضْطَجِعٌ فِي الْجِدَارِ۔ فَجَاءَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَامْتَلَأَ ظَهْرُهُ تُرَابًا۔ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ وَيَقُوْلُ۔ اِجْلِسْ۔ يَا أَبَا تُرَابٍ!

حدیث نمبر ۱۹۴:

حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اگر اپنے ناموں سے کوئی نام زیادہ پسند تھا تو وہ ابوتراب ہی ہے اور اگر ان کو اس نام سے پکارا جاتا تو وہ خوش ہوتے اور ان کا یہ نام نبی ﷺ نے ہی رکھا ہے ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے جھگڑے اور مسجد کی دیوار کے ساتھ جا کر لیٹ گئے نبی ﷺ ان کے پیچھے آئے اور ان کو دیوار کے ساتھ لیٹے ہوئے پایا جب نبی ﷺ آئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پیٹھ مٹی سے بھر چکی تھی نبی ﷺ ان کی پیٹھ سے مٹی صاف کرنے لگے اور ساتھ ساتھ فرما رہے تھے اٹھ اے ابوتراب!

۱۹۵۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اِسْمٌ أَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَبِي تُرَابٍ)وَاِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ بِهِ اِذَا دُعِيَ بِهَا۔

جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى بَيْتِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامِ، فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ۔ فَقَالَ أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟ قَالَتْ: كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَغَاضَبَنِيْ، فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِيْ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاِنْسَانٍ انْظُرْ أَيْنَ هُوَ؟ فَجَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ۔ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ وَأَصَابَهُ

(۱۹۴)أخرجه البخاري في كتاب الادب باب التكني بأبي تراب وان كانت له كنية اخرى

(۱۹۵)أخرجه البخاري في كتاب الاستئذان باب القائلة في المسجد

تُرَابٌ ۔ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُوْلُ قُمْ۔ أَبَا تُرَاب ! قُمْ أَبَا تُرَابٍ ا۔

حدیث نمبر ۱۹۵:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے ناموں میں سب سے زیادہ پسند ابوتراب تھا اور اگر ان کو اس نام سے پکارا جاتا تو وہ خوش ہوتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر آئے آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گھر میں نہ پایا آپ ﷺ نے فرمایا تیرے چچا کا بیٹا کہاں ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی میرے اور ان کے درمیان کوئی بات ہوئی پس وہ مجھ سے ناراض ہو گئے اور انہوں نے میرے ساتھ قیلولہ نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو فرمایا تو دیکھ اس کو وہ کہاں ہے تو اس آدمی نے آ کر کہا یا رسول اللہ ﷺ وہ مسجد میں لیٹے ہوئے ہیں رسول اللہ ﷺ آئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چت لیٹے پایا ان کی چادر کندھے سے ہٹ چکی تھی اور ان پر مٹی پڑی ہوئی تھی رسول اللہ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مٹی صاف کرتے ہوئے کہنے لگے اے ابوتراب اٹھ اے ابوتراب اٹھ۔

۱۹۶ ۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: اُسْتُعْمِلَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ مِنْ آلِ مَرْوَانَ ۔ قَالَ فَدَعَا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَشْتِمَ عَلِيًّا ۔ قَالَ سَهْلٌ فَقَالَ لَهُ : أَمَّا إِذْ أَبَيْتَ فَقُلْ: لَعَنَ اللّٰهُ أَبَا تُرَابٍ۔

فَقَالَ سَهْلٌ : مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اِسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ (أَبِيْ تُرَابٍ) وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُعِيَ بِهَا ۔ فَقَالَ لَهُ : أَخْبِرْنَا عَنْ قِصَّتِهِ، لِمَ سُمِّيَ أَبَا تُرَابٍ؟

قَالَ: جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْتَ فَاطِمَةَ، فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ ؟ فَقَالَتْ: كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ شَيْءٌ ۔ فَغَاضَبَنِيْ فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِيْ ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِإِنْسَانٍ ۔ اُنْظُرْ ۔ أَيْنَ هُوَ فَجَاءَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ ۔ فَجَاءَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ ، قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ، فَأَصَابَهُ تُرَابٌ۔

---

(۱۹۶) أخرجه مسلم في كتاب فضائل الصحابة حديث ۳۸

فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُوْلُ قُمْ أَبَا التُّرَابِ۔ اِقُمْ، أَبَا التُّرَابِ!

حدیث نمبر ۱۹۶:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آل مروان سے ایک آدمی کو مدینہ پر عامل مقرر کیا گیا اس نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کو کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہو۔ حضرت سہل نے انکار کر دیا۔ اس شخص نے کہا اگر تو یہ نہیں کر سکتا تو تو کہہ ابو تراب پر اللہ کی لعنت ہو۔ تو حضرت سہل نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے نام سے زیادہ پسند ابو تراب تھا اور اگر انکو اس نام سے پکارا جاتا تو وہ خوش ہوتے تھے تو اس شخص نے کہا ہمیں اس بارے بتائے یہ نام ابو تراب کیوں رکھا گیا؟

رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر آئے آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گھر میں پایا آپ ﷺ نے فرمایا تیرے چچا کا بیٹا کہاں ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی میرے اور ان کے درمیان کوئی بات ہوئی پس وہ مجھ سے ناراض ہو گئے اور انہوں نے میرے ساتھ قیلولہ نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو فرمایا تو دیکھ اس کو ہو کہاں ہے تو اس آدمی نے آ کر کہا یا رسول اللہ ﷺ وہ مسجد میں لیٹے ہوئے ہیں رسول اللہ ﷺ آئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چت لیٹے پایا ان کی چادر کندھے سے ہٹ چکی تھی اور ان پر مٹی پڑی ہوئی تھی رسول اللہ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مٹی صاف کرتے ہوئے کہنے لگے اے ابو تراب اٹھ اے ابو تراب اٹھ۔

۱۹۷۔ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ رَفِيْقَيْنِ فِيْ غَزْوَةِ ذَاتِ الْعُشَيْرَةِ۔ فَلَمَّا نَزَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَقَامَ بِهَا، رَأَيْنَا نَاسًا مِنْ بَنِيْ مُدْلِجٍ يَعْمَلُوْنَ فِيْ عَيْنٍ لَهُمْ فِيْ نَخْلٍ۔ فَقَالَ لِيْ عَلِيٌّ: يَا أَبَا الْيَقْظَانِ! هَلْ لَكَ أَنْ نَأْتِيَ هٰؤُلَاءِ فَنَنْظُرَ كَيْفَ يَعْمَلُوْنَ؟ فَجِئْنَا هُمْ فَنَظَرْنَا إِلٰى عَمَلِهِمْ سَاعَةً، ثُمَّ غَشِيَنَا النَّوْمُ۔ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ فَاضْطَجَعْنَا فِيْ صُوْرٍ مِنَ النَّخْلِ، فِيْ دَقْعَاءٍ مِنَ التُّرَابِ، فَنِمْنَا۔

فَوَاللّٰهِ! مَا أَهَبَّنَا إِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُحَرِّكُنَا بِرِجْلِهِ، وَقَدْ تَتَرَّبْنَا مِنْ تِلْكَ الدَّقْعَاءِ۔

---

(۱۹۷) أخرجه الامام احمد في المسند ۴/۲۶۳

فَيَوْمَئِذٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ يَا أَبَا تُرَابٍ! بِمَا يَرَى عَلَيْهِ مِنَ التُّرَابِ قَالَ أَلَا أُحَدِّثُكُمَا بِأَشْقَى النَّاسِ رَجُلَيْنِ؟ قُلْنَا: بَلَى، يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ أُحَيْمِرُ ثَمُوْدَ الَّذِيْ عَقَرَ النَّاقَةَ۔ وَالَّذِيْ يَضْرِبُكَ، يَا عَلِيُّ عَلٰى هٰذِهِ (يَعْنِيْ لِحْيَتِهِ) حَتّٰى تَبُلَّ مِنْهُ هٰذِهِ (يَعْنِيْ قَرْنَهُ)

حدیث نمبر ۱۹۷:

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ غزوہ عشیرہ میں موجود تھے جب رسول اللہ ﷺ آئے تو جنگ شروع ہوگئی ہم نے بنی مدلج کے کچھ لوگوں کو کھجوروں کے باغ میں چشمے پر کچھ کرتے ہوئے دیکھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا اے ابویقظان تو کیا کہتا ہے۔ ہم ان کے پاس جا کر دیکھیں یہ کیا کر رہے ہیں؟ پس ہم گئے ہم نے کچھ دیران کے عمل کو دیکھا پھر ہم پر نیند کا غلبہ ہو گیا۔ پس میں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ چلے اور کھجوروں کے باغ میں مٹی کے ڈھیر کے قریب دیوار کے ساتھ لیٹ گئے پس ہمیں نیند آ گئی قسم بخدا پھر رسول اللہ ﷺ نے ہی ہمارے پاؤں کو حرکت دے کر ہمیں اٹھایا اور ہم مٹی سے غبار آلود ہو چکے تھے پس اس دن رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا اے ابوتراب آپ پر مٹی دیکھ کر۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمھیں لوگوں میں سب سب زیادہ بد بخت دو آدمیوں کا نہ بتاؤں۔ ہم نے کہا کیوں نہیں یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے فرمایا قوم ثمود سے احیمر جس نے اونٹنی کی کونچیں کاٹی تھیں اور دوسرا وہ شخص جو اے علی تجھ پر وار کر کے تیری داڑھی کو خون آلود کر دے گا۔

(۳۷)

مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

حضرت علی کا کہنا کہ "میں ایک عام مسلمان ہوں"

۱۹۸۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِيْ: أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ، بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: أَبُوْبَكْرٍ۔ قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ۔ وَخَشِيْتُ أَنْ يَقُوْلَ: عُثْمَانُ، قُلْتُ:

(۱۹۸) أخرجه البخاري في كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ

ثُمَّ أَنْتَ ؟ قَالَ: مَا أَنَا اِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

حدیث نمبر ۱۹۸:

حضرت محمد بن حنفیہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ انہوں نے کہا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ میں نے پوچھا پھر کون؟ انہوں نے کہا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ، راوی کہتے ہیں میں نے خوف کیا کہ اب آپ کہیں گے عثمان۔ میں نے خود ہی کہہ دیا پھر آپ؟ آپ نے فرمایا نہیں میں تو مسلمان میں سے ایک عام آدمی ہوں۔

(۳۸)

كَانَ أَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى

آپ اللہ کے نزدیک مخلوق میں زیادہ محبوب تھے

۱۹۹۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ طَيْرٌ۔ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ! ائْتِنِيْ بِأَحَبِّ خَلْقِكَ اِلَيْكَ، يَأْكُلُ مَعِيْ هٰذَا الطَّيْرَ۔ فَجَآءَ عَلِيٌّ، فَأَكَلَ مَعَهُ۔

حدیث نمبر ۱۹۹:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ کے پاس بھنا ہوا پرندہ لایا گیا آپ ﷺ نے عرض کی اے اللہ میرے پاس اس شخص کو بھیج جو تجھے مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہے تا کہ وہ میرے ساتھ یہ پرندہ کھائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے پس انہوں نے آپ علیہ السلام کے ساتھ کھایا۔

(۳۹)...... كَانَ يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ، فَبَصَقَ ﷺ، فِيْهِمَا فَبَرَأَ تَا

آپ نے حضور علیہ السلام سے آنکھوں کی شکایت کی تو حضور علیہ السلام نے ان میں اپنا لعاب دہن لگایا جس سے وہ صحیح ہو گئیں

(۱۹۹) أخرجه الترمذی ۵/۶۳۶ برقم الحديث ۳۷۲۱

۲۰۰۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عنه، سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ، يَوْمَ خَيْبَرَ۔ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحِ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ فَقَامُوْا يَرْجُوْنَ لِذٰلِكَ أَيُّهُمْ يُعْطٰى۔ فَغَدَوْا وَكُلُّهُمْ يَرْجُوْ أَنْ يُعْطٰى۔ فَقَالَ أَيْنَ عَلِيٌّ؟ فَقِيْلَ: يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ۔ فَأَمَرَ، فَدُعِيَ لَهُ، فَبَصَقَ فِيْ عَيْنَيْهِ، فَبَرَأَ مَكَانَهُ، حَتّٰى كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِهِ شَيْءٌ۔ فَقَالَ: نُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا؟ فَقَالَ عَلٰى رِسْلِكَ، حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ۔ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ۔ فَوَاللّٰهِ لَأَنْ يُهْدٰى بِكَ رَجُلٌ وَاحِدٌ، خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ۔

حدیث نمبر ۲۰۰:

حضرت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے جنگ کے وقت نبی ﷺ کو فرماتے سنا یہ جھنڈا اب میں ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ فتح دیگا لوگ اس امید پر کھڑے ہو گئے کہ جھنڈا کس کو ملتا ہے صبح ہوئی تو ہر ایک اسی امید میں تھا کہ جھنڈا اسے ملے۔ آپ نے فرمایا علی کہاں ہے عرض کیا گیا ان کی آنکھیں بھر رہی ہیں آپ کے حکم پر ان کو بلایا گیا تو آپ نے اپنا لعاب دھن انکی آنکھوں میں لگایا تو وہ بالکل ٹھیک ہو گئے گویا انہیں کوئی شکایت ہوئی ہی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہم ان سے اس لیے لڑتے ہیں کہ وہ ہماری طرح مسلمان ہو جائیں پس جب تم ان کے میدان میں جا پہنچو تو انہیں اسلام کی دعوت دینا اور بتانا کہ خدا کی طرف سے ان پر کیا فرض عائد ہوتا ہے پس خدا کی قسم اگر تمھاری وجہ سے ایک آدمی کو بھی راہ ھدایت مل گئی تو یہ تمھارے لیے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے۔

۲۰۱۔ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ سَهْلٌ رضی اللہ عنہ (يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ) قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ۔ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُفْتَحُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ۔

فَبَاتَ النَّاسُ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطٰى۔ فَغَدَوْا كُلُّهُمْ يَرْجُوْهُ۔ فَقَالَ أَيْنَ عَلِيٌّ؟ فَقِيْلَ

(۲۰۰) أخرجه البخاری فی کتاب الجهاد باب دعاء النبی الی الاسلام والنبوة

(۲۰۱) أخرجه البخاری فی کتاب الجهاد باب فضل من أسلم علی يديه رجل

: يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ كَأَنَّ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ ۔ فَأَعْطَاهُ ۔ فَقَالَ: أُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُونُوا مِثْلَنَا ؟ فَقَالَ انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ۔ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ ۔ فَوَاللّٰهِ ! لَأَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا، خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ ۔

حدیث نمبر ۲۰۱:

حضرت ابو حازم فرماتے ہیں کہ مجھے سھل بن سعد رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ جنگ خیبر کے وقت نبی ﷺ نے فرمایا کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر فتح ہوگی وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔ اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اسے محبوب رکھتے ہیں رات لوگوں نے اسی انتظار میں گزار دی کہ دیکھئے جھنڈا کس کو ملتا ہے اگلے روز ہر ایک اسی انتظار میں تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا علی کہاں ہے عرض کی گئی ان کی آنکھیں دُکھ رہی ہیں تو آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دھن لگایا اور ان کے لیے دعا کی تو وہ ٹھیک ہو گئے جیسے انہیں کبھی تکلیف ہوئی ہی نہیں پھر آپ نے انہیں جھنڈا دیا عرض کی میں اس وقت تک ان سے لڑتا رہوں گا جب تک وہ ہماری طرح مسلمان نہ ہو جائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا جب تم چکے سے ان کے میدان میں پہنچ جاؤ تو انہیں اسلام کی دعوت دینا اور انہیں بتانا کہ ان پر کیا واجب ہے؟ قسم بخدا اگر تمہاری وجہ سے اللہ نے ایک شخص کو بھی ھدایت دیدی تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹ سے زیادہ بہتر ہے۔

۲۰۲ ۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَى يَدَيْهِ ۔ قَالَ، فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوْكُوْنَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، كُلُّهُمْ يَرْجُوْ أَنْ يُعْطَاهَا ۔ فَقَالَ أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ؟ فَقَالُوْا: يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ فَأَرْسِلُوْا إِلَيْهِ فَأْتُوْنِي بِهِ ۔ فَلَمَّا جَاءَ بَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ حَتّٰى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ

(۲۰۲) أخرجه البخاري في كتاب فضائل اصحاب النبي ﷺ باب مناقب علي ابن ابي طالب

الرَّايَةَ- فَقَالَ عَلِيٌّ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا؟ فَقَالَ انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ- فَوَاللّٰهِ! لَأَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا، خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ-

حدیث نمبر۲۰۲:

حضرت ابوحازم فرماتے ہیں کہ مجھے سھل بن سعد رضی اللہ عنہ نے خبردی کہ جنگ خیبر کے وقت نبی ﷺ نے فرمایا کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر فتح ہوگی۔ رات لوگوں نے اسی انتظار میں گزاردی کہ دیکھیے جھنڈا کس کو ملتا ہے اگلے روز ہرایک اسی انتظار میں تھا کہ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: علی کہاں ہے عرض کی گئی ان کی آنکھیں بہہ رہی ہیں تو آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دھن لگایا اوران کے لیے دعا کی تو وہ ٹھیک ہوگئے جیسے انہیں کبھی تکلیف ہوئی ہی نہیں پھرآپ نے انہیں جھنڈا عطا کیا۔ انہوں نے عرض کی میں اس وقت تک ان سے لڑتا رہوں گا جب تک وہ ہماری طرح مسلمان نہ ہوجائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا جب تم چپکے سے ان کے میدان میں پہنچ جاؤ تو انہیں اسلام کی دعوت دینا اورانہیں بتانا کہ ان پر کیا واجب ہے قسم بخدا اگر تمھاری وجہ سے اللہ نے ایک شخص کو بھی ہدایت دیدی تو یہ تمھارے لیے سرخ اونٹ سے زیادہ بہتر ہے۔

۲۰۳- عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رضى الله عنه، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ، يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ، يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوْكُوْنَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا-

فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، كُلُّهُمْ يَرْجُوْ أَنْ يُعْطَاهَا-

فَقَالَ أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ؟ فَقِيْلَ: هُوَ، يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ- قَالَ فَأَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَأُتِيَ بِهِ- فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ- فَبَرَأَ حَتّٰى كَأَنْ لَمْ

(۲۰۳)أخرجه البخارى فى كتاب المغازى باب غزوة خيبر

يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ ۔فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ ! أُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُونُوا مِثْلَنَا ؟ فَقَالَ انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ۔ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيهِ۔ فَوَاللّٰهِ! لَأَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا ، خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ۔

حدیث نمبر۲۰۳:

حضرت ابوحازم فرماتے ہیں کہ مجھے سھل بن سعد رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ جنگ خیبر کے وقت نبی ﷺ نے فرمایا کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر فتح ہوگی وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اسے محبوب رکھتے ہیں رات لوگوں نے اسی انتظار میں گزار دی کہ دیکھے جھنڈا کس کو ملتا ہے اگلے روز ہر ایک اسی انتظار میں تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا علی کہاں ہے عرض کی گئی ان کی آنکھیں بہہ رہی ہیں تو آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دھن لگایا اور ان کے لیے دعا کی تو وہ ٹھیک ہو گئے جیسے انہیں کبھی تکلیف ہوئی ہی نہیں پھر آپ نے انہیں جھنڈا دیا عرض کی میں اس وقت تک ان سے لڑتا رہوں گا جب تک وہ ہماری طرح مسلمان نہ ہو جائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا جب تم پہنچے سے ان کے میدان میں پہنچ جاؤ تو انہیں اسلام کی دعوت دینا اور انہیں بتانا کہ ان پر کیا واجب ہے۔قسم بخدا اگر تمہاری وجہ سے اللہ نے ایک شخص کو بھی ہدایت دیدی تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹ سے زیادہ بہتر ہے۔

۲۰۴۔ قَالَ سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ ، مِنْ حَدِيثٍ طَوِيلٍ۔

ثُمَّ أَرْسَلَنِي إِلٰى عَلِيٍّ ، وَهُوَ أَرْمَدُ ۔ فَقَالَ ۔ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ۔ أَوْ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ۔

قَالَ ، فَأَتَيْتُ عَلِيًّا ۔ فَجِئْتُ بِهِ أَقُودُهُ ، وَهُوَ أَرْمَدُ ۔ حَتّٰى أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ۔ فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ۔ وَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ ۔ وَخَرَجَ مَرْحَبٌ فَقَالَ:

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبٌ   شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبٌ

إِذَا الْحُرُوْبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ۔

فَقَالَ عَلِيٌّ:

أَنَا الَّذِيْ سَمَّتْنِيْ أُمِّيْ حَيْدَرَهْ   كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيْهِ الْمَنْظَرَهْ

أُوْفِيْهِمْ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَهْ

قَالَ، فَضَرَبَ رَأْسَ مَرْحَبٍ فَقَتَلَهُ۔ ثُمَّ كَانَ الْفَتْحُ عَلٰى يَدَيْهِ۔

حدیث نمبر ۲۰۴:

حضرت سلمہ بن اکوع سے مروی طویل حدیث کا ایک حصہ ہے کہ، پھر آپ ﷺ نے مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا اوران کی آنکھیں بہہ رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے یا فرمایا کہ اللہ اور رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اوران کو لے کر آیا اس حال میں کہ ان کی آنکھیں بہہ رہی تھیں حتی کہ میں ان کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا آپ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دھن ڈالا وہ ٹھیک ہو گئیں اور آپ نے ان کو جھنڈا دیا۔ پھر مرحب مقابلہ کے لیے یہ کہتا ہو نکلا۔

خیبر خوب جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں
ہتھیاروں سے لیس بہادر اور آزمودہ ہوں
جب جنگ کی آگ بھڑک اٹھتی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

میں وہ ہوں جس کی ماں نے اس کا نام حیدر رکھا ہے۔
جو جنگلوں کے شیروں کی طرح رعب اور دبدبہ والا ہے۔
میں لوگوں کے ایک صاع کے بدلہ میں اس سے بڑا پیمانہ دیتا ہوں۔

---

(۲۰۴) أخرجه مسلم فی صحيحه برقم الحديث ۱۳۲

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مرحب کے سر پر ایک ضرب لگائی اور اس کو ہلاک کر دیا اور اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر خیبر فتح کر دیا۔

۲۰۵۔ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: أَمَرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِيْ سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ: مَا أَمْنَعَكَ أَنْ تَسُبَّ أَبَا التُّرَابِ؟ فَقَالَ: أَمَا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَلَنْ أَسُبَّهُ۔ لَأَنْ تَكُوْنَ لِيْ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ۔

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَهُ (خَلَّفَهُ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ) فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! خَلَّفْتَنِيْ مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى؟ إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِيْ۔

وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ قَالَ، فَتَطَاوَلْنَا لَهَا، فَقَالَ ادْعُوْا لِيْ عَلِيًّا، فَأُتِيَ بِهِ أَرْمَدَ، فَبَصَقَ فِيْ عَيْنَيْهِ وَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ، فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔ وَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: (فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ) [۳۔ آل عمران۔ ۶۱]، دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا، فَقَالَ اللّٰهُمَّ! هٰؤُلَاءِ أَهْلِيْ۔

حدیث نمبر ۲۰۵:

حضرت عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا۔ اور آپ ﷺ نے بعض جنگوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کیا آپ ﷺ مجھے عورتوں اور بچوں کے پاس چھوڑ کر جا رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اے علی کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی مگر یہ کہ میرے بعد نبوۃ نہیں ہے اور میں نے آپ ﷺ کو خیبر کے دن فرماتے ہوئے سنا میں جھنڈا اس شخص کو عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول اللہ

(۲۰۵) أخرجه مسلم فی فضائل الصحابة باب فضائل علی بن ابی طالب رقم ۳۲.

ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس شخص سے محبت کرتے ہیں پس ہم سب اس کی خواہش کرنے لگے آپ ﷺ نے فرمایا علی ؓ کو بلاؤ پس ان کو لایا گیا اس حال میں کہ ان کی آنکھیں بہہ رہی تھیں آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب مبارک ڈالا اور جھنڈا ان کو تھما دیا پس اللہ نے ان کو فتح عطاء فرمائی۔ اور جب یہ آیت نازل ہوئیں۔ تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ اور ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں (۳ آل عمران۔۶۱) رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی، فاطمہ، حسن، حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور فرمایا اے اللہ یہ میرے اھل بیت ہیں۔

۲۰۶۔ عَنْ أَبِیْ حَازِمٍ أَخْبَرَنِیْ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم،قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ۔ لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ، يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ ، وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ۔

قَالَ، فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوْكُوْنَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا۔قَالَ ، فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ، كُلُّهُمْ يَرْجُوْنَ أَنْ يُعْطَاهَا۔ فَقَالَ أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِیْ طَالِبٍ؟ فَقَالُوْا: هُوَ ، يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! يَشْتَكِیْ عَيْنَيْهِ۔ قَالَ فَأَرْسِلُوْا اِلَيْهِ۔ فَأُتِیَ بِهٖ۔ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ عَيْنَيْهِ ۔ وَدَعَا لَهٗ فَبَرَأَ۔ حَتّٰى كَانَ لَمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ ۔ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ۔ فَقَالَ عَلِیٌّ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! أُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا ؟ فَقَالَ اِنْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ۔ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ۔ فَوَاللّٰهِ ! لَأَنْ يَهْدِیَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا ، خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ۔

حدیث نمبر ۲۰۶:

حضرت ابو حازم فرماتے ہیں کہ مجھے سھل بن سعد رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ جنگ خیبر کے وقت نبی ﷺ نے فرمایا کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر فتح ہوگی وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔ اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اسے محبوب رکھتے ہیں رات لوگوں نے اسی انتظار میں گزار دی کہ

(۲۰۶) أخرجه مسلم فی كتاب فضائل الصحابة برقم ۳۴

دیکھئے جھنڈا کس کو ملتا ہے اگلے روز ہر ایک اسی انتظار میں تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا علی کہاں ہے عرض کی گئی ان کی آنکھیں بہہ رہی ہیں تو آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دھن لگایا اور ان کے لیے دعا کی تو وہ ٹھیک ہو گئے جیسے انہیں کبھی تکلیف ہوئی ہی نہیں پھر آپ نے انہیں جھنڈا دیا، انہوں نے عرض کیا میں اس وقت تک ان سے لڑتا رہوں گا جب تک وہ ہماری طرح مسلمان نہ ہو جائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا جب تم چکے سے ان کے میدان میں پہنچ جاؤ تو انہیں اسلام کی دعوت دینا اور انہیں بتانا کہ ان پر کیا واجب ہے قسم بخدا اگر تمہاری وجہ سے اللہ نے ایک شخص کو بھی ہدایت دیدی تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹ سے زیادہ بہتر ہے۔

۲۰۷۔ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِیْ وَقَّاصٍ ، عَنْ أَبِیْهِ قَالَ: أَمَرَ مُعَاوِیَةُ بْنُ أَبِیْ سُفْیَانَ سَعْدًا فَقَالَ: مَا یَمْنَعُکَ أَنْ تَسُبَّ أَبَا تُرَابٍ؟ قَالَ: أَمَّا مَاذَکَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، فَلَنْ أَسُبَّهُ ۔ لَأَنْ تَکُوْنَ لِیْ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ، أَحَبُّ إِلَیَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ۔
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ لِعَلِیٍّ ۔ وَخَلَّفَهُ فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْهِ، فَقَالَ لَهُ عَلِیٌّ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ !أَتُخَلِّفُنِیْ مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْیَانِ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَمَا تَرْضٰی أَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی؟ إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِیْ۔
وَسَمِعْتُهُ یَقُوْلُ یَوْمَ خَیْبَرَ ۔ لَأُعْطِیَنَّ هٰذِهِ الرَّایَةَ رَجُلًا، یُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ ، وَیُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ۔
قَالَ، فَتَطَاوَلْنَا لَهَا،فَقَالَ ادْعُوْا لِیْ عَلِیًّا،فَأُتَاهُ وَبِهِ رَمَدٌ ، فَبَصَقَ فِیْ عَیْنَیْهِ وَدَفَعَ الرَّایَةَ إِلَیْهِ، فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِ ، وَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآیَةَ : (فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَ نَا وَأَبْنَاءَ کُمْ) دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِیًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَیْنًا ، فَقَالَ اللّٰهُمَّ ! هٰؤُلَاءِ أَهْلِیْ۔

حدیث نمبر ۲۰۷:
حضرت عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں، معاویہ بن سفیان نے حضرت سہل

(۲۰۷)أخرجه الترمذی فی کتاب المناقب باب حدثنا سفیان بن وکیع

بن سعد سے ابوتراب (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کو برا کہنے کا حکم دیا، پھر کہا تمہیں کونسی بات ابوتراب کو برا کہنے سے روکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: تین باتیں ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے فرمائی ہیں انہیں کی وجہ سے میں ان کو برا نہیں کہتا، ان باتوں میں سے ایک بھی مجھے حاصل ہو تو مجھے سرخ اونٹ کے ملنے سے زیادہ محبوب ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا۔ اور آپ ﷺ نے بعض جنگوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کیا آپ ﷺ مجھے عورتوں اور بچوں کے پاس چھوڑ کر جا رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اے علی کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی مگر میرے بعد نبوۃ نہیں ہے اور میں نے آپ ﷺ کو خیبر کے دن فرماتے ہوئے سنا میں جھنڈا اس شخص کو عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس شخص سے محبت کرتے ہیں پس ہم سب اس کی خواہش کرنے لگے آپ ﷺ نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ کو بلاؤ پس ان کو لایا گیا اس حال میں کہ ان کی آنکھیں بہہ رہی تھیں آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب مبارک ڈالا اور جھنڈا ان کو تھما دیا پس اللہ نے ان کو فتح عطاء فرمائی۔ اور جب یہ آیت نازل ہوئیں۔ تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ اور ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں (۳ آل عمران۔۶۱) رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی، فاطمہ، حسن، حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور فرمایا اے اللہ یہ میرے اھل بیت ہیں۔

۲۰۸۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلَى قَالَ: كَانَ أَبِيْ يَسْمُرُ مَعَ عَلِيٍّ۔ وَكَانَ عَلِيٌّ يَلْبِسُ ثِيَابَ الصَّيْفِ فِي الشِّتَاءِ، وَثِيَابَ الشِّتَاءِ فِي الصَّيْفِ۔ فَقِيْلَ لَهُ: لَوْ سَأَلْتَهُ! فَسَأَلَهُ۔ فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ إِلَيَّ وَأَنَا أَرْمَدُ الْعَيْنِ، يَوْمَ خَيْبَرَ۔ فَقُلْتُ۔ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ أَرْمَدُ الْعَيْنِ۔ قَالَ، فَتَفَلَ فِيْ عَيْنِيْ وَقَالَ۔ اَللّٰهُمَّ! اذْهَبْ عَنْهُ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ۔

فَمَا وَجَدْتُّ حَرًّا وَلَا بَرْدًا مُنْذُ يَوْمَئِذٍ۔

وَقَالَ۔ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، لَيْسَ

---

(۲۰۸) أخرجه الامام احمد في المسند ۱/۹۹ و ۱/۱۳۳ ونقل الهيثمي في المجمع ۹/۱۲۲

بِفِرَارٍ۔

فَتَشَرَّفَ لَهَا أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ ۔ فَأَعْطَا نِيْهَا۔

حدیث نمبر ۲۰۸:

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں میرے والد رات کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مختلف امور پر باتیں کرتے تھے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ گرمیوں میں سردیوں کے اور سردیوں میں گرمیوں کے کپڑے پہنا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں میرے والد سے کہا گیا اگر آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس بارے سوال کریں (تو وہ آپ کو بتا دیں گے) پس انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس بارے سوال کیا آپ نے فرمایا بیشک رسول اللہ ﷺ نے مجھے خیبر کے روز بلایا میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میری آنکھیں بہہ رہی ہیں تو آپ ﷺ نے میری آنکھوں میں لعاب دھن لگایا اور دعا کی اے اللہ اس سے گرمی اور سردی کو دور کر دے۔ اس دن کے بعد نہ مجھے گرمی لگتی ہے نہ سردی اور آپ ﷺ نے فرمایا میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں اور وہ میدان سے بھاگنے والا نہیں ہے پس ہر صحابی رسول اس شرف کو پانا چاہتا ہے۔

۲۰۹۔ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَهُ، وَخَلَّفَهُ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! تُخَلِّفُنِيْ مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى؟ إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِيْ۔ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ۔ لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا، يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ۔ قَالَ، فَتَطَاوَلْنَا لَهَا، فَقَالَ ادْعُوْا لِيْ عَلِيًّا، فَأَتَاهُ وَبِهِ رَمَدٌ، فَبَصَقَ فِيْ عَيْنَيْهِ وَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ، فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، وَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ) دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا، فَقَالَ اللّٰهُمَّ! هٰؤُلَاءِ أَهْلِيْ۔

---

(۲۰۹) أخرجه الامام احمد في المسند ۱/۱۸۵

حدیث نمبر ۲۰۹:

حضرت عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا۔اور آپ علیہ السلام نے بعض جنگوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلفیہ بنایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کیا آپ ﷺ مجھے عورتوں اور بچوں کے پاس چھوڑ کر جا رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اے علی کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ تجھے میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی مگر میرے بعد نبوۃ نہیں ہے۔

اور میں نے آپ ﷺ کو خیبر کے دن فرماتے ہوئے سنا میں جھنڈا اس شخص کو عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس شخص سے محبت کرتے ہیں پس ہم سب اس کی خواہش کرنے لگے آپ ﷺ نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ کو بلاؤ پس ان کو لایا گیا اس حال میں کہ ان کی آنکھیں بہہ رہی تھیں آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب مبارک ڈالا اور جھنڈا ان کو تھما دیا پس اللہ نے ان کو فتح عطاء فرمائی۔

اور جب یہ آیت نازل ہوئیں۔تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ اور ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں (۳ آل عمران۔۶۱)

رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی، فاطمہ، حسن، حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور فرمایا اے اللہ یہ میرے اھل بیت ہیں۔

• ۲۱۰۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنَةَ قَالَ: إِنِّيْ لَجَالِسٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، تِسْعَةُ رَهْطٍ فَقَالُوْا: يَا أَبَا عَبَّاسٍ! إِمَّا أَنْ تَقُوْمَ مَعَنَا وَإِمَّا أَنْ يَخْلُوْنَا هٰؤُلَاءِ، قَالَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بَلْ أَقُوْمُ مَعَكُمْ۔ قَالَ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ صَحِيْحٌ، قَبْلَ أَنْ يَّعْمٰى۔ قَالَ فَابْتَدَوْا فَتَحَدَّثُوْا، فَلَا نَدْرِيْ مَا قَالُوْا۔

قَالَ، فَجَاءَ يَنْفُضُ ثَوْبَهٗ وَيَقُوْلُ: أُفٍّ وَتُفٍّ! وَقَعُوْا فِيْ رَجُلٍ لَهٗ عَشْرٌ۔ وَقَعُوْا فِيْ رَجُلٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ لَأَبْعَثَنَّ رَجُلًا لَا يُخْزِيْهِ اللّٰهُ أَبَدًا، يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔ قَالَ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا مَنِ اسْتَشْرَفَ۔ قَالَ أَيْنَ عَلِيٌّ؟ قَالُوْا: هُوَ فِي الرَّحْلِ يَطْحَنُ۔ قَالَ وَمَا كَانَ أَحَدُكُمْ لِيَطْحَنَ!

(۲۱۰) سبق تخریجه ١٤٦، ١٦٢، ١٦٤

قَالَ فَجَاءَ ، وَهُوَ اَرْمَدُ لَايَكَادُ يُبْصِرُ ـ قَالَ فَنَفَثَ فِيْ عَيْنَيْهِ، ثُمَّ هَزَّ الرَّأْيَةَ ثَلَاثًا، فَاَعْطَاهَا اِيَّاهُ، فَجَاءَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ ـ

قَالَ: ثُمَّ بَعَثَ فُلَانًا بِسُوْرَةِ التَّوْبَةِ ـ فَبَعَثَ عَلِيًّا خَلْفَهُ فَاَخَذَهَا مِنْهُ، قَالَ لَا يَذْهَبُ بِهَا اِلَّا رَجُلٌ مِّنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ ـ

قَالَ وَقَالَ لِبَنِيْ عَمِّهِ اَيُّكُمْ يُوَالِيْنِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ قَالَ وَعَلِيٌّ مَعَهُ جَالِسٌ ، فَاَبَوْا ـ فَقَالَ عَلِيٌّ : اَنَا اُوَالِيْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ـ قَالَ اَنْتَ وَلِيِّيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ـ قَالَ فَتَرَكَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَقَالَ أَيُّكُمْ يُوَالِيْنِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ فَاَبَوْا قَالَ: فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أُوَالِيْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ـ فَقَالَ أَنْتَ وَلِيِّيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ـ قَالَ: وَكَانَ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ خَدِيْجَةَ ـ قَالَ: وَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَوْبَهُ فَوَضَعَهُ عَلٰى عَلِيٍّ وَّفَاطِمَةَ وَحَسَنٍ وَّحُسَيْنٍ فَقَالَ ، اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا[الاحزاب ـ ۳۳]

قَالَ: وَشَرَى عَلِيٌّ نَفْسَهُ ـ لَبِسَ ثَوْبَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ نَامَ مَكَانَهُ ـ قَالَ: وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَرْمُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَجَاءَ أَبُوْ بَكْرٍ وَعَلِيٌّ نَائِمٌ ـ قَالَ وَأَبُوْ بَكْرٍ يَحْسَبُ أَنَّهُ نَبِيُّ اللّٰهِ ـ قَالَ فَقَالَ: يَانَبِيَّ اللّٰهِ! قَالَ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ : اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَدِ انْطَلَقَ نَحْوَ بِئْرِ مَيْمُوْنٍ ، فَأَدْرَكَهُ ـ قَالَ فَانْطَلَقَ أَبُوْ بَكْرٍ فَدَخَلَ مَعَهُ الْغَارَ ـ قَالَ: وَجَعَلَ عَلِيٌّ يُرْمٰى بِالْحِجَارَةِ كَمَا كَانَ يُرْمٰى نَبِيُّ اللّٰهِ ،وَهُوَ يَتَضَوَّرُ ـ قَدْ لَفَّ رَأْسَهُ فِي الثَّوْبِ لَا يُخْرِجُهُ، حَتّٰى أَصْبَحَ ـ ثُمَّ كَشَفَ عَنْ رَأْسِهِ، فَقَالُوْا: اِنَّكَ لَلَئِيْمٌ ـ كَانَ صَاحِبُكَ نَرْمِيْهِ فَلَا يَتَضَوَّرُ وَأَنْتَ تَتَضَوَّرُ ـ وَقَدِ اسْتَنْكَرْنَا ذٰلِكَ ـ

قَالَ : وَخَرَجَ بِالنَّاسِ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكٍ ، قَالَ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ : أَخْرُجُ مَعَكَ ؟ فَقَالَ لَهُ نَبِيُّ اللّٰهِ ـ لَا، فَبَكٰى عَلِيٌّ ـ فَقَالَ لَهُ أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى

،إِلَّا أَنَّكَ لَسْتَ بِنَبِيٍّ ، إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ أَذْهَبَ إِلَّا وَأَنْتَ خَلِيفَتِي۔

قَالَ: وَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْتَ وَلِيِّي فِي كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي ۔ وَقَالَ سُدُّوا أَبْوَابَ الْمَسْجِدِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ فَقَالَ فَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ جُنُبًا ، وَهُوَ طَرِيقُهُ، لَيْسَ لَهُ طَرِيقٌ غَيْرُهُ۔

قَالَ:وَقَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ ، فَإِنَّ مَوْلَاهُ عَلِيٌّ۔

قَالَ: وَأَخْبَرَنَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ أَنَّهُ قَدْ رَضِيَ عَنْهُمْ ، عَنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ ، فَعَلِمَ مَافِي قُلُوبِهِمْ ۔ هَلْ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَخِطَ عَلَيْهِمْ بَعْدُ ؟قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعُمَرَ ، حِينَ قَالَ لَهُ ائْذَنْ لِي فَلَأَضْرِبْ عُنُقَهُ يَعْنِي "حَاطِبَ بْنَ أَبِي بَلْتَعَةَ" وَكَانَ أَرْسَلَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ الرَّسُولِ ﷺ قَالَ " أَوَ كُنْتَ فَاعِلًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ۔

حدیث نمبر۲۱۰:

حضرت عمرو بن میمونہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے پاس تقریباً نو افراد آئے انہوں نے کہا اے ابو عباس! آپ ہمارے ساتھ آ جائیں یا ہم یہاں تنہائی میں بات کرنا چاہتے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ہی تمھارے ساتھ چلتا ہوں۔ عمرو بن میمونہ نے کہا یہ ابن عباس کے نابینا ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے جب آپ تندرست تھے۔ پس وہ لوگ اٹھ کے چلے گئے انہوں نے کچھ باتیں کیں ہم نہیں جانتے انہوں نے کیا کہا تھوڑی دیر بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنے کپڑے جھاڑتے ہوئے آئے اور کہنے لگے اف، تف یہ لوگ ایسے آدمی میں عیب نکال رہے ہیں جسے دس خوبیاں حاصل تھیں یہ لوگ ایسے آدمی کی عزت کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں جس کے متعلق نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اب میں ایک ایسے شخص کو (جنگ کیلئے) بھیجوں گا جسے اللہ کبھی رسوا نہیں کرے گا اور وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔ اس اعزاز کو پانے کے لیے لوگ اس کی تمنا کرنے لگے لیکن نبی ﷺ نے

فرمایا علی کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا وہ چکی میں آٹا پیس رہے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی آٹا کیوں نہیں پیستا؟ پھر نبی ﷺ ان کے پاس آئے تو انہیں آشوب چشم کا مرض لاحق تھا گویا انہیں کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا نبی ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دھن لگایا اور تین مرتبہ جھنڈا اہلا کر ان کے حوالے کر دیا اور وہ ام المومنین حضرت صفیہ بنت حیی کو لانے کا سبب بن گئے۔

ایک مرتبہ نبی ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سورہ توبہ کا اعلان کرنے کے لیے مکہ مکرمہ روانہ فرمایا، بعد میں ان کے پیچھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی روانہ کر دیا۔ انہوں نے اس خدمت کی ذمہ داری سنبھال لی اور نبی ﷺ نے فرمایا یہ پیغام ایسا تھا جسے کوئی ایسا شخص ہی پہنچا سکتا تھا جس کا مجھ سے قریبی رشتہ داری کا تعلق ہو اور میرا اس سے تعلق ہو۔

ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اپنے چچازاد بھائیوں سے فرمایا تم میں سے دنیا و آخرت میں کون میرے ساتھ موالات کرتا ہے؟ اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما تھے، باقی سب نے انکار کر دیا لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کہنے لگے، میں آپ ﷺ کے ساتھ دینا و آخرت کی موالات قائم کرتا ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا تم دنیا و آخرت میں میرے دوست ہو اس کے بعد نبی ﷺ دوبارہ ان میں سے ایک آدمی کی طرف متوجہ ہوئے اور یہی صورت دوبارہ پیش آئی۔

اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد لوگوں میں سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک کپڑا لا کر حضرت علی، فاطمہ، حسن، حسین رضی اللہ عنہم پر ڈالا اور فرمایا: اے اھل بیت! اللہ تم سے گندگی کو دور کرنا اور تمہیں خوب پاک کرنا چاہتا ہے۔

راوی کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا آپ بیچ دیا تھا۔ انہوں نے نبی ﷺ کا لباس شب ہجرت زیب تن کیا اور نبی ﷺ کی جگہ پر سو گئے۔ مشرکین اس وقت نبی ﷺ پر تیروں کی بوچھاڑ کر رہے تھے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وہاں آئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سوئے ہوئے تھے، لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ یہ سمجھ رہے تھے کہ یہ نبی ﷺ لیٹے ہوئے ہیں اس لیے وہ کہنے لگے اے اللہ کے نبی ﷺ! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منہ سے کپڑا

ہٹا کر فرمایا، نبی ﷺ بئر میمون کی طرف گئے ہیں آپ انہیں وہاں جا کر ملیں چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ چلے گئے اور نبی ﷺ کے ساتھ غار میں داخل ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر اسی طرح پتھروں کی بوچھاڑ ہو رہی تھی جیسے نبی ﷺ پر ہوئی تھی اور وہ تکلیف میں تھے انہوں نے اپنا سر کپڑے میں لپیٹ رکھا تھا صبح تک انہوں نے سر باہر نہیں نکالا جب انہوں نے اپنے سر سے کپڑا ہٹایا تو قریش کے لوگ کہنے لگے تم تو بڑے کمینے ہو (معاذ اللہ) ہم تمھارے ساتھی پر پتھر برسا رہے تھے اور ان کی جگہ تمہیں نقصان پہنچ رہا تھا اور ہمیں یہ بات اچھی نہیں لگی۔

ایک مرتبہ نبی ﷺ لوگوں کو لے کر غزوہ تبوک کے لیے نکلے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا میں بھی آپ کے ساتھ چلوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ اس پر وہ رو پڑے، نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی فرق یہ ہے کہ تم نبی نہیں ہو۔ میرا جانا زیادہ مناسب ہے اور تم میرے نائب ہو اور نبی ﷺ نے فرمایا تم میرے ہر مومن کے بارے دوست ہو۔

اور مسجد نبوی کے تمام دروازے بند کر دیئے گئے سوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے، چنانچہ وہ مسجد میں حالت جنابت میں بھی داخل ہو جاتے تھے کیونکہ ان کا اس کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہ تھا۔

نیز نبی ﷺ نے فرمایا ''جس کا میں مولی ہوں اس کا علی بھی مولی ہے'' اور اللہ نے ہمیں قرآن پاک میں بتایا ہے کہ وہ ان سے راضی ہو چکا ہے یعنی اصحاب شجرہ سے (بیعت رضوان کرنے والوں سے) اور ان کے دلوں میں جو کچھ ہے اللہ سب جانتا ہے کیا بعد میں کبھی اللہ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ وہ ان سے ناراض ہو گیا ہے۔

ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ نے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے متعلق عرض کیا کہ مجھے اجازت دیجیے میں اس کی گردن اڑا دوں تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کیا تم واقعی ایسا کر سکتے ہو؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ نے اھل بدر کے بارے میں فرمایا تم جو مرضی عمل کرتے رہو (میں نے تمہیں معاف کر دیا) اور حضرت علی بھی اہل بدر سے تھے۔

۲۱۱۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ۔ لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ

---

(۲۱۱) أخرجه الامام احمد في المسند ۵/۳۳۳

غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَى يَدَيْهِ، يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ، وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ۔ قَالَ، فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوْكُوْنَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا۔قَالَ ، فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ، كُلُّهُمْ يَرْجُوْنَ أَنْ يُعْطَاهَا۔ فَقَالَ أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ؟ فَقَالُوْا: هُوَ ، يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ۔ قَالَ فَأَرْسِلُوْا اِلَيْهِ۔ فَأُتِيَ بِهٖ۔ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي عَيْنَيْهِ ۔ وَدَعَا لَهٗ فَبَرَأَ۔ حَتّٰى كَانَ لَمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ ۔ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ۔ فَقَالَ عَلِيٌّ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! أُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا ؟ فَقَالَ انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ۔ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ۔ فَوَاللّٰهِ ! لَأَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا ، خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَّكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ۔

حدیث نمبر ۲۱۱:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ جنگ خیبر کے وقت نبی ﷺ نے فرمایا کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر فتح ہوگی وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اسے محبوب رکھتے ہیں رات لوگوں نے اسی انتظار میں گزار دی کہ دیکھیے جھنڈا کس کو ملتا ہے اگلے روز ہر ایک اسی انتظار میں تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا علی کہاں ہے عرض کی گئی ان کو آنکھوں کی شکایت ہے ،فرمایا: انہیں بلاؤ، جب حضرت علی کو لایا گیا آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دھن لگایا اور ان کے لیے دعا کی تو وہ ٹھیک ہو گئے جیسے انہیں کبھی تکلیف ہوئی ہی نہیں پھر آپ نے انہیں جھنڈا دیا عرض کی میں اس وقت تک ان سے لڑتا رہوں گا جب تک وہ ہماری طرح مسلمان نہ ہو جائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا جب تم چکے سے ان کے میدان میں پہنچ جاؤ تو انہیں اسلام کی دعوت دینا اور انہیں بتانا کہ ان پر کیا واجب ہے قسم بخدا اگر تمھاری وجہ سے اللہ نے ایک شخص کو بھی ھدایت دیدی تو یہ تمھارے لیے سرخ اونٹ سے زیادہ بہتر ہے۔

۲۱۲۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ، بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ: لَمَّا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

(۲۱۲)أخرجه الامام احمد في المسند ۲۵۸/۵

ﷺ بِحِصْنِ أَهْلِ خَيْبَرَ أَعْطَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اللِّوَاءَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَنَهَضَ مَعَهُ مَنْ نَهَضَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ فَلَقُوْا أَهْلَ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَأُعْطِيَنَّ اللِّوَاءَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ۔

فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ، دَعَا عَلِيًّا، وَهُوَ أَرْمَدُ، فَتَفَلَ فِيْ عَيْنِهِ وَأَعْطَاهُ اللِّوَاءَ وَنَهَضَ النَّاسُ مَعَهُ، فَلَقِيَ أَهْلَ خَيْبَرَ۔ وَإِذَا مَرْحَبٌ يَرْتَجِزُ بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَيَقُوْلُ:

لَقَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّيْ مَرْحَبٌ — شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبٌ

أَطْعَنُ أَحْيَانًا وَّحِيْنًا أَضْرِبُ — إِذَا اللُّيُوْثُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

قَالَ، فَاخْتَلَفَ هُوَ وَعَلِيٌّ ضَرْبَتَيْنِ۔ فَضَرَبَهُ عَلِيٌّ عَلٰى هَامَتِهِ حَتّٰى عَضَّ السَّيْفُ مِنْهَا بِأَضْرَاسِهِ۔ وَسَمِعَ أَهْلُ الْمُعَسْكَرِ صَوْتَ ضَرْبَتِهِ۔ قَالَ، وَمَا تَتَامَّ آخِرُ النَّاسِ مَعَ عَلِيٍّ، حَتّٰى فَتَحَ لَهُ وَلَهُمْ۔

حدیث نمبر۲۱۲:

حضرت عبداللہ بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ اہل خیبر کے قلعہ میں آئے۔رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو جھنڈا دیا آپ کھڑے ہوئے اور مسلمان بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے جب وہ اہل خیبر کے سامنے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صبح میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا وہ آئے اس حال میں کہ ان کی آنکھیں بہہ رہی تھیں آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دھن لگایا اور جھنڈا ان کو دے دیا اور لوگ ان کے ساتھ کھڑے ہو گئے جب وہ اہل خیبر کے سامنے گئے اور مرحب یہ کہتا ہوا ان کے سامنے آیا۔

شعر: اہل خیبر جانتے ہیں میں مرحب ہوں ہتھیاروں سے لیس بہادر اور آزمودہ ہوں میں کبھی نیزے سے اور کبھی تلوار سے وار کرتا جب یہ شیر آگے بڑھتے ہیں تو بھڑک اٹھتے ہیں راوی کہتے ہیں دونوں نے تلواروں

کا آپس میں تبادلہ کیا پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی کھوپڑی پر وار کیا حتی کہ وہ چیرتی ہوئی اس کے دانتوں تک جا لگی اور لشکر والوں نے اس ضرب کی آواز سنی اس کے بعد کسی کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مقابلے کی جرأت نہ ہوئی حتی کہ اسی پر انکو فتح ہوگئی۔

(۴۰)

شِفَاءُهُ بِدُعَاءِ النَّبِيِّ عليه الصلوٰة والسلام

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے آپ کا شفایاب ہونا۔

۲۱۳۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مَرَّبِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَأَنَا وَجِعٌ۔ وَأَنَا أَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ أَجَلِيْ قَدْ حَضَرَ فَأَرِحْنِيْ۔ وَاِنْ كَانَ اٰجِلًا فَارْفَعْنِيْ وَاِنْ كَانَ بَلَاءٌ فَصَبِّرْنِيْ۔ قَالَ مَاقُلْتَ؟ فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ۔ فَضَرَبَنِيْ بِرِجْلِهِ فَقَالَ مَا قُلْتَ؟ قَالَ، فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ۔ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ! عَافِهِ، أَوْ أَشْفِهِ۔ قَالَ، فَمَا اشْتَكَيْتُ ذٰلِكَ الْوَجْعَ بَعْدُ۔

حدیث نمبر ۲۱۳:

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں تکلیف میں تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور میں کہہ رہا تھا اے اللہ اگر میری وفات کا وقت آ گیا تو میرے لیے آسانی پیدا کر اور اگر وقت نہیں آیا تو اس بیماری کو اٹھا لے اور اگر یہ آزمائش ہے تو مجھے صبر دے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کیا کہتا ہے؟ میں نے وہی کلمات دہرائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاؤں پر ضرب لگائی اور فرمایا تو کیا کہتا ہے؟ میں نے وہی کلمات پھر دہرائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ اسے عافیت دے یا فرمایا اسے شفاء دے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کے بعد مجھے درد کی شکایت نہ ہوئی۔

۲۱۴۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ: اَتٰى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ

(۲۱۳) اخرجه الامام احمد فی المسند ۸۳/۱ والحدیث ۶۳۷

(۲۱۴) اخرجه الطیالسی فی المسند برقم ۱۴۳

ﷺ وَأَنَا شَاكٍ، أَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ! إِنْ كَانَ أَجَلِي قَدْ حَضَرَ فَأَرِحْنِي - وَإِنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا فَارْفَعْنِي - وَإِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِي فَضَرَبَنِي بِرِجْلِهِ وَقَالَ- كَيْفَ قُلْتَ؟

فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ - اَللّٰهُمَّ! أَشْفِهِ أَوْ قَالَ اَللّٰهُمَّ عَافِهِ- قَالَ عَلِيٌّ: فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجَعِي بَعْدَ ذٰلِكَ-

حدیث نمبر ۲۱۴:

حضرت عبداللہ بن مسلمہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور مجھے کوئی شکایت تھی میں کہہ رہا تھا اے اللہ اگر میری وفات کا وقت آ گیا ہے تو میرے لیے آسانی پیدا کر اور اگر وقت نہیں آیا تو اس بیماری کو اٹھا لے اور اگر یہ آزمائش ہے تو مجھے صبر دے پس آپ علیہ السلام نے میرے پاؤں پر ضرب لگائی اور فرمایا تو کیا کہتا ہے؟ میں نے وہی کلمات دہرائے آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ تو اسے شفاء دے یا یہ فرمایا اے اللہ تو اسے عافیت دے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اسکے بعد مجھے درد کی شکایت نہ ہوئی۔

(۴۱)

دُعَاءُ النَّبِيِّ ﷺ لِعَلِيٍّ

رسول اللہ ﷺ کا حضرت علی کیلئے دعا کرنا

۲۱۵- عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَحِمَ اللّٰهُ أَبَا بَكْرٍ! زَوَّجَنِي ابْنَتَهُ، وَحَمَلَنِي إِلَى دَارِ الْهِجْرَةِ، وَأَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ-رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرًا يَقُوْلُ الْحَقَّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا- تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَالَهُ صَدِيْقٌ-

رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ! تَسْتَحْيِيْهِ الْمَلَائِكَةُ- رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا! اَللّٰهُمَّ! أَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ-

(۲۱۵) أخرجه الترمذی کتاب المناقب ۶۳۳/۵

حدیث نمبر۲۱۵:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابوبکر پر اللہ رحم فرمائے اس نے اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کیا۔دار ہجرت تک میرے ساتھ گئے۔اور اپنے مال سے بلال کو آزاد کیا اللہ رحم فرمائے عمر پر وہ حق کہتے ہیں اگرچہ کڑوا ہو حق بات نے ان کی یہ حالت کردی کہ اب ان کا کوئی دوست نہیں رہا۔اللہ حضرت عثمان پر رحم فرمائے ان سے فرشتے حیاء کرتے ہیں۔اللہ پاک حضرت علی پر رحم فرمائے۔اے اللہ علی جدھر رخ کرے حق کا رخ بھی ادھر ہو جائے۔

۲۱۶۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِیْ لَیْلٰی قَالَ: كَانَ أَبُوْلَیْلٰی یَسْمُرُ مَعَ عَلِیٍّ۔ فَكَانَ یَلْبِسُ ثِیَابَ الصَّیْفِ فِی الشِّتَاءِ ، وَثِیَابَ الشِّتَاءِ فِی الصَّیْفِ۔ فَقُلْنَا لَهُ: لَوْ سَأَلْتَهُ! فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ إِلَیَّ وَأَنَا أَرْمَدُ الْعَیْنِ ، یَوْمَ خَیْبَرَ۔ قُلْتُ۔ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّی أَرْمَدُ الْعَیْنِ۔ فَتَفَلَ فِیْ عَیْنِیْ ثُمَّ قَالَ۔ اَللّٰهُمَّ! اَذْهِبْ عَنْهُ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ۔

فَمَا وَجَدْتُ حَرًّا وَلَا بَرْدًا بَعْدَ یَوْمَئِذٍ۔

وَقَالَ۔ لَاَبْعَثَنَّ رَجُلًا یُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ ، وَیُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، لَیْسَ بِفَرَّارٍ۔

فَتَشَرَّفَ لَهُ النَّاس فَأَعْطَاهَا إِیَّاهُ۔

حدیث نمبر۲۱۶:

حضرت عبدالرحمٰن ابی لیلی بیان کرتے ہیں میرے والد رات کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مختلف امور باتیں کرتے تھے۔اور حضرت علی رضی اللہ عنہ گرمیوں میں سردیوں کے اور سردیوں میں گرمیوں کے کپڑے پہنا کرتے تھے۔راوی کہتے ہیں میرے والد سے کہا گیا اگر آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس بارے سوال کریں (تو وہ آپ کو بتادیں گے) پس انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس بارے سوال کیا آپ نے فرمایا بیشک رسول اللہ ﷺ نے مجھے خیبر کے روز بلایا میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میری آنکھیں نہ رہی ہیں تو آپ ﷺ نے

---

(۲۱۶)أخرجه ابن ماجه فی المقدمة رقم الحدیث ۱۱۷

میری آنکھوں میں لعاب دہن لگایا اور دعا کی اے اللہ اس سے گرمی اور سردی کو دور کردے۔ اس دن کے بعد نہ مجھے گرمی لگتی ہے نہ سردی اور آپ ﷺ نے فرمایا میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں اور وہ میدان سے بھاگنے والا نہیں ہے پس ہر صحابی رسول اس شرف کو پانا چاہتا ہے۔

٢١٧۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ ۔ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! بَعَثْتَنِيْ ، وَأَنَا شَابٌّ ، أَقْضِيْ بَيْنَهُمْ وَلَا أَدْرِيْ مَا الْقَضَاءُ! فَضَرَبَ صَدْرِيْ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ ! اهْدِ قَلْبَهٗ، وَثَبِّتْ لِسَانَهٗ۔ فَوَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ ! مَا شَكَكْتُ فِيْ قَضَاءٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ۔

حدیث نمبر ٢١٧:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی طرف بھیجا میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ مجھے بھیج رہے ہیں حالانکہ میں تو نوعمر ہوں میں انکے درمیان فیصلہ کروں گا جب کہ میں فیصلہ کرنا نہیں جانتا۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا پھر فرمایا اے اللہ تو اس کے دل کو ھدایت اور زبان کو ثابت رکھ پس اس ذات کی قسم جو دانے سے پودے نکالتا ہے۔ اس کے بعد دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں مجھے کوئی مشکل پیش نہیں آئی۔

٢١٨۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ ، وَأَنَا حَدِيْثُ السِّنِّ ۔ قَالَ، قُلْتُ :تَبْعَثُنِيْ إِلٰى قَوْمٍ يَكُوْنُ بَيْنَهُمْ أَحْدَاثٌ، وَلَا عِلْمَ لِيْ بِالْقَضَاءِ۔ قَالَ ۔ إِنَّ اللّٰهَ سَيَهْدِيْ لِسَانَكَ ، وَيُثَبِّتُ قَلْبَكَ۔قَالَ، فَمَا شَكَكْتُ فِيْ قَضَاءٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ، بَعْدُ۔

حدیث نمبر ٢١٨:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی طرف بھیجا اور میں نوعمر تھا میں نے عرض کی

---

(٢١٧) أخرجه ابن سعد في الطبقات ٢/ ٣٣٧

(٢١٨) أخرجه الامام احمد في المسند ١/ ٨٤

آپ مجھے ایسی قوم کی طرف بھیج رہے ہیں جس کے بہت سے مسائل ہیں اور مجھے فیصلہ کرنا نہیں آتا آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تیری زبان کو ھدایت اور تیرے دل کو ثابت رکھے گا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے بعد میں نے فیصلہ کرنے میں کبھی شکایت نہیں کی۔

۲۱۹۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، وَعَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ قَالَا: نَشَدَ عَلِيٌّ النَّاسَ فِي الرَّحْبَةِ: مَنْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ، يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ، إِلَّا قَامَ۔

قَالَ، فَقَامَ مِنْ قِبَلِ سَعِيْدٍ سِتَّةٌ۔ وَمِنْ قِبَلِ زَيْدٍ سِتَّةٌ۔ فَشَهِدُوْا أَنَّهُمْ سَمِعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ، يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ أَلَيْسَ اللّٰهُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ۔؟ قَالُوْا: بَلَى قَالَ اَللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔ اَللّٰهُمَّ ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ أُخْرَى: وَزَادَ فِيْهِ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ ، وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ۔

حدیث نمبر۲۱۹:

حضرت سعید بن وھب اور زید بن یثیع بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کھلے میدان میں قسم لی۔کون ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کو غدیر خم کے موقع پر فرماتے سنا وہ کھڑا ہو جائے راوی کہتے ہیں سعید سے پہلے چھ آدمی اور زید سے پہلے چھ آدمی کھڑے ہوئے انہوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے غدیر خم کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کیا اللہ مومنوں کا سب سے زیادہ ولی نہیں؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں ۔آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علی بھی مولا ہے اے اللہ تو دوست رکھ اس جو اس کو دوست رکھے اور دشمنی رکھ اس سے جو اس سے دشمنی رکھے۔اور ایک روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے" اور اس کی مدد کر جو اس کی مدد کرے اور اس کو رسوا کر جو اس کو رسوا کرے۔

۲۲۰۔ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا فِي الرَّحْبَةِ يَنْشُدُ النَّاسَ: أَنْشُدُ اللّٰهَ مَنْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ

(۲۱۹) أخرجه الإمام احمد في المسند ۱/۱۱۸ والحديث ۹۵۰

(۲۲۰) أخرجه الامام احمد في المسند ۱/۱۱۹ والحديث ۹۶۱

مَوْلَاہُ لَمَّا قَامَ فَشَہِدَ

قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ : فَقَامَ اثْنَا عَشَرَ بَدْرِيًّا ۔ كَأَنِّیْ أَنْظُرُ إِلٰی أَحَدِهِمْ ۔ فَقَالُوْا: نَشْهَدُ أَنَّا سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ أَلَسْتُ أَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَزْوَاجِیْ أُمَّهَاتُهُمْ ؟ فَقُلْنَا : بَلٰی ! يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ ، فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ ۔ اَللّٰهُمَّ ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ ۔

حدیث نمبر ۲۲۰:

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھلے میدان میں لوگوں سے قسم لیتے دیکھا کہ میں اللہ کی قسم دیتا ہوں اس شخص کو جس نے رسول اللہ ﷺ کو غدیر خم کے موقع پر فرماتے سنا ۔ جس کا میں مولا ہوں اس کا علی بھی مولا ہے ۔ وہ کھڑے ہو کر گواہی دے ۔ حضرت عبدالرحمٰن کہتے ہیں بارہ بدری صحابی کھڑے ہو گئے گویا میں ان میں سے ہر ایک کو دیکھتا ہوں انہوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں ہم نے رسول اللہ ﷺ کو غدیر خم کے موقع پر فرماتے سنا کیا میں مومنوں کی جانوں کا زیادہ حق دار نہیں ہوں اور میری بیویاں ان کی مائیں نہیں ؟ ہم نے کہا کیوں نہیں یارسول اللہ ﷺ ! آپ نے فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علی بھی مولا ہے اے اللہ تو دوست رکھ اسے جو اس کو دوست رکھے اور اس سے دشمنی رکھ جو اس سے دشمنی رکھے ۔

۲۲۱ ۔ وَعَنْ سِمَاكِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ الْوَلِيْدِ الْعَبَسِیِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰی عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِیْ لَيْلٰی فَحَدَّثَنِیْ ، أَنَّهُ شَهِدَ عَلِيًّا فِیْ الرَّحْبَةِ قَالَ: أَنْشُدُ اللّٰهَ رَجُلًا سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ، وَشَهِدَهُ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ إِلَّا قَامَ ، وَلَا يَقُوْمُ إِلَّا مَنْ قَدْ رَاٰهُ ۔ فَقَامَ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَقَالُوْا: قَدْ رَأَيْنَاهُ سَمِعْنَاهُ حَيْثُ أَخَذَ بِيَدِهِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ ، وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ ، وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ ۔

فَقَامَ ، إِلَّا ثَلَاثَةٌ لَمْ يَقُوْمُوْا ۔ فَدَعَا عَلَيْهِمْ ۔ فَاَصَابَتْهُمْ دَعْوَتُهُ ۔

(۲۲۱) أخرجه الامام احمد فی المسند ۱۱۹/۱ برقم الحديث ۹٦٤

حدیث نمبر ۲۲۱:

حضرت سماک بن عبید بن ولید عبسی بیان کرتے ہیں میں عبدالرحمٰن بن ابی لیلی کے پاس حاضر ہوا انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس صحن کوفہ میں تھے آپ نے فرمایا: میں قسم دیتا ہوں اس آدمی کو جس نے غدیر خم کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا اور وہیں کھڑا ہو جس نے آپ ﷺ کو خود دیکھا ہو تو بارہ آدمی کھڑے ہوئے اور انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے دیکھا اور سنا جب آپ علیہ السلام حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرما رہے تھے اے اللہ جو اس کو دوست رکھے تو اس سے دوستی رکھ اور جو اسے دشمنی رکھے تو اس سے دشمنی رکھ اور تو مدد کر اس کی جو اس کی مدد کرے اور رسواء کر اس کو جو اسے رسواء کرے پس تین آدمی کھڑے نہ ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انکے لیے بددعا کی تو فوراً اس کا اثر ان کو پہنچا۔

۲۲۲۔ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ الطَّائِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ: لَمَّا بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ: تَبْعَثُنِي وَأَنَا رَجُلٌ حَدِيثُ السِّنِّ، وَلَيْسَ لِي عِلْمٌ بِكَثِيرٍ مِنَ الْقَضَاءِ؟

قَالَ، فَضَرَبَ صَدْرِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ اذْهَبْ۔ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ سَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ، وَيَهْدِي قَلْبَكَ۔

قَالَ، فَمَا أَعْيَانِي قَضَاءٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ۔

حدیث نمبر ۲۲۲:

حضرت ابوبختری الطائی بیان کرتے ہیں مجھے خبر دی اس آدمی نے جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تو میں نے عرض کیا۔ آپ ﷺ مجھے بھیج رہے ہیں حالانکہ میں نوعمر شخص ہوں اور مجھے فیصلہ کرنے کا زیادہ علم بھی نہیں ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا، تو جا بیشک اللہ تیری زبان کو ثابت اور تیرے دل کو ھدایت عطا فرمائے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس

---

(۲۲۲) أخرجه الامام احمد فی المسند ۱/۱۳۶

کے بعد دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں مجھے کوئی مشکل پیش نہیں آئی۔

۲۲۳۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ، فَنَزَلْنَا بِغَدِيْرِ خُمٍّ، فَنُوْدِيَ فِيْنَا: الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ۔

وَكُسِحَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَحْتَ شَجَرَتَيْنِ، فَصَلَّى الظُّهْرَ، وَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ فَقَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنِّيْ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوْا: بَلٰى۔ قَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنِّيْ أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟ قَالُوْا: بَلٰى۔ قَالَ فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ! وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ۔

قَالَ، فَلَقِيَهُ عُمَرُ بَعْدَ ذَالِكَ، فَقَالَ لَهُ: هَنِيْئًا يَاابْنَ أَبِيْ طَالِبٍ أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ مَوْلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَةٍ۔

حدیث نمبر ۲۲۳:

حضرت براء بن عازب بیان کرتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ ہم غدیر خم کے مقام پر ٹھہرے۔ ہمیں نداء دی گئی۔ الصلاۃ جامعۃ (یعنی نماز کا وقت ہو گیا۔) اور دو درختوں کے نیچے رسول اللہ ﷺ کے لیے جگہ صاف کی گئی پس ظہر کی نماز ادا کی اور آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ میں مومنوں کی جانوں کا سب سے زیادہ حق رکھتا ہوں سب نے کہا کیوں نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ میں ہر مومن کی جان کا زیادہ حق رکھتا ہوں؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے اے اللہ تو دوست رکھ اسے جو اس کو دوست رکھے اور دشمنی رکھ اس سے جو اس سے دشمنی رکھے راوی کہتے ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملے اور فرمایا اے ابن ابی طالب مبارک ہو تو صبح اور شام ہر مومن اور مومنہ کا مولا ہے۔

---

(۲۲۳) أخرجه الامام احمد فی المسند ٤/ ٢٨١

(۴۲)

مَا وَجَدَ حَرًّا وَّلَا بَرْدًا مُنْذُ دَعَا لَهُ النَّبِيُّ (ﷺ)

جب سے رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی ہے گرمی اور سردی کا اثر ختم ہو گیا ہے۔

۲۲۴۔ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلَى قَالَ: كَانَ أَبُو لَيْلَى يَسْمُرُ مَعَ عَلِيٍّ۔ فَكَانَ يَلْبَسُ ثِيَابَ الصَّيْفِ فِي الشِّتَاءِ، وَثِيَابَ الشِّتَاءِ فِي الصَّيْفِ۔ فَقُلْنَا لَهُ: لَوْ سَأَلْتَهُ! فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ إِلَيَّ وَأَنَا أَرْمَدُ الْعَيْنِ، يَوْمَ خَيْبَرَ۔ فَقُلْتُ۔ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ أَرْمَدُ الْعَيْنِ۔، فَتَفَلَ فِيْ عَيْنِيْ ثُمَّ قَالَ۔ اللّٰهُمَّ! اذْهَبْ عَنْهُ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ۔
قَالَ۔ فَمَا وَجَدْتُ حَرًّا وَلَا بَرْدًا بَعْدَ يَوْمَئِذٍ۔
وَقَالَ۔ لَأَبْعَثَنَّ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، لَيْسَ بِفَرَّارٍ۔
فَتَشَرَّفَ لَهُ النَّاسُ فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ۔

حدیث نمبر ۲۲۴:

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں میرے والد رات کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مختلف امور باتیں کرتے تھے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ گرمیوں میں سردیوں کے اور سردیوں میں گرمیوں کے کپڑے پہنا کرتے تھے۔ ہم نے ان سے کہا کاش آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں سوال کریں (تو وہ آپ کو بتا دیں گے) پس انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس بارے سوال کیا آپ نے فرمایا بیشک رسول اللہ ﷺ نے مجھے خیبر کو روز بلایا میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میری آنکھیں بہہ رہی ہیں تو آپ ﷺ نے میری آنکھوں میں لعاب دہن لگایا اور دعا کی اے اللہ اس سے گرمی اور سردی کو دور کر دے۔ اس دن کے بعد نہ مجھے گرمی لگتی ہے نہ سردی اور آپ ﷺ نے فرمایا میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں اور وہ میدان سے بھاگنے والا نہیں ہے پس ہر صحابی رسول

(۲۲۴) أخرجه ابن ماجه في المقدمة ۱/ ۴۳

اس شرف کو پانا چاہتا ہے۔

۲۲۵۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ: كَانَ أَبِيْ يَسْمُرُ مَعَ عَلِيٍّ۔ وَكَانَ عَلِيٌّ يَلْبِسُ ثِيَابَ الصَّيْفِ فِيْ الشِّتَاءِ، وَثِيَابَ الشِّتَاءِ فِيْ الصَّيْفِ۔ فَقِيْلَ لَهُ: لَوْ سَأَلْتَهُ! فَسَأَلَهُ۔ فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ إِلَيَّ وَأَنَا أَرْمَدُ الْعَيْنِ، يَوْمَ خَيْبَرَ۔ فَقُلْتُ۔ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ أَرْمَدُ الْعَيْنِ۔ قَالَ، فَتَفَلَ فِيْ عَيْنِيْ وَقَالَ۔ اللّٰهُمَّ! اذْهَبْ عَنْهُ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ۔

فَمَا وَجَدْتُ حَرًّا وَلَا بَرْدًا مُنْذُ يَوْمَئِذٍ۔

وَقَالَ۔ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، لَيْسَ بِفَرَّارٍ۔

فَتَشَرَّفَ لَهَا أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ۔ فَأَعْطَانِيْهَا۔

حدیث نمبر ۲۲۵:

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں میرے والد رات کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مختلف امور پر باتیں کرتے تھے۔اور حضرت علی رضی اللہ عنہ گرمیوں میں سردیوں کے اور سردیوں میں گرمیوں کے کپڑے پہنا کرتے تھے۔راوی کہتے ہیں میرے والد سے کہا گیا اگر آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس بارے سوال کریں (تو وہ آپ کو بتا دیں گے) پس انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس بارے سوال کیا آپ نے فرمایا بیشک رسول اللہ ﷺ نے مجھے خیبر کو روز بلایا میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میری آنکھیں بہہ رہی ہیں تو آپ ﷺ نے میری آنکھوں میں لعاب دھن لگایا اور دعا کی اے اللہ اس سے گرمی اور سردی کو دور کر دے۔اس دن کے بعد نہ مجھے گرمی لگتی ہے نہ سردی اور آپ ﷺ نے فرمایا میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں اور وہ میدان سے بھاگنے والا نہیں ہے پس ہر صحابی رسول اس شرف کو پانا چاہتا ہے۔

۲۲۶۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ: كَانَ أَبِيْ يَسْمُرُ مَعَ عَلِيٍّ۔ فَكَانَ

(۲۲۵) أخرجه الامام احمد فی المسند ۱/۹۹

(۲۲۶) مکرر ۲۲۵ أخرجه الامام احمد فی المسند ۱/۱۳۳، رقم الحدیث ۱۱۱۴

عَلِیٌّ یَلْبَسُ ثَیَابَ الصَّیْفِ فِی الشِّتَاءِ ، وَثِیَابَ الشِّتَاءِ فِی الصَّیْفِ ۔ فَقِیلَ لَهُ: لَوْ سَأَلْتَهُ ! فَسَأَلَهُ ۔ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ إِلَیَّ وَأَنَا أَرْمَدُ ، یَوْمَ خَیْبَرَ ۔ فَقُلْتُ ۔ یَارَسُولَ اللّٰهِ ! إِنِّی أَرْمَدُ ۔ ، فَتَفَلَ فِی عَیْنِی وَقَالَ ۔ اللّٰهُمَّ ! اذْهَبْ عَنْهُ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ ۔ فَمَا وَجَدْتُّ حُرًّا وَلَا بَرْدًا بعد ۔ وَقَالَ ۔ لَأَبْعَثَنَّ رَجُلًا یُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ ، وَیُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ ، لَیْسَ بِفَرَّارٍ ۔ قَالَ فَتَشَرَّفَ لَهَا النَّاسُ ۔ قَالَ ، فَبَعَثَ عَلِیًّا ۔

حدیث نمبر ۲۲۶:

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں میرے والد رات کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مختلف امور پر باتیں کرتے تھے ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ گرمیوں میں سردیوں کے اور سردیوں میں گرمیوں کے کپڑے پہنا کرتے تھے ۔ میرے والد سے کہا گیا اگر آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس بارے سوال کریں (تو وہ آپ کو بتا دیں گے) پس انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس بارے سوال کیا آپ نے فرمایا بیشک رسول اللہ ﷺ نے مجھے خیبر کے روز بلایا میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میری آنکھیں بہہ رہی ہیں تو آپ ﷺ نے میری آنکھوں میں لعاب دھن لگایا اور دعا کی اے اللہ اس سے گرمی اور سردی کو دور کر دے ۔ اس دن کے بعد نہ مجھے گرمی لگتی ہے نہ سردی، اور آپ ﷺ نے فرمایا میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں اور وہ میدان سے بھاگنے والا نہیں ہے پس ہر صحابی رسول اس شرف کو پانا چاہتا تھا لیکن آپ ﷺ نے حضرت علی کو بھیجا ۔

(۴۳)

عَلِیٌّ خَیْرٌ مِنَ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ

حضرت علی، حسنین کریمین سے بہتر ہیں

۲۲۷ ۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ

(۲۲۷) اخرجه ابن ماجه رقم ۱۱۸، فی المقدمة ۱۱ ۔ باب فضائل اصحاب رسول الله ۱/۴۴

أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَأَبُوْهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا۔

حدیث نمبر ۲۲۷:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حسن وحسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں اوران کے والدان سے بہتر ہیں۔

(۴۴)

كَانَ لَهُ مِنَ النَّبِيِّ (ﷺ) مَدْ خَلَانِ مَدْ خَلٌ بِاللَّيْلِ وَمَدْخَلٌ بِالنَّهَارِ

حضرت علی کیلئے حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے دووقت تھے، ایک صبح کو اور ایک شام کو۔

۲۲۸۔ عَنِ ابْنِ نُجَيٍّ قَالَ: قَالَ لِي عَلِيٌّ: كَانَ لِي مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَدْ خَلَانِ: مَدْ خَلٌ بِاللَّيْلِ وَمَدْ خَلٌ بِالنَّهَارِ۔ فَكُنْتُ إِذَا دَخَلْتُ بِاللَّيْلِ تَنَحْنَحَ لِي۔

حدیث نمبر ۲۲۸:

حضرت ابن نجی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا میرے لیے رسول اللہ ﷺ کے پاس جانے کے دووقت تھے رات کے وقت اور دن کے وقت، پس جب میں رات کو جاتا تو آپ ﷺ میرے لیے کھانسی کرتے۔ (اور یہ اندر آجانے کا اشارہ ہوتا)

۲۲۹۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُجَيٍّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: كَانَتْ لِي سَاعَةٌ مِنَ السَّحَرِ أَدْخُلُ فِيهَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَإِنْ كَانَ قَائِمًا يُصَلِّي سَبَّحَ لِي، فَكَانَ ذَاكَ إِذْنُهُ لِي۔ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّي، أَذِنَ لِي۔

(۲۲۸) اخرجه النسائي في كتاب السهو، باب التنحنح في الصلاة۔

(۲۲۹) اخرجه الامام احمد في مسنده ۱/ ۷۷ ميمنية ورقم (۷۵۰)

حدیث نمبر۲۲۹:

حضرت عبداللہ بن نجی بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے لیے صبح کے وقت ایک مخصوص ٹائم تھا جب میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا پس اگر آپ ﷺ نماز پڑھتے ہوتے تو میرے لیے تسبیح پڑھتے تو یہی میرے لیے اجازت ہوتی اور اگر آپ ﷺ نماز نہ پڑھتے ہوتے تو آپ ﷺ مجھے اجازت دیتے۔

۲۳۰۔ عَنْ أَبِی أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ عَلِیٌّ كُنْتُ آتِیَ النَّبِیَّ ﷺ فَأَسْتَأْذِنُ۔ فَإِنْ كَانَ فِیْ صَلَاةٍ سَبَّحَ۔ وَإِنْ كَانَ فِیْ غَیْرِ صَلَاةٍ، أَذِنَ لِیْ۔

حدیث نمبر۲۳۰:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب میں نبی ﷺ کی بارگاہ میں آتا تو اجازت طلب کرتا پس اگر آپ ﷺ نماز میں ہوتے تو تسبیح کرتے اور اگر حالت نماز میں نہ ہوتے تو مجھے اجازت دیتے۔

۲۳۱۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُجَیٍّ قَالَ: قَالَ عَلِیٌّ: كَانَ لِیْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَدْخَلَانِ بِاللَّیْلِ وَالنَّهَارِ۔ وَكُنْتُ إِذَا دَخَلْتُ عَلَیْهِ وَهُوَ یُصَلِّیْ، تَنَحْنَحَ۔ فَأَتَیْتُهُ ذَاتَ لَیْلَةٍ فَقَالَ۔ أَتَدْرِیْ مَا أَحْدَثَ الْمَلَكُ اللَّیْلَةَ؟ كُنْتُ أُصَلِّیْ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً فِی الدَّارِ۔ فَخَرَجْتُ فَإِذَا جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: مَا زِلْتُ، هٰذِهِ اللَّیْلَةَ، أَنْتَظِرُكَ۔ إِنَّ فِیْ بَیْتِكَ كَلْبًا فَلَمْ أَسْتَطِعِ الدُّخُوْلَ۔ وَإِنَّا لَا نَدْخُلُ بَیْتًا فِیْهِ كَلْبٌ وَّلَا جُنُبٌ وَلَا تِمْثَالٌ۔

حدیث نمبر۲۳۱:

حضرت عبداللہ بن نجی بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے لیے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے دو ٹائم تھے رات اور دن کا جب میں آپ کی بارگاہ میں جاتا اگر آپ ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے

(۲۳۰) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۱/ ۷۹ (میمنیة) وبرقم ۵۹۸،

(۲۳۱) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۱/ ۷۰ (میمنیة)، و برقم ۶۰۸

تو آپ ﷺ کھانسی کرتے پس ایک رات میں آپ ﷺ کے پاس آیا آپ نے فرمایا کیا تو جانتا ہے فرشتے نے رات کو کیا کیا۔ میں نماز پڑھ رہا تھا تو میں نے گھر میں نے سرگوشی سنی جب میں نکلا تو وہ جبرائیل علیہ السلام تھے انہوں نے کہا اس رات میں آپ کا انتظار ہی کرتا رہتا آپ کے گھر میں کتا ہے تو مجھ میں اندر آنے کی طاقت نہیں ہے اور ہم اس گھر میں نہیں آتے جس میں کتا، جنبی اور مصور ہو۔

۲۳۲۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُجَيٍّ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لِيْ عَلِيٌّ: كَانَتْ لِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَنْزِلَةٌ لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ۔ إِنِّيْ كُنْتُ آتِيْهِ كُلَّ سَحَرٍ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ حَتّٰى يَتَنَحْنَحَ۔ وَإِنِّيْ جِئْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! فَقَالَ عَلٰى رِسْلِكَ، يَا أَبَا حَسَنٍ! حَتّٰى أَخْرُجَ إِلَيْكَ۔ فَلَمَّا خَرَجَ إِلَيَّ قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! أَغْضَبَكَ أَحَدٌ؟ قَالَ لَا، قُلْتُ: فَمَا لَكَ لَا تُكَلِّمُنِيْ فِيْمَا مَضٰى حَتّٰى كَلَّمْتَنِي اللَّيْلَةَ؟ قَالَ سَمِعْتُ فِي الْحُجْرَةِ حَرَكَةً، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: أَنَا جِبْرِيْلُ۔ قُلْتُ: ادْخُلْ۔ قَالَ: لَا۔ اخْرُجْ إِلَيَّ۔ فَلَمَّا خَرَجْتُ قَالَ: إِنَّ فِيْ بَيْتِكَ شَيْئًا لَا يَدْخُلُهُ مَلَكٌ مَا دَامَ فِيْهِ۔ قُلْتُ: مَا أَعْلَمُهُ يَا جِبْرِيْلُ۔ قَالَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ۔ فَفَتَحْتُ الْبَيْتَ فَلَمْ أَجِدْ فِيْهِ شَيْئًا غَيْرَ جَرْوِ كَلْبٍ كَانَ يَلْعَبُ بِهِ الْحَسَنُ۔ قُلْتُ: مَا وَجَدْتُ إِلَّا جَرْوًا۔ قَالَ: إِنَّهَا ثَلَاثٌ لَنْ يَلِجَ مَلَكٌ مَا دَامَ فِيْهَا أَبَدًا وَاحِدٌ مِنْهَا: كَلْبٌ أَوْ جَنَابَةٌ أَوْ صُوْرَةُ رُوْحٍ۔

حدیث نمبر۲۳۲:

حضرت عبداللہ بن نجی حضرمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ مجھے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضری کا ایک ایسے وقت شرف حاصل ہوتا تھا جو مخلوق میں میرے علاوہ کسی کو حاصل نہ ہوسکا میں روزانہ سحری کے وقت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور سلام کرتا آپ ﷺ کھانسی کر کے مجھے اندر آنے کی اجازت دیتے ایک مرتبہ میں رات کے وقت آیا حسب عادت آپ ﷺ کو سلام

(۲۳۲) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۱ /۷۵ (میمنية)

کرتے ہوئے کہا اسلام علیک یا نبی اللہ آپ ﷺ نے فرمایا ابوالحسن رکو، میں خود ہی آتا ہوں جب آپ ﷺ باہر تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا نبی اللہ ﷺ کیا کسی نے آپ کو غصہ دلایا ہے؟ فرمایا نہیں میں نے پوچھا تو کل رات آپ ﷺ نے مجھ سے کوئی بات کیوں نہیں کی؟ فرمایا مجھے اپنے حجرے میں کسی چیز کی آہٹ محسوس ہوئی میں نے پوچھا کون ہے؟ آواز آئی کہ جبرئیل علیہ السلام ہوں میں انہیں اندر آنے کے لیے کہا تو وہ کہنے لگے آپ ہی باہر تشریف لایئے جب میں باہر آیا تو وہ کہنے لگے آپ کے گھر ایک ایسی چیز ہے کہ وہ جب تک گھر میں رہے گی کوئی فرشتہ بھی گھر میں داخل نہیں ہوگا میں نے کہا کہ جبرئیل مجھے تو ایسی کسی چیز کا علم نہیں ہے وہ کہنے لگے کہ جا کر اچھی طرح دیکھیے میں نے گھر کھول کر دیکھا تو وہاں کتے کے ایک چھوٹے سے بچے کے علاوہ مجھے کوئی اور چیز نہیں ملی جس سے حسن کھیل رہے تھے چنانچہ میں نے ان سے آ کر یہی کہا کہ مجھے تو کتے کے ایک چھوٹے سے بچے کے علاوہ کچھ نہیں ملا اس پر انہوں نے کہا کہ تین چیزیں ایسی ہیں جو کسی گھر میں جب تک رہیں گی اس وقت تک رحمت کا کوئی فرشتہ وہاں داخل نہ ہوگا کتا، جنبی آدمی اور کسی جاندار کی تصویر۔

۲۳۳۔ عَنْ أَبِیْ أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ عَلِیٌّ: كُنْتُ آتِی النَّبِیَّ ﷺ فَأَسْتَأْذِنُ۔ فَإِنْ كَانَ فِیْ صَلَاةٍ، سَبَّحَ، وَإِنْ كَانَ فِیْ غَیْرِ صَلَاةٍ، أَذِنَ لِیْ۔

حدیث نمبر ۲۳۳:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب میں نبی ﷺ کی بارگاہ میں آتا تو اجازت طلب کرتا پس اگر آپ حالت نماز میں ہوتے تو تسبیح کرتے اور اگر حالت نماز میں نہ ہوتے تو مجھے اجازت دیتے۔

۲۳۴۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُجَیٍّ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: كُنْتُ آتِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كُلَّ غَدَاةٍ۔ فَإِذَا تَنَحْنَحَ دَخَلْتُ۔ وَإِذَا سَكَتَ، لَمْ أَدْخُلْ۔ قَالَ، فَخَرَجَ إِلَیَّ فَقَالَ حَدَثَ الْبَارِحَةَ أَمْرٌ۔ سَمِعْتُ خَشْخَشَةً فِی الدَّارِ، فَإِذَا أَنَا بِجِبْرِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ، فَقُلْتُ:

(۲۳۳)اخرجها الامام احمد فی مسنده ۱/۱۰۳ میمنیة، و برقم ۸۰۹

(۲۳٤)اخرجه الامام احمد فی مسنده ۱/۱۰۷

مَامَنَعَكَ مِنْ دُخُوْلِ الْبَيْتِ؟ فَقَالَ: فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ۔ قَالَ، فَدَ خَلْتُ، فَإِذَا جَرْوٌ لِلْحَسَنِ تَحْتَ كُرْسِيٍّ لَنَا۔ قَالَ فَقَالَ: إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا يَدْخُلُوْنَ الْبَيْتَ إِذَا كَانَ فِيْهِ ثَلَاثٌ: كَلْبٌ أَوْ صُوْرَةٌ أَوْ جُنُبٌ۔

حدیث نمبر ۲۳۴:

حضرت عبداللہ بن نجی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ہر صبح رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا جب آپ ﷺ کھانسی کرتے تو میں اندر چلا جاتا اور جب آپ ﷺ خاموش رہتے تو میں اندر نہ جاتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ایک رات آیا آپ ﷺ باہر میرے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے فرمایا گزشتہ رات ایک عجیب واقعہ پیش آیا میں نے گھر سے کھٹکا سنا جب میں باہر آیا تو جبرئیل علیہ السلام کو اپنے سامنے پایا میں نے کہا تجھے گھر میں داخل ہونے سے کس نے روکا جبرئیل نے کہا آپ کے گھر میں کتا ہے جب میں اندر آیا تو دیکھا کتے کا بچہ ہماری کرسی کے نیچے تھا۔ جس سے حسن کھیلتے تھے۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تین چیزیں ہوں۔ کتا، تصویر یا جنبی آدمی۔

۲۳۵۔ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ يَاتِي النَّبِيَّ ﷺ۔ قَالَ: فَكُنْتُ إِذَا وَجَدْتُهُ يُصَلِّيْ، سَبَّحَ، فَدَخَلْتُ۔ وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ يُصَلِّيْ، أَذِنَ۔

حدیث نمبر ۲۳۵:

حضرت ابوامامہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو خبر دی کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا جب میں آپ ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے پاتا تو آپ سبحان اللہ کہہ دیتے پس میں اندر چلا جاتا اور اگر نماز نہ پڑھ رہے ہوتے تو ویسے ہی اجازت دے دیتے۔

(۲۳۵) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۱/۱۱۲ (میمنیة) و برقم ۸۹۹

(۴۵)

أَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَّتَصَدَّقَ بِجَلَالِ الْبُدْنِ الَّتِيْ نُحِرَتْ وَبِجُلُوْدِهَا

آپ رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ نے قربانیوں کا چمڑہ اور جھول صدقہ کرنے کا حکم ارشاد فرمایا:

۲۳۶۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَقْسِمَ بُدْنَهُ، أَقُوْمُ عَلَيْهَا، وَأَنْ أَقْسِمَ جُلُوْدَهَا وَجِلَالَهَا، وَأَمَرَنِيْ أَنْ لَّا أُعْطِيَ الْجَازِرَ مِنْهَا شَيْئًا، وَقَالَ: نَحْنُ نُعْطِيْهِ مِنْ عِنْدِنَا۔

حدیث نمبر ۲۳۶:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے قربانی کا گوشت تقسیم کرنے اور اس کے پاس رہنے اور اس کا چمڑا اور جھول تقسیم کرنے کا حکم دیا اور آپ ﷺ نے مجھے یہ بھی حکم دیا کہ اس میں سے قصاب کو کچھ نہ دوں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم اس کو اپنے پاس سے مزدوری دیتے تھے۔

(۴۶)

أَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُّضَحِّيَ عَنْهُ بِمِنًى

منیٰ میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ کی طرف سے قربانی کرنے کا حکم دیا

۲۳۷۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ: أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أُضَحِّيَ عَنْهُ، فَأَنَا أُضَحِّيْ عَنْهُ۔

(۲۳۶)الحدیث اخرجه البخاری فی ک ۴۰ باب ۱، واخرجه الامام احمد فی مسنده ۱/۷۹،

(۲۳۷)رواه الامام احمد فی مسنده ۱/۱۰۷ (میمنية)

حدیث نمبر ۲۳۷:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ مجھے اپنی طرف سے قربانی کرنے کا حکم دیا پس میں ہمیشہ آپ ﷺ کی طرف سے قربانی کرتا رہوں گا۔

۲۳۸۔ عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ أَنْ أُضَحِّیَ عَنْهُ بِكَبْشَيْنِ فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَفْعَلَهُ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ الْمُحَارِبِیُّ فِیْ حَدِيْثِهِ: ضَحّٰی عَنْهُ بِكَبْشَيْنِ: وَاحِدٌ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ وَالْآخَرُ عَنْهُ، فَقِيْلَ لَهُ، فَقَالَ: إِنَّهُ أَمَرَنِیْ فَلَا أَدَعُهُ أَبَدًا۔

حدیث نمبر ۲۳۸:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنی طرف سے دو مینڈھے قربانی کرنے کا حکم دیا پس میں ایسا کرنے کو محبوب رکھتا ہوں اور محمد بن عبید محاربی نے اپنی حدیث میں یہ الفاظ ذکر کیے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ دو مینڈھے قربانی کرتے ایک نبی ﷺ کی طرف سے اور دوسرا اپنی طرف سے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس کا حکم دیا ہے، میں اس کو کبھی ترک نہیں کروں گا۔

۲۳۹۔ عَنْ حَنَشٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ يُضَحِّیْ بِكَبْشَيْنِ، فَقُلْتُ لَهُ مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: أَوْصَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ أَنْ أُضَحِّیَ عَنْهُ۔

حدیث نمبر ۲۳۹:

حضرت حنش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دو مینڈھے ذبح کرتے ہوئے دیکھا میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا مجھے رسول اللہ ﷺ نے وصیت کی کہ میں ان کی طرف سے قربانی کروں۔

۲۴۰۔ عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ۔ قَالَ: لَمَّا نَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بُدْنَهُ نَحَرَ بِيَدِهِ

---

(۲۳۸) مطول الحدیث السابق، واسنادہ صحیح۔ وقد اخرجہ الامام احمد فی مسندہ ۱/ ۴۹

(۲۳۹) رواہ الامام احمد فی ۱/ ۱۵۰

(۲۴۰) رواہ الامام احمد فی مسندہ ۱/ ۱۵۹-۱۶۰

ثَلَاثِيْنِ ، وَأَمَرَنِيْ فَنَحَرْتُ سَائِرَهَا فَقَالَ: أَقْسِمْ لُحُوْمَهَا بَيْنَ النَّاسِ وَجُلُوْدَهَا، وَجِلَالَهَا ، وَلَا تُعْطِيَنَّ جَازِرًا مِنْهَا شَيْئًا۔

حدیث نمبر ۲۴۰:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ نے قربانی شروع کی تو آپ نے دست مبارک سے تیس اونٹ ذبح کیے اور پھر مجھے حکم دیا تو باقی میں نے ذبح کیے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں میں ان کا گوشت ، کھالیں اور جھولیں تقسیم کر دو۔ اور قصاب کو ان میں سے مزدوری کے طور پر کچھ نہ دو۔

۲۴۱۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: إِنَّ الْبُدْنَ الَّتِيْ نَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَانَتْ مِائَةَ بُدْنَةٍ: نَحَرَ بِيَدِهِ ثَلَاثًا وَسِتِّيْنَ، وَنَحَرَ عَلِيٌّ مَا غَبَرَ وَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ كُلِّ بُدْنَةٍ بِبِضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِيْ قِدْرٍ ، ثُمَّ شَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا۔

حدیث نمبر ۲۴۱:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سو اونٹوں کی قربانی دی تریسٹھ آپ نے اپنے دست مبارک سے ذبح کیے اور باقی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ذبح کیے اور نبی ﷺ نے ہر قربانی سے گوشت کا ٹکڑا لینے کا حکم دیا پس اس کو ہنڈیا میں رکھ کر پکایا گیا پھر آپ ﷺ نے اس کا شوربا پیا۔

۲۴۲۔ مِنْ بَابِ حَجَّةِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ ابْنِ شَيْبَةَ وَإِسْحٰقَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ ـــــ ثُمَّ انْصَرَفَ ﷺ إِلَى الْمَنْحَرِ۔ فَنَحَرَ ثَلَاثًا وَسِتِّيْنَ بِيَدِهِ ، ثُمَّ أَعْطَى عَلِيًّا، فَنَحَرَ مَا غَبَرَ، وَأَشْرَكَهُ فِيْ هَدْيِهِ۔ ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بُدْنَةٍ بِبَضْعَةٍ ۔ فَجُعِلَتْ فِيْ قِدْرٍ۔ فَطُبِخَتْ ۔ فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا، ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَأَفَاضَ إِلَى الْبَيْتِ۔ فَصَلّٰى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ ، فَأَتٰى بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُوْنَ عَلٰى زَمْزَمَ فَقَالَ : انْزِعُوْا بَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ ! فَلَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلٰى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ

---

(۲٤۱) رواه الا مام احمد فی مسنده ۳/۳۳۱

(۲٤۲) الحديث رواه مسلم فی ك -۱۵ ح ۱٤۷ صفحة ۲ ۸۹ فی باب حجة النبی

مَعَكُمْ فَنَاوَلُوهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ۔

حدیث نمبر ۲۴۲:

حضرت ابوبکر بن شبہ اور اسحاق بن ابراہیم کی طویل حدیث میں ہے۔۔۔کہ پھر نبی ﷺ قربان گاہ کی طرف گئے پس آپ ﷺ نے اپنے دست اقدس سے تریسٹھ اونٹ ذبح کیے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیا تو باقی کے اونٹ انہوں نے ذبح کیے اور آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو قربانی میں اپنے ساتھ شریک کیا پھر ہر جانور سے گوشت کا ٹکڑا لینے کا حکم دیا پس اس کو ہنڈیا میں رکھ کر پکایا پھر آپ دونوں نے اس کا گوشت کھایا اور شوربا پیا پھر حضرت رسول کریم ﷺ سوار ہو کر بیت اللہ کی طرف گئے وہاں ظہر کی نماز ادا کی پھر بنو عبد المطلب کے پاس آئے جو زم زم پلانے پر مقرر تھے آپ نے فرمایا بنو عبد المطلب پانی نکالو پس اگر مجھے اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ لوگ تمھارے پانی پلانے پر غالب آجائیں گے میں تمھارے ساتھ پانی نکالتا تو انہوں نے ڈول کے ساتھ پانی نکالا تو آپ ﷺ نے اس سے پیا۔

(۴۷)

كَيْفَ جَهَّزَ النَّبِيُّ ﷺ وَلِيمَةَ عُرْسِهِ

حضور ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کے ولیمہ کا انتظام کیسے فرمایا

۲۴۳۔ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ۔ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَعْطَانِي شَارِفًا مِنَ الْخُمُسِ۔ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ، بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَاعَدْتُ رَجُلًا صَوَّاغًا مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ أَنْ يَرْتَحِلَ مَعِيَ فَنَأْتِيَ بِإِذْخِرٍ أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ مِنَ الصَّوَّاغِينَ وَأَسْتَعِينَ بِهِ فِي وَلِيمَةِ عُرْسِي۔

حدیث نمبر ۲۴۳:

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت علی نے فرمایا میرے پاس ایک اونٹ مال غنیمت کے

(۲۴۳)اخرجه البخاری فی : کتاب البیوع ، باب ما قیل فی الصواغ۔

حصے کا تھا اور ایک اونٹ مجھے نبی ﷺ نے خمس میں سے عطا فرمایا تھا جب میں نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کا ارادہ کیا تو بنی قینقاع کے ایک آدمی کو تیار کیا کہ میرے ساتھ جا کر اذخر لایا کرے اور میں اسے سناروں کو بیچ کر اپنی شادی کے ولیمے کا بندوبست کروں۔

۲۴۴۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَصَبْتُ شَارِفًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِيْ مَغْنَمٍ يَوْمِ بَدْرٍ۔ قَالَ، وَاَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَارِفًا اُخْرٰى۔ فَاَنَخْتُهُمَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ، وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اَحْمِلَ عَلَيْهِمَا اِذْخِرًا لِاَبِيْعَهُ، وَمَعِيَ صَائِغٌ مِنْ بَنِيْ قَيْنُقَاعٍ، فَاَسْتَعِيْنُ بِهِ عَلٰى وَلِيْمَةِ فَاطِمَةَ۔

وَحَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَشْرَبُ فِيْ ذٰلِكَ الْبَيْتِ۔ مَعَهُ قَيْنَةٌ۔ فَقَالَتْ:

اَلَا يَاحَمْزَ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ

فَثَارَ اِلَيْهِمَا حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ۔ فَجَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا، وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا۔ ثُمَّ اَخَذَ مِنْ اَكْبَادِهِمَا

قَالَ عَلِيٌّ: فَنَظَرْتُ اِلٰى مَنْظَرٍ اَفْظَعَنِيْ۔ فَاَتَيْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ۔ فَاَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ۔ فَخَرَجَ وَمَعَهُ زَيْدٌ۔ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ۔ فَدَخَلَ عَلٰى حَمْزَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ۔ فَرَفَعَ حَمْزَةُ بَصَرَهُ وَقَالَ: هَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عَبِيْدٌ لِاَبَائِيْ؟

فَرَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقَهْقِرُ حَتّٰى خَرَجَ عَنْهُمْ۔

وَذٰلِكَ قَبْلَ تَحْرِيْمِ الْخَمْرِ۔

حدیث نمبر ۲۴۴:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بدر کے مال غنیمت سے ایک اونٹنی ملی اور ایک اونٹنی مجھے رسول اللہ ﷺ نے عطا فرمائی ایک دن میں نے ان دونوں اونٹنیوں کو ایک انصار کے

---

(۲۴۴) اخرجه البخاری فی: کتاب الشرب و المساقاة، باب بیع الحطب والکلا۔

دروازے پر بیٹھا دیا میرا یہ ارادہ تھا کہ ان پر بیچنے کیلئے اذخر لاؤں اور بنی قینقاع کا ایک سنار میرے ساتھ تھا پس میں اس سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ولیمے میں مدد لینا چاہتا تھا جبکہ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب اسی گھر میں شراب پی رہے تھے ان کے پاس ایک گانے والی تھی اس نے کہا اے حمزہ فربہ اونٹیاں لے لو۔ حضرت حمزہ تلوار لے کر ان پر جھپٹ پڑے پس ان کے کوہان اور کونچیں کاٹ دیں پھر ان کے کلیجے نکال لئے۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں میں نے یہ خوفناک منظر دیکھا تو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ آپ کے پاس تھے میں نے آپ کو خبر دی پس آپ ﷺ نکلے اور زید بھی آپ کے ساتھ تھے پس میں بھی آپ کے ساتھ چل پڑا آپ ﷺ حمزہ کے پاس گئے اور بہت ناراض ہوئے حضرت حمزہ نے نگاہیں اٹھا کر کہا شاید تم میرے باپ دادا کے غلام ہو؟ پس رسول اللہ ﷺ واپس لوٹ آئے اور یہ شراب کی حرمت نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔

۲۴۵۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَتْ لِيْ شَارِفٌ مِنْ نَصِيْبِيْ مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ۔ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ اَعْطَانِيْ شَارِفًا مِنَ الْخُمُسِ۔ فَلَمَّا اَرَدْتُ اَنْ اَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَاعَدْتُ رَجُلًا صَوَّاغًا مِنْ بَنِيْ قَيْنُقَاعٍ اَنْ يَرْتَحِلَ مَعِيْ فَنَاْتِيَ بِاِذْخِرٍ اَرَدْتُ اَنْ اَبِيْعَهُ الصَّوَّاغِيْنَ وَاَسْتَعِيْنَ بِهٖ فِيْ وَلِيْمَةِ عُرْسِيْ۔ فَبَيْنَا اَنَا اَجْمَعُ لِشَارِفَيَّ مَتَاعًا مِنَ الْاَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ، وَشَارِفَايَ مُنَاخَانِ اِلٰى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ، رَجَعْتُ حِيْنَ مَا جَمَعْتُ، فَاِذَا شَارِفَايَ قَدْ اُجْتِبَّ اَسْنِمَتُهُمَا وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَاُخِذَ مِنْ اَكْبَادِهِمَا۔ فَلَمْ اَمْلِكْ عَيْنَيَّ حِيْنَ رَاَيْتُ ذٰلِكَ الْمَنْظَرَ مِنْهُمَا فَقُلْتُ: مَنْ فَعَلَ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: فَعَلَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ فِيْ شَرْبٍ الْاَنْصَارِ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى اَدْخُلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَعِنْدَهٗ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ۔ فَعَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ وَجْهِيَ الَّذِيْ لَقِيْتُ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَالَكَ؟ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا رَاَيْتُ

(۲۴۵) اخرجه البخاری فی کتاب فرض الخمس، باب فرض الخمس،

كَالْيَوْمِ قَطُّ۔ عَدَا حَمْزَةُ عَلٰى نَاقَتَيَّ فَاَجَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا۔ وَهَا هُوَ ذَا فِي بَيْتٍ مَعَهُ شَرْبٌ۔ فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِرِدَائِهِ فَارْتَدٰى۔ ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهُ اَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ۔ حَتّٰى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ۔ فَاسْتَأْذَنَ فَاَذِنُوا لَهُمْ۔ فَاِذَا هُمْ شَرْبٌ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَلُوْمُ حَمْزَةَ فِيْمَا فَعَلَ۔ فَاِذَا حَمْزَةُ قَدْ ثَمِلَ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ۔ فَنَظَرَ حَمْزَةُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ، فَنَظَرَ اِلٰى رُكْبَتِهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ اِلٰى سُرَّتِهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ اِلٰى وَجْهِهِ۔ ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ: هَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عَبِيْدٌ لِاَبِي؟ فَعَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَدْ ثَمِلَ، فَنَكَصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرٰى، وَخَرَجْنَا مَعَهُ۔

حدیث نمبر ۲۴۵:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے مال غنیمت سے میرے حصے میں ایک اونٹنی آئی اور نبی ﷺ نے مجھے ایک اونٹنی خمس میں سے عطا فرمائی پس میں نے رسول اللہ ﷺ کی لخت جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کا ارادہ کر لیا میں نے بنی قینقاع کے ایک سنار کو اپنے ساتھ تیار کیا تا کہ ہم جا کر اونٹنیوں پر اذخر گھاس لائیں میرا ارادہ یہ تھا کہ یہ سناروں کو بیچ کر ان سے اپنی شادی کے ولیمہ کی مدد لوں پس اس خیال سے میں پالان، رسیاں اور تھیلے وغیرہ جمع کر رہا تھا اور اونٹنیاں ایک انصار کے مکان کے سامنے بٹھا دی تھیں جب میں سامان لے کر واپس اونٹنیوں کے پاس آیا تو کسی نے ان کے کوہان کاٹ دیے تھے اور پیٹ چاک کر کے کلیجے نکال لیے تھے۔ یہ منظر دیکھ کر میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے میں نے پوچھا یہ کس نے کیا؟ لوگوں نے کہا یہ حمزہ بن عبدالمطلب نے کیا ہے اور وہ انصار کے ساتھ اس گھر میں شراب پی رہے ہیں پس میں چلا حتی کہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور زید بن حارثہ آپ کے پاس تھے جب میں نبی ﷺ سے ملا تو آپ نے میرے چہرے سے پہچان لیا تو نبی ﷺ نے فرمایا تجھے کیا ہوا؟ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ آج جیسا دن میں نے کبھی نہ دیکھا حضرت حمزہ نے میری اونٹنیوں پر ظلم کیا ان کے کوہان کاٹ دیے اور کلیجے نکال لیے ہیں وہ اس وقت ایک گھر میں بیٹھے شراب پی رہے ہیں پس نبی ﷺ نے اپنی چادر مبارک منگوائی اسے اوڑھا اور چل

پڑے میں اور زید بن حارثہ بھی آپ ﷺ کے پیچھے چل پڑے حتی کہ اس گھر میں آئے جہاں حضرت حمزہ تھے آپ نے اجازت لی تو اجازت ملنے پر آپ اندر چلے گئے تو وہ شراب پی رہے تھے اس حرکت پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت حمزہ کو ملامت کی اور فرمایا یہ تم نے کیا کیا۔ حضرت حمزہ کی آنکھیں شراب کی نشے سے سرخ ہورہی تھیں حضرت حمزہ نے رسول اللہ کی طرف دیکھا۔ پھر نظر اٹھائی تو آپ کے گھٹنے کی طورف دیکھا، پھر نظر اٹھائی تو آپ کی ناف تک دیکھا اور پھر نظر اٹھائی تو آپ کے چہرے کی طرف دیکھا۔ تو حمزہ کہنے لگے اچھا، تم میرے باپ (عبدالمطلب) کے غلام؟ رسول اللہ ﷺ نے جان لیا کہ یہ ہوش میں نہیں تو رسول اللہ ﷺ واپس لوٹ آئے اور ہم بھی ان کے ساتھ نکل آئے۔

۲۴۶۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَتْ لِيْ شَارِفٌ مِنْ نَصِيْبِي مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ۔ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ اَعْطَانِي مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِنَ الْخُمُسِ يَوْمَئِذٍ۔ فَلَمَّا اَرَدْتُ اَنْ اَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ، بِنْتِ النَّبِيِّ ﷺ وَاعَدْتُ رَجُلًا صَوَّاغًا مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعِ اَنْ يَرْتَحِلَ مَعِيَ فَنَاْتِيَ بِاِذْخِرٍ۔ فَاَرَدْتُ اَنْ اَبِيْعَهُ مِنَ الصَّوَاغِيْنَ فَاَسْتَعِيْنُ بِهٖ فِيْ وَلِيْمَةِ عُرْسِيْ۔ فَبَيْنَا اَنَا اَجْمَعُ اشَارِفِيَّ مِنَ الْاَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ، وَشَارِفَايَ مُنَاخَتَانِ اِلٰى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ، حَتّٰى جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ۔ فَاِذَا اَنَا بِشَارِفَيَّ قَدْ اُجِبَّتْ اَسْنِمَتُهُمَا، وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا، وَاُخِذَ مِنْ اَكْبَادِهِمَا۔ فَلَمْ اَمْلِكْ عَيْنَيَّ حِيْنَ رَاَيْتُ الْمَنْظَرَ۔ قُلْتُ: مَنْ فَعَلَ هٰذَا؟ قَالُوْا: فَعَلَهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَهُوَ فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ فِيْ شَرْبٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ، عِنْدَهُ قَيْنَةٌ وَاَصْحَابُهُ۔ فَقَالَتْ فِيْ غِنَائِهَا (اَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ) فَوَثَبَ حَمْزَةُ اِلَى السَّيْفِ فَاَجَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَاَخَذَ مِنْ اَكْبَادِهِمَا۔

قَالَ عَلِيٌّ: فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى اَدْخُلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ۔

---

(۲۴۶) اخرجه البخاري في المغازي

وَعَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ الَّذِي لَقِيتُ ، فَقَالَ مَالَكَ؟ قُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! مَا رَأَيْت كَالْيَوْمِ۔ عَدَا حَمْزَةُ عَلٰى نَاقَتَيَّ فَاَجَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَا صِرَهُمَا۔ وَهَا هُوَ ذَا فِيْ بَيْتٍ مَعَهُ شَرْبٌ۔ فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِرِ دَائِهِ فَارْتَدٰى۔ ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِيْ۔ وَاتَّبَعْتُهُ اَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتّٰى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ حَمْزَةُ۔ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ فَأُذِنَ لَهُ۔ فَطَفِقَ النَّبِيُّ ﷺ يَلُوْمُ حَمْزَةُ فِيْمَا فَعَلَ ۔ فَاِذَا حَمْزَةُ ثَمِلٌ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ۔ فَنَظَرَ حَمْزَةُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ ۔ ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ: وَهَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عَبِيْدٌ لِاَبِيْ؟

فَعَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ اَنَّهُ ثَمِلَ۔ فَنَكَصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرٰى۔فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ۔

حدیث نمبر ۲۴۶:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے مال غنیمت سے میرے حصے میں ایک اونٹنی آئی اور نبی ﷺ نے مجھے ایک اونٹنی خمس میں سے عطا فرمائی پس میں نے رسول اللہ ﷺ کی لخت جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کا ارادہ کرلیا میں نے بنی قینقاع کے ایک سنار کو اپنے ساتھ تیار کیا تا کہ ہم جا کر اونٹنیوں پر اذخر گھاس لائیں میرا ارادہ یہ تھا کہ یہ سناروں کو بیچ کر ان سے اپنی شادی کے ولیمہ کی مدد لوں پس اس خیال سے میں پالان، رسیاں اور تھیلے وغیرہ جمع کر رہا تھا اور اونٹنیاں ایک انصار کے مکان کے سامنے بٹھا دی تھیں جب میں سامان لے کر واپس اونٹنیوں کے پاس آیا تو کسی نے ان کے کوہان کاٹ دیے تھے اور پیٹ چاک کر کے کلیجے نکال لیے تھے یہ منظر دیکھ کر میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے میں نے پوچھا یہ کس نے کیا؟ لوگوں نے کہا یہ حمزہ بن عبدالمطلب نے کیا ہے اور وہ انصار کے ساتھ اس گھر میں شراب پی رہے ہیں اور ان کے ساتھ گانے والی اور ان کے ساتھی بھی موجود ہیں۔ گانے والی نے گانے کے دوران کہا ''اے حمزہ فربہ اونٹنیاں لے لو'' تو حمزہ اپنی تلوار لے کر اٹھے اور ان کی کوہانیں اور کونچیں کاٹ دیں اور کلیجے نکال دیے۔ پس میں چلا حتی کہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور زید بن حارثہ آپ کے پاس تھے جب میں نبی ﷺ سے ملا تو آپ نے

میرے چہرے سے پہچان لیا تو نبی ﷺ نے فرمایا تجھے کیا ہوا؟ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ آج جیسا دن میں نے کبھی نہ دیکھا حضرت حمزہ نے میری اونٹنیوں پر ظلم کیا ان کے کوھان کاٹ دیے اور کلیجے نکال لیے ہیں وہ اس وقت ایک گھر میں بیٹھے شراب پر رہے ہیں پس نبی ﷺ نے اپنی چادر مبارک منگوائی اسے اوڑھا اور چل پڑے میں اور زید بن حارثہ بھی آپ ﷺ کے پیچھے چل پڑے حتی کہ اس گھر میں آئے جہاں حضرت حمزہ تھے آپ نے اجازت لی تو اجازت ملنے پر آپ اندر چلے گئے اور اس حرکت پر حضرت حمزہ کو ملامت کی اور فرمایا یہ تم نے کیا کیا۔ تو حضرت حمزہ کی آنکھیں شراب کی نشے سے سرخ ہورہی تھیں حضرت حمزہ نے رسول اللہ کی طرف دیکھا پھر کہنے لگے اچھا تم میرے باپ (عبدالمطلب) کے غلام ہو؟ رسول اللہ ﷺ جان لیا کہ یہ ہوش میں نہیں تو رسول اللہ ﷺ واپس لوٹ آئے اور ہم بھی ان کے ساتھ نکل آئے۔

۲۴۷۔ عَنْ عَلِيّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ: اَصَبْتُ شَارِفًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ مَغْنِمٍ یَوْمَ بَدْرٍ۔ وَاَعْطَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَارِفًا اُخْرٰی۔ فَاَنَخْتُهُمَا یَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَاَنَا اُرِیْدُ اَنْ اَحْمِلَ عَلَیْهِمَا اِذْخِرًا لِاَ بِیْعَهُ۔ وَمَعِیَ صَائِغٌ مِنْ بَنِیْ قَیْنُقَاعٍ، لِاَ سْتَعِیْنَ بِهٖ عَلٰی وَلِیْمَةِ فَاطِمَةَ۔ وَحَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ یَشْرَبُ فِیْ ذٰلِكَ الْبَیْتِ۔ مَعَهُ قَیْنَةٌ تُغَنِّیْهِ فَقَالَتْ: (اَلَا یَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ) فَثَارَ اِلَیْهِمَا حَمْزَةُ بِالسَّیْفِ۔ فَجَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا۔ ثُمَّ اَخَذَ مِنْ اَكْبَادِهِمَا۔ فَنَظَرْتُ اِلٰی مَنْظَرٍ اَفْظَعَنِیْ۔ فَاَتَیْتُ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهٗ زَیْدُ بْنُ حَارِثَةَ، فَاَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ۔ فَخَرَجَ وَمَعَهٗ زَیْدٌ، وَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ، فَدَخَلَ عَلٰی حَمْزَةَ فَتَغَیَّظَ عَلَیْهِ۔ فَرَفَعَ حَمْزَةُ بَصَرَهٗ فَقَالَ: هَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عَبِیْدٌ لِاَ بَائِیْ؟ فَرَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُقَهْقِرُ، حَتّٰی خَرَجَ عَنْهُمْ۔

حدیث نمبر ۲۴۷:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بدر کے مال غنیمت سے ایک اونٹنی

(۲۴۷،۲۴۸) اخرجهما مسلم فی ۳۶ كتاب الا شربة، باب تحريم الخمر الشارف

ملی اور ایک اونٹنی مجھے رسول اللہ ﷺ نے عطا فرمائی ایک دن میں نے ان دونوں اونٹنیوں کو ایک انصار کے دروازے پر بٹھا دیا۔ میرا ارادہ تھا کہ ان پر بیچنے کیلئے اذخر لاؤں اور بنی قینقاع کا ایک سنار میرے ساتھ تھا پس میں اس سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ولیمے میں مدد لینا چاہتا تھا جبکہ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب اسی گھر میں شراب پی رہے تھے ان کے پاس ایک گانے والی تھی اس نے کہا اے حمزہ فربہ اونٹنیاں لے لو۔ حضرت حمزہ تلوار لے کر ان پر جھپٹ پڑے پس ان کی کوہانیں اور کونچیں کاٹ دیں اور پھر ان کے کلیجے نکال لیے۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں میں نے یہ بہت خوفناک منظر دیکھا میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ آپ کے پاس تھے میں نے آپ کو خبر دی پس آپ ﷺ نکلے اور زید آپ کے ساتھ تھے۔ پس میں بھی آپ کے ساتھ چل پڑا آپ ﷺ حمزہ کے پاس گئے اور بہت ناراض ہوئے حضرت حمزہ نے نگاہیں اٹھا کر کہا شاید تم میرے باپ دادا کے غلام ہو؟ پس رسول اللہ ﷺ واپس لوٹ آئے اور یہ شراب کی حرمت نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔

۲۴۸۔ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَعْطَانِي شَارِفًا مِنَ الْخُمُسِ يَوْمَئِذٍ فَلَمَّا اَرَدْتُ اَنْ اَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَاعَدْتُ رَجُلًا صَوَّاغًا مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعٍ يَرْتَحِلُ مَعِيَ، فَنَأْتِيَ بِاِذْخِرٍ اَرَدْتُ اَنْ اَبِيعَهُ مِنَ الصَّوَّاغِينَ فَأَسْتَعِينُ بِهِ فِي وَلِيمَةِ عُرْسِي۔ فَبَيْنَا اَنَا اَجْمَعُ لِشَارِفَيَّ مَتَاعًا مِنَ الْاَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ، وَشَارِفَايَ مُنَاخَتَانِ اِلٰى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ، وَجَمَعْتُ حِينَ جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ۔ فَاِذَا شَارِفَيَّ قَدِ اجْتُبَّتْ اَسْنِمَتُهُمَا وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَاُخِذَ مِنْ اَكْبَادِهِمَا۔ فَلَمْ اَمْلِكْ حِينَ رَاَتْ عَيْنَيَّ ذٰلِكَ الْمَنْظَرَ مِنْهُمَا قُلْتُ: مَنْ فَعَلَ هٰذَا؟ قَالُوا: فَعَلَهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَهُوَ فِي هٰذَا الْبَيْتِ فِي شَرْبٍ مِنَ الْاَنْصَارِ۔ غَنَّتْهُ قَيْنَةٌ وَاَصْحَابُهُ۔ فَقَالَتْ فِي غِنَائِهَا: (اَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ) فَقَامَ حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَاجْتَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا،

فَاَخَذَ مِنْ اَكْبَادِ هِمَا۔قَالَ عَلِيٌّ : فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى اَدْخُلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ۔ قَالَ، فَعَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ وَجْهِي الَّذِيْ لَقِيْتُ ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَالَكَ؟ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! وَاللّٰهِ ! مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ۔ عَدَا حَمْزَةُ عَلٰى بَاقَتَبى فَاجْتَبَّ اَسْمَتَهُمَا وَ بَقَرَ خَوَاصِرَ هُمَا، وَهَا هُوَ ا فِيْ بَيْتٍ مَعَهُ شَرْبٌ۔

قَالَ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ رِ دَائِهِ فَارْتَدَاهُ۔ ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِيْ وَاتَّبَعْتُهُ اَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتّٰى جَاءَ الْبَابُ الَّذِيْ فِيْهِ حَمْزَةُ فَاسْتَاْذَنَ فَاُذِنُوْا لَهُ۔ فَاِذَا هُمْ شَرْبٌ۔

فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَلُوْمُ حَمْزَةُ فِيْمَا فَعَلَ۔ فَاِذَا حَمْزَةُ مُحَمَّرَةٌ عَيْنَاهُ۔ فَنَظَرَ حَمْزَةُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَعَدَ النَّظَرَ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ صَعَدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ اِلٰى سُرَّتِهِ۔ ثُمَّ صَعَدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ اِلٰى وَجْهِهِ۔ فَقَالَ حَمْزَةُ : وَهَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عَبِيْدٌ لِاَ بِیْ؟

فَعَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ ثَمِلٌ۔ فَنَكَصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرٰى۔وَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ۔

حدیث نمبر ۲۲۸:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے مال غنیمت سے میرے حصے میں ایک اونٹنی آئی اور نبی ﷺ نے مجھے ایک اونٹنی خمس میں سے عطا فرمائی پس میں نے رسول اللہ ﷺ کی لخت جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کا ارادہ کر لیا میں نے بنی قینقاع کے ایک سنار کو اپنے ساتھ تیار کیا تا کہ ہم جا کر اونٹنیوں پر اذخر گھاس لائیں میرا ارادہ یہ تھا کہ یہ سناروں کو بیچ کر ان سے اپنی شادی کے ولیمہ کی مدد لوں پس اس خیال سے میں پالان، رسیاں اور تھیلے وغیرہ جمع کر رہا تھا اور اونٹنیاں ایک انصار کے مکان کے سامنے بٹھا دی تھیں جب میں سامان لے کر واپس اونٹنیوں کے پاس آیا تو کسی نے ان کے کوہان کاٹ دیے تھے اور پیٹ چاک کر کے کلیجے نکال لئے ہیں یہ منظر دیکھ کر میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے میں نے پوچھا یہ کس نے کیا؟ لوگوں نے کہا یہ حمزہ بن عبد المطلب نے کیا ہے اور وہ انصار کے ساتھ اس گھر میں شراب پی رہے ہیں، اور ان کے ساتھ

گانے والی اوران کے ساتھی بھی موجود ہیں۔گانے والی نے گانے کے دوران کہا"اے حمزہ فربہ اونٹنیاں لے لو" تو حمزہ اپنی تلوار لے کر اٹھے اوران کی کوہانیں اورکونچیں کاٹ دیں اور کلیجے نکال دیے۔پس میں چلاحتی کہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوااورزید بن حارثہؓ آپ کے پاس تھے جب میں نبی ﷺ سے ملاتو آپ نے میرے چہرے سے پہچان لیاتو نبی ﷺ نے فرمایا تجھے کیا ہوا؟میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ آج جیسا دن میں نے کبھی نہ دیکھاحضرت حمزہ نے میری اونٹنیوں پرظلم کیاان کے کوھان کاٹ دیےاور کلیجے نکال لئے ہیں وہ اس وقت ایک گھر میں بیٹھے شراب پی رہے ہیں پس نبی ﷺ نے اپنی چادر مبارک منگوائی اسے اوڑھا اور چل پڑے میں اورزید بن حارثہ بھی آپ ﷺ کے پیچھے چل پڑے حتی کہ اس گھر میں آئے جہاں حضرت حمزہ تھے آپ نے اجازت لی اوراجازت ملنے پرآپ اندر چلے گئے،وہ شراب پی رہے تھے آپ ﷺ اس حرکت پر حضرت حمزہ کی سرزنش کی اورفرمایا یہ تم نے کیا کیا۔تب حضرت حمزہ کی آنکھیں شراب کی نشے سے سرخ ہورہی تھیں حضرت حمزہ نے رسول اللہ کی طرف دیکھا،پھرنظراٹھائی تو آپ کے گھٹنے کی طرف دیکھا،دوبارہ نظراٹھائی تو آپ کی ناف تک دیکھااورپھر نظراٹھائی تو آپ کے چہرے کی طرف دیکھااورپھر کہنے لگے اچھاتم میرے باپ (عبدالمطلب)کے غلام ہو؟رسول اللہ ﷺ جان گئے کہ یہ ہوش میں نہیں تو آپ واپس لوٹ آئے اورہم بھی ان کے ساتھ نکل آئے۔

۲۴۹۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ: كَانَتْ لِيْ شَارِفٌ مِنْ نَصِيْبِيْ مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ۔ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَعْطَانِيْ شَارِفًا مِنَ الْخُمُسِ يَوْمَئِذٍ فَلَمَّا اَرَدْتُ اَنْ اَبْنِيَ بِفَاطِمَةَ، بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاعَدْتُ رَجُلًا صَوَّاغًا مِنْ بَنِيْ قَيْنُقَاعٍ، اَنْ يَرْتَحِلَ مَعِيْ فَنَأْتِيَ بِاِذْخِرٍ اَرَدْتُ اَنْ اَبِيْعَهُ مِنَ الصَّوَّاغِيْنَ فَاَسْتَعِيْنَ بِهٖ فِيْ وَلِيْمَةِ عُرْسِيْ۔ فَبَيْنَا اَنَا لِشَارِفَيَّ مَتَاعًا مِنَ الْاَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ، وَالْحِبَالِ وَشَارِفَايَ مُنَاخَتَانِ اِلٰى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ، اَقْبَلْتُ حِيْنَ جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ۔ فَاِذَا بِشَارِفَيَّ قَدِ

(۲۴۹)اخرجه ابو داود فی کتاب الخراج والامارة والفیء، باب فی تبیان مواضع قسم الخمس، وسهم ذی القربی۔

اجْتُبَّتْ اَسْنِمَتُهُمَا، وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا، وَاُخِذَ مِنْ اَكْبَادِهِمَا۔ فَلَمْ اَمْلِكْ عَيْنِيَّ، حِيْنَ رَاَيْتُ ذٰلِكَ الْمَنْظَرَ۔ فَقُلْتُ: مَنْ فَعَلَ هٰذَا؟

قَالُوْا: فَعَلَهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ۔ وَهُوَ فِيْ هٰذَا فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ فِيْ شَرْبٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ، غَنَّتْهُ قَيْنَةٌ وَاَصْحَابُهُ۔ فَقَالَتْ فِيْ غِنَائِهَا: (اَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ) فَوَثَبَ اِلَى السَّيْفِ فَاجْتَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا، وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا، وَاَخَذَ مِنْ اَكْبَادِهِمَا۔

قَالَ عَلِيٌّ: فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى اَدْخُلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ۔ قَالَ، فَعَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الَّذِيْ لَقِيْتُ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَالَكَ؟ قَالَ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ۔ عَدَا حَمْزَةُ عَلٰى نَاقَتَيَّ فَاجْتَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا۔ وها هو ذا في بيت معه شرب فدعا رسول الله بردائه فارتداه ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِيْ، وَاتَّبَعْتُهُ اَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتّٰى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ حَمْزَةُ فَاسْتَاْذَنَ لَهُ۔ فَاِذَا هُمْ شَرْبٌ۔ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَلُوْمُ حَمْزَةَ فِيْمَا فَعَلَ۔ فَاِذَا حَمْزَةُ ثَمِلٌ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ۔ فَنَظَرَ حَمْزَةُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ، فَنَظَرَ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ۔ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَصَعَّدَ اِلٰى سُرَّتِهٖ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ اِلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ وهل اَنْتُمْ اِلَّا عَبِيْدٌ لِاَبِيْ۔ فَعَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ انه ثَمِلَ فَنَكَصَ رسولُ اللهِ ﷺ عَلٰى عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرٰى فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهٗ۔

حدیث نمبر ۲۴۹:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے مال غنیمت سے میرے حصے میں ایک اونٹنی آئی اور نبی ﷺ نے مجھے ایک اونٹنی خمس میں سے عطا فرمائی پس میں نے رسول اللہ ﷺ کی لخت جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کا ارادہ کرلیا میں نے بنی قینقاع کے ایک سنار کو اپنے ساتھ تیار کیا تاکہ ہم جاکر اونٹنیوں پر اذخر گھاس لائیں میرا ارادہ یہ تھا کہ یہ سناروں کو بیچ کر ان سے اپنی شادی کے ولیمہ کی مدد لوں پس اس خیال سے

میں پالان، رسیاں اور تھیلے وغیرہ جمع کر رہا تھا اور اونٹنیاں ایک انصار کے مکان کے سامنے بٹھادی تھیں جب میں سامان لے کر واپس اونٹنیوں کے پاس آیا تو کسی نے ان کے کوہان کاٹ دیے تھے اور پیٹ چاک کر کے کلیجے نکال لیے تھے۔ یہ منظر دیکھ کر میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے میں نے پوچھا یہ کس نے کیا؟ لوگوں نے کہا یہ حمزہ بن عبدالمطلب نے کیا ہے اور وہ انصار کے ساتھ اس گھر میں شراب پی رہے ہیں پس میں چلا حتی کہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور زید بن حارثہؓ آپ کے پاس تھے جب میں نبی ﷺ سے ملا تو آپ نے میرے چہرے سے پہچان لیا تو نبی ﷺ نے فرمایا تجھے کیا ہوا؟ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ آج جیسا دن میں نے کبھی نہ دیکھا حضرت حمزہ نے میری اونٹنیوں پر ظلم کیا ان کے کوھان کاٹ دیے اور کلیجے نکال لئے ہیں۔ وہ اس وقت ایک گھر میں بیٹھے شراب پر رہے ہیں پس نبی ﷺ نے اپنی چادر مبارک منگوائی اور اسے اوڑھ کر چل پڑے میں اور زید بن حارثہ بھی آپ ﷺ کے پیچھے چل پڑے حتی کہ اس گھر میں آئے جہاں حضرت حمزہ تھے آپ نے اجازت لی تو اجازت ملنے پر آپ اندر چلے گئے تو وہ شراب پی رہے تھے اس حرکت پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت حمزہ کو ملامت کی اور فرمایا یہ تم نے کیا کیا۔ تو حضرت حمزہ کی آنکھیں شراب کی نشے سے سرخ ہو رہی تھی حضرت حمزہ نے رسول اللہ کی طرف دیکھا پھر نظر اٹھائی تو آپ کے گھٹنے کی تک دیکھا، پھر نظر اٹھائی تو آپ کی ناف تک دیکھ سکے اور دوبارہ نظر اٹھائی تو آپ کے چہرے کی طرف دیکھا پھر حمزہ کہنے لگے، تم تو میرے باپ (عبدالمطلب) کے غلام ہو؟ رسول اللہ ﷺ جان گئے کہ یہ ہوش میں نہیں تو رسول اللہ ﷺ واپس لوٹ آئے اور ہم بھی ان کے ساتھ نکل آئے۔

۲۵۰۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اَصَبْتُ شَارِفًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ۔ وَاَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَارِفًا اُخْرٰى۔ فَاَنَخْتُهُمَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ۔ وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اَحْمِلَ عَلَيْهِمَا اِذْخِرًا لِاَ بِيْعَهُ، وَمَعِيَ صَائِغٌ مِّنْ بَنِيْ قَيْنُقَاعٍ لَاَسْتَعِيْنَ بِهٖ عَلٰى وَلِيْمَةِ فَاطِمَةَ، وَحَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَشْرَبُ فِيْ ذٰلِكَ الْبَيْتِ۔ فَثَارَ اِلَيْهِمَا

(۲۵۰) اخرجه الامام احمد في مسنده ۱/۱۴۲ (ميمنية) وبرقم ۱۲۰۰

حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ، فَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا، وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا۔ ثُمَّ أَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا۔ قَالَ، فَنَظَرْتُ إِلَى مَنْظَرٍ أَفْظَعَنِي۔ فَأَتَيْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهُ زَيْدُ ابْنُ حَارِثَةَ۔ فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ۔ فَخَرَجَ وَمَعَهُ زَيْدٌ۔ فَانْطَلَقَ مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَى حَمْزَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ۔ فَرَفَعَ حَمْزَةُ بَصَرَهُ فَقَالَ: هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عُبَيْدٌ لِأَبِي؟ فَرَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقَهْقِرُ حَتّٰى خَرَجَ عَنْهُمْ۔ وَذٰلِكَ قَبْلَ تَحْرِيْمِ الْخَمْرِ۔

حدیث نمبر ۲۵۰:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بدر کے مال غنیمت سے ایک اونٹنی ملی اور ایک اونٹنی مجھے رسول اللہ ﷺ نے عطا فرمائی ایک دن میں نے ان دونوں اونٹنیوں کو ایک انصار کے دروازے پر بیٹھا دیا میرا یہ ارادہ تھا کہ ان پر بیچنے کیلئے اذخر لاؤں اور بنی قینقاع کا ایک سنار میرے ساتھ تھا پس میں اس سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ولیمے میں مدد لینا چاہتا تھا جبکہ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب اسی گھر میں شراب پی رہے تھے ان کے پاس ایک گانے والی تھی اس نے کہا اے حمزہ فربہ اونٹنیاں لے لو۔ حضرت حمزہ تلوار لے کر ان پر جھپٹ پڑے پس ان کے کوہان اور کونچیں کاٹ دیں پھر ان کے کلیجے نکال لیئے۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں میں نے یہ بہت خوفناک منظر دیکھا میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ آپ کے پاس تھے میں نے آپ کو خبر دی پس آپ ﷺ نکلے اور زید بھی آپ کے ساتھ آ گئے، میں بھی آپ کے ساتھ چل پڑا آپ ﷺ حمزہ کے پاس گئے اور بہت ناراض ہوئے حضرت حمزہ نے نگاہیں اٹھا کر کہا شاید تم میرے باپ دادا کے غلام ہو؟ پس رسول اللہ ﷺ واپس لوٹ آئے اور یہ شراب کی حرمت نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔

(۴۸)......مَاذَا أَعْطٰى فَاطِمَةَ صَدَاقًا

حضرت علی نے حضرت فاطمہ کو حق مہر کیا دیا

۲۵۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا تَزَوَّجَ عَلِيٌّ فَاطِمَةَ، قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَعْطِهَا شَيْئًا قَالَ: مَا عِنْدِيْ شَيْءٌ۔ قَالَ أَيْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِيَّةُ؟

(۲۵۱، ۲۵۲) اخرجهما ابو داود فی کتاب النکاح، باب فی الرجل یدخل بامراته قبل ان ینقدها شیئا۔

حدیث نمبر ۲۵۱:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نکاح حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہوا رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی کو فرمایا اس کو کچھ دے حضرت علی نے عرض کی میرے پاس کچھ نہیں ہے آپ ﷺ نے فرمایا تیری حطمی زرہ کہاں ہے؟

۲۵۲۔ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا تَزَوَّجَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، رَضِيَ اللہ عنها، أَرَادَ أَنْ يَّدْخُلَ بِهَا۔ فَمَنَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى يُعْطِيَهَا شَيْئًا۔ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! لَيْسَ لِيْ شَيْءٌ۔ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَعْطِهَا دِرْعَكَ، فَأَعْطَاهَا دِرْعَهُ۔ ثُمَّ دَخَلَ بِهَا۔

حدیث نمبر ۲۵۲:

اصحاب نبی ﷺ میں سے ایک شخص نے بیان کیا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نکاح حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ، رضی اللہ عنہا سے ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس جانے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو منع کر دیا حتی کہ حضرت فاطمہ کو کچھ دیں حضرت علیؓ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میرے پاس کچھ نہیں نبی ﷺ نے فرمایا۔ اپنی زرہ اس کو دے دو پس انہوں نے اپنی زرہ حضرت فاطمہ کو دی پھر ان کے پاس گئے۔

۲۵۳۔ عَنْ رَجُلٍ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُوْلُ: أَرَدْتُّ أَنْ أَخْطُبَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، بِنْتَهُ فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ! مَالِيْ شَيْءٌ۔ قَالَ وَكَيْفَ؟

قَالَ، ثُمَّ ذَكَرْتُ صِلَتَهُ وَ عَائِدَتَهُ فَخَطَبْتُهَا إِلَيْهِ۔ فَقَالَ وَهَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ؟ قُلْتُ: لَا۔ قَالَ وَأَيْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِيَّةُ الَّتِيْ أَعْطَيْتُكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ هِيَ عِنْدِيْ قَالَ فَأَعْطِهَا إِيَّاهَا قَالَ، فَأَعْطَاهَا إِيَّاهَا۔

(۲۵۳، ۲۵۴) اخرجهما ابن سعد فی الطبقات ج ۸ ص ۲۰

حدیث نمبر۲۵۳:

کسی شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی سے نکاح کا پیغام بھیجنے کا ارادہ کیا تو میں نے سوچا اللہ کی قسم میرے پاس تو کچھ نہیں ہے اور یہ کیسے ہوگا؟ پھر مجھے آپ ﷺ کی مہربانی اور شفقت یاد آئی پس میں نے نکاح کا پیغام بھیج دیا آپ ﷺ نے فرمایا تیرے پاس کچھ ہے میں نے عرض کی نہیں آپ نے فرمایا تیری وہ خطیمہ زرہ کہاں ہے جو میں نے تمہیں فلاں دن دی تھی؟ حضرت علی نے عرض کیا وہ تو میرے پاس ہے آپ نے فرمایا پھر وہی دے دو۔ چنانچہ میں نے وہ لا کر انہی کو دے دی۔

۲۵۴۔ وَعَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ عَلِيًّا خَطَبَ فَاطِمَةَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ مَا تُصْدِقُهَا؟ قَالَ: مَا عِنْدِيْ مَا أُصْدِقُهَا۔ قَالَ فَأَيْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِيَّةُ الَّتِيْ كُنْتُ مَنَحْتُكَ؟ قَالَ: عِنْدِيْ۔ قَالَ أَصْدِقْهَا إِيَّاهَا۔ قَالَ، فَأَصْدَقَهَا وَ تَزَوَّجَهَا۔قَالَ عِكْرِمَةُ: كَانَ ثَمَنُهَا أَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ۔ وَعَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: ۔ أَمْهَرَ عَلِيٌّ فَاطِمَةَ بَدَنًا قِيمَتُهُ أَرْبَعَةُ دَرَاهِمَ۔ وَعَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: تَزَوَّجَتْ فَاطِمَةُ عَلَى بَدَنٍ مِنْ حَدِيْدٍ۔

وَعَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ عَلِيًّا لَمَّا تَزَوَّجَ فَاطِمَةَ فَأَرَادَ أَنْ يَّبْنِيَ بِهَا، قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ قَدِّمْ شَيْئًا قَالَ: مَا أَجِدُ شَيْئًا۔ قَالَ فَأَيْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِيَّةُ؟

حدیث نمبر۲۵۴:

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نکاح کا پیغام دیا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا تو اس کو مہر میں کیا دو گے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی میرے پاس مہر میں دینے کے لیے کچھ نہیں ہے آپ ﷺ نے فرمایا تیری خطمی زرہ کہاں ہے جو میں نے تجھے دی تھی؟ آپ ﷺ نے عرض کی وہ میرے پاس ہے آپ ﷺ نے فرمایا مہر میں وہی دیدے راوی کہتے ہیں انہوں نے زرہ مہر میں دی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیا حضرت عکرمہ کہتے ہیں اس زرہ کی قیمت چار درھم تھی۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ ایک روایت بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مہر میں جو زرہ دی اس کی قیمت چار درہم تھی۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے لوہے کی زرہ کے بدلے نکاح کیا۔

حضرت عکرمہ سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نکاح حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس جانے کا ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے کوئی چیز (حق مہر کے طور پر) بھیجو۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کی میرے پاس کچھ نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری حطیمہ زرہ کہاں ہے۔

۲۵۵۔ عَنْ رَجُلٍ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُوْلُ: أَرَدْتُّ أَنْ أَخْطُبَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، بِنْتَهُ فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ! مَالِيْ شَيْءٌ۔ قَالَ وَكَيْفَ؟ قَالَ، ثُمَّ ذَكَرْتُ صِلَتَهُ وَ عَائِدَتَهُ فَخَطَبْتُهَا اِلَيْهِ۔ فَقَالَ وَهَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ؟ قُلْتُ: لَا۔ قَالَ وَأَيْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِيَّةُ الَّتِيْ أَعْطَيْتُكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ هِيَ عِنْدِيْ قَالَ فَأَعْطِهَا قَالَ، فَأَعْطَيْتُهَا اِيَّاهَا۔

حدیث نمبر ۲۵۵:

کسی شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کیلئے نکاح کا پیغام بھیجنے کا ارادہ کیا تو میں نے سوچا اللہ کی قسم میرے پاس تو کچھ نہیں ہے اور یہ کیسے ہوگا؟ پھر مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہربانی اور شفقت یاد آئی پس میں نے نکاح کا پیغام بھیج دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے پاس کچھ ہے میں نے عرض کی نہیں آپ نے فرمایا تیری وہ حطیمہ زرہ کہاں ہے جو میں نے تمھیں فلاں دن دی تھی؟ حضرت علی نے عرض کیا وہ تو میرے پاس ہے آپ نے فرمایا پھر وہی دے دو۔ چنانچہ میں نے وہ لاکر انہی کو دے دی۔

(۴۹) كَيْفَ رَشَّ النَّبِيُّ ﷺ وَضُوْئَهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى فَاطِمَةَ بَعْدَ زِفَافِهِمَا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی وفاطمہ رضی اللہ عنہما کی شادی کے بعد ان پر اپنے وضو کا پانی چھڑکا:

۲۵۶۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ قَالَتْ: زَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِبْنَتَهُ

(۲۵۵) اخرجه الامام احمد في مسنده ۱ / ۸۰ (ميمنية)، والحديث ۶۰۳ =

فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ ، وَأَمَرَهُ أَنْ لَّا يَدْخُلَ عَلَى فَاطِمَةَ حَتّٰى يَجِيْئَهُ۔
وَكَانَتِ الْيَهُوْدُ يُؤَخِّرُوْنَ الرَّجُلَ عَنْ أَهْلِهٖ۔
فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى وَقَفَ بِالْبَابِ وَسَلَّمَ۔ فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهٗ۔ فَقَالَ: أَثَمَّ أَخِيْ؟ فَقَالَتْ أُمُّ أَيْمَنَ: بِأَبٍ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَخُوْكَ؟ قَالَ: عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ۔ قَالَتْ: وَكَيْفَ يَكُوْنُ أَخَاكَ وَقَدْ زَوَّجْتَهُ ابْنَتَكَ؟ قَالَ: هُوَ ذَاكَ يَا أُمَّ أَيْمَنَ۔
فَدَعَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ فِيْهِ يَدَيْهِ، ثُمَّ دَعَا عَلِيًّا فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَنَضَحَ عَلٰى صَدْرِهٖ مِنْ ذٰلِكَ الْمَآءِ وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ۔ ثُمَّ دَعَا فَاطِمَةَ فَجَائَتْ غَيْرَ خِمَارٍ تَعَثَّرُ فِيْ ثَوْبِهَا۔ ثُمَّ نَضَحَ عَلَيْهَا مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ امَاأَلَوْتُ أَنْ زَوَّجْتُكَ خَيْرَ أَهْلِيْ۔
وَقَالَتْ أُمُّ أَيْمَنَ: وَلِيْتُ جِهَازَهَا، فَكَانَ فِيْمَا جَهَّزْتُهَا بِهٖ مِرْفَقَةٌ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ، وَبَطْحَاءُ مَفْرُوْشٌ فِيْ بَيْتِهَا۔

حدیث نمبر۲۵۶:

حضرت سعید بن مسیب حضرت ام ایمن سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کیا اور آپ ﷺ نے حکم دیا کہ وہ حضرت فاطمہؓ کے پاس نہ جائیں حتی کہ میں آجاؤں۔ اور یھودی مردوں کو ان کے اھل سے دور رکھتے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ آئے حتی کہ دروازے پر ٹھرے اور سلام کیا تو آپ ﷺ نے اجازت طلب کی پس آپ کو اجازت دی گئی آپ ﷺ نے فرمایا میرا بھائی کہاں ہے؟ حضرت ام ایمن نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کا بھائی؟ آپ ﷺ نے فرمایا علی بن ابی طالب وہ عرض کرتی ہیں وہ آپ کا بھائی کیسے آپ نے تو اپنی بیٹی کا نکاح اس سے کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اے ام ایمن ایسے ہی ہے پس آپ نے پانی منگوایا اس میں اپنے ہاتھ دھوئے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا تو وہ آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گئے تو آپ نے حضرت علی

=

(٢٥٦) اخرجه ابن سعد فى الطبقات الكبرى ٨ /٢٤

کے سینے پر اور دونوں کندھوں کے درمیان پانی چھڑکا پھر آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ کو بلایا وہ بغیر دوپٹے کے آئیں پھر آپ ﷺ نے ان پر پانی چھڑکا پھر فرمایا اللہ کی قسم میں نے اپنے خاندان کے بہتر فرد سے تیری شادی کرنے میں کوتاہی نہیں کی حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ان کا سامان میں لائی اس سامان میں کھجور کی چھال کا بھرا ہوا ایک تکیہ اور ایک چکی تھی جو انکے گھر میں لگا دی گئی

۲۵۷۔ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: لَمَّا زَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، عَلِيًّا بِفَاطِمَةَ كَانَ فِيْمَا جُهِّزَتْ بِهِ سَرِيْرٌ مَشْرُوْطٌ وَوِسَادَةٌ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ وَتَوْرٌ مِنْ أَدَمٍ وَ قِرْبَةٌ۔

قَالَ، وَجَاءُ وْا بِبَطْحَاءَ فَطَرَحُوْهَا فِي الْبَيْتِ۔

حدیث نمبر ۲۵۷:

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نکاح حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کیا تو ان کو جو سامان دیا گیا۔ اس میں ایک نقشی تخت، ایک چمڑے کا تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی اور ایک پیالہ۔ راوی کہتے ہیں ایک چکی بھی لا کر ان کے گھر میں لگائی گئی۔

(۵۰)

مَبِيْتُهُ هُوَ وَفَاطِمَةُ لَيْلَةً غَيْرَ عَشَاءٍ

حضرت علی اور سیدہ فاطمہ کا کھانا کھائے بغیر رات گزارنا

۲۵۸۔ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رضی الله عنه بِتْنَا لَيْلَةً بِغَيْرِ عَشَاءٍ۔ فَأَصْبَحْتُ فَخَرَجْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى فَاطِمَةَ، عَلَيْهَا السَّلَامُ، وَهِيَ مَحْزُوْنَةٌ، فَقُلْتُ: مَالَكِ؟ فَقَالَتْ: لَمْ نَتَعَشَّ الْبَارِحَةَ وَلَمْ نَتَغَدَّ الْيَوْمَ، وَلَيْسَ عِنْدَنَا عَشَاءٌ۔ فَخَرَجْتُ فَالْتَمَسْتُ فَأَصَبْتُ مَا اشْتَرَيْتُ طَعَامًا وَلَحْمًا بِدِرْهَمٍ۔ ثُمَّ أَتَيْتُهَا بِهِ

(۲۵۷) اخرجه ابن سعد فی الطبقات ۸/ ۲۳

(۲۵۸) اخرجه ابن سعد فی الطبقات ۶/ ۱۸۶

فَخَبَزَتْ وَطَبَخَتْ۔ فَلَمَّا فَرَغَتْ مِنْ اِنْضَاجِ الْقِدْرِ قَالَتْ : لَوْ أَتَيْتَ أَبِيْ فَدَعَوْتَهُ۔ فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، وَهُوَ مُضْطَجِعٌ فِي الْمَسْجِدِ، وَهُوَ يَقُوْلُ۔ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْجُوْعِ ضَجِيْعًا! فَقُلْتُ : بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! عِنْدَ نَا طَعَامٌ فَهَلُمَّ۔ فَتَوَكَّأَ عَلَيَّ حَتّٰى دَخَلَ وَالْقِدْرُ تَفُوْرُ۔ فَقَالَ اغْرِفْ لِعَائِشَةَ۔ فَغَرَفْتُ فِيْ صَحْفَةٍ۔ ثُمَّ قَالَ۔ اغْرِفْ لِحَفْصَةَ فَغَرَفْتُ فِيْ صَحْفَةٍ، حَتّٰى غَرَفْتُ لِجَمِيْعِ نِسَائِهِ التِّسْعِ۔ ثُمَّ قَالَ اغْرِفْ لِأَبِيْكَ وَزَوْجِكَ فَغَرَفْتُ۔

فَقَالَ۔ اغْرِفْ فَكُلِيْ ۔ فَغَرَفْتُ۔

ثُمَّ رَفَعَتِ الْقِدْرَ وَاِنَّهَا لَتَفِيْضُ ،فَأَكَلْنَا مِنْهَا مَا شَآءَ اللّٰهُ۔

حدیث نمبر ۲۵۸:

حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نے کھانے کے بغیر رات گزاری اور صبح میں چلا گیا پھر جب واپس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا وہ غمگین بیٹھی تھیں میں نے پوچھا تجھے کیا ہوا؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہم نے گزشتہ رات کھانا نہیں کھایا اور آج ناشتہ بھی نہیں کیا اور ہمارے پاس رات کا کھانا بھی نہیں ہے پس میں نکلا میں نے کام تلاش کیا پھر میں نے ایک درھم کے بدلے کھانا اور گوشت خریدا پھر میں حضرت فاطمہ کے پاس آیا تو انہوں نے روٹی پکائی اور سالن پکایا جب ہنڈیا پکا کر فارغ ہوئیں آپ نے کہا اگر ہو سکے تو آپ میرے والد کو بلا لائیں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا تو آپ مسجد میں لیٹے یہ کہہ رہے تھے میں سخت بھوک سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں میں نے عرض کی یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہمارے پاس کھانا ہے آپ چلئے۔ پس آپ ﷺ نے میرا سہارا لیا حتی کہ گھر داخل ہوئے تو ہنڈیا ابل رہی تھی آپ ﷺ نے فرمایا عائشہ کے لیے ڈال دو ایک پیالے میں ان کے لیے ڈالا پھر آپ نے فرمایا حفصہ کے لیے ڈال دو تو ایک پیالے میں انکے لیے ڈالا حتی کہ آپ ﷺ کی نو بیویوں کے لیے ڈالا پھر آپ نے فرمایا اپنے باپ اور خاوند کو ڈال دو تو حضرت فاطمہ نے ڈال دیا پھر فرمایا اپنے لیے ڈالو اور

کھاؤ تو انہوں نے ڈالا پھر ہنڈیا اٹھائی تو وہ بھری ہوئی تھی پس ہم نے اس سے کھایا جتنا اللہ نے چاہا۔

(۵۱)...... شِدَّةُ فَاقَتِهٖ

فاقہ کی شدت

۲۵۹۔ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: جُعْتُ مَرَّةً بِالْمَدِيْنَةِ جُوْعًا شَدِيْدًا۔ خَرَجْتُ اَطْلُبُ الْعَمَلَ فِيْ عَوَالِي الْمَدِيْنَةِ، فَاِذَا اَنَا بِامْرَاَةٍ قَدْ جَمَعَتْ مَدَرًا، فَظَنَنْتُهَا تُرِيْدُ بَلَّهُ۔ فَاَتَيْتُهَا فَقَاطَعْتُهَا، كُلَّ ذَنُوْبٍ عَلٰى تَمْرَةٍ۔ فَعَدَدْتُ سِتَّةَ عَشَرَ ذَنُوْبًا حَتّٰى مَجِلَتْ يَدَايَ ثُمَّ اَتَيْتُ الْمَاءَ فَاَصَبْتُ مِنْهُ۔ ثُمَّ اَتَيْتُهَا فَقُلْتُ بِكَفَّيَّ هٰكَذَا بَيْنَ يَدَيْهَا۔ فَعَدَّتْ لِيْ سِتَّةَ عَشَرَ تَمْرَةً فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَاَخْبَرْتُهُ، فَاَكَلَ مَعِيْ مِنْهَا۔

حدیث نمبر۲۵۹:

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک مرتبہ مجھے مدینہ میں شدید بھوک لگی میں مدینے کے قریبی علاقوں میں کام تلاش کرنے کے لیے نکلا تو میں ایک عورت کے پاس سے گزرا جس نے کچھ گارا اکٹھا کر رکھا تھا میں سمجھ گیا یہ اس کو پانی سے تر کرنا چاہتی ہے میں نے اس کے پاس آ کر معاہدہ کیا کہ ہر ڈول کے بدلے ایک کھجور دو گی چنانچہ میں نے سولہ ڈول کھینچے حتی کہ میرے ہاتھ تھک گئے پھر میں نے پانی کے پاس آ کر پانی پیا پھر اس عورت کے پاس آ کر دونوں ہاتھ پھیلا دیے اس نے سولہ کھجوریں گن کر میرے ہاتھ پر رکھ دیں پس میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور انہیں خبر دی پس آپ ﷺ نے میرے ساتھ کچھ کھجوریں کھائیں۔

۲۶۰۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاِنِّيْ لَاَرْبِطُ الْحَجَرَ عَلٰى بَطْنِيْ مِنَ الْجُوْعِ۔ وَاِنَّ صَدَقَتِيَ الْيَوْمَ لَاَرْبَعُوْنَ اَلْفًا۔

حدیث نمبر۲۶۰:

حضرت محمد بن کعب القرظی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک وقت یہ تھا کہ میں نے خود

(۲۵۹) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۱/ ۱۳۵

(۲۶۰) مسند احمد ۱/ ۱۵۹

کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھے دیکھا اور آج ہماری آمدنی چالیس ہزار ہے۔

(۵۲)......اِسْتَقٰی لِیَهُوْدِيٍّ بِتَمَرٍ

کھجوروں کے بدلے میں یہودی کو پانی نکال کر دینا

۲۶۱۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ کَعْبِ الْقُرَظِيِّ : حَدَّثَنِیْ مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ یَقُوْلُ خَرَجْتُ فِیْ یَوْمٍ شَاتٍ مِنْ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ اَخَذْتُ اِهَابًا مَعْطُوْبًا، فَحَوَّلْتُ وَسَطَهٗ فَاَدْخَلْتُهٗ عُنُقِیْ، وَشَدَدْتُ وَسَطِیْ فَحَزَمْتُهٗ بِخُوْصِ النَّخْلِ۔ وَاِنِّیْ لَشَدِیْدُ الْجُوْعِ۔ وَلَوْ کَانَ فِیْ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ طَعَامٌ، لَطَعَمْتُ مِنْهُ۔ فَخَرَجْتُ اَلْتَمِسُ شَیْئًا۔ فَمَرَرْتُ بِیَهُوْدِیٍّ فِیْ مَالٍ لَهٗ، وَهُوَ یَسْقِیْ بِبَکَرَةٍ لَهٗ۔ فَاطَّلَعْتُ عَلَیْهِ فِیْ ثُلْمَةٍ فِی الْحَائِطِ۔ فَقَالَ: مَالَكَ یَا اَعْرَابِیُّ؟ هَلْ لَكَ فِیْ کُلِّ دَلْوٍ بِتَمْرَةٍ! قُلْتُ: نَعَمْ۔ فَافْتَحِ الْبَابَ حَتّٰی اَدْخُلَ۔ فَفَتَحَ فَدَخَلْتُ۔ فَاَعْطَانِیْ دَلْوَهٗ۔ فَکُلَّمَا نَزَعْتُ دَلْوًا اَعْطَانِیْ تَمْرَةً۔ حَتّٰی اِذَا امْتَلَأَتْ کَفِّیْ اَرْسَلْتُ دَلْوَهٗ وَقُلْتُ: حَسْبِیْ۔ فَاَکَلْتُهَا۔ ثُمَّ جَرَعْتُ مِنَ الْمَاءِ فَشَرِبْتُ۔ ثُمَّ جِئْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِیْهِ۔

حدیث نمبر۲۶۱:

حضرت محمد بن کعب القرظی بیان کرتے ہیں مجھے اس شخص نے حدیث بیان کی جس نے حضرت علی کو فرماتے سنا میں سردیوں کے موسم میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے کاشانہ اقدس سے باہر نکلا میں نے ایک چمڑا لیا جس پر بال نہ تھے اس کے درمیان سوراخ کیا اور اپنی گردن اس میں ڈال لی اور کھجوروں کے پتوں سے اپنی کمر زور سے باندھ لی اور مجھے سخت بھوک لگی ہوئی تھی اگر رسول اللہ ﷺ کے گھر کھانے کے لیے کچھ ہوتا تو میں کھالیتا پس میں اسی تلاش میں نکلا ایک یہودی کے پاس سے میرا گزر ہوا وہ اپنے مال کے پاس تھا وہ (باغ) کو پانی دے رہا تھا میں نے دیوار کے سوراخ سے جھانک کر دیکھا اس نے کہا اے اعرابی کیا بات ہے؟ اس نے کہا

(۲۶۱) اخرجه الترمذی فی : ۳۸ کتاب صفة القیامة والرقائق والورع ، ۳٤

تو کھجور کے بدلے ایک ڈول نکالے گا میں نے کہا ہاں (نکالوں گا) تو دروازہ کھول تا کہ میں اندر آ جاؤں اس نے دروازہ کھولا میں اندر چلا گیا تو اس (یہودی) نے مجھے ڈول دیا پس جب میں ایک ڈول نکالتا وہ مجھے ایک کھجور دے دیتا، جب میرے ہاتھ بھر گئے تو میں نے ڈول چھوڑ دیا اور میں نے کہا یہ کافی ہے پھر میں نے وہ کھجوریں کھائیں اور پانی پی کر مسجد میں آ گیا تو نبی کریم ﷺ وہاں تشریف فرما تھے۔

۲۶۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَصَابَ نَبِيَّ اللّٰهِ خَصَاصَةٌ۔ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَلِيًّا۔ فَخَرَجَ يَلْتَمِسُ عَمَلًا يُصِيبُ بِهِ شَيْئًا لِيُقِيتَ بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَتٰى بُسْتَانًا لِرَجُلٍ مِنَ الْيَهُوْدِ۔ فَاسْتَقٰى لَهُ سَبْعَةَ عَشَرَ دَلْوًا۔ كُلُّ دَلْوٍ بِتَمْرَةٍ۔ فَخَيَّرَهُ الْيَهُوْدِيُّ مِنْ تَمْرِهٖ سَبْعَ عَشْرَةَ عَجْوَةً۔ فَجَاءَ بِهَا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ۔ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كُنْتُ اَدْلُوْ الدَّلْوَ بِتَمْرَةٍ۔ وَاَشْتَرِطُ اَنَّهَا جَلِدَةٌ۔

حدیث نمبر ۲۶۲:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو سخت حاجت ہوئی یہ بات حضرت علیؓ کو پہنچی تو وہ کسی کام کی تلاش میں نکلے تا کہ وہ کوئی چیز لائیں جس سے رسول اللہ ﷺ کو تقویت حاصل ہو پس وہ ایک یہودی شخص کے باغ میں آئے تو انہوں نے سترہ ڈول پانی ڈالا اور ہر ڈول کے بدلے ایک کھجور لی تو یہودی نے آپ کو سترہ عجوہ کھجوریں دیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک کھجور کے بدلے ایک ڈول نکالتا اور میں نے یہ شرط رکھی کہ تر کھجور ہو۔

(۵۳) ......مَنعَ النَّبِيُّ (ﷺ) زَوَاجَ عَلِيٍّ مِنْ اِبْنَةِ اَبِيْ جَهْلٍ

نبی کریم ﷺ کا حضرت علی کو ابو جہل کی بیٹی کیساتھ نکاح کرنے سے روکنا

۲۶۳۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ حَدَّثَهُ اَنَّهُمْ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ مِنْ

(۲۶۲) اخرجه ابن ماجه في: ۱۶ كتاب الرهن، ۶ باب الرجل يستقى كل دلو بتمرة ويشترط انها جلدة

(۲۶۳) اخرجه البخاري في كتاب فرض الخمس

عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، مَقْتَلَ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ: هَلْ لَّكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا؟ فَقُلْتُ :لَا ـ فَقَالَ لَهُ: فَهَلْ أَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَّغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ ـ وَأَيْمُ اللّٰهِ، لَئِنْ أَعْطَيْتَنِيْهِ لَا يُخْلَصُ إِلَيْهِمْ أَبَدًا حَتّٰى تَبْلُغَ نَفْسِيْ ـ

إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ خَطَبَ ابْنَةَ أَبِيْ جَهْلٍ عَلٰى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ ـ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى مِنْبَرِهِ هٰذَا، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ ـ فَقَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّيْ وَأَنَا أَتَخَوَّفُ أَنْ تُفْتَنَ فِيْ دِيْنِهَا ـ

ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَّهُ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ، فَأَثْنٰى عَلَيْهِ فِيْ مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ، قَالَ حَدَّثَنِيْ فَصَدَقَنِيْ، وَوَعَدَنِيْ فَوَفٰى ـ وَإِنِّيْ لَسْتُ أُحَرِّمُ حَلَالًا وَلَا أُحِلُّ حَرَامًا ـ وَلٰكِنْ، وَاللّٰهِ! لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ أَبَدًا ـ

حدیث نمبر ۲۶۳:

حضرت ابن شہاب کہتے ہیں کہ حسن رضی اللہ عنہ نے ان کو حدیث بیان کی کہ جب وہ یزید بن معاویہ جو حسین بن علی رضی اللہ عنہ کا قاتل ہے اس کے پاس سے مدینہ واپس آئے تو مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے ان سے ملاقات کی اور کہا اگر آپ کو میری کوئی ضرورت ہے تو مجھے حکم دیجئے؟ میں نے کہا نہیں، تو انہوں نے کہا کیا آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی تلوار دے سکتے ہیں؟ کیونکہ مجھے خوف ہے کہ یہ لوگ آپ پر غالب آجائیں گے اور اللہ کی قسم اگر آپ وہ تلوار مجھے عطا کردیں تو اس تک کوئی نہیں پہنچ سکے گا حتی کہ وہ مجھے قتل کرے۔

بے شک علی بن طالب رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیجا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا (کی سوکن کے طور) پر تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر لوگوں کو خطبہ دیتے سنا اور میں اسی وقت نوخیز نوجوان تھا آپ ﷺ نے فرمایا بے شک فاطمہ رضی اللہ عنہا مجھ سے ہے اور میں اس کے دین کے معاملہ فتنہ میں پڑنے کا خوف کرتا ہوں پھر آپ ﷺ نے بنو عبد شمس سے اپنے داماد کا ذکر کیا اور ان کی تعریف بیان کی آپ ﷺ نے

فرمایا اس نے مجھ سے بات کی تو سچ بولا اور مجھ سے وعدہ کیا تو پورا کیا اور بیشک میں حرام کو حلال اور حلال کو حرام نہیں کرتا لیکن اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی جمع نہیں ہو سکتی۔

۲۶۴۔ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ الْمِسْوَرَ ابْنَ مَخْرَمَةَ قَالَ: إِنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ۔ فَسَمِعَتْ بِذَالِكَ فَاطِمَةُ۔ فَأَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَتْ: يَزْعَمُ قَوْمُكَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ، وَهٰذَا عَلِيٌّ نَاكِحُ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ۔ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔ فَسَمِعْتُهُ حِيْنَ تَشَهَّدَ يَقُوْلُ أَمَّا بَعْدُ۔ أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيْعِ، فَحَدَّثَنِي وَصَدَقَنِي ۔ وَإِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِّنِّي، وَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسُوْءَ هَا۔ وَاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخِطْبَةَ۔

حدیث نمبر ۲۶۴:

زھری بیان کرتے ہیں کہ مجھے علی بن حسین رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی مسور بن مخرمہ فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیجا جب یہ بات حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سنی تو وہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آئیں اور عرض کی آپکی قوم یہ بات کرتی ہے کہ آپ ﷺ بیٹی کے معاملے میں غصہ نہیں کرتے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ، ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور میں نے آپ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: اما بعد!

میں نے ابوالعاص بن ربیع سے (اپنی بیٹی کا) نکاح کیا اس نے مجھ سے بات کی اور سچ بولا اور بیشک فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے جسم کا ٹکڑا ہے اور میں یہ ناپسند کرتا ہوں کہ اس کو کوئی تکلیف پہنچے اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک شخص کے پاس جمع نہیں ہوں گی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نکاح کا ارادہ ترک کر دیا۔

۲۶۵۔ عَنْ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، أَنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اسْتَأْذَنُوْا فِي أَنْ يُّنْكِحُوْا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ

(۲۶۴) اخرجه البخاري في كتاب اصحاب النبي ﷺ، باب ذكر اصهار النبي ﷺ۔

(۲۶۵) اخرجه البخاري في كتاب النكاح، باب ذب الرجل عن ابنته في الغيرة والانصاف

بَنَ أَبِي طَالِبٍ۔ فَلَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ ۔ إِلَّا أَنْ يُرِيْدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ ، فَإِنَّمَا هِيَ بَضْعَةٌ مِنِّي يُرِيْبُنِي مَا أَرَابَهَا، وَيُؤْذِيْنِي مَا آذَاهَا۔ هٰكَذَا قَالَ۔

حدیث نمبر ۲۶۵:

حضرت ابوملیکہ مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے سنا کہ بنو ہاشم بن مغیرہ اجازت طلب کرتے ہیں کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابی طالب سے کریں پس میں اجازت نہیں دیتا پھر فرمایا میں اجازت نہیں دیتا اگر ابن ابی طالب یہ چاہتے ہیں تو میری بیٹی کو طلاق دے دیں اور ان کی بیٹی سے نکاح کرلیں کیونکہ فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے جس نے اسے وہم میں ڈالا اس نے مجھے وہم میں ڈالا اور جس نے اس کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی آپ نے ایسے ہی کہا۔

۲۶۶۔ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ أَنَّ بَنِي الْمُغِيْرَةِ اسْتَأْذَنُوْا فِيْ أَنْ يُنْكِحَ عَلِيٌّ ابْنَتَهُمْ ، فَلَا آذَنُ۔

حدیث نمبر ۲۶۶:

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا بیشک بنو مغیرہ اجازت چاہتے ہیں کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کریں پس میں اجازت نہیں دیتا۔

۲۶۷۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ الْقُرَشِيِّ التَّيْمِيِّ، أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ، أَنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اسْتَأْذَنُوْا فِيْ أَنْ يُنْكِحُوْا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ۔ فَلَا آذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ۔ إِلَّا أَنْ يُحِبَّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ ، فَإِنَّمَا بِنْتِي بَضْعَةٌ مِنِّي يُرِيْبُنِي مَا أَرَابَهَا،

---

(۲۶۶) اخرجه البخاري في كتاب الطلاق باب الشقاق وهل بشير با لخلع عند الضرورة۔

(۲۶۷ ، ۲۷۰)اخرج هذه الا حاديث الا ربعة مسلم في : ٤٤ كتاب فضائل الصحابة، ١٥ باب فضائل فاطمة بنت النبي

حدیث نمبر ۲۶۷:

حضرت ابوملیکہ مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے سنا کہ بنو ھاشم بن مغیرہ اجازت طلب کرتے ہیں کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابی طالب سے کریں (پھر آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا) میں اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔ اگر ابن ابی طالب یہ چاہتے ہیں تو میری بیٹی کو طلاق دے دیں اور ان کی بیٹی سے نکاح کر لیں کیونکہ فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے جس نے اسے وہم میں ڈالا اس نے مجھے وہم میں ڈالا۔

۲۶۸: وَعَنِ الْمِسْوَرِ ابْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّي يُؤْذِيْنِيْ مَا أَذَاهَا۔

حدیث نمبر ۲۶۸:

حضرت مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے اس کو اذیت دینے کی کوشش کی وہ درحقیقت مجھے اذیت پہنچائے گا۔

۲۶۹۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، مَقْتَلَ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ: هَلْ لَّكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِيْ بِهَا؟ قال فَقُلْتُ له: لَا۔ فَقَالَ لَهُ: هَلْ أَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَإِنِّيْ أَخَافُ أَنْ يَّغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ۔ وَأَيْمُ اللّٰهِ، لَئِنْ أَعْطَيْتَنِيْهِ لَا يُخْلَصُ إِلَيْهِ أَبَدًا حَتّٰى تَبْلُغَ نَفْسِيْ۔

إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ أَبِيْ جَهْلٍ عَلٰى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ۔ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى مِنْبَرِهِ هٰذَا، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ۔ فَقَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّيْ وَأَنِّيْ أَتَخَوَّفُ أَنْ تُفْتَنَ فِيْ دِيْنِهَا۔

ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ، فَأَثْنٰى عَلَيْهِ فِيْ مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ، قَالَ حَدَّ

ثَنِیْ فَصَدَ قَنِیْ ، وَوَعَدَ نِیْ فَوَفٰی- وَاِنِّیْ لَسْتُ اُحَرِّمُ حَلَالًا وَلَا اُحِلُّ حَرَامًا- وَلٰکِنْ ،
وَاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ اَبَدًا-

حدیث نمبر ۲۶۹:

حضرت ابن شھاب کہتے ہیں کہ علی بن حسین رضی اللہ عنہ نے ان کو حدیث بیان کی کہ جب وہ یزید بن معاویہ جو حسین بن علی رضی اللہ عنہ کا قاتل ہے اس کے پاس سے مدینہ واپس آئے تو مسور بن مخرمہ نے ان سے ملاقات کی اور کہا اگر آپ کو میری کوئی ضرورت ہے تو مجھے حکم دیجئے؟ میں نے کہا نہیں تو انہوں نے کہا کیا آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی تلوار دے سکتے ہیں؟ کیونکہ مجھے خوف ہے کہ یہ لوگ آپ پر غالب آجائیں گے اور اللہ کی قسم اگر آپ وہ تلوار مجھے عطا کر دیں تو اس تک کوئی نہیں پہنچ سکے گا حتی کہ وہ مجھے قتل کرے۔

بے شک علی بن طالب رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیجا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا (کی سوتن کے طور) پر تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر لوگوں کہ خطبہ دیتے سنا اور میں اسی وقت نوخیز نوجوان تھا آپ ﷺ نے فرمایا بے شک فاطمہ مجھ سے ہے اور میں اس کے دین کے معاملہ فتنہ میں پڑھنے کا خوف کرتا ہوں پھر آپ ﷺ نے بنو عبد شمس سے اپنے داماد کا ذکر کیا اور ان کی تعریف بیان کی آپ ﷺ نے فرمایا اس نے مجھ سے بات کی تو سچ بولا اور مجھ سے وعدہ کیا تو پورا کیا اور بیشک میں حرام کو حلال اور حلال کو حرام نہیں کرتا لیکن اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی جمع نہیں ہو سکتی۔

۲۷۰- وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ اَبِیْ جَهْلٍ- وَعِنْدَهٗ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ- فَلَمَّا سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَاطِمَةُ أَتَتِ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَتْ لَهٗ: اِنَّ قَوْمَكَ يَتَحَدَّثُوْنَ اِنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ- وَهٰذَا عَلِیٌّ ، نَاكِحًا ابْنَةَ اَبِیْ جَهْلٍ-

قَالَ الْمِسْوَرُ: فَقَامَ النَّبِیُّ ﷺ فَسَمِعْتُهٗ حِيْنَ تَشَهَّدَ - ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ- فَاِنِّیْ أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيْعِ ، فَحَدَّثَنِیْ فَصَدَ قَنِیْ-وَاِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ مُضْغَةٌ

مِنِّی ، وَاِنَّمَا اَکْرَہُ اَنْ یَّفْتِنُوْھَا۔ وَاِنَّھَا ، وَاللّٰہِ! فَاطِمَۃُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ مُضْغَۃٌ مِنِّیْ،وَاِنَّمَا اَکْرَہُ اَنْ یَّفْتِنُوْ ھَا۔ وَاِنَّھَا، وَاللّٰہِ ! لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰہِ عِنْدَ رَجُلٍ وَّاحِدٍ اَبَدًا۔

حدیث نمبر۲۷۰:۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی نے ابو جہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیجا حالانکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ان کے نکاح میں تھیں جب یہ بات حضرت فاطمہ نے سنی وہ نبی ﷺ کے پاس آئیں اور کہنے لگیں آپ کی قوم یہ باتیں کرتی ہے کہ آپ ﷺ بیٹی کے معاملے میں غصہ نہیں کرتے اور علی وہ ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں مسور نے کہا پس نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور میں نے سنا جب آپ نے خطبہ دیا پھر فرمایا امابعد۔ میں نے ابوالعاص بن ربیع سے (اپنی بیٹی کا) نکاح کیا انہوں نے مجھ سے جو بات کی سچ بولا اور فاطمہ بنت محمد میرے جگر کا ٹکڑا ہے اور میں انکا فتنے میں پڑنا پسند نہیں کرتا۔ اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک ہی شخص کے پاس کبھی اکٹھی نہیں ہوں گی۔

۲۷۱۔ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ حُسَیْنٍ حَدَّثَہٗ اَنَّھُمْ حِیْنَ قَدِمُوْا الْمَدِیْنَۃَ مِنْ عِنْدِ یَزِیْدَ بْنِ مُعَاوِیَۃَ ، مَقْتَلَ حُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ، لَقِیَہُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَۃَ فَقَالَ لَہٗ: ھَلْ لَّکَ اِلَیَّ مِنْ حَاجَۃٍ تَأْمُرُنِیْ بِھَا؟قال فَقُلْتُ لہ:لَا۔ فَقَالَ لَہٗ: ھَلْ اَنْتَ مُعْطِیَّ سَیْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ ؟ فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ یَّغْلِبَکَ الْقَوْمُ عَلَیْہِ۔ وَاَیْمُ اللّٰہِ ، لَئِنْ اَعْطَیْتَنِیْہِ لَا یُخْلَصُ اِلَیْھِمْ اَبَدًا حَتّٰی تَبْلُغَ الٰی نَفْسِیْ۔

اِنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ خَطَبَ بنتَ اَبِیْ جَھْلٍ عَلٰی فَاطِمَۃَ عَلَیْھَا السَّلَامُ۔ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ وھو یَخْطُبُ النَّاسَ فِیْ ذٰلِکَ عَلٰی مِنْبَرِہٖ ھذا، وَاَنَا یَوْمَئِذٍ مُحْتَلَمٌ۔ فَقَالَ اِنَّ فَاطِمَۃَ مِنِّیْ وَاَنِّیْ اَتَخَوَّفُ اَنْ تُفْتَنَ فِیْ دِیْنِھَا۔

(۲۷۱) اخرجہ ابو داود فی : کتاب النکاح ، باب ما یکرہ ان یجمع بینھن من النساء

ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ، فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ، قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي، وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي۔ وَإِنِّي لَسْتُ أُحَرِّمُ حَلَالًا وَلَا أُحِلُّ حَرَامًا۔ وَلَكِنْ، وَاللّٰهِ! لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ مكانا واحدا أَبَدًا۔

حدیث نمبر۲۶۹:

حضرت ابن شہاب کہتے ہیں کہ علی بن حسین رضی اللہ عنہ نے ان کو حدیث بیان کی کہ جب وہ یزید بن معاویہ جو حسین بن علی رضی اللہ عنہ کا قاتل ہے اس کے پاس سے مدینہ واپس آئے تو مسور بن مخرمہ نے ان سے ملاقات کی اور کہا اگر آپ کو میری کوئی ضرورت ہے تو مجھے حکم دیجئے؟ میں نے کہا نہیں، تو انہوں نے کہا، کیا آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی تلوار دے سکتے ہیں؟ کیونکہ مجھے خوف ہے کہ یہ لوگ آپ پر غالب آ جائیں گے اور اللہ کی قسم اگر آپ وہ تلوار مجھے عطا کر دیں تو اس تک کوئی نہیں پہنچ سکے گا حتی کہ وہ مجھے قتل کرے۔

بے شک علی بن طالب رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیجا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا (کی سوتن کے طور) پر تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر لوگوں کہ خطبہ دیتے سنا اور میں اسی وقت نوخیز نوجوان تھا آپ ﷺ نے فرمایا بے شک فاطمہ مجھ سے ہے اور میں اس کے دین کے معاملہ فتنہ میں پڑھنے کا خوف کرتا ہوں پھر آپ ﷺ نے بنو عبد شمس سے اپنے داماد کا ذکر کیا اور ان کی تعریف بیان کی آپ ﷺ نے فرمایا اس نے مجھ سے بات کی تو سچ بولا اور مجھ سے وعدہ کیا تو پورا کیا اور بیشک میں حرام کو حلال اور حلال کو حرام نہیں کرتا لیکن اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی جمع نہیں ہو سکتی۔

۲۷۲۔ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ۔ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ أَنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُوا فِي أَنْ يُنْكِحُوا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ۔ فَلَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ۔ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ۔ فَإِنَّهَا بَضْعَةٌ مِنِّي، يُرِيبُنِي مَا رَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا۔

(۲۷۲، ۲۷۳) اخرجهما الترمذی، فی ۵۰ كتاب المناقب باب فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ۵/۶۹۸

حدیث نمبر ۲۷۲:

حضرت مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو منبر پر فرماتے سنا کہ بنو ھشام بن مغیرہ اجازت چاہتے ہیں کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابی طالب سے کریں پس میں اجازت نہیں دیتا پھر فرمایا میں اجازت نہیں دیتا پھر فرمایا میں اجازت نہیں دیتا اگر ابن ابی طالب یہ چاہتے ہیں تو وہ میری بیٹی کو طلاق دیدیں اور ان کی بیٹی سے نکاح کرلیں کیونکہ وہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔ جس نے اس کو وھم میں ڈالا اس نے مجھے وھم میں ڈالا اور جس نے اس کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی۔

۲۷۳۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَلِيًّا ذَكَرَ بِنْتَ أَبِيْ جَهْلٍ۔ فَبَلَغَ ذَالِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّيْ، يُؤْذِيْنِيْ مَا آذَاهَا، وَيُنْصِبُنِيْ مَا أَنْصَبَهَا۔

حدیث نمبر ۲۷۳:

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کی بات کی جب یہ بات نبی ﷺ کو پہنچی تو آپ نے فرمایا فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے اس کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت پہنچایا اور جس نے اس کو ستایا اس نے مجھے ستایا۔

۲۷۴۔ وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، يَقُوْلُ اِنَّ بَنِيْ هِشَامِ بْنَ الْمُغِيْرَةِ اسْتَأْذَنُوْانِيْ أَنْ يُنْكِحُوْا ابنتهم عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ۔ فَلَا آذَنُ لهم ثُمَّ لَا آذَنُ لهم ثُمَّ لَا آذَنُلهم۔ اِلَّا أَنْ يُرِيْدَ على ابْنُ أَبِيْ طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِيْ وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ۔ فَاِنَّهَا بَضْعَةٌ مِنِّيْ، يُرِيْبُنِيْ مَا رَابَهَا وَيُؤْذِيْنِيْ مَا آذَاهَا۔

حدیث نمبر ۲۷۴:

حضرت مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے سنا کہ بنو ھشام بن مغیرہ مجھ سے اجازت لینا چاہتے کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابی طالب ؓ سے کردیں پس میں انکو اجازت نہیں دیتا پھر

(۲۷۴، ۲۷۵) اخرجهما ابن ماجه فی: ۹ کتاب النکاح، ۵٦ باب الغيرة ح ۱۹۹۸، ۱۹۹۹،

فرمایا میں انکو اجازت نہیں دیتا پھر فرمایا میں انکو اجازت نہیں دیتا اگر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ایسا چاہتے ہیں تو وہ میری بیٹی کو طلاق دیدیں اور انکی بیٹی سے نکاح کرلیں کیونکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے جگر کا ٹکڑا ہیں جس نے اس کو شک میں ڈالا اس نے مجھے شک میں ڈالا اور جس نے اس کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت پہنچائی۔

۲۷۵۔ وعن الزہری: اخبرنی علی بن الحسین ان المسور بن مخرمة اخبره أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ أَبِيْ جَهْلٍ۔ وَعِنْدَهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ النبي ﷺ۔ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَاطِمَةُ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ لَهُ: اِنَّ قَوْمَكَ يَتَحَدَّثُوْنَ اِنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ۔ وَهٰذَا عَلِيٌّ، نَاكِحًا ابْنَةَ أَبِيْ جَهْلٍ۔

قَالَ الْمِسْوَرُ: فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَسَمِعْتُهُ حِيْنَ تَشَهَّدَ، ثُمَّ قَالَ۔ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّيْ قَدْ أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ، فَحَدَّثَنِيْ فَصَدَقَنِيْ۔ وَاِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ بُضْعَةٌ مِنِّيْ۔ وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ تَفْتِنُوْهَا۔ وَاِنَّهَا، وَاللّٰهِ! لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ بِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَّاحِدٍ أَبَدًا۔

قَالَ: فَنَزَلَ عَلِيٌّ عَنِ الْخِطْبَةِ۔

حدیث نمبر ۲۷۵:

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی نے ابوجہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیجا حالانکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ان کے نکاح میں تھیں جب یہ بات حضرت فاطمہ نے سنی وہ نبی ﷺ کے پاس آئیں اور کہنے لگیں آپ کی قوم یہ باتیں کرتی ہے کہ آپ ﷺ بیٹی کے معاملے میں غصہ نہیں کرتے اور علی وہ ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں مسور نے کہا پس نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور میں نے سنا جب آپ نے خطبہ دیا پھر فرمایا امابعد۔ میں نے ابوالعاص بن ربیع سے (اپنی بیٹی کا نکاح) کیا انہوں نے مجھ سے جو بات کی سچ بولا اور فاطمہ بنت محمد میرے جگر کا ٹکڑا ہے اور میں اسکا آزمائش میں پڑنا پسند نہیں کرتا۔ اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک ہی شخص کے پاس کبھی اکٹھی نہیں ہوں گی۔

۲۷۶۔ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ عَلِيًّا خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ، فَوَعَدَ بِالنِّكَاحِ، فَأَتَتْ فَاطِمَةُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّ قَوْمَكَ يَتَحَدَّثُونَ إِنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ۔ وَإِنَّ عَلِيًّا قَدْ خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، وَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ تَفْتِنُوهَا۔

وَذَكَرَ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ فَأَكْثَرَ عَلَيْهِ الثَّنَاءَ، وَقَالَ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ ابْنَةِ نَبِيِّ اللّٰهِ وَبِنْتَ عَدُوِّ اللّٰهِ۔فَرَفَضَ عَلِيٌّ ذَالِكَ۔

حدیث نمبر۲۷۶:

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیجا اور اس سے نکاح کا وعدہ کرلیا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا آپ کی قوم باتیں کرتی ہے کہ آپ بیٹی کے معاملے غصہ نہیں کرتے اور علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیج دیا ہے نبی ﷺ کھڑے ہوئے اللہ کی حمد وثناء بیان کی اور فرمایا: فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے اور میں ان کا فتنے میں پڑنے کو ناپسند جانتا ہوں اور ابوالعاص بن ربیع کا ذکر کیا اور ان کی تعریف کی اور فرمایا اللہ کے نبی ﷺ کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی جمع نہیں ہوسکتیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے انکار کردیا۔

۲۷۷۔ وَعَنْهُ (أَيْضًا) أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ۔ وَعِنْدَهُ فَاطِمَةُ ابْنَةُ النَّبِيِّ ﷺ۔ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِذَالِكَ فَاطِمَةُ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّ قَوْمَكَ يَتَحَدَّثُونَ إِنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ۔ وَهٰذَا عَلِيٌّ نَاكِحُ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ۔

قَالَ الْمِسْوَرُ: فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ، فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشَهَّدَ، ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ، فَحَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي۔ وَإِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ بَضْعَةٌ مِنِّي۔ وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ يُفْتِنُوهَا۔ وَإِنَّهَا، وَاللّٰهِ! لَا تَجْتَمِعُ ابْنَةُ رَسُولِ اللّٰهِ وَابْنَةُ عَدُوِّ اللّٰهِ عِنْدَ

(۲۷۶، ۲۷۷) اخرجهما الامام احمد فی مسنده ۴/۳۲۶

رَجُلٍ وَّاحِدٍ أَبَدًا۔

قَالَ: فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخِطْبَةَ۔

حدیث نمبر ۲۷۷:

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیجا حالانکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ان کے نکاح میں تھیں جب یہ بات حضرت فاطمہ نے سنی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہنے لگیں آپ کی قوم یہ باتیں کرتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹی کے معاملے میں غصہ نہیں کرتے اور علی وہ ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں مسور نے کہا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور میں نے سنا جب آپ نے خطبہ دیا پھر فرمایا اما بعد۔ میں نے ابوالعاص بن ربیع سے (اپنی بیٹی کا نکاح) کیا انہوں نے مجھ سے جو بات کی سچ بولا اور فاطمہ بنت محمد میرے جگر کا ٹکڑا ہے اور میں انکا فتنے میں پڑنا پسند نہیں کرتا۔ اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک ہی شخص کے پاس کبھی اکٹھی نہیں ہوں گی۔

۲۷۸۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ حِيْنَ قَدِمُوْا الْمَدِيْنَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، مَقْتَلَ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ: هَلْ لَّكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِيْ بِهَا؟ فَقُلْتُ: لَا۔ فَقَالَ لَهُ: فَهَلْ أَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَإِنِّيْ أَخَافُ أَنْ يَّغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ۔ وَأَيْمُ اللّٰهِ، لَئِنْ أَعْطَيْتَنِيْهِ لَا يُخْلَصُ إِلَيْهِمْ أَبَدًا حَتّٰى تَبْلُغَ نَفْسِيْ۔

إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ خَطَبَ ابْنَةَ أَبِيْ جَهْلٍ عَلٰى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ۔ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى مِنْبَرِهِ هٰذَا، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ۔ فَقَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّيْ وَأَنَا أَتَخَوَّفُ أَنْ تُفْتَنَ فِيْ دِيْنِهَا۔

ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَّهُ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ، فَأَثْنٰى عَلَيْهِ فِيْ مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ، قَالَ

(۲۷۸) اخرجهما الامام احمد فی مسنده ۳۲۶/۴

حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي، وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي۔ وَإِنِّي لَسْتُ أُحَرِّمُ حَلَالًا وَلَا أُحِلُّ حَرَامًا۔ وَلَكِنْ، وَاللَّهِ! لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ أَبَدًا۔

حدیث نمبر۲۷۸:

حضرت ابن شہاب کہتے ہیں کہ حسن رضی اللہ عنہ نے ان کو حدیث بیان کی کہ جب وہ یزید بن معاویہ جو حسین بن علی کا قاتل ہے اس کے پاس سے مدینہ واپس آئے تو مسور بن مخرمہ نے ان سے ملاقات کی اور کہا اگر آپ کو میری کوئی ضرورت ہے تو مجھے حکم دیجئے؟ میں نے کہا نہیں تو انہوں نے کہا کیا آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی تلوار دے سکتے ہیں؟ کیونکہ مجھے خوف ہے کہ یہ لوگ آپ پر غالب آجائیں گے اور اللہ کی قسم اگر آپ وہ تلوار مجھے عطا کردیں تو اس تک کوئی نہیں پہنچ سکے گا حتی کہ وہ مجھے قتل کرے۔

بے شک علی بن طالب رضی اللہ عنہ ابوجہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیجا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا (کی سوتن کے طور) پر تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر لوگوں کہ خطبہ دیتے سنا اور میں اسی وقت نوخیز نوجوان تھا آپ ﷺ نے فرمایا بے شک فاطمہ مجھ سے ہے اور میں اس کے دین کے معاملہ فتنہ میں پڑنے کا خوف کرتا ہوں پھر آپ ﷺ نے بنو عبد شمس سے اپنے داماد کا ذکر کیا اور ان کی تعریف بیان کی آپ ﷺ نے فرمایا اس نے مجھ سے بات کی تو سچ بولا اور مجھ سے وعدہ کیا تو پورا کیا اور بیشک میں حرام کو حلال اور حلال کو حرام نہیں کرتا لیکن اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی جمع نہیں ہوسکتی۔

۲۷۹۔وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، يَقُولُ أَنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُوا فِي أَنْ يُنْكِحُوا ابنتهم عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ۔ فَلَا آذَنُ ثُمَّ قال لَا آذَنُ ثُمَّ قال لَا آذَنُ۔ فَإِنَّ ابنتي بَضْعَةٌ مِنِّي، يُرِيبُنِي مَا رَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا۔

حدیث نمبر۲۷۹:

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے سنا بنو ھشام بن

(۲۷۹)اخرجه الا مام احمد في مسنده ٤ /٣٢٨

مغیرہ مجھ سے اجازت چاہتے ہیں کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابی طالبؓ سے کریں پس میں ان کو اجازت نہیں دیتا پھر فرمایا میں اجازت نہیں دیتا پھر فرمایا میں اجازت نہیں دیتا کیونکہ فاطمہؓ میرے جسم کا ٹکڑا ہے جس میں نے اسے شک میں ڈالا اس نے مجھے شک میں ڈالا اور جس نے اسے اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی۔

(۵۴) مَضٰی فِی السَّرِیَّۃِ فَأَصَابَ جَارِیَۃً فَأَنْکَرُوْا عَلَیْہِ

حضرت علی کا ایک مہم پر جانا اور ایک لونڈی وک اپنے لئے منتخب کرنا اور لوگوں کا اس بات کو ناپسند کرنا

۲۸۰۔ عَنِ الْبَرَّاءِ قَالَ: بَعَثَ النَّبِیُّ ﷺ جَیْشَیْنِ وَأَمَّرَ عَلٰی اَحَدِ ھِمَا: عَلِیُّ بْنُ أَبِیْ طَالِبٍ، وَعَلَی الْآخَرِ: خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ وَقَالَ: اِذَا کَانَ الْقِتَالُ فَعَلِیٌّ۔ قَالَ: فَافْتَتَحَ عَلِیٌّ حِصْنًا فَأَخَذَ مِنْہُ جَارِیَۃً، فَکَتَبَ مَعِیْ خَالِدٌ کِتَابًا اِلَی النَّبِیِّ ﷺ یَشِیْ بِہٖ۔ قَالَ: فَقَدِمْتُ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَرَأَ الْکِتَابَ، فَتَغَیَّرَ لَوْنُہٗ، ثُمَّ قَالَ: مَا تَرٰی فِیْ رَجُلٍ یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ، وَیُحِبُّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ؟ قَالَ: قُلْتُ: أَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ غَضَبِ اللّٰہِ، وَغَضَبِ رَسُوْلِہٖ، وَاِنَّمَا أَنَا رَسُوْلٌ۔ فَسَکَتَ

حدیث نمبر ۲۸۰:

حضرت براءؓ سے روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے دو لشکر بھیجے، ایک کا امیر علیؓ کو اور دوسرے کا امیر خالد بن ولیدؓ کو بنایا اور فرمایا جب لڑائی شروع ہو تو حضرت علیؓ تمھارے امیر ہونگے پس حضرت علیؓ نے ایک قلعہ فتح کیا اور ایک لونڈی اس سے اپنے لیے رکھ لی حضرت خالد بن ولیدؓ نے ایک خط لکھ کر مجھے نبی ﷺ کی طرف بھیجا جب میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے وہ خط پڑھا اور آپ ﷺ کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا پھر آپ ﷺ فرمایا کیا خیال ہے تیرا اس شخص کے بارے میں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں؟ میں نے عرض کی میں اللہ اور اسکے

(۲۸۰) ۵/۲۳۸- ۲۳۹ الترمذی ۵۰ کتاب المناقب- ۲۱ باب حدثنا سفیان ابن وکیع رقم ۲۵ ۳۷

رسول ﷺ کے غضب سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور میں تو ایک قاصد ہوں پس آپ ﷺ خاموش رہے۔

(۵۵)

اِنْطِلَاقُهُ هُوَ وَالنَّبِيُّ (علیہ السلام) سِرًّا اِلَى الْكَعْبَةِ وَتَهْشِيْمُهُ أَصْنَامًا بِهَا۔

رسول اللہ ﷺ اور حضرت علی کا چھپ کر کعبہ میں جانا اور بتوں کو توڑنا

۲۸۱۔عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى أَتَيْنَا الْكَعْبَةَ۔ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اجْلِسْ ۔ وَصَعِدَ عَلٰى مَنْكِبِيْ ۔ فَذَهَبْتُ لَا نْهَضُ بِهٖ۔ فَرَاٰى مِنِّيْ ضُعْفًا ۔ فَنَزَلَ وَجَلَسَ لِيْ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ ،وَقَالَ اصْعَدْ عَلٰى مَنْكِبِيْ قَالَ، فَصَعِدْتُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ۔ قَالَ، فَنَهَضَ بِيْ۔ قَالَ، فَاِنَّهٗ يُخَيَّلُ اِلَيَّ اَنِّيْ لَوْ شِئْتُ لَنِلْتُ أُفُقَ السَّمَاءِ۔ حَتّٰى صَعِدْتُ عَلَى الْبَيْتِ ، وَعَلَيْهِ تِمْثَالُ صُفْرٍ أَوْ نُحَاسٍ۔ فَجَعَلْتُ أُزَاوِلُهٗ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ ، حَتّٰى اِذَا اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اقْذِفْ بِهٖ فَقَذَفْتُ بِهٖ فَتَكَسَّرَ، كَمَا تَتَكَسَّرُ الْقَوَارِيْرُ۔

ثُمَّ نَزَلْتُ: فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَسْتَبِقُ حَتّٰى تَوَارَيْنَا بِالْبُيُوْتِ، خَشْيَةَ أَنْ يَلْقَانَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ۔

حدیث نمبر ۲۸۱:

حضرت علی فرماتے ہیں نبی ﷺ اور میں چلے حتی کہ کعبۃ اللہ میں آپہنچے رسول اللہ ﷺ نے مجھے بیٹھنے کا حکم دیا اور خود میرے کندھوں پر سوار ہو گئے تا کہ میں آپ کو لے کر کھڑا ہو جاؤں پس آپ ﷺ نے مجھ سے کمزوری دیکھی تو آپ اتر گئے اور نبی ﷺ خود بیٹھ گئے اور فرمایا تو میرے کندھوں پر سوار ہو جا تو میں آپ کے کندھوں پر سوار ہوا آپ نے مجھے اٹھایا تو میں یہ خیال کرنے لگا اگر میں چاہوں تو آسمان کے کناروں کو چھولوں حتی کہ میں بیت اللہ پر چڑھ گیا اور اس کے اوپر تانبے یا پیتل کا بنا ہوا ایک بت تھا پس میں اس کو دائیں بائیں اور

(۲۸۱)اخر جه الا مام احمد فی مسنده ۸٤/۱، (میمنیة)

آگے پیچھے سے دیکھنے لگا حتی کہ میں اس پر قادر ہو گیا رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا اسے گرا دے تو میں نے اسے گرا دیا پس وہ چور چور ہو گیا جیسا کہ شیشہ چور چور ہوتا ہے پھر میں نیچے اترا پھر میں اور رسول اللہ ﷺ چلنے میں ایک دوسرے سے سبقت کرنے لگے حتی کہ ہم گھروں میں آ کر چھپ گئے اس خوف سے کہ ہمیں کوئی آدمی نہ مل جائے۔

۲۸۲۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ عَلَى الْكَعْبَةِ أَصْنَامٌ۔ فَذَهَبْتُ لِاَ حْمِلَ النَّبِيَّ ﷺ، فَلَمْ أَسْتَطِعْ۔ فَحَمَلَنِي ۔ فَجَعَلْتُ أَقْطَعُهَا۔ وَلَوْ شِئْتُ لَنِلْتُ السَّمَاءَ۔

حدیث نمبر ۲۸۲:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کعبۃ اللہ پر بہت بت تھے میں نے نبی ﷺ کو اٹھانا چاہا پس میں نہ اٹھا سکا تو آپ ﷺ نے مجھے اٹھایا میں نے وہ سارے بت گرا دیے اور اگر میں چاہتا تو آسمان کے کناروں کو چھو لیتا۔

(۵۶)

رَدُّ الْاَمَانَاتِ الَّتِي كَانَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ (ﷺ) اِلَى أَصْحَابِهَا بَعْدَ هِجْرَتِهِ

حضرت علی کا رسول اللہ ﷺ کی ہجرت کے بعد آپ کے پاس موجود امانتیں ان کے مالکوں تک پہنچانا۔

۲۸۳۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَمَّا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فِي الْهِجْرَةِ، أَمَرَنِيْ أَنْ أُقِيْمَ بَعْدَهُ حَتّٰى أُؤَدِّيَ وَدَائِعَ كَانَتْ عِنْدَهُ لِلنَّاسِ۔ وَلِذَا كَانَ يُسَمَّى الْاَمِيْنَ۔ فَأَقَمْتُ ثَلَاثًا ۔ فَكُنْتُ أَظْهَرُ ۔ مَا تَغَيَّبْتُ يَوْمًا وَاحِدًا۔ ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَعَلْتُ أَتَّبِعُ طَرِيْقَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ۔ حَتّٰى قَدِمْتُ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُقِيْمٌ فَنَزَلْتُ عَلَى كُلْثُوْمِ بْنِ الْهَدْمِ وَهُنَالِكَ مَنْزَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

(۲۸۲) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۱/ ۱۵۱ (میمنیة)

(۲۸۳) اخرجه ابن سعد فی الطبقات الكبرى ۳/ ۲۲

حدیث نمبر ۲۸۳:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کی نیت سے مدینہ کی طرف نکلے تو آپ ﷺ نے مجھے وہیں ٹھہرنے کا حکم دیا تا کہ میں وہ امانتیں ادا کروں جو لوگوں کی آپ کے پاس تھیں کیونکہ آپ کو امین کے نام سے پکارا جاتا تھا پس میں تین مرتبہ (اس رات جانے کے لیے) اٹھا اور میں سامنے رہتا تھا ایک دن بھی میں نے خود کو نہیں چھپایا پھر میں نکلا تو میں رسول اللہ ﷺ کے راستے پر چلا حتی کہ میں بنو عمرو بن عوف کے پاس گیا اور رسول اللہ ﷺ وہیں مقیم تھے پھر میں ٹھہرا کلثوم بن ھدم کے پاس اور وہی رسول اللہ کی منزل تھی۔

(۵۷)

انطلاقه الى المدينة فلم يدع بهاوثنا الا كسره و لا قبرا الا سواه ولا صورة الا لطخها

حضرت علی کو مدینہ کی طرف بھیجنا تا کہ وہ وہاں کے بتوں کو توڑ دیں، قبروں کو برابر کردیں اور تصویروں کو مٹا دیں۔

۲۸۴۔ عَنْ عَلِيّ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ جَنَازَةٍ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَنْطَلِقُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، فَلَا يَدَعُ فِيْهَا وَثَنًا اِلَّا كَسَرَهُ، وَلَا قَبْرًا اِلَّا سَوَاهُ، وَلَا صُوْرَةً اِلَّا لَطَّخَهَا؟ فَقَالَ (رَجُلٌ): أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ـ فَانْطَلَقَ ـ فَهَابَ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ ، فَرَجَعَ۔ فَقَالَ عَلِيّ : أَنَا أَنْطَلِقُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ فَانْطَلِقْ فَانْطَلَقَ، ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! لَمْ أَدَعْ بِهَا وَثَنًا اِلَّا كَسَرْتُهُ، وَلَا قَبْرًا اِلَّا سَوَّيْتُهُ، وَلَا صُوْرَةً اِلَّا لَطَّخْتُهَا۔ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ عَادَ لِصَنْعَةِ شَيْءٍ مِنْ هٰذَا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ۔

(۲۸۴) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۱/ ۸۷

ثُمَّ قَالَ لَا تَكُوْنَنَّ فَتَّانًا، وَلَا مُخْتَالًا، وَلَا تَاجِرًا اِلَّا تَاجِرَ خَيْرٍ۔ فَاِنَّ أُولٰئِكَ هُمُ الْمَسْبُوْقُوْنَ بِالْعَمَلِ۔

حدیث نمبر ۲۸۴:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ ایک جنازہ میں شریک تھے آپ نے فرمایا تم میں سے کون ہے جو مدینہ کی طرف جائے پس نہ چھوڑے وہ کوئی بت مگر اسے توڑ دے اور نہ کوئی قبر مگر اسے برابر کر دے اور نہ ہی کوئی تصویر مگر اس پر کیچڑ مل دے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں جاتا ہوں پس وہ گیا اور اہل مدینہ سے مرعوب ہو کر واپس لوٹ آیا پھر حضرت علی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں جاتا ہوں آپ ﷺ نے اجازت دی تو وہ چلے گئے پھر واپس آئے تو عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں نے تمام بت گرا دیے تمام قبروں کو برابر کر دیا اور تصویروں پر کیچڑ مل دیا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اب جس نے یہ کام کیا تو اس نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والی وحی کا انکار کیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا نہ ہونا تم فتنہ ڈالنے والے اور نہ شیخی بگاڑنے والے اور نہ ہی تاجر مگر بھلائی کے پس یہ ایسے لوگ ہیں ان پر عمل سے ہی سبقت لی جا سکتی ہے۔

۲۸۵۔ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حِبَّانٍ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ عَلِيًّا رضی الله عنه قَالَ: أَبْعَثُكَ فِيْمَا بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَنِيْ أَنْ أُسَوِّيَ كُلَّ قَبْرٍ، وَأَطْمِسَ كُلَّ صَنَمٍ۔

حدیث نمبر ۲۸۵:

حضرت جریر بن حبان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضرت علیؓ نے فرمایا میں تجھے ایسے کام کے لیے بھیج رہا ہوں جس کے لیے رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں قبروں کو برابر کر دوں اور بتوں کو گرا دوں۔

۲۸۶۔ عَنْ أَبِي هَيَّاجِ الْاَسَدِيِّ قَالَ لِيْ عَلِيٌّ: أَبْعَثُكَ عَلٰى مَا بَعَثَنِيْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَنْ لَا تَدَعَ تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَهُ، وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهُ۔

(۲۸۵) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۱/۸۹

(۲۸۶) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۱/۹۶

حدیث نمبر ۲۸۶:

حضرت ابوھیاج اسدی بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا میں تمہیں اس کام کے لیے بھیج رہا ہوں جس کے لیے رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا یہ کہ نہ چھوڑں میں کوئی بت مگر اس کو توڑ دوں اور بلند قبر کو برابر کر دوں۔

۲۸۷۔ عِنْ عَلِيّ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَهُ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُسَوِّيَ الْقُبُورَ۔

حدیث نمبر ۲۸۷:

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے مدینہ بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ میں تمام قبروں کو برابر کر دوں۔

۲۸۸۔ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِأَبِيهِ: لَأَبْعَثَنَّكَ فِيمَا بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَنِي أَنْ أُسَوِّيَ كُلَّ قَبْرٍ، وَأَطْمِسَ كُلَّ صَنَمٍ۔

حدیث نمبر ۲۸۸:

حضرت جریرہ بن حیان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضرت علی نے فرمایا میں تجھے ایسے کام کے لیے بھیج رہا ہوں جس کے لیے رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں قبروں کو برابر کر دوں اور بتوں کو گرا دوں۔

۲۸۹۔ عَنْ أَبِي هَيَّاجٍ قَالَ لِي عَلِيٌّ: أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَنْ لَا تَدَعَ قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ وَلَا تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ،

حدیث نمبر ۲۸۹:

حضرت ابوھیاج اسدی بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا میں اس کام کے لیے بھیج

(۲۸۷) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۱ / ۱۱۰ (میمنیة)

(۲۸۸) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۱ /۱۱۱

(۲۸۹) اخرجه الامام احمد ۱ / ۱۲۸

رہا ہوں جس کے لیے رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا یہ کہ نہ چھوڑوں میں کوئی بت مگر اس کو توڑ دوں اور بلند قبر کو برابر کردوں۔

۲۹۰۔ عَنْ عَلِيّ رضی الله عنه قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ جَنَازَةٍ۔ فَقَالَ مَنْ يَاتِيَ الْمَدِيْنَةَ فَلَا يَدَعُ قَبْرًا اِلَّا سَوَّاهُ، وَلَا صُوْرَةً اِلَّا لَطَّخَهَا، وَلَا وَثَنًا اِلَّا كَسَرَهُ؟ قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: أَنَا ثُمَّ هَابَ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَجَلَسَ۔

قَالَ عَلِيٌّ رضی الله عنه: فَانْطَلَقْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَمْ أَدَعْ بِالْمَدِيْنَةِ قَبْرًا اِلَّا سَوَّيْتُهُ وَلَا صُوْرَةً اِلَّا لَطَّخْتُهَا، وَلَا وَثَنًا اِلَّا كَسَرْتُهُ۔

قَالَ، فَقَالَ مَنْ عَادَ فَصَنَعَ شَيْئًا مِنْ ذَالِكَ، فَقَدْ كَفَرَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ۔ يَا عَلِيُّ! لَا تَكُوْنَنَّ فَتَّانًا (أَوْ قَالَ مُخْتَالًا) وَلَا تَاجِرًا، اِلَّا تَاجِرَ الْخَيْرِ۔ فَاِنَّ أُولٰئِكَ هُمُ الْمَسْبُوْقُوْنَ فِي الْعَمَلِ۔

حدیث نمبر۲۹۰:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ ایک جنازہ میں شریک تھے آپ نے فرمایا تم میں سے کون ہے جو مدینہ کی طرف جائے پس نہ چھوڑے وہ کوئی بت مگر اسے توڑ دے اور نہ کوئی قبر مگر اسے برابر کردے اور نہ ہی کوئی تصویر مگر اس پر کیچڑ مل دے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں جاتا ہوں پس وہ گیا اور اھل مدینہ سے مرعوب ہو کر واپس لوٹ آیا پھر حضرت علی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں جاتا ہوں آپ ﷺ نے اجازت دی تو وہ چلے گے پھر واپس آئے تو عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں نے تمام بت گرا دیے تمام قبروں کو برابر کردیا اور تصویروں پر کیچڑ مل دیا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اب جس نے یہ کام کیا تو اس نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والی وحی کا انکار کیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا نہ ہونا تم فتنہ ڈالنے والے اور نہ شیخی بگاڑنے والے اور نہ ہی تاجر مگر بھلائی کے، یہ ایسے لوگ ہیں ان پر عمل سے ہی سبقت لی جاسکتی ہے۔

---

(۲۹۰) اخرجه الامام احمد فی المسند ۱/۱۳۸

۲۹۱۔ عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَهُ النَّبِیُّ ﷺ اِلَی الْمَدِیْنَةِ فَاَمَرَهُ اَنْ یُّسَوِّیَ الْقُبُوْرَ۔

حدیث نمبر۲۹۱:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے مجھے مدینے بھیجا اور آپ نے حکم دیا کہ تمام قبروں کو برابر کو دوں ۔

۲۹۲۔ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَنْ یُّسَوِّیَ کُلَّ قَبْرٍ وَّاَنْ یُّلَطِّخَ کُلَّ صَنَمٍ فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ اَکْرَهُ اَنْ اَدْخُلَ بُیُوْتَ قَوْمِیْ۔ قَالَ، فَاَرْسَلَنِیْ۔ فَلَمَّا جِئْتُ قَالَ یَا عَلِیُّ لَا تَکُنْ فَتَّانًا، وَلَا تَاجِرًا اِلَّا تَاجِرَ خَیْرٍ۔ فَاِنَّ اُولٰئِكَ مُسَوِّفُوْنَ فِی الْعَمَلِ۔

حدیث نمبر۲۹۲:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری آدمی کو بھیجا تا کہ وہ تمام قبروں کو برابر کردے اور بتوں کو گرادے اس نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ میں اپنی قوم کے گھروں میں داخل ہونے کو ناپسند کرتا ہوں پھر آپ ﷺ نے مجھے بھیجا جب میں آیا آپ ﷺ نے فرمایا اے علی نہ ہونا تم فتنے میں ڈالنے والے اور تاجر صرف بھلائی کے اور یہ ایسے لوگ ہیں جو عمل میں جلدی کرتے ہیں۔

۲۹۳۔ عَنْ حَنَشِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ اَنَّ عَلِیًّا بَعَثَ صَاحِبَ شُرَطِهٖ فَقَالَ: اَبْعَثُكَ لِمَا بَعَثَنِیْ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَدَعْ قَبْرًا اِلَّا سَوَّیْتَهٗ، وَلَا تِمْثَالًا اِلَّا وَضَعْتَهٗ۔

حدیث نمبر۲۹۳:

حضرت حنش بن معتمر بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی نے اپنے ایک سپاہی کو بھیجا آپ نے فرمایا میں تجھے ایسے کام کیلئے بھیج رہا ہوں جس کے لیے مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا کہ نہ چھوڑنا کوئی قبر مگر اس کو برابر کردینا اور بتوں کو گرادینا۔

---

(۲۹۳) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۱/ ۱۴۵

۲۹۴۔ عَنْ حَنَشٍ الْكِنَانِيِّ عَنْ عَلِيِّ رضی الله عنه ، أَنَّهُ بَعَثَ عَامِلَ شُرْطَتِهِ فَقَالَ لَهُ : أَتَدْرِيْ عَلَى مَا أَبْعَثُكَ ؟ عَلَى مَا بَعَثَنِيْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، أَنْ أَنْحِتَ كُلَّ ، يَعْنِيْ صُوْرَةً۔ وَأَنْ أُسَوِّيَ كُلَّ قَبْرٍ۔

حدیث نمبر ۲۹۴:

حضرت حنش کنانی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے ایک سپاہی کو عامل بنایا اور فرمایا کیا تو جانتا ہے میں تجھے ایسے کام پر بھیج رہا ہوں جس پر مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا کہ تو توڑ دے تمام بتوں کو اور برابر کردے تمام قبروں کو۔

۲۹۵۔ عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ (وَيَكْنُوْنَهُ أَهْلَ الْبَصْرَةِ: أَبُو الْوَدَعِ ۔ وَأَهْلُ الْكُوْفَةِ يَكْنُوْنَهُ بِأَبِيْ مُحَمَّدٍ ، وَكَانَ مِنْ هُذَيْلٍ)،عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ جَنَازَةٍ۔ فَقَالَ ۔ أَيُّكُمْ يَأْتِيْ بِالْمَدِيْنَةِ فَلَا يَدَعُ فِيْهَا وَثَنًا إِلَّا كَسَرَهُ، وَلَا صُوْرَةً إِلَّا لَطَّخَهَا ،وَلَا قَبْرًا إِلَّا سَوَّاهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ ۔ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!أَنَا فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ فَكَأَنَّهُ هَابَ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَرَجَعَ ۔ فَانْطَلَقَ عَلِيٌّ فَرَجَعَ، فَقَالَ: مَا أَتَيْتُكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! حَتّٰى لَمْ أَدَعْ فِيْهَا وَثَنًا إِلَّا كَسَرْتُهُ ، وَلَا قَبْرًا إِلَّا سَوَّيْتُهُ، وَلَا صُوْرَةً إِلَّا لَطَّخْتُهَا۔

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ عَادَ لِصَنْعَةِ شَيْءٍ مِنْهَا......فَقَالَ فِيْهِ قَوْلًا شَدِيْدًا۔

وَقَالَ لِعَلِيِّ لَا تَكُنْ فَتَّانًا وَّلَا مُخْتَالًا۔ وَلَا تَاجِرًا ، إِلَّا تَاجِرَ خَيْرٍ۔ فَإِنَّ أُولٰئِكَ الْمَسْبُوْقُوْنَ فِي الْعَمَلِ۔

حدیث نمبر ۲۹۵:

حضرت حکم اہل بصرہ کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں (اہل بصرہ اس کو ابوالودع کی کنیت دیتے

(۲۹۴) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۱ / ۱۵۰ میمنية،

(۲۹۵) اخرجه الطيالسی فی مسنده ۵ ، ح ۹۶

اور اھل کوفہ اس کو ابو محمد کی کنیت دیتے اور اس کا تعلق ھذیل قبیلے سے تھا) وہ شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک جنازے میں شریک تھے۔ آپ نے فرمایا تم میں سے کون ہے جو مدینہ کی طرف جائے پس نہ چھوڑے وہ کوئی بت مگر اسے توڑ دے اور نہ کوئی قبر مگر اسے برابر کردے اور نہ ھی کوئی تصویر مگر اس پر کیچڑ مل دے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں جاتا ہوں پس وہ گیا اور اھل مدینہ سے مرعوب ہو کر واپس لوٹ آیا پھر حضرت علی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں جاتا ہوں آپ ﷺ نے اجازت دی تو وہ چلے گئے پھر واپس آئے تو عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں نے تمام بت گرا دیے تمام قبروں کو برابر کر دیا اور تصویروں پر کیچڑ مل دیا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اب جس نے یہ کام کیا تو اس نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والی وحی کا انکار کیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا نہ ہونا تم فتنہ ڈالنے والے اور نہ شیخی بگاڑنے والے اور نہ ھی تاجر مگر بھلائی کے پس یہ ایسے لوگ ہیں ان پر عمل سے ھی سبقت لی جا سکتی ہے۔

۲۹۶۔ عَنْ أَبِي الْفَرَجِ قَالَ، قَالَ لِي عَلِيٌّ: أَسْتَعْمِلُكَ عَلَى مَا اسْتَعْمَلَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔ عَلَى مَسْخِ التَّمَاثِيلِ، وَتَسْوِيَةِ الْقُبُورِ۔

حدیث نمبر ۲۹۶:

حضرت ابو الفرج سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا میں تجھے ایسے کام پر عامل بنا رہوں جس پر مجھے رسول اللہ ﷺ نے عامل بنایا کہ بتوں کو گرا دو اور قبروں کی برابر کردو۔

(۵۸)

تَحْطِيمُهُ صَنَمَ الْفُلْسِ فِي رَبِيعِ الْآخِرِ سَنَةَ تِسْعٍ

حضرت علی کا فلس نامی بت کو توڑنا

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ

(۲۹۶) اخرجه ابو داود الطيالسي في مسنده، ح ۱۵۵

(۲۹۷) كتاب المغازی للواقدی ۹۸۴-۹۸۹

بْنِ حَزْمٍ يَقُوْلُ لِمُوْسَى بْنِ عِمْرَانَ بْنِ مَنَّاحٍ، وَهُمَا جَالِسَانِ بِالْبَقِيْعِ: تَعْرِفُ سَرِيَّةَ الْفُلْسِ؟ قَالَ مُوْسَى: مَا سَمِعْتُ بِهٰذِهِ السَّرِيَّةِ۔ قَالَ: فَضَحِكَ ابْنُ حَزْمٍ ثُمَّ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيًّا۔ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ فِيْ خَمْسِيْنَ وَمِائَةِ رَجُلٍ عَلٰى مِائَةِ بَعِيْرٍ وَخَمْسِيْنَ فَرَسًا، وَلَيْسَ فِي السَّرِيَّةِ إِلَّا أَنْصَارِي، فِيْهَا وُجُوْهُ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ، فَاجْتَنَبُوا الْخَيْلَ، وَاعْتَصَمُوْا عَلَى الْإِبِلِ حَتّٰى أَغَارُوْا عَلٰى أَحْيَاءٍ مِنَ الْعَرَبِ، وَسَأَلَ عَنْ مَحَلَّةِ آلِ حَاتِمٍ ثُمَّ نَزَلَ عَلَيْهَا، فَشَنُّوا الْغَارَةَ مَعَ الْفَجْرِ، فَسَبُوْا حَتّٰى مَلَأُوْا أَيْدِيَهُمْ مِنَ السَّبْيِ وَالنَّعَمِ وَالشَّاءِ، وَهَدَمُوا الْفُلْسَ وَخَرَّبُوْهُ، وَكَانَ صَنَمًا لِطَيِّئٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ رَاجِعًا إِلَى الْمَدِيْنَةِ۔

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ: فَذَكَرْتُ هٰذِهِ السَّرِيَّةَ لِمُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ، فَقَالَ: مَا أَرَى ابْنَ حَزْمٍ زَادَ عَلٰى أَنْ يَّنْقُلَ مِنْ هٰذِهِ السَّرِيَّةِ وَلَمْ يَأْتِكَ بِهَا۔ قُلْتُ فَأْتِ بِهَا أَنْتَ! فَقَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ إِلَى الْفُلْسِ لِيَهْدِمَهُ، فِيْ مِائَةٍ وَخَمْسِيْنَ مِنَ الْأَنْصَارِ، لَيْسَ فِيْهَا مُهَاجِرٌ وَاحِدٌ، وَمَعَهُمْ خَمْسُوْنَ فَرَسًا وَظَهْرًا، فَامْتَطَوُا الْإِبِلَ وَجَنَّبُوا الْخَيْلَ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَّشُنَّ الْغَارَاتِ، فَخَرَجَ بِأَصْحَابِهِ، مَعَهُ رَايَةٌ سَوْدَاءُ وَلِوَاءٌ أَبْيَضُ، مَعَهُمُ الْقَنَا وَالسِّلَاحُ الظَّاهِرُ، وَقَدْ دَفَعَ رَايَتَهُ إِلٰى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، وَلِوَائَهُ إِلٰى جَبَّارِ بْنِ صَخْرِ السُّلَمِيِّ، وَخَرَجَ بِدَلِيْلٍ مِنْ بَنِيْ أَسَدٍ يُقَالُ لَهُ: حُرَيْثٌ، فَسَلَكَ بِهِمْ عَلٰى طَرِيْقِ فَيْدٍ (جَبَل) فَلَمَّا انْتَهٰى بِهِمْ إِلٰى مَوْضِعٍ قَالَ: بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الْحَيِّ الَّذِيْ تُرِيْدُوْنَ يَوْمٌ تَامٌّ، وَإِنْ سِرْنَاهُ بِالنَّهَارِ وَطِئْنَا أَطْرَافَهُمْ وَرِعَاءَهُمْ، فَأَنْذَرُوا الْحَيَّ فَتَفَرَّقُوْا، فَلَمْ تُصِيْبُوْا مِنْهُمْ حَاجَتَكُمْ وَلٰكِنْ نُقِيْمُ يَوْمَنَا هٰذَا فِيْ مَوْضِعِنَا حَتّٰى نُمْسِيَ، ثُمَّ نَسْرِيْ لَيْلَتَنَا عَلٰى مُتُوْنِ الْخَيْلِ فَنَجْعَلُهَا غَارَةً حَتّٰى نُصَبِّحَهُمْ فِيْ عَمَايَةِ الصُّبْحِ، قَالُوْا: هٰذَا الرَّأْيُ! فَعَسْكَرُوْا وَسَرَّحُوا الْإِبِلَ، وَاصْطَنَعُوْا، وَبَعَثُوْا نَفَرًا

مِنْهُمْ يَتَقَصَّوْنَ مَا حَوْلَهُمْ. فَبَعَثُوا أَبَا قَتَادَةَ، وَالْحُبَابَ بْنَ الْمُنْذِرِ، وَأَبَا نَائِلَةَ، فَخَرَجُوا عَلَى مُتُونِ خَيْلٍ لَهُمْ يَطُوفُونَ حَوْلَ الْمُعَسْكَرِ، فَأَصَابُوا غُلَامًا أَسْوَدَ فَقَالُوا: مَا أَنْتَ؟ قَالَ أَطْلُبُ بُغْيَتِيْ فَأَتَوْا بِهِ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَا أَنْتَ؟ قَالَ: بَاغٍ۔ قَالَ: فَشَدُّوا عَلَيْهِ، فَقَالَ: أَنَا غُلَامٌ لِرَجُلٍ مِنْ طَيِّءٍ مِنْ بَنِي نَبْهَانَ، أَمَرُوْنِيْ بِهَذَا الْمَوْضِعِ، وَقَالُوا: إِنْ رَأَيْتَ خَيْلَ مُحَمَّدٍ فَطِرْ إِلَيْنَا فَأَخْبِرْنَا، وَأَنَا لَا أُدْرِكُ أَسْرًا، فَلَمَّا رَأَيْتُكُمْ أَرَدْتُ الذَّهَابَ إِلَيْهِمْ، ثُمَّ قُلْتُ: لَا أَعْجَلُ حَتَّى آتِيَ أَصْحَابِيْ بِخَبَرٍ بَيِّنٍ مِنْ عَدَدِكُمْ وَعَدَدِ خَيْلِكُمْ وَرِكَابِكُمْ، وَلَا أَخْشَى مَا أَصَابَنِيْ، فَكَأَنِّيْ كُنْتُ مُقَيَّدًا حَتَّى أَخَذَتْنِيْ طَلَائِعُكُمْ، قَالَ عَلِيٌّ۔ عليه السلام: اصْدُقْنَا مَاوَرَائَكَ! قَالَ: أَوَائِلُ الْحَيِّ عَلَى مَسِيْرَةِ لَيْلَةٍ طَرَّادَةٍ، تُصَبِّحُهُمُ الْخَيْلُ وَمَغَارُهَا حِيْنَ غَدَوْا۔ قَالَ عَلِيٌّ۔ عليه السلام۔ لِأَصْحَابِهِ مَا تَرَوْنَ؟ قَالَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ: نَرَى أَنْ نَنْطَلِقَ عَلَى مُتُوْنِ الْخَيْلِ لَيْلَتَنَا حَتَّى نُصَبِّحَ الْقَوْمَ وَهُمْ غَارُّوْنَ فَنُغِيْرُ عَلَيْهِمْ، وَنَخْرُجُ بِالْعَبْدِ الْاَسْوَدِ لَيْلًا، وَنُخَلِّفُ حَرِيْثًا مَعَ الْعَسْكَرِ حَتَّى يَلْحَقُوْا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، قَالَ عَلِيٌّ: هٰذَا الرَّأْيُ! فَخَرَجُوا بِالْعَبْدِ الْاَسْوَدِ وَالْخَيْلُ تَعَادَى وَهُوَ رَدِفُ بعضهم عقبة (نوبۃ)، ثُمَّ يَنْزِلُ فَيَرْدِفُ آخَرُ عُقْبَةً، وَهُوَ مَكْتُوْفٌ، فَلَمَّا انْهَارَ اللَّيْلُ كَذَبَ الْعَبْدُ، وَقَالَ: قَدْ أَخْطَأْتُ الطَّرِيْقَ وَتَرَكْتُهَا وَرَائِيْ۔ قَالَ عَلِيٌّ۔ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ فَارْجِعْ إِلَى حَيْثُ أَخْطَأْتَ! فَرَجَعَ مِيْلًا أَوْ أَكْثَرَ، ثُمَّ قَالَ: أَنَا عَلَى خَطَاءٍ۔ فَقَالَ عَلِيٌّ۔ عليه السلام۔: أَنَا مِنْكَ، عَلَى خُدْعَةٍ، مَا تُرِيْدُ إِلَّا أَنْ تُثْنِيَنَا عَنِ الْحَيِّ، قَدِّمُوْهُ! لَتَصْدُقَنَا أَوْلَنَضْرِبَنَّ عُنُقَكَ! قَالَ: فَقُدِّمَ وَسُلَّ السَّيْفُ عَلَى رَأْسِهِ، فَلَمَّا رَأَى الشَّرَّ قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ صَدَقْتُكُمْ، أَيَنْفَعُنِيْ؟ قَالُوا: نَعَمْ۔ قَالَ: فَإِنِّيْ صَنَعْتُ مَارَأَيْتُمْ، إِنَّهُ أَدْرَكَنِيْ مَا يُدْرِكُ النَّاسَ مِنَ الْحَيَاءِ فَقُلْتُ: أَقْبَلْتُ بِالْقَوْمِ أَدُلُّهُمْ عَلَى الْحَيِّ مِنْ غَيْرِ مِحْنَةٍ وَلَا حَقٍّ فَآمَنَهُمْ، فَلَمَّا رَأَيْتُ مِنْكُمْ مَا رَأَيْتُ وَخِفْتُ أَنْ

تَقْتُلُوْنِیْ کَانَ لِیْ عُذْرٌ، فَأَنَا أَحْمِلُکُمْ عَلَى الطَّرِیْقِ قَالُوْا: اصْدُقْنَا ـ قَالَ: الْحَیُّ مِنْکُمْ قَرِیْبٌ فَخَرَجَ مَعَهُمْ حَتّٰی انْتَهٰی إِلٰی أَدْنَى الْحَیِّ، فَسَمِعُوْا نُبَاحَ الْکِلَابِ وَحَرَکَةَ النَّعَمِ فِیْ الْمَرَاحِ وَالشَّاءِ، فَقَالَ: هٰذِهِ الْأَصْرَامُ (الْجَمَاعَاتُ)وَهِیَ عَلٰی فَرْسَخٍ، فَیَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلٰی بَعْضٍ، فَقَالُوْا: فَأَیْنَ آلُ حَاتِمٍ؟ قَالُوْا: هُمْ مُتَوَسِّطُوْا الْأَصْرَامِ ـ قَالَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: إِنْ أَفْزَعْنَا الْحَیَّ تَصَالَحُوْا وَأَفْزَعُوْا بَعْضَهُمْ بَعْضًا فَتَغِیْبُ عَنَّا أَحْزَابُهُمْ فِیْ سَوَادِ اللَّیْلِ، وَلٰکِنْ نُمْهِلُ الْقَوْمَ حَتّٰی یَطْلَعَ الْفَجْرُ مُعْتَرِضًا فَقَدْ قَرُبَ طُلُوْعُهُ فَنُغِیْرُ، فَإِنْ أَنْذَرَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَمْ یَخْفَ عَلَیْنَا أَیْنَ یَأْخُذُوْنَ، وَلَیْسَ عِنْدَ الْقَوْمِ خَیْلٌ یَهْرُبُوْنَ عَلَیْهَا وَنَحْنُ عَلٰی مُتُوْنِ الْخَیْلِ ـ قَالُوْا: الرَّأْیُ مَا أَشَرْتَ بِهِ ـ قَالَ: فَلَمَّا اعْتَرَضُوْا الْفَجْرَ أَغَارُوْا عَلَیْهَا فَقَتَلُوْا مَنْ قَتَلُوْا وَأَسَرُوْا مَنْ أَسَرُوْا، وَاسْتَاقُوْا الذُّرِّیَّةَ وَالنِّسَاءَ، وَجَمَعُوْا النَّعَمَ وَالشَّاءَ، وَلَمْ یَخْفَ عَلَیْهِمْ أَحَدٌ تَغَیَّبَ فَمَلَأُوْا أَیْدِیَهُمْ ـ قَالَ: تَقُوْلُ جَارِیَةٌ مِنَ الْحَیِّ وَهِیَ تَرَی الْعَبْدَ الْأَسْوَدَ ـ وَکَانَ اسْمُهُ أَسْلَمَ ـ وَهُوَ مُوْثَقٌ: مَالَهُ هُبِلَ! هٰذَا عَمَلُ رَسُوْلِکُمْ أَسْلَمَ، لَا سَلِمَ، وَهُوَ جَلَبَهُمْ عَلَیْکُمْ، وَدَلَّهُمْ عَلٰی عَوْرَتِکُمْ! قَالَ: یَقُوْلُ الْأَسْوَدُ: أَقْصِرِیْ یَا ابْنَةَ الْأَکَارِمِ، مَادَلَلْتُهُمْ حَتّٰی قُدِّمْتُ لِیُضْرَبَ عُنُقِیْ! قَالَ: فَعَسْکَرَ الْقَوْمُ، وَعَزَلُوْا الْأَسْرٰی وَهُمْ نَاحِیَةُ نُفَیْرٍ وَعَزَلُوْا الذُّرِّیَّةَ وَأَصَابُوْا مِنْ آلِ حَاتِمٍ أُخْتَ عَدِیٍّ وَنُسَیَّاتٍ مَعَهَا، فَعَزَلُوْهُنَّ عَلٰی حِدَةٍ، فَقَالَ أَسْلَمُ لِعَلِیٍّ ـ عَلَیْهِ السَّلَامُ ـ مَاتَنْتَظِرُ بِإِطْلَاقِیْ؟ فَقَالَ: تَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ـ قَالَ: أَنَا عَلٰی دِیْنِ قَوْمِیْ هٰؤُلَاءِ الْأَسْرٰی، مَا صَنَعُوْا صَنَعْتُ! قَالَ: أَلَا تَرَاهُمْ مُوْثَقِیْنَ، فَنَجْعَلُكَ مَعَهُمْ فِیْ رِبَاطِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَنَا مَعَ هٰؤُلَاءِ مُوْثَقًا أَحَبُّ إِلَیَّ مِنْ أَنْ أَکُوْنَ مَعَ غَیْرِهِمْ مُطْلَقًا، یُصِیْبُنِیْ مَا أَصَابَهُمْ، فَضَحِكَ أَهْلُ السَّرِیَّةِ مِنْهُ، فَأُوْثِقَ وَطُرِحَ مَعَ الْأَسْرٰی، وَقَالَ: أَنَا مَعَهُمْ حَتّٰی تَرَوْنَ مِنْهُمْ مَا أَنْتُمْ رَاءُوْنَ، فَقَائِلٌ، یَقُوْلُ لَهُ مِنْ

الْأَسْرَى: لَا مَرْحَبًا بِكَ، أَنْتَ جِئْتَنَا بِهِمْ! وَقَائِلٌ يَقُوْلُ: مَرْحَبًا بِكَ وَأَهْلًا، مَا كَانَ عَلَيْكَ أَكْثَرَ مِمَّا صَنَعْتَ! لَوْ أَصَابَنَا الَّذِيْ أَصَابَكَ لَفَعَلْنَا الَّذِيْ فَعَلْتَ وَأَشَدَّ مِنْهُ، ثُمَّ آسَيْتَ بِنَفْسِكَ! وَجَاءَ الْعَسْكَرُ وَاجْتَمَعُوْا، فَقَرَّبُوا الْأَسْرَى فَفَرَضُوْا عَلَيْهِمُ الْإِسْلَامَ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ إِنَّ الْجَزَعَ مِنَ السَّيْفِ لَلُؤْمٌ، وَمَا مِنْ خُلُوْدٍ! يَقُوْلُ رَجُلٌ مِنَ الْحَيِّ مِمَّنْ أَسْلَمَ: يَا عَجَبًا مِنْكَ، أَلَا كَانَ هٰذَا حَيْثُ أُخِذْتَ، فَلَمَّا قُتِلَ مَنْ قُتِلَ وَسُبِيَ مَنْ سُبِيَ مِنَّا، وَأَسْلَمَ مِنَّا مَنْ أَسْلَمَ رَاغِبًا فِي الْإِسْلَامِ تَقُوْلُ مَا تَقُوْلُ! وَيْحَكَ، أَسْلِمْ وَاتَّبِعْ دِيْنَ مُحَمَّدٍ! قَالَ: فَإِنِّيْ أُسْلِمُ وَأَتَّبِعُ دِيْنَ مُحَمَّدٍ، فَأَسْلَمَ وَتَرَكَ، وَكَانَ يَعِدُ فَلَا يَفِيْ حَتَّى كَانَتِ الرِّدَّةُ، فَشَهِدَ مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ الْيَمَامَةَ فَأَبْلَى بَلَاءً حَسَنًا۔

قَالَ: وَسَارَ عَلِيٌّ ـ عَلَيْهِ السَّلَامُ ـ إِلَى الْفُلْسِ فَهَدَمَهُ وَخَرَّبَهُ، وَوَجَدَ فِيْ بَيْتِهِ ثَلَاثَةَ أَسْيَافٍ: رَسُوْب، وَالْمِخْذَم، وَسَيْفًا يُقَالُ لَهُ الْيَمَانِيُّ، وَثَلَاثَةَ أَدْرَاعٍ، وَكَانَ عَلَيْهِ ثِيَابٌ يَلْبِسُوْنَهُ إِيَّاهَا، وَجَمَعُوا السَّبْيَ، فَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ أَبُوْ قَتَادَةَ، وَاسْتَعْمِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَتِيْكٍ السُّلَمِيُّ عَلَى الْمَاشِيَةِ وَالرِّثَّةِ، ثُمَّ سَارُوْا حَتَّى نَزَلُوْا رَكَكَ (أَحَدُ جِبَالِ طَيِّئٍ)۔ فَاقْتَسَمُوا السَّبْيَ وَالْغَنَائِمَ وَعَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ صَفِيًّا رَسُوْبًا وَالْمِخْذَمَ، ثُمَّ صَارَ لَهُ بَعْدُ السَّيْفُ الْآخَرُ، وَعَزَلَ الْخُمُسَ، وَعَزَلَ آلَ حَاتِمٍ، فَلَمْ يَقْسِمْهُمْ حَتَّى قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ قَالَ الْوَاقِدِيُّ: فَحَدَّثْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ الزُّهْرِيَّ فَقَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِيْ عَوْنٍ قَالَ: كَانَ فِي السَّبْيِ أُخْتُ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ لَمْ تُقْسَمْ، فَأُنْزِلَتْ دَارَ رَمْلَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ۔ وَكَانَ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ قَدْ هَرَبَ حِيْنَ سَمِعَ بِحَرَكَةِ عَلِيٍّ ـ عليه السلام ـ، وَكَانَ لَهُ عَيْنٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَحَذَّرَهُ فَخَرَجَ إِلَى الشَّامِ۔ وَكَانَتْ أُخْتُ عَدِيٍّ إِذَا مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ تَقُوْلُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلَكَ الْوَالِدُ، وَغَابَ الْوَافِدُ، فَامْنُنْ عَلَيْنَا مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ! كُلُّ ذٰلِكَ يَسْأَلُهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ وَافِدُكِ؟ فَتَقُوْلُ: عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ!

فَيَقُوْلُ: الْفَارُّ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ ؟ حَتّٰى يَئِسَتْ ، فَلَمَّا يَوْمُ الرَّابِعِ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ تَتَكَلَّمْ فَأَشَارَ إِلَيْهَا رَجُلٌ : قُوْمِيْ فَكَلِّمِيْهِ فَكَلَّمَتْهُ فَأَذِنَ لَهَا وَوَصَلَهَا ، وَسَأَلَتْ عَنِ الرَّجُلِ الَّذِيْ أَشَارَ إِلَيْهَا فَقِيْلَ :عَلِيٌّ وَهُوَ الَّذِيْ سَبَاكُمْ ، أَمَا تَعْرِفِيْهِ؟ فَقَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ ، مَا زِلْتُ مُدْنِيَةً طَرَفَ ثَوْبِيْ عَلٰى وَجْهِيْ وَطَرَفَ رِدَائِيْ عَلٰى بُرْقَعِيْ مِنْ يَوْمِ أُسِرْتُ حَتّٰى دَخَلْتُ هٰذِهِ الدَّارَ ، وَلَا رَأَيْتُ وَجْهَهُ وَلَا وَجْهَ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ۔

حدیث نمبر ۲۹۷:

عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن ابوبکر بن حزم اور موسیٰ بن عمران بن مناح بقیع میں بیٹھے ہوئے تھے اس دوران میں نے عبداللہ بن ابوبکر کو موسیٰ بن عمران سے کہتے ہوئے سنا کہ کیا تم سریہ فلس کے بارے میں جانتے ہو؟ اس نے کہا میں نے اس کے متعلق کچھ نہیں سنا، تو ابن حزم مسکرانے لگے پھر کہا:

رسول اللہ ﷺ نے ڈیڑھ سو آدمیوں کے ساتھ حضرت علی کو سو انٹ اور پچاس گھوڑے دے کر روانہ فرمایا، اس سریہ میں فقط انصار کے قبیلے اوس اور خزرج کے لوگ تھے۔ وہ گھوڑوں کو چھوڑ کر اونٹوں پر سوار ہوئے اور عرب کی ایک بستی پر یلغار کی، فجر کے وقت انہوں نے آل حاتم پر دعویٰ بولا اور ان کو قیدی بنایا۔ بہت سارا مال غنیمت، بکریاں اور قیدی ان کے ہاتھ لگے۔ پھر انہوں نے فلس (جو کہ قبیلہ طی کا بت تھا) کو توڑ کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور مدینہ منورہ میں واپس لوٹ آئے۔

عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز کہتے ہیں میں نے اس سریہ کا ذکر محمد بن عمر بن علی سے کیا تو انہوں نے فرمایا: میرا نہیں خیال کہ ابن حزم اس سے زیادہ کچھ جانتے تھے اور انہوں نے بیان نہیں کیا، میں نے عرض کیا پھر آپ بیان فرمایئے، تو انہوں نے کہنا شروع کیا:

رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی کے زیر دست ڈیڑھ سو انصار پر مشتمل ایک لشکر روانہ فرمایا۔ اور ان کو پچاس گھوڑے اور باقی اونٹ عطا فرمائے، انہوں نے اونٹ چھوڑ کر گھوڑوں کو اختیار کیا اور ان پر سوار ہو گئے۔ ان کو کہا کہ چاروں طرف سے حملہ کریں پھر حضرت علی اپنے ساتھیوں کے ساتھ نکل کھڑے ہوئے۔ ان کے

پاس ایک کالے رنگ کا بڑا جھنڈا (رایہ) اور ایک سفید چھوٹا جھنڈا (لواء) تھا۔ حضرت علی نے رایہ سہل بن حنیف کو اور لواء جبار بن صخر کو دیا اور بنی اسد کے ایک کھوجی (راستہ جاننے والے) حریث نامی شخص کے ساتھ چل پڑے۔ وہ آدمی ان کو لے کر جبل فید کے راستے پر چلا اور ایک مقام پر جا کر رکے۔ حریث نے کہا تمہارے اور مطلوبہ بستی کے درمیان ایک پورے دن جتنا فاصلہ ہے اگر ہم دن کے وقت پہنچے تو وہ لوگ (کام کاج کے سلسلے میں) بکھرے ہونگے اور تم اپنا مقصد نہیں پا سکو گے، لیکن اگر ہم آج کا دن یہاں قیام کریں اور رات کے وقت گھوڑوں پر سوار ہو کر جائیں تو صبح صبح ان کے پاس پہنچ جائیں گے جبکہ وہ غافل ہونگے (سوئے ہوں گے)، لوگوں نے کہا یہ مناسب مشورہ ہے اور وہیں پڑاؤ ڈالا اور اونٹوں کو چرنے کیلئے چھوڑ کر تیاری کرنے لگے۔ ایک گروپ کو پہرے کیلئے مقرر کیا گیا جس میں ابوقتادہ، حباب بن منذر اور ابو نائلہ تھے، وہ لوگ اپنے گھوڑوں پر سوار ہو کر لشکر کے اردگرد چکر لگانے لگے، پہرے کے دوران انہوں نے کالے غلام کو پکڑا اور اس سے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا میرا خچر گم ہو گیا تھا میں اسکو تلاش کر رہا ہوں، وہ اس کو پکڑ کر حضرت علی کے پاس لے آئے، آپ نے اس سے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا میں باغی ہوں، انہوں نے اس پر تشدد کیا تو اس نے بتایا میں بنو نبہان کے قبیلے طی کے ایک شخص کا غلام ہوں، ان لوگوں نے مجھے اس مقام پر بھیجا تھا اور کہا تھا اگر تمہیں محمد کا لشکر نظر آئے تو فوراً ہمیں اس کی خبر دینا۔ میں نے ابھی تک کوئی لشکر نہیں دیکھا تھا جب میں نے تم لوگوں کو دیکھا تو واپس جانے کا ارادہ کیا لیکن پھر میں نے سوچا جب تک تمہاری اور تمہاری سواریوں کی تعداد کا علم نہیں ہو جاتا مجھے واپس جانے میں جلدی نہیں کرنی چاہئے۔ مجھے اس طرح پکڑے جانے کا خوف نہیں تھا، میں آپنے ساتھیوں کا منتظر تھا کہ آپ کے فوجیوں نے مجھے پکڑ لیا۔ حضرت علی نے کہا سچ بتا تیرے پیچھے کیا ہے؟ اس نے کہا ایک طویل رات کی مسافت پر بستی کی شروعات ہوتی ہے اگر گھوڑوں پر سوار ہو کر چلیں تو صبح کے وقت وہاں ہوں گے۔ حضرت علی نے اپنے ساتھیوں سے کہا تمہاری کیا رائے ہے؟ جبار بن صخر نے کہا ہماری رائے یہ ہے کہ ہم رات کو چلیں تا کہ صبح کے وقت قوم کے پاس پہنچ جائیں۔ اس وقت وہ غفلت میں ہونگے اور ہم ان پر حملہ کر دیں گے۔ ہم اس غلام کے ساتھ چلتے ہیں اور حریث کو لشکر پر نگران مقرر کر دیتے ہیں تا کہ وہ ان کو ساتھ لے کر ہمارے

ساتھ آملیں۔ حضرت علی نے فرمایا: یہ مشورہ ٹھیک ہے۔ پھر وہ غلام کو ساتھ لے کر بستی کی جانب چل پڑے، گھوڑوں پر باری باری سوار ہوتے حتی کہ حضرت علی کے کندھوں میں درد شروع ہو گئی۔ جب صبح کا وقت قریب ہوا تو غلام نے جھوٹ بولا اور کہا میں بھول کر غلط راستے پر آ گیا ہوں صحیح راستہ پیچھے رہ گیا ہے۔ حضرت علی نے فرمایا اس مقام پر واپس چلو جہاں سے تم نے خطا کی ہے، پھر وہ لوگ تقریباً ایک میل یا اس سے کچھ زیادہ پیچھے آئے تو غلام نے کہا میں نے خطا کی، حضرت علی نے فرمایا: مجھے لگتا ہے تم ہمیں دھوکا دے رہے ہو اور صرف ہمیں بستی سے دور رکھنے کیلئے یہ چال چل رہے ہو، ہمارے ساتھ سچی بات کرو نہیں تو ہم تمہاری گردن اڑا دیں گے۔ پھر اس کو اپنے سامنے کر کے تلوار اس کی گردن پر تان دی۔ جب نے دیکھا کہ اب بچنے کی راہ نہیں ہے تو کہا: اگر میں سچ بتاؤں تو کیا مجھے فائدہ ہوگا؟ انہوں نے کہا ہاں، اس نے کہا میں نے ایسا صرف اس لئے کیا کہ (اپنی قوم سے غداری کرتے ہوئے) مجھے حیاء آ رہی تھی، لیکن میں نے دیکھا کہ اب بچنے کا کوئی راستہ نہیں اور تم لوگ مجھے قتل کر دو گے لہذا میں معذرت کرتا ہوں اور آپ کو صحیح راستے پر لے جاتا ہوں۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے سچ سچ بتاؤ، اس نے کہا: بستی تمہارے قرب ہی ہے پھر وہ اس کی معیت میں نکلے اور بستی کے قریب جا کر رکے۔ انہوں نے کتوں کے بھونکنے اور چراگاہوں میں جانوروں چلنے پھرنے کی آوازیں سنیں۔ غلام نے کہا، یہاں سے ایک فرسخ کی دوری پر گروہ اور جماعتیں موجود ہیں۔ انہوں نے کہا آلِ حاتم کونسے ہیں؟ اس نے کہا درمیان والے۔

مسلمانوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اگر ہم انہیں خوفزدہ کریں تو وہ مصالحت اختیار کریں گے۔ اور اگر وہ خوفزدہ ہو گئے تو ہو سکتا ہے رات کے اندھیرے میں کچھ گروہ ہم سے ڈر کر بھاگ جائیں۔ اس لئے ہم ان کو فی الحال چھوڑ دیتے ہیں اور فجر طلوع ہونے کا انتظار کرتے ہیں۔ جب طلوع ہو جائے تو ہم ان پر حملہ کر دیں، اگر بعض نے بعض کو ڈرایا تو ہم سے کوئی چھپ کر نہیں رہ سکے گا اور وہ کہیں بھی پکڑے جائیں گے۔ ان لوگوں کے پاس گھوڑے بھی نہیں ہیں جن پر سوار ہو کر وہ بھاگ جائیں اور ہم گھوڑوں پر سوار ہیں، انہوں نے کہا یہ مشورہ مناسب ہے۔

جب فجر طلوع ہوئی تو انہوں نے حملہ کر دیا، جو قتل ہوئے سو ہوئے اور جو قیدی بنے سو بنے۔ پھر انہوں نے بچوں اور عورتوں کو اکٹھا کیا، جانور ایک جگہ جمع کئے اور ایک آدمی بھی ان سے چھپا نہ رہا اور ان کے ہاتھوں بہت سا مال غنیمت آیا۔ اس دوران ایک لڑکی نے غلام کو دیکھ لیا جس کو باندھ کر رکھا گیا تھا اور اس کا نام اسلم تھا، اس لڑکی نے کہا: یہ سارا کیا دھرا تمہارے اس پیغامبر اسلم کا ہی ہے اسے سلامتی نصیب نہ ہو، یہی ان کو تمہارے پاس لے کر آیا ہے اور اسی نے تمہاری عورتوں تک ان کی راہنمائی کی ہے۔ اسلم نے کہا: اے سرداروں کی لڑکی ذرا بولنے میں کمی کر میں نے ان کی راہنمائی نہیں کی حتی کہ انہوں نے میری گردن پر تلوار سونت لی۔

پھر ساری قوم ایک لشکر کی صورت اکٹھے ہو گئے، انہوں نے قیدیوں کو ایک کونے میں الگ کر دیا اور عورتوں اور بچوں کو علیحدہ کر دیا، ان میں انہیں عدی بن حاتم کی بہن ملی اس کے ساتھ اس کی باندیاں بھی تھیں۔ تو انہوں نے ان کو علیحدہ کر دیا۔ اسلم نے حضرت علی سے کہا: مجھے آزاد کر دینے کے بارے میں کیا سوچا ہے؟ آپ نے فرمایا: تو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اس نے کہا میں اپنی قوم کے دین پر ہوں جو وہ کریں گے میں بھی وہی کروں گا۔ آپ نے فرمایا کیا تم انہیں بندھا ہوا نہیں دیکھ رہے تو ہم تمہیں بھی انہیں کے ساتھ باندھ دیں؟ اس نے کہا جی ہاں، ان کے ساتھ بندھا ہوا رہنا مجھے کسی اور کے ساتھ آزاد رہنے سے زیادہ محبوب ہے۔ مجھ پر بھی وہی مصیبت آئی ہے جو ان پر آئی ہے، اس کی بات سن کر لشکر والے ہنسنے لگے۔ پھر اس کو بھی دوسرے قیدیوں کے ساتھ ہی باندھ دیا گیا، اس نے کہا میں ان کے ساتھ ہی رہوں گا جب تک کہ تم وہ بات نہ دیکھ لو جو دیکھنا چاہتے ہو۔ قیدیوں میں سے ایک آدمی نے کہا: ہم تیرے آجانے سے راضی نہیں ہیں کیوں کہ تو ہی ان لوگوں کو ہمارے پاس لے کر آیا ہے۔ اور ایک کہنے والے نے کہا: تجھے خوش آمدید ہے، تیرے کئے سے زیادہ بوجھ تجھ پر نہیں ہوگا۔ اگر ہم پر وہ مصیبت آتی جو تجھ پر آئی تھی تو ہم بھی ایسا ہی کرتے، پھر تم خود سے مایوس ہو گئے۔

پھر جب لشکر کے سارے لوگ اکٹھے ہو گئے تو قیدیوں کے پاس آئے اور ان کو اسلام کی دعوت دی، تو اس نے کہا بخدا خوف تو تلوار کا ہے بڑھاپے کی کمزوری نہیں ہے۔ بستی کے لوگوں میں سے جو مسلمان ہوئے تھے

ان میں سے ایک آدمی نے کہا تجھ پر افسوس ہے، کیا یہ نہیں ہو سکتا تھا جب تجھے پکڑا گیا، جب ہم میں سے قتل ہوا جو ہوا اور قیدی بنا جو بنا اور اسلام میں رغبت رکھتے ہوئے مسلمان ہوا جو ہوا تو اب یہ بات کہہ رہا ہے؟ تجھ پر افسوس ہو اسلام قبول کر لے اور دین محمدی کی پیروی کر۔ اس نے کہا: میں اسلام لایا اور میں نے دین محمد ﷺ کی اتباع اختیار کر لی۔ پھر وہ مسلمان ہو گیا اور اپنا دین چھوڑ دیا۔ وہ وعدہ کرتا تھا لیکن پورا نہ کرتا تھا حتی کہ فتنہ ارتداد کے وقت حضرت خالد بن ولید کے ساتھ یمامہ میں حاضر ہوا اور اچھی آزمائش میں پڑا۔

(راوی کہتے ہیں اس کے بعد) حضرت علی فلس کے پاس آئے اور اس کو توڑ پھوڑ دیا اور اس کے کمرے سے آپ کو تین تلواریں رسوب، مخذم، تلوارِ یمانی اور تین زرہیں ملیں۔ بت کے اوپر ایک لباس تھا جو وہ لوگ صرف اسی کو پہنایا کرتے تھے۔ انہوں نے قیدیوں کو الگ کر کے حضرت ابو قتادہ کو ان کا عامل مقرر کیا اور جانوروں اور دیگر سامان پر حضرت عبداللہ بن عتیک سُلمی کو مقرر کیا۔ پھر وہ واپس چل پڑے اور راستے میں جبل رکک کے پاس رک رک انہوں نے قیدی اور مال غنیمت تقسیم کیا۔ نبی ﷺ کیلئے دو تلواریں رسوب اور مخذم الگ کر دیں اور بعد حضرت علی نے تلوارِ یمانی بھی ان کے ساتھ ملا دی۔ خمس اور آل حاتم کو تقسیم نہ کیا حتی کہ مدینہ منورہ واپس لوٹ آئے۔

علامہ واقدی کہتے ہیں میں نے یہ حدیث عبداللہ بن جعفر سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا مجھے ابن ابی عون نے بیان کیا کہ قیدیوں میں عدی بن حاتم کی بہن بھی تھی جسے تقسیم نہیں کیا گیا تھا وہ رملہ بنت حارث کے گھر میں ٹھہری۔ عدی بن حاتم کے مخبر نے اس کو حضرت علی کی نقل و حرکت کا بتایا تھا یہ سن کر وہ شام کی طرف بھاگ گیا تھا۔

جب بھی نبی کریم ﷺ وہاں سے گزرتے تو عدی بن حاتم کی بہن گزارش کرتی: یارسول اللہ ﷺ میرا باپ فوت ہو چکا ہے اور محافظ غائب ہے، آپ ہم پر احسان کیجئے اللہ تعالیٰ آپ پر احسان کرے گا، ہر بار رسول اللہ ﷺ اس سے پوچھتے کہ تمہارا محافظ کون ہے؟ تو وہ کہتی عدی بن حاتم، آپ فرماتے وہ اللہ اور اس کے رسول سے فرار ہے؟ حتی کہ وہ مایوس ہو گئی۔ جب چوتھا دن ہوا اور رسول اللہ ﷺ وہاں سے گزرے تو اس نے

کوئی بات نہ کی، ایک آدمی نے اسے اشارہ کیا کہ اٹھ کر بات کرو، جب اس نے بات کی تو اسے اجازت مل گئی اور حضور ﷺ نے اس سے اچھا سلوک کیا۔ اس نے اس آدمی کے بارے میں پوچھا تو اسے بتایا گیا کہ یہ حضرت علی ہیں جنہوں نے تمہیں قیدی بنایا تھا۔ کیا تم نے انہیں پہچانا نہیں؟ اس نے کہا اللہ کی قسم! جب میں قیدی بنی تب سے میں نے اپنے چہرے پر کپڑا ڈالے رکھا اور چادر کو برقع بنائے رکھا حتی کہ میں اس گھر میں آ گئی۔ میں نے ان کا چہرہ دیکھا نہ ان کے کسی ساتھی کا۔

(۵۹)

شَجَاعَتُهُ وَمَبِيْتُهُ فِي مَضْجَعِ الرَّسُوْلِ (ﷺ) لَيْلَةَ الْهِجْرَةِ

آپ کی بہادری اور ہجرت کی رات رسول اللہ ﷺ کی خوابگاہ میں رات بسر کرنا

۲۹۸۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ (دُخِلَ حَدِيْثُ بَعْضِهِمْ فِيْ حَدِيْثِ بَعْضٍ)، قَالُوْا: لَمَّا رَأَى الْمُشْرِكُوْنَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَدْ حَمَلُوا الذَّرَارِيَّ وَالْاَطْفَالَ اِلَى الْاَوْسِ وَالْخَزْرَجِ عَرَفُوْا اَنَّهَا دَارُ مَنَعَةٍ، وَقَوْمُ اَهْلِ حَلْقَةٍ وَبَأْسٍ، فَخَافُوْا خُرُوْجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاجْتَمَعُوْا فِيْ دَارِ النَّدْوَةِ، وَلَمْ يَتَخَلَّفْ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الرَّأْيِ وَالْحِجٰى مِنْهُمْ لِيَتَشَاوَرُوْا فِيْ اَمْرِهٖ، وَحَضَرَهُمْ اِبْلِيْسُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْخٍ كَبِيْرٍ مِّنْ اَهْلِ نَجْدٍ مُشْتَمِلُ الصَّمَّاءِ فِيْ بَتٍّ، فَتَذَاكَرُوْا اَمْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَشَارَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ بِرَأْيٍ، كُلُّ ذٰلِكَ يَرُدُّهُ اِبْلِيْسُ عَلَيْهِمْ وَلَا يَرْضَاهُ لَهُمْ، اِلٰى اَنْ قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ: اَرٰى اَنْ نَاخُذَ مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ غُلَامًا نَهْدًا جَلِيْدًا، ثُمَّ نُعْطِيَهٖ سَيْفًا صَارِمًا فَيَضْرِبُوْنَهٗ ضَرْبَةَ رَجُلٍ وَاحِدٍ، فَيَتَفَرَّقُ دَمُهٗ فِي الْقَبَائِلِ فَلَا يَدْرِيْ بَنُوْ عَبْدِ مَنَافٍ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا تَصْنَعُ، قَالَ: فَقَالَ النَّجْدِيُّ: لِلّٰهِ دَرُّ الْفَتٰى! هٰذَا! وَاللّٰهِ هُوَ الرَّأْيُ وَاِلَّا فَلَا، فَتَفَرَّقُوْا عَلٰى ذٰلِكَ وَاَجْمَعُوْا عَلَيْهِ، وَاَتٰى جِبْرِيْلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَاَخْبَرَهُ الْخَبَرَ

(۲۹۸) اخرجه ابن سعد فی الطبقات الکبری ۱/ ۲۲۷

وَاَمَرَهُ اَنْ لَا يَنَامَ فِيْ مَضْجَعِهِ تِلْكَ اللَّيْلَةِ، وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ - عَزَّوَجَلَّ - قَدْ اَذِنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَلصُّحْبَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: نَعَمْ، قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَخُذْ - بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ - اِحْدٰى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: بِالثَّمَنِ، وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ اِشْتَرَاهُمَا بِثَمَانِ مِئَةِ دِرْهَمٍ مِنْ نَعَمِ بَنِيْ قُشَيْرٍ، فَاَخَذَ اِحْدَاهُمَا وَهِيَ الْقُصْوَاءُ، وَاَمَرَ عَلِيًّا اَنْ يَبِيْتَ فِيْ مَضْجَعِهِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، فَبَاتَ فِيْهِ عَلِيٌّ وَتَغَشّٰى بُرْدًا اَحْمَرَ حَضْرَمِيًّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنَامُ فِيْهِ، وَاجْتَمَعَ اُولٰئِكَ النَّفَرُ مِنْ قُرَيْشٍ يَتَطَلَّعُوْنَ مِنْ صِيَرِ الْبَابِ وَيَرْصُدُوْنَهُ يُرِيْدُوْنَ ثِيَابَهُ وَيَاْتَمِرُوْنَ اَيُّهُمْ يَحْمِلُ عَلَى الْمَضْجَعِ صَاحِبِ الْفِرَاشِ، فَدَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْهِمْ وَهُمْ جُلُوْسٌ عَلَى الْبَابِ فَاَخَذَ حَفْنَةً مِنَ الْبَطْحَاءِ فَجَعَلَ يَذُرُّهَا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ وَيَتْلُوْا يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ حَتّٰى بَلَغَ: سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَمَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ قَائِلٌ لَّهُمْ: مَا تَنْتَظِرُوْنَ؟ قَالُوْا: مُحَمَّدًا، قَالَ: خِبْتُمْ وَخَسِرْتُمْ، قَدْ وَاللّٰهِ مَرَّ بِكُمْ وَذَرَّ عَلٰى رُءُوْسِكُمُ التُّرَابَ، قَالُوْا: وَاللّٰهِ مَا اَبْصَرْنَاهُ! وَقَامُوْا يَنْفُضُوْنَ التُّرَابَ عَنْ رُءُوْسِهِمْ، وَهُمْ: اَبُوْ جَهْلٍ، وَالْحَكَمُ بْنُ اَبِي الْعَاصِ، وَعُقْبَةُ ابْنُ اَبِيْ مُعَيْطٍ، وَالنَّضْرُ بنِ الْحَارِثِ، وَاُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ، وَابْنُ الْغَيْطَلَةِ، وَزَمْعَةُ بْنُ الْاَسْوَدِ، وَطُعَيْمَةُ بْنُ عَدِيٍّ، وَاَبُوْ لَهَبٍ وَاُبَيُّ بْنُ خَلَفٍ، وَنَبِيْهٌ، وَمُنَبِّهٌ اِبْنَا الْحَجَّاجِ، فَلَمَّا اَصْبَحُوْا قَامَ عَلِيٌّ عَنِ الْفِرَاشِ، فَسَاَلُوْا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: لَا عِلْمَ لِيْ بِهِ، وَصَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى مَنْزِلِ اَبِيْ بَكْرٍ، فَكَانَ فِيْهِ اِلَى اللَّيْلِ، ثُمَّ خَرَجَ هُوَ وَاَبُوْ بَكْرٍ فَمَضَيَا اِلٰى غَارِ ثَوْرٍ فَدَخَلَاهُ، وَضَرَبَتِ الْعَنْكَبُوْتُ عَلٰى بَابِهِ بِعِشَاشٍ بَعْضِهَا عَلٰى بَعْضٍ، فَطَلَبَتْ قُرَيْشٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، اَشَدَّ الطَّلَبِ حَتّٰى انْتَهَوْا اِلٰى بَابِ الْغَارِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّ عَلَيْهِ الْعَنْكَبُوْتَ قَبْلَ مِيْلَادِ مُحَمَّدٍ فَانْصَرَفُوْا۔

حدیث نمبر۲۹۸:

حضرت ابن عباس، حضرت عائشہ اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں (تینوں روایتوں کو ملا کر مفہوم بنایا گیا ہے۔) جب مشرکوں نے دیکھا کہ مسلمانوں نے اپنی عورتیں اور بچے مدینہ کے قبیلے اوس اور خزرج کے ہاں بھیج دیئے ہیں تو وہ سمجھ گئے کہ وہ ممنوعہ علاقہ ہے اور وہاں کے لوگ صاحب اثر ہیں۔ اب رسول اللہ ﷺ بھی وہیں منتقل ہو جائیں گے۔ پھر وہ سب کے سب دار الندوہ میں جمع ہوئے تا کہ اس معاملے میں مشاورت کریں۔ ابلیس بھی نجد کے بڑے بوڑھے کی شکل میں موٹے کپڑے پہن کر ان کے درمیان آ بیٹھا۔ رسول اللہ ﷺ کے متعلق بحث شروع ہوئی اور ہر آدمی نے اپنی رائے کے متعلق مشورہ دیا۔ جو آدمی بھی رائے دیتا ابلیس اس کی بات کو رد کر دیتا اور اس کی بات پر راضی نہ ہوتا، یہاں تک کہ ابو جہل نے کہا میرا خیال یہ ہے کہ ہم قریش کے ہر ہر قبیلے سے ایک زور آور اور بہادر آدمی منتخب کریں اور ان کو تیز تلوار دے دیں تا کہ یہ سب مل کر محمد (ﷺ) کو قتل کر دیں۔ حضرت محمد ﷺ کا خون مختلف قبائل میں تقسیم ہو جائے گا اور بنو عبد مناف کو سمجھ نہیں آ گے گی کہ وہ کیا کریں۔ ابلیس نے یہ سن کر کہا اس نوجوان کی یہ خوبی اللہ کیلئے ہی ہے اور بخدا یہی رائے سب سے بہتر ہے ورنہ پھر کچھ نہیں ہو سکتا۔ سب لوگوں نے اس بات پر اتفاق کیا اور منتشر ہو گئے۔

حضرت جبریل نے اس کی بات کی خبر رسول اللہ ﷺ کو دی اور عرض کیا کہ آپ آج اپنے بستر استراحت پر آرام فرما نہ ہوں۔ آپ ﷺ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے روانگی کی اجازت دیدی ہے۔ حضرت ابو بکر نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا میری ہمراہی میں؟ فرمایا ہاں، عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں میری دو سواریوں میں سے ایک آپ رکھ لیجئے، آپ نے فرمایا قیمت ادا کر کے لوں گا۔ حضرت ابو بکر نے ان دونوں سواریوں کو بنی قشیر کے مویشیوں میں سے آٹھ سو درہم کے بدلے میں خریدا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان میں سے ایک کو لے لیا جس کا نام قصواء تھا۔

آپ ﷺ نے حضرت علی سے فرمایا کہ آج کی رات آپ میری خوابگاہ میں سوئیں، حضرت علی سو گئے انہوں نے ایک شرخ حضرمی چادر اوڑھ لی جس کو رسول اللہ ﷺ اوڑھ کر سویا کرتے تھے۔ قریش کا وہ منتخب گروہ

جمع ہوگیا جو دروازے کی درزوں سے جھانک رہے تھے۔ وہ آپ ﷺ کی گھات لگائے بیٹھے تھے اور آپ کو پکڑنے کا ارادہ رکھتے تھے اور مشورہ کر رہے تھے کہ کون اس سوئے ہوئے آدمی پر حملہ کرے گا۔ اسی دوران رسول اللہ ﷺ نکلے، وہ سب دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے دولپ بھر کر کنکر اٹھائے اور ان کے سروں پر چھڑکے اور "یٰسین والقرآن الحکیم" تلاوت کرنے لگے، آپ "سوآء علیھم ءانذرتھم أم لم تُنذرھم لا یؤمنون" تک پہنچے تھے کہ ان کے درمیان سے گزر گئے۔ کسی کہنے والے نے ان سے کہا، کس کا انتظار کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا محمد (ﷺ) کا، اس نے کہا تم کامیاب نہیں ہوئے اور نقصان میں رہے، وہ تو تمہارے پاس سے گزر گئے اور تمہارے سروں پر مٹی چھڑک گئے۔ انہوں نے کہا واللہ ہم نے انہیں نہیں دیکھا اور پھر اپنے سروں سے مٹی جھاڑتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ یہ لوگ ابو جہل، حکم بن ابی العاص، عقبہ بن ابی معیط، نضر بن حارث، امیہ بن خلف، ابن الغیطلہ، زمعہ بن اسود، طعیمہ بن عدی، ابولہب، ابی بن خلف اور حجاج کے لڑکے نبیہ اور منبہ تھے

جب صبح ہوئی تو حضرت علی اٹھے، ان لوگوں نے ان سے رسول اللہ ﷺ کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا مجھے ان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔

رسول اللہ ﷺ وہاں سے حضرت ابوبکر صدیق کے گھر آئے اور رات تک وہیں ٹھہرے رہے، پھر آپ ﷺ اور صدیق اکبر نکلے اور غار ثور تک جا پہنچے، اس کے اندر داخل ہوئے اور مکڑی نے اس کے راستے پر جالا تان دیا۔ قریش کے لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو بہت تلاش کیا حتی کہ اس غار کے دہانے تک آ پہنچے تو ان میں سے ایک آدمی نے کہا: اس غار پر تو حضرت محمد ﷺ کے پیدا ہونے سے پہلے کی مکڑی ہے تو وہ سب واپس لوٹ گئے

(۵۹)......شجاعته رضی اللہ عنه

شجاعتِ علی

۲۹۹۔ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الرَّايَةَ فَهَزَّهَا ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَأْخُذُهَا بِحَقِّهَا ؟ فَجَاءَ الزُّبَيْرُ فَقَالَ: أَنَا ، فَقَالَ: امْضِ، ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: أَنَا،

(۲۹۹) رواه ابو يعلى ورجاله رجال الصحيح غير عبد الله بن عصمة وهو ثقة يخطي ـ

فَقَالَ: اَمْضِ، ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ: اَنَا، فَقَالَ، اَمِطْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِیْ اَكْرَمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ لَا عُطِیَنَّهَا رَجُلًا لَا یَفِرُّ، هَاكَ یَا عَلِیُّ فَقَبَضَهَا ثُمَّ اِنْطَلَقَ حَتّٰی فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فَدَكَ وَخَیْبَرَ وَجَائَهُ بِعَجْوَتِهَا وَقَدِیْدِهَا۔

حدیث نمبر ۲۹۹:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جھنڈا پکڑ کر لہرایا پھر فرمایا کون ہے جو اس کا حق ادا کرے گا؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے آ کر عرض کی میں آپ نے فرمایا بیٹھ جا پھر دوسرا آدمی کھڑا ہوا اس نے کہا میں اس کا حق ادا کروں گا آپ نے فرمایا بیٹھ جا پھر تیسرا آدمی کھڑا ہوا اس نے کہا میں اس کا حق ادا کروں گا آپ نے فرمایا بیٹھ جا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد ﷺ کو عزت عطا کی یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو فرار نہیں ہوگا آپ نے فرمایا اے علی یہ لو انہوں نے جھنڈا پکڑا پھر چلے کہ اللہ نے آپکے ہاتھوں فدک اور خیبر میں فتح عطاء کی اور آپ رضی اللہ عنہ وہاں سے عجوہ اور قدید لے کر لوٹے۔

۳۰۰۔ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یَبْعَثُ عَلِیًّا مَبْعَثًا اِلَّا اَعْطَاهُ الرَّایَةَ۔

حدیث نمبر ۳۰۰:

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت علی کو ہی جھنڈا دے کر بھیجا کرتے تھے۔

۳۰۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّایَةَ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ طَالِبٍ وَهُوَ ابْنَ عِشْرِیْنَ سَنَةٍ۔

حدیث نمبر ۳۰۱:

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی کو جھنڈا دیا تو ان کی عمر بیس

(۳۰۰) رواہ الطبرانی وفیہ ضرار بن صرد وھو ضعیف

(۳۰۱) رواہ الطبرانی واسنادہ حسن

سال تھی۔

(٦٠)

حَمَلَةُ الرَّايَةِ فِيْ بَدْرٍ وَفِيْ كُلِّ الْمَشَاهِدِ

غزوہ بدر اور ہر جنگ میں علم سیدنا علی المرتضی نے پکڑ رکھا تھا

٣٠٢۔ عَنْ مُوْسٰى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ يَوْمَ بَدْرٍ مُعْلَمًا بِصُوْفَةٍ بَيْضَاءَ۔

حدیث نمبر ٣٠٢:

حضرت موسیٰ بن محمد بن ابراہیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ بدر کے دن حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے سفید رنگ کا اون کا جھنڈا پکڑا ہوا تھا۔

٣٠٣۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ كَانَ صَاحِبَ لِوَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ وَفِيْ كُلِّ مَشْهَدٍ۔

حدیث نمبر ٣٠٣:

حضرت سعد بن ابی عروبہ حضرت قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے علمبردار تھے جنگ بدر کے دن اور ہر جنگ میں۔

(٦١) حَمَلَةُ الرَّايَةِ فِيْ خَيْبَرَ

غزوہ خیبر میں جھنڈا آپ نے اٹھا رکھا تھا

٣٠٤۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نَقُوْلُ فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ: رَسُوْلُ اللّٰهِ خَيْرُ النَّاسِ، ثُمَّ أَبُوْبَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، وَلَقَدْ أُوتِيَ ابْنُ أَبِيْ طَالِبٍ ثَلَاثَ خِصَالٍ لَأَنْ تَكُوْنَ لِيْ وَاحِدَةٌ

(٣٠٢، ٣٠٣) طبقات ابن سعد فقرات من ٣ /٢١ - ٢٣

(٣٠٤) اخرجه الا مام احمد فی مسنده ٢/٢٦ ....

سِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ: زَوَّجَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ابْنَتَهُ، وَوَلَدَتْ لَهُ، وَسَدَّ الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَهُ فِي الْمَسْجِدِ، وَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ۔

حدیث نمبر۳۰۴:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانہ میں ہم کہتے تھے لوگوں میں سب سے بہتر رسول اللہ ﷺ پھر ابوبکر پھر حضرت عمر ہیں اور حضرت ابن ابی طالب میں تین خصلتیں پائی جاتی ہیں اگر میرے لیے ان میں سے ایک بھی ہوتی مجھے وہ سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتی رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی کا نکاح ان سے کیا اور ان سے اولاد ہوئی۔ مسجد کی طرف آپ کے دروازے کے علاوہ تمام دروازے بند کر دیے گئے۔ اور خیبر کے دن آپکو جھنڈا اعطا کیا گیا۔

۳۰۵۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُدْفَعَنَّ الرَّايَةَ إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ يَفْتَحِ اللّٰهُ عَلَيْهِ، قَالَ فَقَالَ عُمَرُ: فَمَا أَحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ، فَتَطَاوَلْتُ لَهَا، وَاسْتَشْرَفْتُ رَجَاءَ أَنْ يَدْفَعَهَا إِلَيَّ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ دَعَا عَلِيًّا عليه السلام۔ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ فَقَالَ: قَاتِلْ وَلَا تَلْتَفِتْ حَتّٰى يُفْتَحَ عَلَيْكَ، فَسَارَ قَرِيْبًا ثُمَّ نَادٰى: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَامَ أُقَاتِلُ؟ قَالَ: حَتّٰى يَشْهَدُوْا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَقَدْ مَنَعُوْا مِنِّيْ دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهِ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ۔ عزوجل۔

حدیث نمبر۳۰۵:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا کہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اس کو فتح دے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس دن سے پہلے میں نے کبھی امارہ کو پسند نہیں کیا پس میں نے اس کی خواہش کی اور امید کی کہ یہ مجھے دیا جائیگا جب صبح

(۳۰۵) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۲ ۲۸۴-۲۸۵

ہوئی آپ علیہ السلام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کو جھنڈا دیا گا آپ نے فرمایا تو جنگ کر اور پیچھے نہ ہٹنا جب تک تجھے فتح نہ ہو جائے قریب تھا کہ وہ لڑتے پھر نداء دی یا رسول اللہ ﷺ کب تک لڑوں آپ ﷺ نے فرمایا حتی کہ وہ گواہی دیں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں جب وہ ایسا کرلیں تو تحقیق انہوں نے بچا لیے مجھ سے اپنے خون اور اپنے مال سوائے اسلام کے حق کے اور انکا حساب اللہ پر ہے۔

۲۰۶۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَداً رَجُلًا يَفْتَحِ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ۔ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ۔ قَالَ: فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوْكُوْنَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كُلُّهُمْ يَرْجُوْ أَنْ يُعْطَاهَا۔ قَالَ: فَقَالَ أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ ؟ فَقَالَ: هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ! قَالَ: فَأَرْسِلُوْا إِلَيْهِ فَأُتِيَ بِهِ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ حَتّٰى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ فِيْ عَيْنَيْهِ وَجَعٌ، فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا، فَقَالَ: انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ۔ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِداً خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ۔

حدیث نمبر ۲۰۶:

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ خیبر کے دن نبی ﷺ نے فرمایا کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر فتح ہوگی وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔ اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اسے محبوب رکھتے ہیں رات لوگوں نے اسی انتظار میں گزاردی کہ دیکھیے جھنڈا کس کو ملتا ہے اگلے روز ہر ایک اسی انتظار میں تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا علی کہاں ہے، عرض کی گئی حضور ان کو آنکھوں کی شکایت ہے آپ نے فرمایا اسے بلاؤ، وہ آئے تو آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دھن لگایا اور ان کے لیے دعا کی تو

(۲۰۶) اخرجه الامام احمد فى مسنده ٥ /٣٣٣ (ميمنية)

وہ ٹھیک ہو گئے جیسے انہیں کبھی تکلیف ہوئی ہی نہیں پھر آپ نے انہیں جھنڈا دیا عرض کی میں اس وقت تک ان سے لڑتا رہوں گا جب تک وہ ہماری طرح مسلمان نہ ہو جائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا جب تم چپکے سے ان کے میدان میں پہنچ جاؤ تو انہیں اسلام کی دعوت دینا اور انہیں بتانا کہ ان پر کیا واجب ہے قسم بخدا اگر تمھاری وجہ سے اللہ نے ایک شخص کو بھی ھدایت دیدی تو یہ تمھارے لیے سرخ اونٹ سے زیادہ بہتر ہے۔

۳۰۷۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: حَاصَرْنَا خَيْبَرَ فَأَخَذَ اللِّوَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَانْصَرَفَ وَلَمْ يُفْتَحْ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهُ مِنَ الْغَدِ فَخَرَجَ فَرَجَعَ وَلَمْ يُفْتَحْ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهُ مِنَ الْغَدِ فَخَرَجَ فَرَجَعَ وَلَمْ يُفْتَحْ لَهُ وَأَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ شِدَّةٌ وَجَهْدٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي دَافِعٌ اللِّوَاءَ غَدًا إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، وَيُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ لَا يَرْجِعُ حَتَّى يُفْتَحَ لَهُ، فَبِتْنَا طَيِّبَةً أَنْفُسُنَا أَنَّ الْفَتْحَ غَدًا، فَلَمَّا أَنْ أَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى الْغَدَاةَ ثُمَّ قَامَ قَائِمًا فَدَعَا بِاللِّوَاءِ وَالنَّاسُ عَلَى مَصَافِّهِمْ، فَدَعَا عَلِيًّا وَهُوَ أَرْمَدُ فَتَفَلَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَفَعَ إِلَيْهِ اللِّوَاءَ وَفُتِحَ لَهُ۔ قَالَ بُرَيْدَةُ: وَأَنَا فِيمَنْ تَطَاوَلَ لَهَا۔

حدیث نمبر ۳۰۷:

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے خیبر کا محاصرہ کیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑا پھر گئے اور فتح نہ ہوئی پھر دوسرے دن جھنڈا لے کر نکلے لوٹ آئے اور فتح نہ ہوئی پھر صبح جھنڈا لے کر نکلے لوٹے اور فتح نہ ہوئی اور اس دن لوگوں وک بہت تکلیف پہنچی پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس سے اللہ اور رسول محبت کرتے ہیں اور وہ اللہ اور اسکے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے نہیں لوٹے گا وہ حتی کہ اس کو فتح ہو جائے پس ہم نے سکون سے رات گزاری کہ صبح ہمیں فتح ہوگی جب صبح ہوئی رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی پھر آپ کھڑے ہوئے جھنڈا منگوایا اور لوگ صفوں میں کھڑے ہو گئے پس آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا ان کی آنکھیں بہہ رہی تھیں آپ نے ان کی آنکھوں

(۳۰۷) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۵ ۳۵۷ (میمنية)

میں لعاب دھن ڈالا اور جھنڈا آپ کو دیدیا اور آپ رضی اللہ عنہ کو فتح دی گئی حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بھی اس میں شامل تھا۔

۳۰۸۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ، بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: لَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِحِصْنِ أَهْلِ خَيْبَرَ أَعْطَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اللِّوَاءَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَنَهَضَ مَعَهُ مَنْ نَهَضَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔ فَلَقُوا أَهْلَ خَيْبَرَ۔ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔ لَأُعْطِيَنَّ اللِّوَاءَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ۔

فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ، دَعَا عَلِيًّا، وَهُوَ أَرْمَدُ فَتَفَلَ فِي عَيْنَيْهِ وَأَعْطَاهُ اللِّوَاءَ وَنَهَضَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَقِيَ أَهْلَ خَيْبَرَ۔ وَإِذَا مَرْحَبٌ يَرْتَجِزُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَيَقُولُ:

لَقَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ ... شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ

أَطْعَنُ أَحْيَانًا وَحِينًا أَضْرِبُ ... إِذَا اللُّيُوثُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

قَالَ، فَاخْتَلَفَ هُوَ وَعَلِيٌّ ضَرْبَتَيْنِ۔ فَضَرَبَهُ عَلِيٌّ عَلَى هَامَتِهِ حَتَّى عَضَّ السَّيْفُ مِنْهَا بِأَضْرَاسِهِ۔ وَسَمِعَ أَهْلُ الْعَسْكَرِ صَوْتَ ضَرْبَتِهِ۔قَالَ، وَمَا تَتَامَّ آخِرُ النَّاسِ مَعَ عَلِيٍّ، حَتَّى فُتِحَ لَهُ وَلَهُمْ۔

حدیث نمبر ۳۰۸:

حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ اہل خیبر کے قلعہ میں آئے۔رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو جھنڈا دیا آپ کھڑے ہوئے اور مسلمان بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے جب وہ اہل خیبر کے سامنے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صبح میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا وہ آئے اس حال میں کہ ان کی

(۳۰۸) اخرجه البخاری فی کتاب فتح خیبر، ومسلم فی ك ۳۲ ح ۱۳۲، وك ٤٤ ح ۲٦ والترمذی فی۔ ۵۰

آنکھیں بہہ رہی تھیں آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دھن لگایا اور جھنڈا ان کو دے دیا اور لوگ ان کے ساتھ کھڑے ہو گئے جب وہ اھل خیبر کے سامنے گئے اور مرحب یہ کہتا ہوا ان کے سامنے آیا۔

شعر: اھل خیبر جانتے ہیں میں مرحب ہوں ہتھیاروں سے لیس بہادر اور آزمودہ ہوں میں کبھی نیزے سے اور کبھی تلوار سے وار کرتا جب یہ شیر آگے بڑھتے ہیں تو بھڑک اٹھتے ہیں راوی کہتے ہیں دونوں نے تلواروں کا آپس میں تبادلہ کیا پس حضرت علیؓ نے اس کی کھوپڑی پر وار کیا حتی کہ وہ چیرتی ہوئی اس کے دانتوں تک جا نکلی اور لشکر والوں نے اس ضرب کی آواز سنی اس کے بعد کسی کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مقابلے کی جرءات نہ ہوئی حتی کہ اسی پر انکو فتح ہو گئی۔

(٦٢) موقفُهُ مِنَ أَمْرِ الْاِ فْكِ

واقعہ افک کے بارے میں آپ کا موقف

٣٠٩۔ عَنْ عَائِشَةَ مِنْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ۔۔۔۔۔۔وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ ، وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِيْنَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ۔ يَسْتَشِيْرُ هُمَا فِيْ فِرَاقِ أَهْلِهِ۔قَالَتْ: فَأَمَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَأَشَارَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالَّذِيْ يَعْلَمُ مِنْ بَرَائَةِ أَهْلِهِ، وَبِالَّذِيْ يَعْلَمُ فِيْ نَفْسِهِ مِنَ الْوُدِّ،فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! هُمْ أَهْلُكَ وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْراً۔ وَأَمَّا عَلِيٌّ ابْنُ أَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ: لَمْ يُضَيِّقَ اللّٰهُ عَلَيْكَ ، وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيْرٌ، وَأَسْأَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ۔ قَالَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ بَرِيْرَةَ ۔۔۔الخ الحديث۔

حدیث نمبر ٣٠٩:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کردہ حدیث میں ہے۔۔۔جب وحی میں تاخیر ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیوی کو چھوڑنے کے متعلق مشورہ کرنے کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اسامہ بن زید کو بلایا تو

(٣٠٩)الحديث بكا مله فى صحيح البخارى ج ٥ ص ١٤٩ ط۔ الشعب ، والحديث فى مسلم ٤٩- كتاب التوبة ١٠ باب فى حديث الا فك، رقم ٥٦ صفحة ٢١٢٩۔

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو مشورہ دیا جو وہ ان کی بیوی کی برأت کے بارے جانتے تھے اور وہ جانتے تھے کہ آپ ﷺ کے دل میں ان کے لیے محبت ہے حضرت اسامہ عرض کی یارسول اللہ ﷺ وہ آپ کی اھل ہے ہم انکے بارے میں بھلائی کے علاوہ کچھ نہیں جانتے اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے عرض کی اللہ آپ پر تنگی نہیں کرتا۔ عورتیں ان کے علاوہ بھی بہت ہیں اور آپ ﷺ لونڈی سے پوچھے وہ آپ ﷺ کو سچ بتائے گی پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کو بلایا۔

(۲۳) انه لاخشن فی ذات الله

اللہ کی ذات کے بارے سخت ہیں

۳۱۰۔ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: اِشْتَكَى عَلِيًّا النَّاسُ ۔قَالَ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْنَا خَطِيْبًا۔ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ أَيُّهَا النَّاسُ ! لَا تَشْكُوْا عَلِيًّا ، فَوَاللّٰهِ! أَنَّهُ لَأَ خْشَنُ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ، أَوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

حدیث نمبر ۳۱۰:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شکایت کی تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے آپ نے ہمیں خطبہ دیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا اے لوگوں علی کے بارے شکایت نہ کیا کرو اللہ کی قسم وہ اللہ کی ذات کے حوالے سے زیادہ سخت ہیں یا فرمایا اللہ کے راستے میں زیادہ سخت ہیں۔

(۲۴)

عرض العباس علیه ان یبایعه فی مرضة النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام الا خیرة

حضور علیہ السلام کے مرض وفات میں حضرت عباس کی حضرت علی سے بیعت کی پیشکش

۳۱۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ،

(۳۱۰) اخرجه الامام احمد مسنده ۳/۷۶ (میمنية)

(۳۱۱، ۳۱۳) اخرجها ابن سعد فی الطبقات الکبری ۲/ ۲۴۵-۲۴۷۔

فِیْ وَجْعِهِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْهِ فَقَالَ النَّاسُ: یَا أَبَا حَسَنَ کَیْفَ أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ؟ قَالَ: أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا! قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَأَخَذَ بِیَدِهِ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ: أَلَا تَرَیٰ ؟ أَنْتَ وَاللّٰهِ بَعْدَ ثَلَاثٍ عَبْدُ الْعَصَا ! إِنِّیْ وَاللّٰهِ لَأَرَیٰ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَیُتَوَفّٰی فِیْ وَجْعِهِ هٰذَا، إِنِّیْ أَعْرِفُ وُجُوْهَ بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عِنْدَ الْمَوْتِ فَاذْهَبْ بِنَا إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَلْنَسْأَلْهُ فِیْمَنْ هٰذَا الْأَمْرُ مِنْ بَعْدِهٖ، فَإِنْ کَانَ فِیْنَا عَلِمْنَا ذٰلِكَ، وَإِنْ کَانَ فِیْ غَیْرِنَا کَلَّمْنَاهُ فَأَوْصٰی بِنَا! فَقَالَ عَلِیٌّ: وَاللّٰهِ لَئِنْ سَأَلْنَاهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَمَنَعَنَاهَا لَا یُعْطِیْنَاهَا النَّاسُ۔ أَبَدًا، فَوَاللّٰهِ لَا نَسْأَلُهُ أَبَدًا!

حدیث نمبر ۳۱۱:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے مرض وصال میں آپ کے پاس آئے لوگوں نے پوچھا اے ابوالحسن رسول اللہ ﷺ کیسے ہیں آپ نے فرمایا الحمد للہ ٹھیک ہیں ابن عباس کہتے ہیں حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کیا آپ نے دیکھا؟ اللہ کی قسم تین دن کے بعد خلافت آپ کے پاس ہوگی اللہ کی قسم میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اسی مرض میں وفات پاجائیں گے بیشک میں بنوعبدالمطلب کے چہروں کو موت کے وقت پہچانتا ہوں پس آپ ہمارے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس چلیں ہم آپ ﷺ سے پوچھتے ہیں کہ آپ کے بعد خلیفہ کون ہوگا اگر وہ ہم میں سے ہے ہم اس کو جان لیں اور اگر وہ ہمارے علاوہ ہے تو ہم آپ ﷺ سے بات کریں گے تاکہ آپ ہمیں وصیت کریں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم اگر ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اور آپ نے منع کردیا تو پھر لوگ ہمیں کبھی بھی یہ چیزیں نہیں دیں گے لہذا اللہ کی قسم ہم اس کے بارے کبھی سوال نہیں کریں گے۔

۳۱۲۔ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِیِّ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِعَلِیٍّ فِی الْمَرَضِ الَّذِیْ قُبِضَ فِیْهِ، یَعْنِی النَّبِیُّ ﷺ، إِنِّیْ أَکَادُ أَعْرِفُ فِیْهِ الْمَوْتَ، فَانْطَلِقْ بِنَا إِلَیْهِ فَنَسْأَلَهُ مَنْ یَسْتَخْلِفُ، فَإِنِ اسْتَخْلَفَ ﷺ مِنَّا فَذَاكَ، وَإِلَّا أَوْصٰی بِنَا فَحَفِظَنَا مَنْ بَعْدَهُ! فَقَالَ لَهُ عَلِیٌّ عِنْدَ ذٰلِكَ

مَـا قَالَ، فَلَمَّا قُبِضَ، النَّبِیُّ ﷺ قَالَ لِعَلِیٍّ : اُبْسُطْ یَدَكَ أُبَا یِعْكَ تُبَا یِعْكَ النَّاسُ ! فَقَبَضَ الآ خَرُیَدَهُ

حدیث نمبر۳۱۲:

حضرت عامر شعبی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کے مرض وصال میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا میں آپ ﷺ کی موت کو پہنچاتا ہوں آپ ہمارے ساتھ چلیئے ہم آپ ﷺ سے سوال کریں کہ خلیفہ کون ہوگا اگر خلیفہ ہم سے ہوا تو ٹھیک ہے اور اگر نہیں تو آپ ﷺ ہمیں وصیت کر دیں گے پس ہم اسکی حفاظت کریں گے جو آپ کے بعد ہوگا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو جو کہا سو کہا پھر جب نبی ﷺ کا وصال ہوا اس شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہا اپنا ہاتھ کیجئے میں آپکی بیعت کرتا ہوں لوگ بھی آپ کی بیعت کریں گے تو انہوں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔

۳۱۳۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَرْسَلَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِلٰی بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَجَمَعَهُمْ عِنْدَهُ، قَالَ: وَكَانَ عَلِیٌّ عِنْدَهُ بِمَنْزِلَةٍ لَمْ یَكُنْ أَحَدٌ بِهَا، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: یَا ابْنَ أَخِیْ اِنِّیْ قَدْ رَأَیْتُ رَأْیًا لَمْ أُحِبُّ أَنْ أَقْطَعَ فِیْهِ شَیْئًا حَتّٰی أَسْتَشِیْرَكَ، فَقَالَ عَلِیٌّ : وَمَا هُوَ ؟ قَالَ: نَدْخُلُ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ فَنَسْأَلَهُ: اِلٰی مَنْ هٰذَا الْأَمْرُ مِنْ بَعْدِهِ، فَاِنْ كَانَ فِیْنَا لَمْ نُسْلِمْهُ وَاللّٰهِ مَا بَقِیَ مِنَّا فِی الْأَرْضِ طَارِفٌ، وَاِنْ كَانَ فِیْ غَیْرِنَا لَمْ نَطْلُبْهَا بَعْدَهُ أَبَدًا! فَقَالَ عَلِیٌّ: یَا عَمِّ وَهَلْ هٰذَا الْأَمْرُ اِلَّا اِلَیْكَ ؟ وَهَلْ مِنْ أَحَدٍ یُنَازِعُكُمْ فِیْ هٰذَا الْأَمْرِ ؟ قَالَ: فَتَفَرَّقُوْا وَلَمْ یَدْخُلُوْا عَلَی النَّبِیِّ ﷺ۔

حدیث نمبر۳۱۳:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے بنو عبدالمطلب کی طرف قاصد بھیجا کہ وہ ان کے پاس جمع ہوں ابن عباس کہتے ہیں کہ حضرت عباس کی نظر میں جو مقام حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حاصل تھا وہ کسی اور کو حاصل نہ تھا حضرت عباس نے کہا اے بھتیجے ! میری ایک رائے ہے لیکن میں پسند نہیں کرتا کہ میں اس میں کچھ کمی کروں جب تک تجھ سے مشورہ نہ کرلوں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا وہ کیا

ہے؟ حضرت عباس نے فرمایا ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر اس بارے پوچھتے ہیں کہ آپ ﷺ کے بعد خلیفہ کون ہوگا اگر وہ ہم میں سے ہے تو قسم بخدا جب تک ہمارا کوئی فرد زمین میں ہم اس کو کسی کے سپرد نہیں کرینگے اور اگر وہ (خلافت) ہمارے علاوہ کسی کے پاس ہے تو ہم آپ ﷺ کے بعد کبھی اس کا مطالبہ نہیں کرینگے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے چچا یہ خلافت تو آپ ہی کا حق ہے اور کیا کوئی ہے جو اس بارے میں آپ سے جھگڑے؟ ابن عباس کہتے ہیں کہ مجلس برخاست ہوگئی اور وہ نبی ﷺ کی بارگاہ میں نہ گئے۔

۳۱۴۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: جَاءَ الْعَبَّاسُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مَا تُرِيدُ؟ فَقَالَ الْعَبَّاسُ: أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، أَنْ يَسْتَخْلِفَ مِنَّا خَلِيفَةً، فَقَالَ عَلِيٌّ: لَا تَفْعَلْ! قَالَ: وَلِمَ؟ قَالَ: أَخْشَى أَنْ يَقُولَ لَا، فَإِذَا ابْتَغَيْنَا ذٰلِكَ مِنَ النَّاسِ قَالُوا: أَلَيْسَ قَدْ أَبَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔

حدیث نمبر ۳۱۴:

حضرت زید بن اسلم بیان کرتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے مرض وصال میں آپ کے پاس تشریف لائے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے پوچھا آپ کیا چاہتے ہیں؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ ہم میں سے کوئی خلیفہ مقرر کردیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ ایسا نہ کریں حضرت عباس نے کہا کیوں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں خوف کرتا ہوں کہ اگر آپ ﷺ نے انکار کردیا تو ہم یہ لوگوں سے کبھی نہیں لے سکیں اور لوگ یہ کہیں گے کیا رسول اللہ ﷺ نے انکار نہیں کیا۔

۳۱۵۔ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ قَالَتْ: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ النَّاسُ: يَا عَلِيُّ قُمْ حَتّٰى نُبَايِعَكَ وَمَنْ حَضَرَ فَإِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ إِذَا كَانَ لَمْ يُرَدَّ مِثْلُهُ وَالْأَمْرُ فِي أَيْدِينَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: وَاحِدٌ؟ يَعْنِي يَطْمَعُ فِيهِ غَيْرُنَا، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: أَظُنُّ وَاللّٰهِ سَيَكُونُ! فَلَمَّا بُويِعَ لِأَبِي بَكْرٍ وَرَجَعُوا إِلَى الْمَسْجِدِ فَسَمِعَ عَلِيٌّ التَّكْبِيرَ فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ فَقَالَ الْعَبَّاسُ:

(۳۱۴، ۳۱۵) اخرجهما ابن سعد في الطبقات الكبرى ۲/۲۴۵-۲۴۷۔

هٰذَا مَا دَعَوْتُكَ اِلَيْهِ فَأَبَيْتَ عَلَيَّ ! فَقَالَ عَلِيٌّ: أَيَكُوْنُ هٰذَا ؟ فَقَالَ الْعَبَّاسُ : مَا رُدَّ بِمِثْلِ هٰذَا قَطُّ ! فَقَالَ عُمَرُ : قَدْ خَرَجَ أَبُوْ بَكْرٍ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ تُوُفِّيَ وَتَخَلَّفَ عِنْدَهُ عَلِيٌّ وَعَبَّاسٌ وَالزُّبَيْرُ، فَذٰلِكَ حِيْنَ قَالَ عَبَّاسُ هٰذِهِ الْمَقَالَةَ۔

حدیث نمبر ۳۱۵:

حضرت فاطمہ بنت حسین بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا لوگوں نے کہا اے علی آپ کھڑے ہوں تا کہ ہم آپ کی بیعت کریں اور جو حاضر ہیں وہ بھی بیشک یہ کام ایسا ہے اگر ہو گیا تو پھرے گا نہیں اور معاملہ ہمارے ہاتھ میں رہے گا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ہمارے سوا بھی کوئی اس کی تمنا کر رہا ہے؟ تو حضرت عباس نے کہا میرا خیال ہے کہ ایسا ہی ہے پھر جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیعت کی جانے لگی اور لوگ مسجد کی طرف چلے گئے تو حضرت علی نے تکبیر کی آواز سن کر پوچھا یہ کیا ہو رہا ہے حضرت عباس نے کہا اسی بات کی میں تمہیں دعوت دے رہا تھا اور تو نے انکار کر دیا حضرت علی نے کہا کیا پھر ایسا ہو سکتا ہے حضرت عباس نے کہا موقع پھر نہیں آئے گا حضرت عمر کہتے ہیں جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو حضرت ابوبکر باہر چلے گئے اور پیچھے آپ ﷺ کے پاس حضرت علی، عباس اور زبیر رضی اللہ عنہم رہ گئے تب حضرت عباس نے یہ بات کی۔

(۶۵)

هَلْ أَسَرَّ النَّبِيُّ (ﷺ) اِلَيْهِ شَيْئًا

کیا حضور ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو کوئی خاص بات بتائی؟

۳۱۶۔ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: قُلْنَا لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: أَخْبِرْنَا بِشَيْءٍ أَسَرَّهُ اِلَيْكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: مَا أَسَرَّ اِلَيَّ شَيْئًا كَتَمَهُ النَّاسَ، وَلٰكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوَىٰ مُحْدِثًا ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ، وَلَعَنَ

(۳۱۶) اخرجه مسلم فی صحيحه ۳۵ - كتاب الاضاحی ۸ باب تحريم الذبح لغير الله، حديث ٤٤ ص ۱۵٦۷ ، واخرجه الامام احمد فی مسنده

اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ الْمَنَارَ۔

حدیث نمبر ۳۱۶:

حضرت ابوطفیل بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ہمیں کوئی ایسی بات بتائیں جو رسول اللہ ﷺ نے خاص طور پر آپ سے کی ہو تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ ﷺ نے مجھ سے کوئی ایسی خاص بات نہیں کی جو لوگوں سے چھپائی ہو لیکن میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو غیر اللہ کے نام پر کسی جانور کو ذبح کرے اور اللہ کی لعنت ہو اس شخص پر جو کسی بدعتی کو جگہ دے اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو اپنے والدین پر لعنت کرے اور اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو زمین کا بیج بدل دے۔

۳۱۷۔ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسِرُّ إِلَيْكَ ؟ قَالَ: فَغَضِبَ وَقَالَ: مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسِرُّ إِلَيَّ شَيْئًا يَكْتُمُهُ النَّاسَ ـ غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ حَدَّثَنِي بِكَلِمَاتٍ أَرْبَعٍ ـ قَالَ فَقَالَ: مَا هُنَّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ؟ قَالَ: قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوَىٰ مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ۔

حدیث نمبر ۳۱۷:

حضرت ابوطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں حضرت علی بن ابی طالب کے پاس تھا ایک شخص آیا اس نے پوچھا کہ کوئی ایسی بات بتائے جو نبی ﷺ نے خاص طور پر آپ سے ہی کی ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو غصہ آ گیا اور فرمایا نبی ﷺ نے مجھ سے کوئی ایسی خاص بات نہیں کی جو لوگوں سے چھپائی ہو سوائے چار کلمات کے جو آپ ﷺ نے مجھے بتائے اس شخص نے کہا اے امیر المومنین وہ کیا ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی لعنت ہو اس شخص پر جو اپنے والدین پر لعنت کرے، اللہ کی لعنت ہو اس شخص پر جو غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرے، اللہ کی لعنت ہو اس شخص پر جو کسی بدعتی کو جگہ دے اور اللہ کی لعنت اس شخص پر جو

(۳۱۷) اخرجه الامام مسلم فی صحیحة ۳۵-كتاب الاضاحی ۱ باب تحریم الذبح لغير الله تعالى ح ۴۳ ص ۱۵۶۷

زمین کے بیج بدل دے۔

۳۱۸۔ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: سُئِلَ عَلِيٌّ: أَخَصَّكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِشَيْءٍ؟ فَقَالَ: مَا خَصَّنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِشَيْءٍ لَمْ يَعُمَّ بِهِ النَّاسَ كَافَّةً إِلَّا مَا كَانَ فِي قِرَابِ سَيْفِي هٰذَا۔ قَالَ۔ فَأَخْرَجَ صَحِيفَةً مَكْتُوبٌ فِيهَا لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ۔ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْأَرْضِ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوَىٰ مُحْدِثًا۔

حدیث نمبر ۳۱۸:

حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کوئی خاص بات جو رسول اللہ ﷺ نے آپ سے کی ہو؟ آپ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے کوئی ایسی خاص بات نہیں کی جو عام لوگوں سے نہ کی ہو البتہ میری تلوار کی نیام میں ایک چیز ہے یہ کہہ کر انہوں نے ایک صحیفہ نکالا جس میں لکھا ہوا تھا کہ اللہ کی لعنت ہو اس شخص پر جو غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرے، اللہ کی لعنت ہو اس شخص پر جو زمین کے بیج بدل دے، اللہ کی لعنت ہو اس شخص پر جو اپنے والدین پر لعنت کرے اور اللہ کی لعنت ہو اس شخص پر جو بدعتی کو جگہ دے۔

۳۱۹۔ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَرَّانَ: أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَأْمُرُ بِالْأَمْرِ فَيُؤْتَىٰ، فَيُقَالُ: قَدْ فَعَلْنَا كَذَا وَكَذَا، فَيَقُولُ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ الْأَشْتَرُ: إِنَّ هٰذَا الَّذِي تَقُولُ قَدْ تَفَشَّغَ فِي النَّاسِ، أَفَشَيْءٌ عَهِدَهُ إِلَيْكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ عَلِيٌّ: مَا عَهِدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا خَاصَّةً دُونَ النَّاسِ، إِلَّا شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْهُ فَهُوَ فِي صَحِيفَةٍ فِي قِرَابِ سَيْفِي، قَالُوا: فَلَمْ يَزَلِ الْوَابِهِ حَتّٰى أَخْرَجَ الصَّحِيفَةَ، قَالَ فَإِذَا فِيهَا: مَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ آوَىٰ مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، قَالَ: وَإِذَا فِيهَا: إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَإِنِّي أُحَرِّمُ الْمَدِينَةَ، حَرَمٌ مَا بَيْنَ

(۳۱۸) الحدیث اخرجه الامام مسلم صحیحه فی ۳۵ کتاب الاضاحی باب ۸ ح ۴۵ ص ۱۵۶۷،
واخرجه الامام احمد فی مسنده ۱/۱۱۸

(۳۱۹) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۱۵/۱۱۹ (میمنیة)

حَرَّتَيْهَا وَ حِمَاهَا كُلُّهُ، لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا، وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمَنْ أَشَارَ بِهَا، وَلَا تُقْطَعُ مِنْهَا شَجَرَةٌ إِلَّا أَنْ يَعْلِفَ رَجُلٌ بَعِيرَهُ، وَلَا يُحْمَلُ فِيهَا السِّلَاحُ لِقِتَالٍ، قَالَ وَإِذَا فِيهَا: الْمُؤْمِنُونَ تَتَكَافُؤُ دِمَاؤُهُمْ وَيَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ، وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ، أَلَا لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ، وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ۔

حدیث نمبر۳۱۹:

حضرت قتادہ ابوحران سے روایت کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ جب بھی کوئی حکم دیتے تو لوگ آکر کہتے ہیں ہم نے ایسے ایسے کرلیا تو آپ فرماتے اللہ اور اسکے رسول نے سچ فرمایا تو ایک دن اشتر نامی ایک شخص نے حضرت علی سے پوچھا کہ یہ جو جملہ کہتے ہیں یہ لوگوں میں بہت عام چکا ہے کیا یہ کوئی ایسی چیز ہے جس کا رسول اللہ ﷺ نے عہد لیا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رسول ﷺ نے لوگوں کو چھوڑ کر مجھے سے کسی خاص بات کا عہد نہیں لیا البتہ میں جو کچھ آپ ﷺ سے سنا وہ ایک صحیفہ میں لکھ کر اپنی تلوار کی میان میں رکھا ہے لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اصرار کیا کہ وہ صحیفہ دکھائیں جب آپ نے وہ نکالا تو اس میں لکھا تھا جو شخص کوئی بدعت (سیئہ) ایجاد کرے یا بدعتی کو جگہ دے اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو اس کا کوئی فرض یا نفل قبول نہیں ہوگا اور اس میں یہ بھی موجود تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا اور میں مدینہ کو حرم بناتا ہوں اس کے دونوں کناروں کے درمیان کی جگہ قابل احترام ہے اسکی گھاس نہ کاٹی جائے، اسکے شکار کو نہ بھگایا جائے اور یہاں گری پڑی چیز کو نہ اٹھائے سوائے اس کے جو اس کے مالک کو بتادے اور یہاں کا کوئی درخت نہ کاٹا جائے مگر وہ شخص کاٹ سکتا ہے جو اپنے جانور کو چارہ کھلانا چاہے اور پہاڑ پر لڑائی کے لیے اسلحہ نہ اٹھایا جائے اس صحیفہ میں یہ بھی موجود تھا کہ تمام مومنوں کی جانیں برابر ہیں ان میں سے اگر کوئی عام شخص بھی کسی کو امن دے دے تو اس کا لحاظ رکھا جائے اور مسلمان دوسروں کے لیے ایک ہاتھ کی مانند ہیں کسی کافر کے بدلے میں مسلمان کو قتل نہ کیا جائے اور نہ ہی کسی ذمی کو عہد کی حالت میں قتل کیا جائے۔

(٢٦)......غُسْلُهُ الْجَسَدَ الشَّرِيْفَ

حضور ﷺ کے جسد اطہر کو غسل دینے کا اعزاز

٣٢٠۔ عَنْ عَامِرٍ قَالَ: غَسَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ، وَالْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ، وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَكَانَ عَلِيٌّ يَغْسِلُهُ وَيَقُوْلُ: بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ طِبْتَ مَيِّتًا وَحَيًّا۔

حدیث نمبر ٣٢٠:

حضرت عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو حضرت علی بن ابی طالب، فضل بن عباس اور اسامہ بن زید نے غسل دیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو غسل دے رہے تھے اور فرما رہے تھے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ حیات میں بھی پاکیزہ تھے اور وفات میں بھی پاکیزہ ہیں۔

٣٢١۔ عَنْ عَامِرٍ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ يَغْسِلُ النَّبِيَّ ﷺ، وَالْفَضْلُ وَأُسَامَةُ يَحْجُبَانِهِ۔

حدیث نمبر ٣٢١:

حضرت عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کو غسل دے رہے تھے حضرت فضل بن عباس اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو سنبھالے ہوئے تھے۔

٣٢٢۔ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: غُسِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَالْعَبَّاسُ قَاعِدٌ وَالْفَضْلُ مُحْتَضِنُهُ، وَعَلِيٌّ يَغْسِلُهُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ، وَأُسَامَةُ يَخْتَلِفُ۔

حدیث نمبر ٣٢٢:

حضرت شعبی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو اس حالت میں غسل دیا گیا کہ حضرت عباس بیٹھے تھے اور حضرت فضل بن عباس آپ ﷺ کو سینے سے لگائے ہوئے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کو اس طرح غسل دے رہے تھے آپ ﷺ پر کرتا تھا اور حضرت اسامہ پانی کا اہتمام کر رہے تھے۔

٣٢٣۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: أَوْصَى النَّبِيُّ ﷺ، أَلَّا يَغْسِلَهُ أَحَدٌ، غَيْرِيْ فَإِنَّهُ لَا يَرَىٰ

(٣٢٠، ٣٢٦) الا حا دیث اخرجها ابن سعد فی الطبقات الکبری ٢/٢٧٧-٢٨٠

أَحَدٌ عَوْرَتِي إِلَّا طُمِسَتْ عَيْنَاهُ، قَالَ عَلِيٌّ- فَكَانَ الْفَضْلُ وَأُسَامَةَ يُنَا وِلَانِي الْمَاءَ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ وَهُمَا مَعْصُوبَا الْعَيْنِ، قَالَ عَلِيٌّ: فَمَا تَنَاوَلْتُ عُضْواً إِلَّا كَأَنَّمَا يُقَلِّبُهُ مَعِي ثَلَاثُونَ رَجُلًا حَتَّى فَرَغْتُ مِنْ غَسْلِهِ۔

حدیث نمبر ۳۲۳:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے وصیت کی کہ میرے سوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی غسل نہ دے کیونکہ جو بھی میرے ستر کو دیکھے گا اس کی بنائی چلی جائے گی حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پس حضرت فضل اور اسامہ رضی اللہ عنہ مجھے پردے کے پیچھے سے پانی دے رہے تھے اور انہوں نے اپنی آنکھیں باندھ رکھی تھیں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں کوئی بھی عضو اٹھاتا تو ایسے محسوس ہوتا کہ میرے ساتھ تیس آدمی اس کو پلٹ رہے ہیں حتی کہ میں غسل سے فارغ ہو گیا۔

۳۲۴۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَمَّا أَخَذْنَا فِي جِهَازِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَغْلَقْنَا الْبَابَ دُوْنَ النَّاسِ جَمِيْعًا فَنَادَتِ الْأَنْصَارُ: نَحْنُ أَخْوَالُهُ وَمَكَانُنَا مِنَ الْإِسْلَامِ مَكَانُنَا! وَنَادَتْ قُرَيْشٌ ! نَحْنُ عُصْبَتُهُ! فَصَاحَ أَبُوْ بَكْرٍ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ: كُلُّ قَوْمٍ أَحَقُّ بِجَنَازَتِهِمْ مِنْ غَيْرِهِمْ- فَنَنْشُدُ كُمُ اللّٰهَ، فَإِنَّكُمْ إِنْ دَخَلْتُمْ أَخَّرْتُمُوْهُمْ عَنْهُ، وَاللّٰهِ لَا يَدْخُلُ عَلَيْهِ أَحَدٌ إِلَّا مَنْ دُعِيَ-

حدیث نمبر ۳۲۴:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کی تیاری کی تو سب لوگوں کو باہر نکال کر دروازہ بند کر دیا تو انصار نے نداء دی کہ ہم آپ علیہ السلام کے ماموں ہیں اور سب اسلام میں ہمارے مقام کو جانتے ہیں قریش نے نداء دی کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آبائی رشتہ دار ہیں پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پکار کر کہا اے جماعت مسلمین ہر قوم اپنے جنازے کی اپنے غیر سے زیادہ مستحق ہوتی ہے پس میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں اگر تم اندر جاؤ گے تو تم ان (علی، فضل اور اسامہ رضی اللہ عنہم) کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دور کر دو گے بخدا آپ کے

پاس کوئی نہ جائے سوائے اس کے جس کو بلایا گیا ہے

۳۲۵۔ عَنْ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ: غَسَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَلِيٌّ، وَكَفَنَهُ أَرْبَعَةٌ: عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ وَالْفَضْلُ وَشَقْرَانُ۔

حدیث نمبر ۳۲۵:

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو غسل حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دیا اور آپ ﷺ کو کفن چار آدمیوں نے دیا حضرت علی، عباس، فضل اور شقران رضی اللہ عنہم۔

۳۲۶۔ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَبِيْ عَوْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ بِهِ: اِغْسِلْنِيْ يَا عَلِيُّ إِذَا مِتُّ! فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا غَسَلْتُ مَيِّتًا قَطُّ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّكَ سَتُهَيَّأُ أَوْ تُيَسَّرُ۔ قَالَ عَلِيٌّ: فَغَسَلْتُهُ فَمَا آخُذُ عُضْوًا إِلَّا تَبِعَنِيْ وَالْفَضْلُ آخِذٌ بِحِضْنِهِ يَقُوْلُ: اِعْجَلْ يَا عَلِيُّ اِنْقَطَعَ ظَهْرِيْ۔

حدیث نمبر ۳۲۶:

حضرت عبدالواحد بن ابی عون رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض وصال میں ہی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے علی جب میرا وصال ہو جائے تو مجھے غسل تم دینا آپ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں کبھی بھی کسی میت کو غسل نہیں دیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں تیار کر دیا جائے گا یا یہ معاملہ تمہارے لیے آسان کر دیا جائے گا حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر میں نے آپ ﷺ کو غسل دیا پس میں جس عضو کو پکڑتا وہ میرے تابع ہو جاتا حضرت فضل آپ ﷺ کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے تھے اور یہ کہہ رہے تھے کہ اے علی جلدی کرو میری کمر ٹوٹی جا رہی ہے۔

(۶۷) شربه ماء غسل الرسول (ﷺ)

حضرت علی نے حضور ﷺ کے غسل کا پانی پیا

۳۲۷۔ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: كَانَ الْمَاءُ مَاءُ غُسْلِهِ ﷺ حِيْنَ غَسَّلُوْهُ بَعْدَ

وَفَاتِهِ، يَسْتَنْقِعُ فِي حُفُوْنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَكَانَ عَلَى يَحْسُوْهُ۔

حدیث نمبر ۳۲۷:

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد آپ کو غسل دیا گیا تو غسل کا پانی پیالوں میں جمع کر لیا گیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اس پانی کو تھوڑا تھوڑا کر کے پیتے رہے۔

(٦٨)

مُطَالَبَتُهُ بِحِصَّتِهِ مِنْ اِرْثِ الرَّسُوْلِ (ﷺ)

حضرت علی کا وراثت رسول ﷺ سے حصہ مانگنا

۳۲۸۔ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَدَخَلَ عَلَيْهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَامِ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، ثُمَّ جَآءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَخْتَصِمَانِ، فَقَالَ عُمَرُ لَهُمْ: أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ عُمَرُ: فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجِئْتُ أَنْتَ وَهٰذَا إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَطْلُبُ أَنْتَ مِيْرَاثَكَ، مِنَ ابْنِ أَخِيْكَ، وَيَطْلُبُ هٰذَا مِيْرَاثَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيْهَا؟ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ۔

حدیث نمبر ۳۲۸:

حضرت مالک بن اوس بیان کرتے ہیں میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت عثمان بن عفان حضرت زبیر بن عوام، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم بھی

---

(۳۲۷) اخرجه الامام احمد في مسنده ۱/ ۲٦۷ میمنية

(۳۲۸) اخرجه الترمذی فی ۲۲ كتاب السير: ٤٤ باب ما جاء في تركة الرسول (ﷺ) حديث رقم: ۱٦۱۰، ٤/ ۱۵۸

تشریف لائے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ آپس میں جھگڑتے ہوئے آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین وآسمان قائم ہیں بتاؤ کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارا (انبیاء کرام کا) کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے انہوں نے کہا جی ہم جانتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کا ولی ہوں تو تم اور یہ (یعنی حضرت عباس اور علی) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ تم اپنے بھتیجے کا حصہ مانگنے لگے اور یہ اپنی زوجہ کا حصہ کو ان کے والد کی طرف سے بنتا تھا مانگنے لگے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے ہمارا (انبیاء کرام کا) کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے اللہ جانتا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سچے نیکوکار ہدایت یافتہ اور حق کی پیروی کرنے والے تھے۔

۳۲۹۔ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ: جَاءَ الْعَبَّاسُ وَعَلِيٌّ إِلَى عُمَرَ يَخْتَصِمَانِ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: أَقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا، فَقَالَ النَّاسُ: اَفْصِلْ بَيْنَهُمَا، اَفْصِلْ بَيْنَهُمَا، قَالَ: لَا أَفْصِلُ بَيْنَهُمَا، قَدْ عَلِمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَة

حدیث نمبر ۳۲۹:

حضرت مالک بن اوس بن حدثان بیان کرتے ہیں کہ حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آپس میں جھگڑتے ہوئے عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا میرے اور اس کے درمیان فیصلہ کر دیجئے تو لوگوں نے بھی کہا کہ آپ ان دونوں کے درمیان فیصلہ کر دیجئے ان دونوں کے درمیان فیصلہ کر دیجئے کیونکہ یہ دونوں جانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارا (انبیاء کرام کا) کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔

۳۳۰۔ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ: أَرْسَلَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَبَيْنَا أَنَا كَذٰلِكَ إِذْ جَاءَهُ مَوْلَاهُ يَرْفَأُ، فَقَالَ، هٰذَا عُثْمَانُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَسَعْدٌ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَامِ ۔ قَالَ

(۳۲۹) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۱/۴۹ (میمنة)

(۳۳۰) اخرجه الامام احمد فی مسنده

وَلَا أَدْرِیْ أَذْکَرَ طَلْحَةَ أَمْ لَا ، یَسْتَأْذِنُوْنَ عَلَیْكَ، قَالَ ائْذَنْ لَهُمْ ثُمَّ مَکَثَ سَاعَةً ، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: هٰذَا الْعَبَّاسُ وَعَلِیٌّ یَسْتَأْذِنَانِ عَلَیْكَ ، قَالَ: ائْذَنْ لَهُمَا، فَلَمَّا دَخَلَ الْعَبَّاسُ قَالَ: یَا أَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ ، اقْضِ بَیْنِیْ وَبَیْنَ هٰذَا ، وَهُمَا حِیْنَئِذٍ یَخْتَصِمَانِ فِیْمَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مِنْ أَمْوَالِ بَنِی النَّضِیْرِ، فَقَالَ الْقَوْمُ اقْضِ بَیْنَهُمَا یَا أَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ، وَأَرِحْ کُلَّ وَاحِدٍ مِنْ صَاحِبِهٖ، فَقَدْ طَالَتْ خُصُوْمَتُهُمَا، فَقَالَ عُمَرُ: أَنْشُدُکُمُ اللّٰهَ الَّذِیْ بِإِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمٰوَاتُ وَالْأَرْضُ ، أَتَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا نُوْرَثُ مَا تَرَکْنَا صَدَقَةٌ ؟ قَالُوْا: قَدْ قَالَ ذٰلِكَ، وَقَالَ لَهُمَا مِثْلَ ذٰلِكَ ، فَقَالَا نَعَمْ ، قَالَ، قَالَ: فَإِنِّیْ سَأُخْبِرُکُمْ عَنْ هٰذَا الْفَیْءِ۔ إِنَّ اللّٰهَ عزوجل خَصَّ نَبِیَّهٗ ﷺ مِنْهُ بِشَیْءٍ لَمْ نُعْطِهٖ غَیْرَهٗ، فَقَالَ:(وَمَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ مِنْ خَیْلٍ وَلَا رِکَابٍ)وَکَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَاصَّةً، وَاللّٰهِ مَا احْتَازَهَا دُوْنَکُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَیْكَ، لَقَدْ قَسَمَهَا بَیْنَکُمْ،وَبَثَّهَا فِیْکُمْ، حَتّٰی بَقِیَ مِنْهَا هٰذَا الْمَالُ ، فَکَانَ یُنْفِقُ عَلٰی أَهْلِهٖ مِنْهُ سَنَةً ، ثُمَّ یَجْعَلُ مَا بَقِیَ مِنْهُ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ ، فَلَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ أَبُوْ بَکْرٍ: أَنَا وَلِیُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَهٗ، فَأَعْمَلُ فِیْهَا بِمَا کَانَ یَعْمَلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْهَا۔

حدیث نمبر ۳۳۰:

حضرت مالک بن اوس بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے پیغام بھیج کر بلایا ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کا غلام یرفاء آیا اور کہنے لگا کہ حضرت عثمان، عبدالرحمٰن، سعد اور زبیر بن عوام اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں راوی کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ اس نے طلحہ کا بھی ذکر کیا یا نہیں حضرت عمر نے فرمایا انہیں بلالو۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ غلام پھر آیا اور کہنے لگا حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں آپ نے فرمایا انکو بھی بلالو حضرت عباس اندر آتے ہی کہنے لگے اے امیر المومنین میرے اور اس کے درمیان فیصلہ فرمایئے اس وقت ان کا جھگڑا اس مال میں تھا جو اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو بنو نضیر کے

مال سے فئی کے طور پر دیا تھا تو لوگوں نے بھی کہا اے امیر المومنین آپ ان کے درمیان فیصلہ کیجئے اور ہر ایک کو دوسرے سے نجات دلوایئے کیونکہ ان کا جھگڑا طول اختیار کر رہا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارا (انبیاء کرام کا) کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے لوگوں نے اثبات میں جواب دیا پھر یہی سوال حضرت عباس و علی رضی اللہ عنہما سے کیا انہوں نے کہا جی ہم جانتے ہیں حضرت عمرؓ نے فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں کہ یہ مال فئی اللہ نے اپنے نبی ﷺ کے لیے ہی خاص کیا تھا کسی کو اس میں سے کچھ نہیں دیا اور فرمایا (اور جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو فئے کے طور پر عطا فرمایا............ الخ) اس لیے یہ مال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خاص تھا لیکن قسم بخدا انہوں نے تم کو چھوڑ کر اس مال کو اپنے لیے محفوظ نہیں کیا اور نہ تم پر اس مال کو ترجیح دی ہے انہوں نے یہ مال بھی تمہارے درمیان تقسیم کر دیا حتی کہ تھوڑا سا بچ گیا جس سے وہ اپنے گھر والوں کو سال بھر کا خرچا دیتے تھے پھر اس سے بھی کچھ بچ جاتا تو اللہ کی راہ میں تقسیم کر دیتے جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کے بعد میں اس کا ولی ہوں پس میں وہی عمل کروں گا جو رسول اللہ ﷺ کرتے رہے ہیں۔

(۶۹)

انکار عائشة انه وصی النبی (ﷺ)

حضرت عائشہ کا حضرت علی کے وصی ہونے کا انکار کرنا

۳۳۱۔ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ۔ قَالَ: ذَکَرُوْا عِنْدَ عَائِشَۃَ، أَنَّ عَلِیًّا کَانَ وَصِیًّا فَقَالَتْ: مَتٰی أَوْصٰی اِلَیْهِ؟ فَقَدْ کُنْتُ مُسْنِدَتَهُ اِلٰی صَدْرِیْ (أَوْ قَالَتْ حِجْرِیْ) فَدَعَا بِالطَّسْتِ، فَلَقَدْ أَنْخَنَثَ فِیْ حِجْرِیْ۔ وَمَا شَعَرْتُ اِنَّهُ مَاتَ۔ فَمَتٰی أَوْصٰی اِلَیْهِ؟

حدیث نمبر ۳۳۱:

حضرت اسود بن یزید بیان کرتے ہیں کہ بعض لوگوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ذکر کیا

(۳۳۱) اخرجه البخاری فی کتاب الوصایا ۳/۴ ط۔ الشعب، ومثله فی باب مرض النبی (ﷺ)

کہ بیشک آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وصیت فرمائی تھی حضرت عائشہ نے فرمایا انہیں کب وصیت فرمائی؟ حالانکہ آپ ﷺ کو میں نے اپنے سینے سے لگایا ہوا تھا یا یہ فرمایا کہ اپنی گود میں لیا ہوا تھا پس آپ نے (پانی) کا طشت منگوایا لیکن آپ اس وقت میری گود میں ہی جھک گئے حالانکہ مجھے بھی معلوم نہ ہوسکا کہ آپ وفات پا چکے ہیں تو آپ نے وصیت کب فرمائی؟

(۷۰)

صُلْحَةٌ مَعَ اَبِي بَكْرٍ بَعْدَ وَفَاةِ فَاطِمَةَ

وفاتِ فاطمہ کے سیدنا ابوبکر صدیق سے صلح کرنا

۳۳۲۔ عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔ أَرْسَلَتْ اِلٰى أَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ تَسْأَلُهُ مِيْرَاثَهَا، مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِيْنَةِ وَفَدَكَ ، وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ۔ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ۔ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ۔ اِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ فِيْ هٰذَا الْمَالِ۔ وَاِنِّيْ ، وَاللّٰهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، عَنْ حَالِهَا الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهَا ، فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَلَأَ عْمَلَنَّ فِيْهَا ، بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، فَأَبٰى أَبُوْ بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ اِلٰى فَاطِمَةَ شَيْئًا ۔ فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلٰى أَبِيْ بَكْرٍ فِيْ ذٰلِكَ۔ قَالَ: فَهَجَرَتْهُ۔ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ ۔ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سِتَّةَ أَشْهُرٍ۔ فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ لَيْلًا، وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ۔ وَصَلّٰى عَلَيْهَا عَلِيٌّ۔ وَكَانَ لِعَلِيٍّ مِنَ النَّاسِ وِجْهَةٌ، حَيَاةَ فَاطِمَةَ ۔ فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ اسْتَنْكَرَ عَلِيٌّ وُجُوْهَ النَّاسِ۔ فَالْتَمَسَ مُصَالَحَةَ أَبَابَكْرٍ وَمُبَايَعَتَهُ۔ وَلَمْ يَكُنْ بَايَعَ تِلْكَ الْأَشْهُرَ، فَأَرْسَلَ اِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ :أَنِ ائْتِنَا ۔ وَلَا يَأْتِنَا مَعَكَ أَحَدٌ (كَرَاهِيَةَ مَحْضَرِ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ)فَقَالَ عُمَرُ ، لِأَبِيْ بَكْرٍ:وَاللّٰهِ! لَا تَدْخُلْ عَلَيْهِمْ

(۳۳۲) اخرجه الامام مسلم فی صحیحه کتاب ۳۲- والجهاد والسیر،۱٦ قول النبی ﷺ لا نورث ما ترکناه صدقة ح ۵۲

وَجْدَكَ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَمَا عَسَا هُمْ أَنْ يَفْعَلُوْا بِيْ۔ اِنِّيْ وَاللّٰهِ! لَآ تِيَنَّهُمْ؟ فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ أَبُوْبَكْرٍ۔ فَتَشَهَّدَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ۔ ثُمَّ قَالَ: اِنَّا قَدْ عَرَفْنَا، يَا أَبَا بَكْرٍ! فَضِيْلَتَكَ وَمَا أَعْطَاكَ اللّٰهُ، وَلَمْ نَنْفَسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سَاقَهُ اللّٰهُ اِلَيْكَ۔ وَلٰكِنَّكَ اسْتَبْدَدْتَ عَلَيْنَا بِالْاَمْرِ۔ وَكُنَّا نَحْنُ نَرٰى لَنَا حَقًّا لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُ أَبَا بَكْرٍ حَتّٰى فَاضَتْ عَيْنَا أَبِيْ بَكْرٍ، فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُوْ بَكْرٍ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ! لَقَرَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَحَبُّ اِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِيْ، وَأَمَّا الَّذِيْ شَجَرَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْاَمْوَالِ، فَاِنِّيْ لَمْ آلُ فِيْهَا عَنِ الْحَقِّ۔ وَلَمْ أَتْرُكْ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُهُ فِيْهَا اِلَّا صَنَعْتُهُ۔ فَقَالَ عَلِيٌّ لِأَبِيْ بَكْرٍ: مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةُ لِلْبَيْعَةِ، فَلَمَّا صَلَّى أَبُوْ بَكْرٍ صَلَاةَ الظُّهْرِ۔ رَقِيَ عَلَى الْمِنْبَرِ۔ فَتَشَهَّدَ، وَذَكَرَ شَأْنَ عَلِيٍّ وَتَخَلُّفَهُ عَنِ الْبَيْعَةِ، وَعُذْرَهُ بِالَّذِيْ اعْتَذَرَ اِلَيْهِ۔ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَتَشَهَّدَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ فَعَظَّمَ حَقَّ أَبِيْ بَكْرٍ، وَاَنَّهُ لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى الَّذِيْ صَنَعَ نَفَاسَةً عَلَى أَبِيْ بَكْرٍ۔ وَلَا اِنْكَارًا لِلَّذِيْ فَضَّلَهُ اللّٰهُ بِهٖ، وَلٰكِنَّا كُنَّا نَرٰى لَنَا فِي الْاَمْرِ نَصِيْبًا، فَاسْتُبِدَّ عَلَيْنَا بِهٖ۔ فَوَجَدْنَا فِيْ أَنْفُسِنَا فَسُرَّ ذٰلِكَ الْمُسْلِمُوْنَ ۔ وَقَالُوْا: أَصَبْتَ، فَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ اِلَى عَلِيٍّ قَرِيْبًا حِيْنَ رَاجَعَ الْاَمْرَ الْمَعْرُوْفَ۔

حدیث نمبر۲۳۳۲:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف قاصد بھیج کر نبی اکرم ﷺ کے مال سے میراث کا مطالبہ کیا جو اللہ نے آپ ﷺ کو مدینہ اور فدک میں مال فئی دیا اور جو خیبر کے خمس سے بچا ہوا تھا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم (انبیاء کرام) کسی کو وارث نہیں بناتے ہم جو کچھ چھوڑیں وہ صدقہ ہوتا ہے لھذا آل محمد اسی مال سے کھاتی رہے گی اور خدا کی قسم میں رسول اللہ ﷺ کے صدقہ میں کوئی تبدیلی نہیں کروں گا رسول اللہ ﷺ کے عہد میں جس طرح وہ مال خرچ ہوتا تھا اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی اور میں ان اموال میں اسی طرح تصرف

کرتا رہوں گا جس طرح رسول اللہ ﷺ اس تصرف کیا کرتے تھے پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کچھ دینے سے انکار کر دیا تو حضرت فاطمہ اس بات پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ناراض ہو گئیں اور وہ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد چھ ماہ تک زندہ رہیں اور حضرت ابو بکر سے بات نہ کی حتیٰ کہ آپ کا وصال ہو گیا جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا تو ان کے خاوند حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو رات کے وقت دفن کر دیا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر بھی نہ دی اور سیدہ کی نماز جنازہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پڑھائی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں لوگوں کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف کچھ میلان تھا جب حضرت فاطمہ کا وصال ہو گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے رویہ میں کچھ تبدیلی محسوس کی تو انہوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے صلح اور بیعت کرنا چاہی اس عرصہ میں انہوں نے بیعت نہیں کی تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ وہ ہمارے پاس آئیں اور آپ کے ساتھ ہمارے ہاں اور کوئی نہ آئے (کیونکہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا آنا پسند نہیں کرتے تھے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو مشورہ دیا کہ اللہ کی قسم آپ ان کے ہاں تنہا مت جائیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے ان سے یہ توقع نہیں ہے کہ وہ میرے ساتھ کوئی برا سلوک کریں گے بخدا میں ان کے ہاں ضرور جاؤں گا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھا پھر کہا اے ابو بکر ہم آپکی فضیلت کو پہچانتے ہیں اور اللہ نے آپکو جو مرتبہ عطاء کیا ہے اس کو بھی اور اللہ نے جو آپکو خلافت عطاء کی اس کو آپ سے چھیننے میں رغبت نہیں رکھتے لیکن آپ نے خود ہی یہ حکومت حاصل کر لی (ہم سے مشورہ نہیں کیا) حالانکہ ہم رسول اللہ ﷺ سے قرابت کی بناء پر اس (مشورہ) میں اپنا حق سمجھتے تھے پھر وہ اس معاملے میں حضرت ابو بکرؓ سے گفتگو کرتے رہے حتیٰ کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے پھر حضرت ابو بکر نے کہا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے رسول اللہ ﷺ کے قرابت دار مجھے اپنے قرابت داروں سے زیادہ عزیز ہیں اور جن اموال کی بناء پر میرے اور تمہارے درمیان ناچاکی پیدا ہوئی ہے میں نے ان میں سے کسی حق کو ترک نہیں کیا اور رسول اللہ ﷺ جہاں بھی اس مال کو خرچ کرتے تھے میں نے اس میں کوئی کمی نہیں کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا آج دوپہر کو ہم آپ سے بیعت کریں گے

پس جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ظہر کی نماز سے فارغ ہوئے تو منبر پر تشریف لائے کلمہ شہادت پڑھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا معاملہ بیان کیا اور بیعت میں تاخیر کرنے کا عذر بیان کیا جو حضرت علیؓ آپ سے بیان کر چکے تھے پھر آپ نے استغفار کی پھر حضرت علی نے کلمہ شہادت پڑھا اور حضرت ابوبکرؓ کے حق کی عظمت بیان کی اور کہا کہ انکو حضرت ابوبکر کے خلاف خلافت میں نہ تو کوئی رغبت تھی اور نہ ھی جو اللہ نے ان کو فضیلت دی ہے اس کے انکاری تھے لیکن ہم سمجھتے تھے کہ اس حکومت میں ہمارا بھی کچھ حصہ ہے اور ہم سے مشورہ لیے بغیر یہ سب کچھ ہوا اس وجہ سے ہمیں تکلیف پہنچی تو مسلمان اس بات سے خوش ہو گئے اور انہوں نے کہا آپ نے ٹھیک فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب اس اچھے کام کی طرف لوٹے تو لوگ پھر حضرت علیؓ کی طرف مائل ہو گئے۔

(۷۱)

موقفة يوم الدار

۳۳۳۔ عَنْ أَبِيْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: بَعَثَ عُثْمَانُ اِلَى عَلِيٍّ يَدْعُوْهُ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ فِيْ الدَّارِ فَأَرَادَ أَنْ يَأْتِيَهُ، فَتَعَلَّقُوْا بِهِ وَمَنَعُوْا، قَالَ: فَحَلَّ عِمَامَةً سَوْدَاءَ عَلَى رَأْسِهِ وَقَالَ: هذا او قال اللّٰهُمَّ لَا أَرْضٰى قَتْلَهُ وَلَا آمُرُ بِهِ، وَاللّٰهِ لَا أَرْضٰى قَتْلَهُ وَلَا آمُرُ بِهِ۔

حدیث نمبر ۳۳۳

حضرت ابوجعفر محمد بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلاوا بھیجا جب ان کو گھر میں قید کر دیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آنے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے ان کو روک دیا پس حضرت علیؓ نے اپنے سر پر سیاہ عمامہ باندھا اور فرمایا یا اللہ نہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل پر راضی ہوں اور نہ ہی میں نے اس کا حکم دیا ہے قسم بخدا میں آپکے قتل پر راضی نہیں ہوں اور نہ ھی میں نے اس کا حکم دیا ہے۔

۳۳۴۔ عَنْ رَاشِدِ بْنِ كَيْسَانَ أَنَّ عُثْمَانَ بَعَثَ اِلَى عَلِيٍّ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ فِيْ الدَّارِ أَنِ ائْتِنِيْ، فَقَامَ عَلِيٌّ لِيَأْتِيَهُ، فَقَامَ بَعْضُ أَهْلِ عَلِيٍّ حَتّٰى حَبَسَهُ وَقَالَ: أَلَا تَرٰى اِلَى مَا

(۳۳۳، ۳۳۴) اخرجهما ابن سعد فی الطبقات ۳/۶۸

بَيْنَ يَدَيْكَ مِنَ الْكَتَائِبِ؟ لَا تَخْلُصُ إِلَيْهِ، وَعَلَى عَلِيٍّ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ، فَنَقَضَهَا عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ رَمَى بِهَا إِلَى رَسُولِ عُثْمَانَ وَقَالَ: أَخْبِرْ بِالَّذِي قَدْ رَأَيْتَ، ثُمَّ خَرَجَ عَلِيٌّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى أَحْجَارِ الزَّيْتِ فِي سُوقِ الْمَدِينَةِ فَأَتَاهُ قَتْلُهُ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِنْ دَمِهِ أَنْ أَكُونَ قَتَلْتُ أَوْ مِلْتُ عَلَى قَتْلِهِ۔

حدیث نمبر ۳۳۴:

حضرت راشد بن کیسان بیان کرتے ہیں بیشک حضرت عثمان نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف کسی کو بھیجا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلا کر لائیں، جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں قید تھے۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تاکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر والوں میں سے کچھ لوگ کھڑے ہو گئے (آپکو منع کرنے کے لیے) یہاں تک کہ آپ کو روک لیا اور کہا کہ آپ نہیں دیکھتے کہ آپ کے سامنے لشکر ہے آپ ان کی طرف نہ جایئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیاہ عمامہ پہنا ہوا تھا آپ نے اپنے سر سے وہ عمامہ اتار کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیغامبر کو دے دیا اور کہا کہ جو آپ نے یہاں دیکھا ہے وہ حضرت عثمانؓ کو بتا دیجئے گا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد سے نکلے اور آپ ابھی مدینہ کے بازار میں زیتون کے درختوں تک ہی پہنچے تھے کہ آپ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کی خبر ملی پس آپ نے کہا یا اللہ میں آپ رضی اللہ عنہ کے خون، قتل یا قتل میں شرکت سے برأت کا اعلان کرتا ہوں۔

(۴۲)...... موقفه في صفين

جنگ صفین میں آپ کا موقف

۳۳۵۔ عَنْ حَبِيبِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا وَائِلٍ فِي مَسْجِدِ أَهْلِهِ أَسْأَلُهُ عَنْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ الَّذِينَ قَتَلَهُمْ عَلِيٌّ بِالنَّهْرَوَانِ: فِيمَا اسْتَجَابُوا لَهُ، وَفِيمَا فَارَقُوهُ، وَفِيمَا اسْتَحَلَّ قِتَالَهُمْ۔ قَالَ: كُنَّا بِصِفِّينَ فَلَمَّا استحر الْقَتْلُ بِأَهْلِ الشَّامِ اعْتَصَمُوا بتل، فَقَالَ

(۳۳۵) اخرجه الا مام احمد في مسنده ۳/۴۸۵ (ميمنية)

عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لِمُعَاوِيَةَ: أَرْسِلْ إِلَى عَلِيٍّ بِمُصْحَفٍ، وَادْعُهُ إِلَى كِتَابِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ لَنْ يَأْبَى عَلَيْكَ، فَجَاءَ بِهِ رَجُلٌ فَقَالَ: بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِنَ الْكِتَابِ يَدْعُونَ إِلَى كِتَابِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلَّى فَرِيقٌ مِنْهُمْ وَهُمْ مُعْرِضُونَ فَقَالَ عَلِيٌّ: نَعَمْ، أَنَا أَوْلَى بِذَلِكَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ، قَالَ: فَجَاءَتْهُ الْخَوَارِجُ، وَنَحْنُ نَدْعُوهُمْ يَوْمَئِذٍ: الْقُرَّاءَ، وَسُيُوفُهُمْ عَلَى عَوَاتِقِهِمْ، فَقَالُوا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، مَا نَنْتَظِرُ بِهَؤُلَاءِ الْقَوْمِ الَّذِينَ عَلَى التَّلِّ أَلَا نَمْشِي إِلَيْهِمْ بِسُيُوفِنَا حَتَّى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ؟ فَتَكَلَّمَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ۔ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا أَنْفُسَكُمْ، فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ (يَعْنِي الصُّلْحَ الَّذِي كَانَ بَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ) وَلَوْ نَرَى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا، فَجَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ؟ أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ، وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ فَفِيمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ، وَلَمَّا يَحْكُمِ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ؟، فَقَالَ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي، أَبَدًا، قَالَ: فَرَجَعَ وَهُوَ مُتَغَيِّظٌ! فَلَمْ يَصْبِرْ حَتَّى أَتَى أَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ: يَا أَبَابَكْرٍ أَلَسْنَا عَلَى حَقٍّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ؟ أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ، وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: فَفِيمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ، وَلَمَّا يَحْكُمِ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ۔ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ أَبَدًا۔ قَالَ فَنَزَلَتْ، سُورَةُ الْفَتْحِ، قَالَ فَأَرْسَلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى عُمَرَ فَأَقْرَأَهَا إِيَّاهُ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَتْحٌ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ۔

حدیث نمبر ۳۳۵:

حضرت حبیب بن ثابت بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ ابو وائل کے پاس ان کے گھر کی مسجد میں آیا تا کہ ان سے ان لوگوں کے بارے پوچھ سکوں جنہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نہروان کے مقام پر قتل کیا تھا کہ

انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کون سی بات قبول کی اور کس بات سے انکار کیا؟ اور آپ رضی اللہ عنہ نے کس وجہ سے ان سے قتال کرنا جائز سمجھا ابو وائل کہنے لگے ہم جنگ صفین میں تھے جب اہل شام کے مقتولین کی تعداد بڑھنے لگی تو وہ ایک ٹیلے پر چڑھ گئے اور حضرت عمرو بن عاص نے حضرت معاویہ سے کہا کہ آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس قرآن پاک کا ایک نسخہ بھیجیں اور انہیں کتاب اللہ کی دعوت دیں وہ آپ کی بات کو رد نہیں کریں گے تو حضرت علیؓ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا ہمارے اور تمہارے درمیان کتاب اللہ ثالث ہے اور یہ آیت پڑھی (کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں کتاب کا کچھ حصہ دیا گیا وہ لوگوں کو کتاب اللہ کی طرف بلاتے ہیں تا کہ ان کے درمیان فیصلہ کریں تو ان میں سے ایک فریق اعراض کر لیتا ہے) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ٹھیک ہے میں اس بات کو قبول کرنے کا زیادہ حق دار ہوں ہمارے اور تمہارے درمیان کتاب اللہ ثالث ہے پھر خوارج جنہیں ہم اس وقت قراء کہہ کر پکارتے تھے وہ اپنے کندھوں پر تلواریں لٹکا کر آئے اور کہنے لگے اے امیر المومنین یہ لوگ جو ٹیلے پر ہیں ہمیں ان کے بارے کس چیز کا انتظار ہے؟ کیا ہم ان پر اپنی تلواروں سے حملہ نہ کر دیں حتی کہ اللہ ان کے اور ہمارے درمیان فیصلہ کر دے؟ اس وقت سھل بن حنیف بولے اور کہا اے لوگوں خود کو ہمیشہ صحیح نہ سمجھا کرو ہم نے حدیبیہ کا وہ دن بھی دیکھا ہے (یعنی جس میں رسول اللہ ﷺ اور مشرکین کے درمیان صلح ہوئی تھی) اگر ہم جنگ کرنا چاہتے تو کر سکتے تھے اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں؟ کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے مقتول جہنم میں نہیں جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں انہوں نے عرض کی پھر ہم اپنے دین کے معاملے میں ڈر کر صلح کیوں کریں اور ہم واپس کیوں لوٹیں جبکہ اللہ نے ہمارے اور انکے درمیان کوئی فیصلہ نہیں فرمایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا اے ابن خطاب بیشک میں اللہ کا رسول ہوں وہ مجھے ضائع نہیں کرے گا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصے کی حالت میں واپس چلے گئے اور ان سے صبر نہ ہو سکا حتی کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اے ابو بکر کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں؟ کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے مقتول جہنم میں نہیں جائیں گے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیوں نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے پھر ہم اپنے

دین کے معاملے میں ڈر کر صلح کیوں کریں اور واپس کیوں لوٹیں جبکہ اللہ نے ہمارے اور ان کے درمیان کوئی فیصلہ نہیں فرمایا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں اللہ انہیں کبھی ضائع نہیں کرے گا پھر سورہ فتح نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور انہیں یہ سورت پڑھ کر سنائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ کیا یہ فتح ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں یہ فتح ہے۔

(۷۳)......علی والخوارج

حضرت علی اور خوارج

۳۳۶۔ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَيَّاضِ بْنِ عَمْرٍو الْقَارِيِّ قَالَ: جَآءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ فَدَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ وَنَحْنُ عِنْدَهَا جُلُوْسٌ، مَرْجِعَهُ مِنَ الْعِرَاقِ لَيَالِيَ قُتِلَ عَلِيٌّ، فَقَالَتْ لَهُ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ شَدَّادٍ، هَلْ أَنْتَ صَادِقِيْ عَمَّا أَسْأَلُكَ عَنْهُ؟ تُحَدِّثُنِيْ عَنْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ قَتَلَهُمْ عَلِيٌّ؟ قَالَ: وَمَالِيْ لَا أَصْدُقُكَ! قَالَتْ: فَحَدِّثْنِيْ عَنْ قِصَّتِهِمْ، قَالَ: فَإِنَّ عَلِيًّا لَمَّا كَاتَبَ مُعَاوِيَةَ وَحَكَّمَ الْحَكَمَانِ خَرَجَ عَلَيْهِ ثَمَانِيَةُ آلَافٍ مِنْ قُرَّاءِ النَّاسِ، فَنَزَلُوْا بِأَرْضٍ يُقَالُ لَهَا: حَرُوْرَاءُ مِنْ جَانِبِ الْكُوْفَةِ، وَإِنَّهُمْ عَتَبُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا: انْسَلَخْتَ مِنْ قَمِيْصٍ أَلْبَسَكَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى، وَاسْمٍ سَمَّاكَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهِ، ثُمَّ انْطَلَقْتَ فَحَكَّمْتَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ، فَلَا حُكْمَ إِلَّا لِلّٰهِ تَعَالٰى، فَلَمَّا أَنْ بَلَغَ عَلِيًّا مَا عَتَبُوْا عَلَيْهِ وَفَارَقُوْهُ عَلَيْهِ، فَأَمَرَ مُؤَذِّنًا فَأَذَّنَ: أَنْ لَّا يَدْخُلَ عَلٰى أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِلَّا رَجُلٌ قَدْ حَمَلَ الْقُرْآنَ، فَلَمَّا أَنِ امْتَلَأَتِ الدَّارُ مِنْ قُرَّاءِ النَّاسِ دَعَا بِمُصْحَفٍ إِمَامٍ عَظِيْمٍ، فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَجَعَلَ يَصُكُّهُ بِيَدِهِ وَيَقُوْلُ: أَيُّهَا الْمُصْحَفُ! حَدِّثِ النَّاسَ! فَنَادَاهُ النَّاسُ فَقَالُوْا: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، مَا تَسْأَلُ عَنْهُ؟ إِنَّمَا هُوَ مِدَادٌ فِيْ وَرَقٍ! وَنَحْنُ نَتَكَلَّمُ بِمَا رُوِّيْنَا مِنْهُ! فَمَا ذَا تُرِيْدُ؟ قَالَ: أَصْحَابُكُمْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ خَرَجُوْا، بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ كِتَابُ اللّٰهِ، يَقُوْلُ

(۳۳۶) الحديث اخرجه الامام احمد فى مسنده ۱/ ۸۶ (ميمنية)

اللّٰہِ تعالیٰ فِیْ کِتَابِہٖ فِیْ امْرَأَۃٍ وَرَجُلٍ: [وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَیْنِہِمَا فَابْعَثُوْا حَکَمًا مِنْ اَھْلِہٖ وَحَکَمًا مِنْ اَھْلِھَا، اِنْ یُّرِیْدَا اِصْلَاحًا یُّوَفِّقِ اللّٰہُ بَیْنَھُمَا]، فَاُمَّۃُ مُحَمَّدٍ ﷺ اَعْظَمُ دَمًا وَحُرْمَۃً مِنْ امْرَأَۃٍ وَرَجُلٍ، وَنَقَمُوْا عَلَیَّ اَنْ کَاتَبْتُ مُعَاوِیَۃَ: کَتَبَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَقَدْ جَآءَ نَا سُھَیْلُ بْنُ عَمْرٍو، وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ بِالْحُدَیْبِیَّۃِ حِیْنَ صَالَحَ قَوْمَہٗ قُرَیْشًا، فَکَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، فَقَالَ سُھَیْلٌ: لَا تَکْتُبْ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، فَقَالَ: کَیْفَ تَکْتُبُ؟ فَقَالَ: اُکْتُبْ بِاسْمِكَ اللّٰھُمَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: فَاکْتُبْ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ، فَقَالَ: لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَمْ اُخَالِفْكَ، فَکَتَبَ: ھٰذَا مَا صَالَحَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قُرَیْشًا، یَقُوْلُ اللّٰہُ فِیْ کِتَابِہٖ: [لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِمَنْ کَانَ یَرْجُوا اللّٰہَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ] فَبَعَثَ اِلَیْھِمْ عَلِیٌّ عَبْدَ اللّٰہِ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَخَرَجْتُ مَعَہٗ، حَتّٰی اِذَا تَوَسَّطْنَا عَسْکَرَھُمْ قَامَ ابْنُ الْکَوَّاءِ یَخْطُبُ النَّاسَ، فَقَالَ: یَا حَمَلَۃَ الْقُرْآنِ، اِنَّ ھٰذَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبَّاسٍ، فَمَنْ لَمْ یَکُنْ یَعْرِفُہٗ فَاَنَا اُعَرِّفُہٗ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ مَا یَعْرِفُہٗ بِہٖ، ھٰذَا مِمَّنْ نَزَلَ فِیْہِ وَفِیْ قَوْمِہٖ [قَوْمٌ خَصِمُوْنَ] فَرُدُّوْہُ اِلٰی صَاحِبِہٖ وَلَا تُوَاضِعُوْہُ کِتَابَ اللّٰہِ۔

فَقَامَ خُطَبَاءُ ھُمْ فَقَالُوْا: وَاللّٰہِ لَنُوَاضِعَنَّہٗ کِتَابَ اللّٰہِ، فَاِنْ جَاءَ بِحَقٍّ نَعْرِفُہٗ لَنَتَّبِعَنَّہٗ، وَاِنْ جَاءَ بِبَاطِلٍ لَنُبَکِّتَنَّہٗ بِبَاطِلِہٖ، فَوَاضَعُوْا عَبْدَ اللّٰہِ الْکِتَابَ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ، فَرَجَعَ مِنْھُمْ اَرْبَعَۃُ آلَافٍ کُلُّھُمْ تَائِبٌ، فِیْھِمْ ابْنُ الْکَوَّاءِ، حَتّٰی اَدْخَلَھُمْ عَلٰی عَلِیٍّ الْکُوْفَۃَ، فَبَعَثَ عَلِیٌّ اِلٰی بَقِیَّتِھِمْ فَقَالَ: قَدْ کَانَ مِنْ اَمْرِنَا وَاَمْرِ النَّاسِ مَا قَدْ رَاَیْتُمْ، فَقِفُوْا حَیْثُ شِئْتُمْ حَتّٰی تَجْتَمِعَ اُمَّۃُ مُحَمَّدٍ ﷺ، بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا تَسْفِکُوْا دَمًا حَرَامًا اَوْ تَقْطَعُوْا سَبِیْلًا، اَوْ تَظْلِمُوْا ذِمَّۃً، فَاِنَّکُمْ اِنْ فَعَلْتُمْ فَقَدْ نَبَذْنَا اِلَیْکُمُ الْحَرْبَ عَلٰی سَوَاءٍ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْخَائِنِیْنَ۔

قَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: يَا ابْنَ شَدَّادٍ، فَقَدْ قَتَلَهُمْ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا بَعَثَ إِلَيْهِمْ حَتّٰى قَطَعُوا السَّبِيلَ وَسَفَكُوا الدَّمَ، وَاسْتَحَلُّوا أَهْلَ الذِّمَّةِ، فَقَالَتْ: آللّٰهُ؟ قَالَ: آللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ كَانَ قَالَتْ: فَمَا شَيْءٌ بَلَغَنِي عَنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ يَتَحَدَّثُونَهُ، يَقُولُونَ: ذُو الثُّدَيِّ وَذُو الثُّدَيِّ؟ قَالَ: قَدْ رَأَيْتُهُ وَقُمْتُ مَعَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ فِي الْقَتْلٰى، فَدَعَا النَّاسَ فَقَالَ: أَتَعْرِفُونَ هٰذَا؟ فَمَا أَكْثَرَ مَنْ جَاءَ يَقُولُ: قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَسْجِدِ بَنِي فُلَانٍ يُصَلِّي، وَرَأَيْتُهُ فِي مَسْجِدِ بَنِي فُلَانٍ يُصَلِّي، وَلَمْ يَأْتُوا فِيهِ بِثَبَتٍ يُعْرَفُ إِلَّا ذٰلِكَ، قَالَتْ: فَمَا قَوْلُ عَلِيٍّ حِينَ قَامَ عَلَيْهِ - كَمَا يَزْعُمُ أَهْلُ الْعِرَاقِ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، قُلْتُ: هَلْ سَمِعْتَ مِنْهُ أَنَّهُ قَالَ غَيْرَ ذَالِكَ؟ قَالَ: اللّٰهُمَّ لَا، قَالَتْ: أَجَلْ، صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، يَرْحَمُ اللّٰهُ عَلِيًّا، إِنَّهُ كَانَ مِنْ كَلَامِهِ لَا يَرَى شَيْئًا يُعْجِبُهُ إِلَّا قَالَ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، فَيَذْهَبُ أَهْلُ الْعِرَاقِ يَكْذِبُونَ عَلَيْهِ وَيَزِيدُونَ عَلَيْهِ فِي الْحَدِيثِ۔

حدیث نمبر۳۳۶:

حضرت عبید اللہ بن عیاض بن عمرو القاری بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن شداد آئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اور ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ہی بیٹھے تھے اور وہ عراق سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے کچھ دن بعد لوٹے تھے پس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا اے عبد اللہ بن شداد میں تم سے سوال کروں گی کیا تم اسکا سچ سچ جواب دو گے؟ مجھے اس قوم کے بارے میں بتایئے جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا (حضرت عبد اللہ بن شداد نے کہا) اور میں آپکو سچ بات کیوں نہ بتاؤں گا؟ تو حضرت عائشہ نے کہا مجھے ان لوگوں کا قصہ بیان کرو حضرت عبد اللہ بن شداد کہنے لگے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ سے خط و کتابت شروع کیا اور دو حکمرانوں نے اپنا اپنا فیصلہ بھی سنا دیا تو لوگوں میں سے آٹھ ہزار قرآء کوفی کی طرف حروراء نام کی ایک بستی میں چلے گئے وہ لوگ حضرت علی سے رنجیدہ ہو گئے اور کہنے لگے جو اللہ نے آپکو قمیص پہنائی تھی آپ نے اسے اتار دیا ہے اور اللہ نے آپکو جو نام عطاء کیا تھا

آپ نے اسے ہٹا دیا ہے پھر آپ نے دین کے معاملے میں ثالث کو قبول کر لیا حالانکہ حکم تو صرف اللہ کا ہے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہوئی کہ لوگ آپ سے ناراض ہو گئے ہیں اور اسی وجہ سے جدا ہو گئے ہیں تو آپؓ نے اعلان کرنے والے کو یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ امیر المومنین کے پاس وہ شخص داخل ہوگا جس نے قرآن پاک اٹھا رکھا ہوگا پس جب آپ رضی اللہ عنہ کا گھر قراء لوگوں سے بھر گیا پس آپ نے قرآن کریم کا ایک بڑا نسخہ منگوا کر اس کو اپنے سامنے رکھا اور اس نسخے کو اپنے ہاتھ سے ہلاتے ہوئے کہنے لگے۔اے قرآن پاک! لوگوں کو بتاؤ پس لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو نداء دی اور کہنے لگے اے امیر المومنین آپ اس سے کیا پوچھ رہے ہیں؟ یہ صرف ورقوں میں سیاہی ہے اور اس کے متعلق جو احکام ہم تک پہنچے ہیں ہم ایک دوسرے سے بیان کرتے ہیں پس آپ کا اس سے سوال کرنے کا کیا مقصد ہے حضرت علیؓ نے فرمایا تمہارے ساتھی جو یہاں سے چلے گئے ہیں میرے اور ان کے درمیان یہ اللہ کی کتاب فیصلہ کرے گی۔اللہ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا میاں بیوی کے بارے میں اور اگر تم کو میاں بیوی میں علیحدگی کا خوف ہو تو دونوں کی طرف سے ایک ایک ثالث بھیجو اگر ان دونوں کی نیت اصلاح کی ہو تو اللہ ان کے درمیان موافقت پیدا فرما دیگا اور محمد ﷺ کی پوری امت کا خون اور عزت ایک مرد اور عورت سے زیادہ اہم ہے اور انہوں نے جو مجھ پر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے خط و کتاب کا اعتراض کیا ہے تو اس وقت علی بن ابو طالب سے ہی نبی ﷺ نے لکھوایا تھا جب ہم نبی ﷺ کے ساتھ حدیبیہ میں تھے اور سہیل بن عمرو ہمارے پاس آیا اور نبی ﷺ نے اپنی قوم قریش سے صلح کی تھی تو اس وقت آپ ﷺ نے مجھ سے ہی لکھوایا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم۔پس سہیل نے کہا آپ بسم اللہ الرحمن الرحیم مت لکھوائے پس آپ ﷺ نے فرمایا پھر ہم کیسے لکھوائیں؟ پس سہیل نے کہا آپ ''باسمك اللهم'' لکھوائیں پس نبی ﷺ نے فرمایا آپ لکھو ''محمد رسول الله'' اس نے کہا اگر میں آپ کو اللہ کا رسول مانتا تو آپ کی مخالفت نہ کرتا پس آپ ﷺ نے یہ الفاظ لکھوائے۔

هذا ما صالح محمد بن عبدالله قريشا؛ یہ وہ صلح نامہ ہے جو محمد ﷺ نے قریش سے کیا (حضرت علی فرماتے ہیں) اللہ نے قرآن میں ارشاد فرمایا ہے ''رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس تمہارے لیے بہترین

نمونہ ہے۔ جو اللہ اور آخرت کے دن کی امید رکھتا ہے"

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو ان کے پاس بھیجا (سمجھانے کے لیے) (راوی کہتے ہیں) میں بھی انکے ساتھ گیا یہاں تک کہ جب ہم ان کے لشکر کے درمیان میں پہنچے تو ابن الکواء کھڑے ہو گئے اور تقریر کرنے لگے اور کہنے لگے اے قرآن جاننے والو یہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ہیں پس جو شخص ان کو نہیں جانتا تو میں اسے انکا تعارف قرآن سے کرا دیتا ہوں یہ وہ شخص ہے جن کے بارے میں اور انکی قوم کے بارے میں یہ الفاظ وارد ہوئے ہیں "قوم خصمون" جھگڑالو قوم، پس انہیں ان کے ساتھی کی طرف واپس بھیج دو اور ان کے سامنے قرآن کریم مت رکھو پس ان کے خطباء کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے اللہ کی قسم ہم ضرور باضرور ان کے سامنے قرآن پاک رکھیں گے اگر یہ صحیح بات لے کر آئے ہیں تو ہم ضرور ان کی پیروی کریں گے اور اگر یہ غلط بات لے کر آئیں ہیں تو ہم انکے بطلان کو ظاہر کر دیں گے پس تین دن وہ کتاب اللہ کو سامنے رکھ کر بحث و مباحثہ کرتے رہیں پس ان میں سے چار ہزار رجوع کرتے ہوئے واپس لوٹ آئے ان میں ابن الکواء بھی تھے یہاں تک کہ وہ حضرت علیؓ کے پاس کوفہ میں آ گئے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بقیہ کی طرف پیغامبر بھیجا اور فرمایا ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان جو کچھ معاملہ ہوا ہے تم نے دیکھ لیا ہے اب تم جہاں چاہو رہو یہاں تک کہ امت محمد یہ ﷺ متفق ہو جائے ہمارے اور تمہارے درمیان یہ معاہدہ ہے کہ تم ناحق کسی کو قتل نہ کرو، ڈاکہ زنی نہ کرو اور نہ غریبوں پر ظلم و ستم کرو اگر تم ایسا کرو گے تو ہم تم سے جنگ کریں گے کیونکہ اللہ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

پھر حضرت عائشہ نے پوچھا اے ابن شداد کیا پھر انہوں نے ان سے قتال کیا تو ابن شداد نے جواب دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس وقت تک انکی طرف کوئی لشکر نہیں بھیجا جب تک کہ انہوں نے معاہدہ ختم نہ کیا انہوں نے ڈاکے ڈالے لوگوں کو ناحق قتل کیا اور ذمیوں پر ظلم و ستم کو حلال قرار دیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بخدا کیا ایسا ہی ہوا؟ تو ابن شداد نے جواب دیا بخدا جس کے سوا کوئی معبود نہیں ایسا ہی ہوا پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا اس بات کی کیا حقیقت ہے جو تجھے اہل ذمہ یعنی (عراق والوں) کی طرف سے پہنچی ہے

وہ کہتے ہے ایک شخص تھا جس کا نام؛ ذوالثدی؛ تھا حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے خود اس شخص کو دیکھا ہے اور مقتولین میں انکی لاش پر حضرت علی کے سات کھڑے بھی ہوا ہوں وہاں حضرت علی نے لوگوں کو بلا کر پوچھا کہ کیا تم اس شخص کو جانتے ہو اکثر لوگوں نے یہ جواب دیا کہ ہم نے اسے فلاں قبیلہ کی مسجد میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور میں نے اسے فلاں قبیلہ کی مسجد میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تھا اس کے علاوہ کوئی ایسی بات پختہ نہ بتا سکے جس سے اسی کی پہچان ہو سکے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی وہی بات کی جو اہل عراق کہہ رہے تھے انہوں نے کہا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ اور اسکے رسول ﷺ نے سچ فرمایا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں اسکے علاوہ بھی کوئی بات ان سے سنی تو حضرت شداد نے فرمایا بخدا نہیں سنی آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا؛ چلو ٹھیک ہے، اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے یہ ان کا تکیہ کلام تھا وہ جب بھی کوئی تعجب والی چیز دیکھتے تو یہ کہتے اللہ اور اسکے رسول ﷺ نے سچ فرمایا، اہل عراق جھوٹی باتیں انکی طرف منسوب کرتے ہیں اور بات کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں۔

٣٣٧۔ عَنْ أَبِیْ کَثِیْرٍ مَوْلَی الْأَنْصَارِ قَالَ: کُنْتُ مَعَ سَیِّدِیْ مَعَ عَلِیِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ حَیْثُ قَتَلَ أَهْلَ النَّهْرَوَانِ، فَکَانَ النَّاسُ وَجَدُوْا فِیْ أَنْفُسِهِمْ مِنْ قَتْلِهِمْ، فَقَالَ عَلِیٌّ: یَا أَیُّهَا النَّاسُ، إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ حَدَّثَنَا بِأَقْوَامٍ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ، ثُمَّ لَا یَرْجِعُوْنَ فِیْهِ أَبَدًا حَتّٰی یَرْجِعَ السَّهْمُ عَلٰی فُوْقِهِ، وَإِنَّ آیَةَ ذَالِكَ أَنَّ فِیْهِمْ رَجُلًا أَسْوَدَ مُخْدَجَ سَبْعِ هَلَبَاتٍ، فَالْتَمِسُوْهُ، فَإِنِّیْ أَرَاهُ فِیْهِمْ، فَالْتَمَسُوْهُ فَوَجَدُوْهُ إِلَی شَفِیْرِ النَّهْرِ تَحْتَ الْقَتْلٰی، فَأَخْرَجُوْهُ، فَکَبَّرَ عَلِیٌّ فَقَالَ: اللّٰهُ أَکْبَرُ، صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، وَإِنَّهُ لَمُتَقَلِّدٌ قَوْسًا لَهُ عَرَبِیَّةً، فَأَخَذَهَا بِیَدِهِ فَجَعَلَ یَطْعَنُ بِهَا فِیْ مُخْدَجَتِهِ وَیَقُوْلُ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، وَکَبَّرَ النَّاسُ حِیْنَ رَأَوْهُ وَاسْتَبْشَرُوْا، وَذَهَبَ عَنْهُمْ مَا

(٣٣٧) اخرجه الامام، احمد فی مسنده ١/ ١٨ (میمنیة)

كَانُوْا يَجِدُوْنَ۔

حدیث نمبر ۳۳۷:

حضرت ابوکثیر بیان کرتے ہیں جو کہ قبیلہ انصار کے غلام تھے، کہ میں اپنے سرادر کی معیت میں حضرت علی کے ساتھ تھا جب انہوں نے نہروان کے لوگوں سے قتال کیا۔ ایسے محسوس ہوتا تھا لوگ آپ سے قتال کر کے دل ہی دل میں شرم محسوس کرر ہے تھے پس حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے اے لوگو! نبی ﷺ نے ہمیں ایسی قوم کے بارے میں بتایا تھا جو دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے اور وہ لوگ دین کی طرف کبھی واپس نہ آسکیں گے یہاں تک کہ تیر کمان کی طرف واپس آجائے اور بیشک ان لوگوں کی نشانی یہ ہوگی کہ ان میں ایک شخص ایسا ہوگا جسکا رنگ سیاہ ہوگا اور اسکا ہاتھ بیکار ہوگا اور اسکا ایک ہاتھ عورت کی چھاتی کی طرح ہوگا اور عورت کی چھاتی میں جو گھنڈی ہوتی ہے اسی طرح اس کے ہاتھ میں بھی گھنڈی ہوگی اس کے گرد ساتھ بادلوں کا ایک جھرمٹ ہوگا تم اسے ان قتل کرنے والوں میں تلاش کرنا میرا خیال ہے وہ انہی میں ہوگا پس جب لوگوں نے اسے تلاش کیا تو وہ نہر کے کنارے مقتولین کے نیچے سے مل گیا لوگوں نے ایسے نکالا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا اور فرمانے لگے کہ اللہ اور اسکے رسول ﷺ نے سچ فرمایا اور اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی عربی کمان لٹکائے ہوئے تھے پس آپ نے اپنی تلوار کو ہاتھ میں لیا اور اسکے ادھورے ہاتھ میں چھبونے لگے اور کہنے لگے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ نے سچ فرمایا جب لوگوں نے اسے دیکھا تو نعرہ تکبیر لگایا اور خوش ہوگئے اور انکا غصہ بھی جاتا رہا۔

۳۳۸۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: قَدِمَ عَلِيٌّ عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصَرَةِ مِنَ الْخَوَارِجِ، فِيهِمْ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: الْجَعْدُ بْنُ بَعْجَةَ، فَقَالَ لَهُ: اتَّقِ اللّٰهَ يَا عَلِيُّ فَإِنَّكَ مَيِّتٌ، فَقَالَ عَلِيٌّ: بَلْ مَقْتُولٌ، ضَرْبَةٌ عَلَى هٰذَا تَخْضِبُ هٰذِهِ: يَعْنِيْ لِحْيَتَهُ مِنْ رَأْسِهِ، عَهْدٌ مَعْهُوْدٌ، وَقَضَاءٌ مَقْضِيٌّ، وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرَى، وَعَاتَبَهُ فِيْ لِبَاسِهِ، فَقَالَ: مَالَكُمْ وَلِلِّبَاسِ؟ هُوَ أَبْعَدُ مِنَ الْكِبْرِ، وَأَجْدَرُ أَنْ يَقْتَدِيَ بِيَ الْمُسْلِمُ۔

(۳۳۸) اخرجه الامام احمد فی مسنده (۱/۱۹ میمنیة، برقم ۷۰۳ (طـ شاکر)، وقال: اسناده صحیح۔

حدیث نمبر ۳۳۸:

حضرت زید بن وھب بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بصرہ میں قبیلہ خواج کی ایک قوم کے پاس تشریف لائے ان میں ایک شخص تھا جسکو جعد بن بعجہ کہا جاتا تھا پس اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا اے علی رضی اللہ عنہ اللہ پاک سے ڈریئے، آپ نے بھی مر جانا ہے پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے شہید کیا جائیگا وہ ایک چوٹ ہوگی جو سر پر لگے گی اور داڑھی کو رنگ دیگی یہ ایسی بات ہے جو ہو کر رہے گی اور فیصلہ کن بات ہے اور وہ شخص خسارے میں ہو جو جھوٹی بات بتائے اور اس نے آپکے لباس میں کچھ عیب بتائے پس آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہیں میرے لباس سے کیا مطلب؟ یہ تکبر سے دور اور اس قابل ہے کہ اس معاملے میں مسلمان میری اتباع کریں۔

۳۳۹۔ عَنْ طَارِقِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَلِيٍّ إِلَى الْخَوَارِجِ فَقَتَلَتُمْ ثُمَّ قَالَ: انْظُرُوا، فَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّهُ سَيَخْرُجُ قَوْمٌ يَتَكَلَّمُوْنَ بِالْحَقِّ لَا يَجُوْزُ حَلْقَهُمْ، يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْحَقِّ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمَ مِنَ الرَّمِيَّةِ، سِيمَا هُمْ أَنَّ مِنْهُمْ رَجُلًا أَسْوَدَ مُخْدَجَ الْيَدِ، فِي يَدِهِ شَعْرَاتٌ سُوْدٌ، إِنْ كَانَ هُوَ فَقَدْ قَتَلْتُمْ شَرَّ النَّاسِ، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ فَقَدْ قَتَلْتُمْ خَيْرَ النَّاسِ، فَتَلَينَا، ثُمَّ قَالَ: اطْلُبُوا، فَطَلَبْنَا، فَوَجَدْنَا الْمُخْدَجَ، فَخَرَرْنَا سُجُوْدًا وَخَرَّ عَلِيٌّ مَعَنَا سَاجِدًا۔

حدیث نمبر ۳۳۹:

حضرت طارق بن زیاد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خوارج سے جنگ کرنے کے لیے نکلے پس آپ نے ان سے قتال کیا پھر فرمایا دیکھو بیشک نبی ﷺ نے فرمایا عنقریب ایک قوم نکلے گی جو حق بات کہے گی لیکن وہ ان کے حلق سے آگے نہیں بڑھے گی وہ حق سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے انکی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک شخص ہوگا جسکا رنگ سیاہ ہوگا اور ایک ہاتھ بیکار ہوگا اس کے ہاتھ میں کالے بال ہوں گے اگر وہ موجود ہوا تو تم نے بدترین لوگوں کو قتل کیا اور اگر نہ ہوا تو تم نے بہترین لوگوں کا قتل

(۳۳۹) اخرجه امام احمد فی مسنده ۱/ ۱۰۷-۱۰۸

کیا پس ہم رونے لگے پھر آپ نے فرمایا اسے تلاش کرو ہم نے ڈھونڈا تو ہمیں بیکار ہاتھ والا شخص مل گیا۔ پس ہم سجدے میں گر پڑے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ہمارے ساتھ سجدے میں گر پڑے۔

۳۴۰۔ عَنْ عُبَيْدَةَ: أَنَّ عَلِيًّا ذَكَرَ أَهْلَ النَّهْرَوَانِ فَقَالَ: فِيهِمْ مُودَنُ الْيَدِ، أَوْ مَثْدُونَ الْيَدِ، أَوْ مُخْدَجُ الْيَدِ، لَوْ لَا أَنْ تَبْطَرُوْا لَنَبَّأْتُكُمْ مَاوَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَقْتُلُوْنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ، فَقُلْتُ لِعَلِيٍّ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْهُ؟ قَالَ: أَيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ۔

حدیث نمبر ۳۴۰:

حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک مرتبہ اہل نہروان کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا ان میں ایک شخص کا ہاتھ نامکمل ہوگا یا عورت کی چھاتی کی طرح ہاتھ ہوگا یا پھر بیکار ہاتھ ہوگا (پھر فرمایا) اگر تم حد سے تجاوز نہ کرو تو میں تمہیں اس وعدے کی خبر دیتا ہوں جو اللہ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی ان کے قتل کرنے والوں کے لیے فرمایا ہے تو راوی کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ نے واقعی اس بارے میں نبی ﷺ سے کوئی فرمان سن رکھا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں رب کعبہ کی قسم (میں نے سنا ہے)۔

۳۴۱۔ عَنْ أَبِي الْوَضِيءِ قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا حَيْثُ قَتَلَ أَهْلَ النَّهْرَوَانِ، قَالَ: الْتَمِسُوْا لِيَ الْمُخْدَجَ، فَطَلَبُوْهُ فِي الْقَتْلٰى، فَقَالُوْا: لَيْسَ نَجِدُهُ، فَقَالَ: ارْجِعُوْا فَالْتَمِسُوْا، فَوَاللّٰهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ، فَرَجَعُوْا فَطَلَبُوْهُ، فَرَدَّدَ ذٰلِكَ مِرَارًا، كُلُّ ذٰلِكَ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ: مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ، فَانْطَلَقُوْا فَوَجَدُوْهُ تَحْتَ الْقَتْلٰى فِي طِيْنٍ، فَاسْتَخْرَجُوْهُ فَجِيءَ بِهِ، فَقَالَ أَبُو الْوَضِيءِ: فَكَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَيْهِ، حَبَشِيٌّ عَلَيْهِ ثُدَيٌّ قَدْ طَبَقَ إِحْدٰى يَدَيْهِ مِثْلَ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ، عَلَيْهَا شَعَرَاتٌ تَكُوْنُ عَلٰى ذَنَبِ الْيَرْبُوْعِ۔

حدیث نمبر ۳۴۱:

حضرت ابو الوضی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اہل نہروان سے جنگ کر رہے تھے تو

(۳۴۰) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۱/۱۱۳

(۳۴۱) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۱/ ۱۳۹

میں بھی وہاں موجود تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مقتولین ایک ایسا شخص تلاش کرو جسکا ہاتھ بیکار ہو پس لوگوں نے کہا وہ نہیں ملا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا واپس جا کر اسے تلاش کرو اللہ کی قسم میں جھوٹ نہیں بول رہا اور نہ مجھ سے جھوٹ بولا گیا کئی مرتبہ ایسا ہوا (یعنی تلاش کرنے کے لیے کئی باران کو بلایا) ہر بار اللہ کی قسم کھاتے (اور کہتے) میں جھوٹ نہیں بول رہا اور نہ ہی مجھ سے جھوٹ بولا گیا ہے پس لوگ تلاش کرنے کے لیے گئے اور اسے مقتولین کے نیچے مٹی سے تلاش کر لیا پس انہوں نے اسے نکالا اور آپ کے سامنے پیش کر دیا ابوالوضی کہتے ہیں گویا میں اب بھی اسے دیکھ رہا ہوں وہ حبشی تھا اس کے ایک ہاتھ پر عورت کی چھاتی کے جیسا نشان تھا اور اس پر اس طرح بال اگے تھے جیسے جنگلی چوہے کی دم پر ہوتے ہیں۔

(۷۳)

اَلْحَقُّ مَعَ عَلِيّ رضی اللہ عنہ

حق، حضرت علی کے ساتھ ہے۔

۳۴۲۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: عَلِيٌّ مَعَ الْقُرْآنِ، وَالْقُرْآنُ مَعَ عَلِيٍّ لَا يَفْتَرِقَانِ حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ۔

حدیث نمبر ۳۴۲:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: علی قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علی کے ساتھ ہے دونوں جدا نہیں ہونگے یہاں تک کہ دونوں حوض کوثر پر آ جائیں۔

۳۴۳۔ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: يَا عَلِيُّ مَنْ فَارَقَنِيْ فَارَقَ اللّٰهَ، وَمَنْ فَارَقَكَ يَا عَلِيُّ فَارَقَنِيْ۔

(۳۴۲) رواہ الطبرانی فی الصغیر والا وسط وفیہ صالح بن ابی الا سود وھو ضعیف

(۳۴۳) رواہ البزار ورجالہ ثقات۔

حدیث نمبر۳۴۳:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ جو مجھ سے جدا ہوا وہ اللہ سے جدا ہوا اور جو تجھ سے جدا ہوا وہ مجھ سے جدا ہوا۔

۳۴۴۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ: كَانَ عَلِيٌّ عَلَى الْحَقِّ مَنِ اتَّبَعَهُ اتَّبَعَ الْحَقَّ، وَمَنْ تَرَكَهُ تَرَكَ الْحَقَّ عَهْدٌ مَعْهُوْدٌ، قَبْلَ يَوْمِهِ هٰذَا۔

حدیث نمبر۳۴۴:

ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ حق پر ہیں جس نے انکی پیروی کی اس نے حق کی پیروی کی اور جس نے ان کو چھوڑ دیا اس نے حق کو چھوڑ دیا۔

(۷۵)

تَنَبُّؤُهُ عَنْ مَقْتَلِهِ

حضرت علی کو اپنے قتل کا علم تھا

۳۴۵۔ دیکھئے حدیث نمبر ۳۳۸

۳۴۶۔ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَبِي فَضَالَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ أَبِي عَائِدًا لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ مِنْ مَرَضٍ أَصَابَهُ ثَقُلَ مِنْهُ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ أَبِي: مَا يُقِيْمُكَ فِي مَنْزِلِكَ هٰذَا؟ لَوْ أَصَابَكَ أَجَلُكَ لَمْ يَلِكَ إِلَّا أَعْرَابُ جُهَيْنَةَ، تَحْمِلُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ، فَإِنْ أَصَابَكَ أَجَلُكَ وَلِيَكَ أَصْحَابُكَ وَصَلُّوْا عَلَيْكَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَهِدَ إِلَيَّ أَنْ لَّا أَمُوْتَ حَتّٰى أُؤَمَّرَ ثُمَّ تُخْضَبُ هٰذِهِ، يَعْنِي لِحْيَتَهُ مِنْ دَمِ هٰذِهِ، يَعْنِي هَامَتَهُ، فَقُتِلَ،

(۳۴۴) قال الهيثمي ۹ /۱۳۵: رواه الطبراني وفيه مالك بن جعونة ولم اعرفه، وبقية رجال احد الاسنادين ثقات۔

(۳۴۶) اخرجه الامام احمد في مسنده ۱/۱۰۲ ميمنية

وَقُتِلَ أَبُوْ فَضَالَةَ مَعَ عَلِيٍّ يَوْمَ صِفِّينَ۔

حدیث نمبر ۳۴۶:

حضرت فضالہ بن ابوفضالہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے والد ابوفضالہ کے ساتھ حضرت علی کی تیمارداری کے لیے گیا بیماری کی وجہ سے آپکی طبعیت بوجھل ہو رہی تھی تو ابوفضالہ نے آپ سے کہا بیماری نے آپکو نڈھال کر دیا ہے اگر آپکا آخری وقت آپہنچا ہے تو آپکو صرف جہینہ کے چند دیہاتی ہی ملیں گے جو آپکو اٹھا کر مدینہ منورہ لے جائیں گے اگر آپ کا آخری وقت آپہنچا ہے تو آپ کے ساتھیوں کو آپکا خیال کرنا چاہیے اور آپکی نماز جنازہ پڑھنی چاہیے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواباً ارشاد فرمایا مجھ سے نبی ﷺ نے اس بات کا وعدہ فرمایا ہے کہ میں اس وقت تک نہیں مروں گا جب تک کہ خلیفہ نہ بن جاؤں اور پھر (داڑھی) کو پکڑتے ہوئے فرمایا جب تک اسکو رنگ نہ دیا جائے۔

۳۴۷۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَبُعٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ : لَتُخْضَبَنَّ هٰذِهٖ مِنْ هٰذَا، فَمَا يَنْتَظِرُ بِيْ الْاَ شَقِي قَالُوْا: أَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ فَأَخْبِرْنَا بِهٖ نُبِيْرَ عِتْرَتَهٗ! قَالَ: إِذَنْ تَاللّٰهِ تَقْتُلُوْنَ بِيْ غَيْرَ قَاتِلِيْ، قَالُوْا، فَاسْتَخْلِفْ عَلَيْنَا ،قَالَ: لَا،وَلٰكِنْ أَتْرُكُكُمْ إِلٰى مَا تَرَكَكُمْ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، قَالُوْا: فَمَا تَقُوْلُ لِرَبِّكَ إِذَا أَتَيْتَهٗ وَقَالَ وَكِيْعٌ مَرَّةً: إِذَا لَقِيْتَهٗ؟ قَالَ: أَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ تَرَكْتَنِيْ فِيْهِمْ مَا بَدَا لَكَ، ثُمَّ قَبَضْتَنِيْ إِلَيْكَ وَأَنْتَ فِيْهِمْ، فَإِنْ شِئْتَ أَصْلَحْتَهُمْ، وَإِنْ شِئْتَ أَفْسَدْتَهُمْ۔

حدیث نمبر ۳۴۷:

حضرت عبداللہ بن سبع بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: خون سے رنگ دیا جائے گا یہاں سے یہاں تک (آپ نے ہاتھ کے ساتھ سر سے داڑھی کی طرف اشارہ فرمایا) وہ بدبخت (جو مجھے قتل کریگا) پتا نہیں کس چیز کا انتظار کر رہا ہے؟ لوگوں نے کہا اے امیر المومنین ہمیں اس کے بارے خبر دیجئے

(۳۴۷) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۱/ ۱۳۰

ہم اس کی نسل ختم کر دیں گے آپ نے فرمایا قسم بخدا اس طرح تو تم میرے قاتل کے علاوہ کسی اور کو قتل کر دو گے لوگوں نے کہا پھر ہم پر کوئی خلیفہ مقرر کر دیجئے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ میں تمہیں اس حالت میں چھوڑ کر جاؤں گا جس میں رسول اللہ ﷺ چھوڑ کر گئے تھے لوگوں نے کہا جب آپ اپنے رب کے پاس آئیں گے تو کیا جواب دیں گے اور (وکیع نے ایک مرتبہ اتیتہ کے بجائے لقیتہ کے الفاظ استعمال کیے) حضرت علی نے فرمایا میں عرض کروں گا یا اللہ جب تک تو نے چاہا مجھے ان میں چھوڑا پھر تو نے مجھے اپنے پاس بلا لیا اور تو ان میں موجود تھا اگر تو چاہے تو ان میں صلح رکھے اور اگر تو چاہے تو ان میں پھوٹ ڈال دیں۔

۳۴۸۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَبُعٍ قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيٌّ فَقَالَ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ، وَبَرَأَ النَّسَمَةَ لَتُخْضَبَنَّ هٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ، قَالَ: قَالَ النَّاسُ: فَاعْلِمْنَا مَنْ هُوَ لَنُبِيرَنَّ عِتْرَتَهُ! قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ أَنْ يُقْتَلَ غَيْرُ قَاتِلِي، قَالُوا: إِنْ كُنْتَ قَدْ عَلِمْتَ ذٰلِكَ اسْتَخْلِفْ إِذَنْ، قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ أَكِلُكُمْ إِلَى مَا وَكَلَكُمْ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔

حدیث نمبر ۳۴۸:

حضرت عبد اللہ بن سبع بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا اس ذات کی قسم جو دانے کو پھاڑتی ہے اور جاندار کو پیدا کرتی ہے خون سے رنگ دیا جائے گا یہاں سے یہاں تک (یعنی آپ نے سر سے داڑھی کی طرف اشارہ فرمایا) لوگوں نے کہا ہمیں اس کا پتا بتایئے ہم اسکی نسل ختم کر دیں گے آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہیں تم میرے قاتل کے علاوہ کسی اور قتل نہ کر دینا لوگوں نے کہا جب آپ کو اس بات کا علم ہے تو پھر ہم پر کوئی خلیفہ مقرر کر دیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں میں تمہیں اس حالت میں چھوڑ کر جاؤں گا جس پر رسول اللہ ﷺ نے چھوڑا تھا۔

۳۴۹۔ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ رَفِيقَيْنِ فِي غَزْوَةِ ذَاتِ الْعُشَيْرَةِ۔ فَلَمَّا نَزَلَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَقَامَ بِهَا، رَأَيْنَا نَاسًا مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ يَعْمَلُونَ فِي

(۳۴۸) رواه الامام احمد فی مسنده ۱/۱۵۶

(۳۴۹) اخرجه الامام احمد فی مسنده ... الطبرانی ... ۱۔

عَيْنٍ لَهُمْ فِي نَخْلٍ۔ فَقَالَ لِي عَلِيٌّ: يَا أَبَا الْيَقْظَانِ! هَلْ لَكَ أَنْ نَأْتِيَ هَؤُلَاءِ فَنَنْظُرَ كَيْفَ يَعْمَلُونَ؟ فَجِئْنَا هُمْ فَنَظَرْنَا إِلَى عَمَلِهِمْ سَاعَةً، ثُمَّ غَشِيَنَا النَّوْمُ۔ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ فَاضْطَجَعْنَا فِي صُوَرٍ مِنَ النَّخْلِ، فِي دَقْعَاءَ مِنَ التُّرَابِ، فَنِمْنَا۔

فَوَاللّٰهِ! مَا أَهَبَّنَا إِلَّا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُحَرِّكُنَا بِرِجْلِهِ، وَقَدْ تَتَرَّبْنَا مِنْ تِلْكَ الدَّقْعَاءِ۔

فَيَوْمَئِذٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ يَا أَبَا تُرَابٍ! بِمَا يَرَى عَلَيْهِ مِنَ التُّرَابِ قَالَ أَلَا أُحَدِّثُكُمَا بِأَشْقَى النَّاسِ رَجُلَيْنِ؟ قُلْنَا: بَلَى، يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ أُحَيْمِرُ ثَمُودَ الَّذِي عَقَرَ النَّاقَةَ۔ وَالَّذِي يَضْرِبُكَ، يَا عَلِيُّ عَلَى هٰذِهِ (يَعْنِي لِحْيَتَهِ) حَتّٰى تَبُلَّ مِنْهُ هٰذِهِ (يَعْنِي قَرْنَهُ)

حدیث نمبر ۳۴۹:

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ غزوہ عشیرہ میں موجود تھے جب رسول اللہ ﷺ آئے تو جنگ شروع ہوگئی ہم نے بنی مدلج کے کچھ لوگوں کو کھجوروں کے باغ میں چشمے پر کچھ کرتے ہوئے دیکھا تو حضرت علی نے مجھے کہا اے ابو یقظان تو کیا کہتا ہے۔ ہم ان کے پاس جا کر دیکھیں یہ کیا کر رہے ہیں؟ پس ہم گئے ہم نے کچھ دیر ان کے عمل کو دیکھا پھر ہم پر نیند کا غلبہ ہوگیا۔ پس میں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ چلے اور کھجوروں کے باغ میں مٹی کے ڈھیر کے قریب دیوار کے ساتھ لیٹ گئے پس ہمیں نیند آ گئی قسم بخدا پھر رسول اللہ ﷺ نے ہی ہمارے پاؤں کو حرکت دے کر ہمیں اٹھایا اور ہم مٹی سے غبار آلود ہو چکے تھے پس اس دن رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی کو فرمایا اے ابو تراب آپ پر مٹی دیکھ کر۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمھیں لوگوں میں سب سے زیادہ بد بخت دو آدمیوں کا نہ بتاؤں۔ ہم نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے فرمایا قوم ثمود سے احیمر جس نے اونٹنی کی کونچیں کاٹی تھیں اور دوسرا وہ شخص جو اے علی تجھ پر وار کر کے تیری داڑھی کو خون آلود کر دے گا۔

۳۵۰۔ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ أَوْ أَيُّوبَ بْنِ خَالِدٍ، أَوْ كِلَيْهِمَا، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ لِعَلِيٍّ: يَا عَلِيُّ مَنْ أَشْقَى الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ؟ قَالَ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ

أَعْلَمُ، قَالَ: أَشْقَى الْأَوَّلِيْنَ عَاقِرُ النَّاقَةِ، وَأَشْقَى الْآخَرِيْنَ الَّذِيْ يَطْعَنُكَ يَا عَلِيُّ، وَأَشَارَ إِلَى حَيْثُ يَطْعَنُ۔

حدیث نمبر ۳۵۰:

حضرت عبید اللہ بن انس یا ایوب بن خالد یا دونوں کہتے ہیں ہمیں خبر دی عبید اللہ نے کہ نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا اے علی اولین اور آخرین میں بڑا بد بخت کون ہے؟ انہوں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا اولین سے بڑا بد بخت وہ ہے جس نے نوح علیہ السلام کی اونٹنی کی کونچیں کاٹی اور آخرین میں سے سب بڑا بد بخت وہ جو ہے اے علی جو تجھے نیزہ مارے گا اور پھر اس طرف اشارہ فرمایا جہاں وہ نیزہ مارے گا۔

۳۵۱۔ عَنْ سُلَيْمَانِ بْنِ الْقَاسِمِ الثَّقَفِيِّ قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمِّي عَنْ أُمِّ جَعْفَرٍ، سَرِيَّةِ عَلِيٍّ قَالَتْ: إِنِّي لَأَصُبُّ عَلَى يَدَيْهِ الْمَاءَ إِذْ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ فَرَفَعَهَا إِلَى أَنْفِهِ فَقَالَ: وَاهًا لَكِ لَتُخْضَبِنَّ بِدَمٍ! قَالَتْ: فَأُصِيْبَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

حدیث نمبر ۳۵۱:

حضرت سلمان بن قاسم الثقفی بیان کرتے ہیں کہ مجھے میری والدہ نے حدیث بیان کی کہ ام جعفر رضی اللہ عنہا حضرت علی سے بیان کرتی ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں پر پانی ڈال رہی تھی جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا سر اٹھایا اور اپنی داڑھی کو پکڑ کر ناک کی طرف بلند کیا اور فرمایا تیرے لیے خوشخبری ہے کہ تجھے ضرور خون میں رنگ دیا جائیگا ام جعفر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر جمعۃ المبارک کے دن آپ رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا گیا۔

(۷۶)......تَكْذِيْبُ الْحَسَنِ لِدَى الشِّيْعَةِ إِنَّ عَلِيًّا سَيَرْجِعُ

حضرت امام حسن کا شیعوں کے اس قول کا در فرمانا کہ علی لوٹ کر آئیں گے

۳۵۲۔ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: أَنَّ الشِّيْعَةَ يَزْعُمُوْنَ

(۳۵۰، ۳۵۱) اخرجهما ابن سعد فی الطبقات الکبری: ۳/۳۵

اَنَّ عَلِيًّا يَرْجِعُ ، قَالَ: كَذَبَ أُولَئِكَ الْكَذَّابُونَ! لَوْ عَلِمْنَا ذَاكَ مَا تَزَوَّجَ نِسَاؤُهُ، وَلَا قَسَمْنَا مِيْرَاثَهُ۔

حدیث نمبر ۳۵۲:

حضرت عاصم بن ضمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ایک گروہ یہ گمان کرتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ واپس لوٹ کر آئیں گے آپ نے فرمایا یہ کذاب لوگ جھوٹ بولتے ہیں اگر ہمیں اس بات کا علم ہوتا تو انکی بیویاں دوسرے شوہروں سے نکاح نہ کرتیں اور ہم انکی جائیداد کو تقسیم نہ کرتے۔

۳۵۳۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْاَصَمِّ قَالَ: قِيْلَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اِنَّ نَاسًا مِنْ شِيْعَةِ اَبِي الْحَسَنِ عَلِيٍّ، عليه السلام، يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُ دَابَّةُ الْاَرْضِ وَاَنَّهُ سَيُبْعَثُ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، فَقَالَ: كَذَبُوْا لَيْسَ اُولٰئِكَ شِيْعَتَهُ، اُولٰئِكَ اَعْدَاؤُهُ ، لَوْ عَلِمْنَا ذٰلِكَ مَا قَسَمْنَا مِيْرَاثَهُ وَلَا اَنْكَحْنَا نِسَائَهُ۔

حدیث نمبر ۳۵۳:

حضرت عمرو بن اصم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ حضرت ابوالحسن علی کے گروہ میں سے کچھ لوگ یہ گمان کرتے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ”دابۃ الارض“ تھے اور وہ قیامت سے پہلے عنقریب لوٹائے جائیں گے حضرت امام حسن فرماتے ہیں وہ لوگ جھوٹے ہیں اور ان کے گروہ میں سے نہیں بلکہ وہ ان کے دشمن ہیں اگر ہمیں اس بات کا علم ہوتا تو ان کی وارثت تقسیم نہ کرتے اور انکی بیویوں کا نکاح بھی نہ کرتے۔

(۷۷)

اِشَارَةُ النَّبِيِّ (ﷺ) اِلَى عَلِيٍّ بِقَوْلِهِ: اِنَّ مِنْكُمْ مَنْ يُقَاتِلُ عَلَى تَاوِيْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ

نبی کریم ﷺ کا حضرت علی کی طرف اشارہ یہ کہتے ہوئے اشارہ کرنا کہ ”تم میں وہ شخص بھی ہے جو قرآن مجید میں تاویل کرنے والوں سے جنگ کرے گا“

(۳۵۲) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۱ /۱۴۸ میمنية،

(۳۵۳) اخرجه ابن سعد فی الطبقات ...

۳۵۴۔ عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ: کُنَّا جُلُوْسًا نَنْتَظِرُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ، فَخَرَجَ عَلَیْنَا مِنْ بَعْضِ بُیُوْتِ نِسَائِہٖ، قَالَ: فَقُمْنَا مَعَہٗ فَانْقَطَعَتْ نَعْلُہٗ، فَتَخَلَّفَ عَلَیْھَا عَلِیٌّ یَخْصِفُھَا فَمَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَمَضَیْنَا مَعَہٗ، ثُمَّ قَامَ یَنْتَظِرُہٗ وَقُمْنَا مَعَہٗ، فَقَالَ: اِنَّ مِنْکُمْ مَنْ یُقَاتِلُ عَلٰی تَاْوِیْلِ ھٰذَا الْقُرْآنِ کَمَا قَاتَلْتُ عَلٰی تَنْزِیْلِہٖ، فَاسْتَشْرَفْنَا وَفِیْنَا اَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ، فَقَالَ: لَا، وَلٰکِنَّہٗ خَاصِفُ النَّعْلِ، قَالَ: فَجِئْنَا نُبَشِّرُہٗ، قَالَ: وَکَاَنَّہٗ قَدْ سَمِعَہٗ۔

حدیث نمبر۳۵۴:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے تو حضور اکرم ﷺ اپنی ازواج میں سے کسی کے گھر سے تشریف لائے پس ہم کھڑے ہوگئے آپ کے جوتے ٹوٹ گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کو پیوند لگانے کیلئے پیچھے رہ گئے رسول اللہ ﷺ چل پڑے اور ہم بھی آپ کے ساتھ چلنے لگے پھر آپ ﷺ ٹھر گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا انتظار کرنے لگے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ ٹھر گئے پھر آپ ﷺ نے پوچھا تم سے کون ہے جو قرآن میں تاویل کرنے والوں سے جنگ کرے گا؟ جیسا کہ میں نے نزول قرآن کے وقت جنگ کی پس ہم نے یہ شرف طلب کیا اور ہم میں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہم بھی تھے آپ ﷺ نے فرمایا نہیں یہ شرف صرف جوتے کو پیوند لگانے والے کے لیے ہے راوی کہتے ہیں ہم حضرت علی کے پاس آئے اور انہیں خوشخبری دی گویا وہ اسے پہلے ہی سن چکے تھے۔

(۷۸)......تنبؤ النبی (ﷺ) أَنَّ علیًّا سیقاتل قریشًا فی سبیل الدین

نبی کریم ﷺ کا خبر دینا کہ حضرت علی دین کے معاملے میں قریش سے قتال کریں گے۔

۳۵۵۔ عَنْ رِبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ: لَمَّا کَانَ یَوْمُ الْحُدَیْبِیَۃِ خَرَجَ اِلَیْنَا نَاسٌ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ فِیْھِمْ سُھَیْلُ ابْنُ عَمْرٍو وَاُنَاسٌ مِنْ رُؤَسَاءِ

(۳۵۴)الحدیث اخرجہ الامام احمد فی مسندہ ۳/۸۲

(۳۵۵)الحدیث اخرجہ الترمذی فی ۵۰ -کتاب المناقب، باب (۲۰)

الْمُشْرِكِيْنَ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَرَجَ اِلَيْكَ نَاسٌ مِنْ اَبْنَائِنَا وَاِخْوَانِنَا وَاَرِقَّائِنَا وَلَيْسَ لَهُمْ فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ، وَاِنَّمَا خَرَجُوْا فِرَارًا مِنْ اَمْوَالِنَا وَضِيَاعِنَا فَارْدُدْهُمْ اِلَيْنَا۔ قَالَ: فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ سَنُفَقِّهُهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ لَتَنْتَهُنَّ اَوْ لَيَبْعَثَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ بِالسَّيْفِ عَلَى الدِّيْنِ، قَدِ امْتَحَنَ اللّٰهُ قَلْبَهُ عَلَى الْاِيْمَانِ۔ قَالُوْا: مَنْ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ لَهُ اَبُوْ بَكْرٍ: مَنْ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ وَقَالَ عُمَرُ: مَنْ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: هُوَ خَاصِفُ النَّعْلِ، وَكَانَ قَدْ اَعْطَى عَلِيًّا نَعْلَهُ يَخْصِفُهَا، ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيْنَا عَلِيٌّ فَقَالَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

حدیث نمبر ۳۵۵:

حضرت ربعی بن حراش بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا صلح حدیبیہ کے دن ہمارے پاس مشرکین کے کچھ لوگ سہیل بن عمرو اور مشرکین کے کئی دوسرے سردار تھے وہ کہنے لگے یارسول اللہ ﷺ آپ کے پاس ہمارے بیٹوں، بھائیوں اور غلاموں میں سے کچھ لوگ آئے ہیں انہیں دین کی کچھ سمجھ بوجھ نہیں ہے وہ تو صرف ہمارے مال اور جائیداد سے فرار ہو کر نکلے ہیں پس آپ انکو ہماری طرف لوٹا دیجئے اگر چہ انہیں دین کی سمجھ بوجھ نہیں ہے ہم انہیں سمجھا دیں گے نبی ﷺ نے فرمایا اے گروہ قریش تم باز آجاؤ نہیں تو اللہ تمہاری طرف ایسے شخص کو بھیجے گا جو دین کی خاطر تلوار سے تمہاری گردنیں اڑا دیگا اللہ ان کے دلوں کی آزمائش ایمان پر کر چکا ہے لوگوں نے کہا یارسول اللہ ﷺ وہ کون ہیں؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی عرض کی یارسول اللہ ﷺ وہ کون لوگ ہیں؟ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی عرض کیا وہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ جوتوں میں پیوند لگانے والا ہے اور آپ ﷺ نے اپنے جوتے حضرت علی کو پیوند لگانے کے لیے دیے تھے ربعی بن حراش کہتے ہیں پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو مجھ پر جھوٹ باندھے اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم کو بنالے۔

(۷۹)......صحیفتہ

آپ رضی اللہ عنہ کا صحیفہ

۳۵۶۔ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ: قُلْتُ لِعَلِیٍّ ۔رضی اللہ عنہ۔ ھَلْ عِنْدَ کُمْ شَیْءٌ مِنَ الْوَحْیِ اِلَّا مَافِیْ کِتَابِ اللّٰہِ ؟ قَالَ: وَالَّذِیْ فَلَقَ الْحَبَّۃَ، وَبَرَاءَ النَّسَمَۃَ مَا اَعْلَمُہُ اِلَّا فَھْمًا یُعْطِیْہِ اللّٰہُ رَجُلًا فِی الْقُرْآنِ، وَمَا فِیْ ھٰذِہِ الصَّحِیْفَۃِ قُلْتُ: وَمَا فِیْ ھٰذِہِ الصَّحِیْفَۃِ؟ قَالَ: اَلْعَقْلُ، وَفَکَاکُ الْاَسِیْرِ، وَاَنْ لَّایُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِکَافِرٍ۔

حدیث نمبر۳۵۶:

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کی کیا آپ کے پاس کتاب اللہ کے علاوہ کچھ ہے؟ آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا اور جاندار کو پیدا کیا سوائے اس سمجھ کے جو اللہ ہر شخص کو قرآن سے عطا کردے اور جو کچھ اس صحیفے میں ہے، میں کچھ نہیں جانتا میں نے عرض کی اس صحیفے میں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا دین کے احکام، قیدیوں کو چھوڑنے کے مسائل اور یہ کہ کسی مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔

۳۵۷۔ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ: خَطَبَنَا عَلِیٌّ فَقَالَ: مَا عِنْدَ نَا کِتَاب نَقْرَؤُہٗ اِلَّا کِتَابَ اللّٰہِ، وَمَا فِیْ ھٰذِہِ الصَّحِیْفَۃِ۔ فَقَالَ: فِیْھَا الْجَرَاحَاتُ وَاِسْنَانُ الْاِبِلِ، وَالْمَدِیْنَۃُ حَرَمٌ مَا بَیْنَ عَیْرٍ اِلٰی کَذَا، فَمَنْ اَحْدَثَ فِیْھَا حَدَثًا اَوْ آوٰی فِیْھَا مُحْدِثًا فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلَائِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ، لَا یُقْبَلُ مِنْہُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، وَمَنْ تَوَلّٰی غَیْرَ مَوَالِیْہِ فَعَلَیْہِ مِثْلُ ذٰلِکَ، وَذِمَّۃُ الْمُسْلِمِیْنَ وَاحِدَۃٌ، فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَیْہِ مِثْلُ ذٰلِکَ۔

حدیث نمبر۳۵۷:

حضرت ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہمیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا کہ جو یہ سمجھتا

---

(۳۵۶)اخرجه البخرى مرتين : الا ولى فى باب كتابة العلم ۱/۳۸

(۳۵۷)اخرجه البخارى فى ضحيحه فى [illegible] باب: ائم من عاهد ثم غدر

ہے کہ ہمارے پاس کتاب اللہ اور اس صحیفے کے علاوہ کچھ اور بھی ہے جو ہم پڑھتے ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس صحیفے میں زخموں اور اونٹوں کی عمروں کی تفصیل موجود ہے اور مدینہ حرم ہے عائر سے ثور تک، جو شخص اس میں بدعت ایجاد کرے اور بدعتی کو ٹھکانہ دے تو اس پر اللہ اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس کا کوئی فرض یا نفل قبول نہیں کیا جائیگا اور جو غلام اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے اس پر بھی اسی طرح لعنت ہے اور تمام مسلمانوں کا حق ایک جیسا ہے جو کسی مسلمان کے لیے گڑھا کھودے اس پر بھی اسی طرح لعنت ہے۔

۳۵۸۔ عَنْ طَارِقِ بنِ شِهَابٍ قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا وَهُوَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ: وَاللّٰهِ مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ نَقْرَؤُهُ عَلَيْكُمْ اِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهٰذِهِ الصَّحِيْفَةَ، مُعَلَّقَةٌ بِسَيْفِهِ اَخَذْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فِيْهَا فَرَائِضُ الصَّدَقَةِ، مُعَلَّقَةٌ بِسَيْفٍ لَهُ، حِلْيَتُهُ حَدِيْدٌ، اَوْ قَالَ: بَكَرَاتُهُ حَدِيْدٌ اَىْ حِلَقُهُ۔

حدیث نمبر ۳۵۸:

حضرت طارق بن شھاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا قسم بخدا ہمارے پاس کتاب اللہ اور اس صحیفہ کے علاوہ جو تلوار کے ساتھ لٹکا ہوا ہے کوئی ایسی کتاب نہیں جو ہم پڑھتے ہیں میں نے یہ رسول اللہ ﷺ سے حاصل کیا اس میں زکوۃ کی تفصیل موجود ہے مذکورہ صحیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تلوار کے ساتھ لٹکا رہتا جس کے حلقے لوہے کے تھے روای کہتے ہیں یا اس کے قرات لوہے کے تھے۔ (یعنی حلقے)

۳۵۹۔ مکرر ۳۱۹

۳۶۰۔ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ اِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهٰذِهِ الصَّحِيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: اَلْمَدِيْنَةُ حَرَامٌ بَيْنَ عَائِرٍ اِلٰى ثَوْرٍ، مَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ آوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ

(۳۵۸) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۱/۱۰۰

(۳۵۹) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۱/۱۱۹

(۳۶۰) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۱/۱۵۱

عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ، وَقَالَ: ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ، فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، وَمَنْ تَوَلّٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا۔

حدیث نمبر ۳۶۰:

حضرت ابراہیم تیمی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمارے پاس کتاب اللہ اور اس صحیفے کے علاوہ کچھ بھی نہیں نبی ﷺ نے فرمایا مدینہ عائر سے ثور تک حرم ہے جس نے یہاں پر کوئی بدعت (سیئہ) ایجاد کی یا کسی بدعتی کو ٹھکانہ دیا تو اس پر اللہ، اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس سے کوئی فرض اور نفل قبول نہیں کیا جائیگا اور فرمایا کہ تمام مسلمانوں کا حق ایک جیسا ہے پس جس نے کسی مسلمان کے لیے گڑھا کھودا اس پر اللہ، اسکے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس سے کوئی فرض اور نفل قبول نہیں کیا جائیگا اور جو شخص اپنے آقا کی اجازت کے بغیر کسی دوسری قوم کی طرف گیا پس اس پر بھی اللہ اسکے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس سے کوئی فرض یا نفل قبول نہیں کیا جائیگا۔

(۸۰)

سُؤَالُهُ عَنْ حُكْمِ الْمَذِيِّ، وَقَدْ كَانَ رجلا مذاء

حضرت علی کا مذی کے حکم کے متعلق سوال کرنا اور آپ کو کثرت سے مذی آتی تھی

۳۶۱۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ، كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً، فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ اَنْ يَسْاَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَسَاَلَهُ۔ فَقَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ۔

حدیث نمبر ۳۶۱:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں وہ شخص تھا جسے مذی زیادہ آتی ہے پس میں نے مقداد سے کہا کہ تم نبی ﷺ سے (مذی کے متعلق) سوال کرو۔ انہوں نے پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا اس کی وجہ سے وضو

(۳۶۱) اخرجه البخاری فی کتاب العلم، باب من استحیا فامر غیره بالسؤال

ہے (یعنی مذی کی وجہ سے)

۳۶۲۔ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: کُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاَمَرْتُ رَجُلًا اَنْ یَسْأَلَ النَّبِیَّ ﷺ لِمَکَانِ اِبْنَتِهٖ، فَسَأَلَ۔ فَقَالَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَکَرَکَ۔

حدیث نمبر ۳۶۲:

حضرت ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں وہ شخص تھا جسے مذی زیادہ آتی تھی پس میں نے ایک شخص سے کہا کہ وہ نبی ﷺ سے اس بارے میں سوال کرے نبی ﷺ کی صاحبزادی کی وجہ سے اس شخص نے سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تو وضو کرلیا کر اور اپنے ذکر کو دھولیا کر۔

۳۶۳۔ عَنِ ابْنِ الْحَنَفِیَّةِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: کُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً، وَکُنْتُ اَسْتَحْیِیْ اَنْ اَسْأَلَ النَّبِیَّ ﷺ، لِمَکَانِ اِبْنَتِهٖ۔ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ ابْنَ الْاَسْوَدِ، فَسَأَلَهٗ فَقَالَ یَغْسِلُ ذَکَرَهٗ وَیَتَوَضَّأُ۔

حدیث نمبر ۳۶۳:

حضرت ابن حنفیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ایسا شخص تھا جسے مذی زیادہ آتی تھی۔ آپ کی صاحبزادی کی وجہ سے میں آپ ﷺ سے سوال کرنے میں شرم محسوس کرتا تھا چنانچہ میں نے مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ نبی ﷺ سے پوچھیں، تو نبی ﷺ نے فرمایا اپنے ذکر کو دھولیا کر اور وضو کرلیا کر۔

۳۶۴۔ عَنْ حُصَیْنِ بْنِ قَبِیْصَةَ عَنْ عَلِیٍّ رضی الله عنه قَالَ: کُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَجَعَلْتُ اِغْتَسَلَ حَتّٰی تَشَقَّقَ ظَهْرِیْ۔ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ ﷺ، اَوْ ذُکِرَ لَهٗ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَفْعَلْ اِذَا رَاَیْتَ الْمَذِیَّ فَاغْسِلْ ذَکَرَكَ وَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ، فَاِذَا نَضَخْتَ الْمَاءَ، فَاغْتَسِلْ۔

(۳۶۲) اخرجه البخاری فی کتاب الغسل، باب غسل المذی والوضوء منه،

(۳۶۳) اخرجه مسلم فی صحیحه ۳-کتاب الحیض حدیث ۱۸

(۳۶۴) اخرجه ابو داود فی کتاب الطهارة، باب - فی المذی۔

حدیث نمبر ۳۶۴:

حضرت حصین بن قبیصہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں وہ شخص تھا جسے مذی بہت زیادہ آتی تھی تو میں غسل کرتا رہتا یہاں تک کہ میری کمر میں درد شروع ہوگئی پس میں نے اس کا ذکر نبی ﷺ سے کیا یا آپ ﷺ کو بتایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو غسل نہ کیا کر جب تو مذی دیکھے تو اپنے ذکر کو دھولیا کر اور وضو کیا کر نماز کی طرح اور جب تو پانی بہتا دیکھے تو غسل کرلیا کر۔

۳۶۵۔ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: قَالَ عَلِیٌّ : كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً وَكَانَتْ اِبْنَةُ النَّبِيِّ ﷺ تَحْتِيْ - فَاسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَسْأَلَهُ- فَقُلْتُ لِرَجُلٍ جَالِسٍ اِلٰى جَنْبِيْ : سِلْهُ - فَسَأَلَهُ- فَقَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ-

حدیث نمبر ۳۶۵:

حضرت ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں وہ شخص تھا جسے مذی زیادہ آتی تھی اور نبی ﷺ کی بیٹی میرے نکاح میں ہونے کی وجہ سے میں آپ ﷺ سے سوال کرنے سے شرم محسوس کرتا تھا پس (حضرت علی رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں میں نے اپنے پاس بیٹھے شخص کو کہا کہ تو (اس بارے میں) سوال کر اس نے سوال کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا اسکی وجہ سے وضو ہے۔

۳۶۶۔ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ لِلْمِقْدَادِ: اِذَا بَنَى الرَّجُلُ بِأَهْلِهِ فَأَمْذٰى وَلَمْ يُجَامِعْ، فَسَلِ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ ، فَاِنِّيْ أَسْتَحْيِيْ أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ وَابْنَتُهُ تَحْتِيْ فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَغْسِلُ مَذَاكِيْرَهُ وَ يَتَوَضَّأُ وَضُوءَ الصَّلَاةِ۔

حدیث نمبر ۳۶۶:

حضرت ہشام بن عروہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے مقداد سے کہا جب کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع کا ارادہ کرے اور اسے مذی آجائے اور اس

(۳۶۵-۳۶۷) ہذہ الاحادیث اخرجها النسائی فی کتاب الطهارة -باب ما ینقض الوضوء وما لا ینقض الوضوء من المذی ۔

نے جماع نہیں کیا تو تو اس بارے میں نبی ﷺ سے سوال کر آپ کی بیٹی میرے نکاح میں ہونے کی وجہ سے میں آپ ﷺ سے سوال کرنے میں شرم محسوس کرتا ہوں حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے سوال کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا تم اپنے ذکروں کو دھولیا کرو اور نماز کے وضو کی طرح وضو کرلیا کرو۔

۳۶۷۔ وَعَنْ عَائِشِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً، فَأَمَرْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَسْأَلُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مِنْ أَجْلِ ابْنَتِهِ عِنْدِي فَقَالَ يَكْفِي مِنْ ذٰلِكَ الْوَضُوْءُ۔

حدیث نمبر ۳۶۷:

حضرت عائش بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ایسا شخص تھا جسکو مذی بہت زیادہ آتی تھی تو میں نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کریں آپ ﷺ کی بیٹی میرے نکاح میں ہونے کی وجہ سے مجھے شرم آتی ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا اس کیلئے وضو کافی ہے۔

۳۶۸۔ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ أَنَّ عَلِيًّا أَمَرَهُ أَنْ يَّسْأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ إِذَا دَنَا مِنْ أَهْلِهِ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذِيُّ، مَاذَا عَلَيْهِ؟ فَإِنَّ عِنْدِي ابْنَتَهُ وَأَنَا أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَهُ۔ فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ۔ فَقَالَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ، وَيَتَوَضَّأْ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ۔

حدیث نمبر ۳۶۸:

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے اس شخص کے بارے میں سوال کریں جو اپنی بیوی کے قریب جائے اور اسے مذی آجائے اس کے لیے کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ کی بیٹی میرے نکاح میں ہونے کی وجہ سے میں یہ سوال کرنے سے شرم محسوس کرتا ہوں (حضرت مقداد کہتے ہیں) میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص اسے پائے تو اپنی شرم گاہ کو دھولے اور نماز کے وضو کی طرح وضو کرلے۔

(۳۶۸، ۳۶۹) ھٰذہ الاحادیث اخرجها النسائی فی کتاب الطهارة۔ باب ما ینقض الوضوء ومالا ینقض الوضوء من المذی۔

۳۶۹۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمَذِيِّ مِنْ أَجْلِ فَاطِمَةَ فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنِ الْاَسْوَدِ فَسَأَلَهُ۔ فَقَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ۔

حدیث نمبر ۳۶۹:

حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں رسول اللہ ﷺ سے شرم محسوس کرتا ہوں کہ میں آپ ﷺ سے مذی کے بارے میں سوال کروں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے میں نے مقداد بن اسود سے کہا پس انہوں نے سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس میں وضو ہے۔

۳۷۰۔ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ قَبِيْصَةَ عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً، فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَأَيْتَ الْمَذِيَّ فَاغْسِلْ ذَكَرَكَ۔ وَتَوَضَّأْ وُضُوْئَكَ لِلصَّلَاةِ۔ وَإِذَا نَضَحْتَ الْمَاءَ فَاغْتَسِلْ۔

حدیث نمبر ۳۷۰:

حضرت حصین بن قبیصہ رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایک ایسا شخص ہوں جسکو مذی بہت زیادہ آتی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا جب تو مذی دیکھے تو اپنے ذکر کو دھولیا کر اور نماز کے وضو کی طرح وضو کر لیا کر جب تو پانی بہتا دیکھے تو غسل کیا کر۔

۳۷۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: تَذَاكَرَ عَلِيٌّ وَالْمِقْدَادُ وَعَمَّارٌ۔ فَقَالَ عَلِيٌّ: اِنِّيْ امْرُؤٌ مَذَّاءٌ، وَاِنِّيْ أَسْتَحْيِيْ أَنْ أَسْأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ مِنِّيْ۔ فَيَسْأَلُهُ أَحَدُكُمَا۔ فَذَكَرَ لِيْ أَنَّ أَحَدَهُمَا (وَنَسِيْتُهُ) سَأَلَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ذٰلِكَ الْمَذِيُّ اِذَا وَجَدَهُ أَحَدُكُمْ فَلْيَغْسِلْ ذٰلِكَ مِنْهُ وَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوْئَهُ لِلصَّلَاةِ (أَوْ كَوُضُوْءِ الصَّلَاةِ)۔

حدیث نمبر ۳۷۱:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت مقداد اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا (مذی

(۳۷۰) اخرجه النسائی فی ۱- کتاب الطهارة، باب -باب الغسل من المنی۔

(۳۷۱) اخرجه النسائی فی کتاب الغسل والتیمم، باب الوضوء من المذی۔

کے بارے میں) مذاکرہ ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ایسا شخص ہوں جس کو مذی بہت زیادہ آتی ہے اور میں نبی ﷺ سے مذی کے بارے میں سوال کرنے سے شرم محسوس کرتا ہوں کیوں کہ آپ کی بیٹی میرے نکاح میں ہے پس تم دونوں میں سے کوئی ایک آپ ﷺ سے سوال کرے (حضرت علی فرماتے ہیں) مجھے بتایا گیا کہ ان دونوں میں سے کسی نے نبی ﷺ سے سوال کیا ہے (اور میں بھول گیا تھا) پس نبی ﷺ نے فرمایا یہ مذی ہے جب تم میں سے کوئی اسے پائے پس اسے چاہیے کہ وہ خود کو دھولے (یعنی اپنے ذکر کو) اور نماز کے لیے وضو کرے یا نماز کی طرح وضو کرے۔

۳۷۲۔عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَمَرَهُ أَنْ يَسْأَلَ لَهُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ إِذَا دَنَا مِنْ أَهْلِهِ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ، مَاذَا عَلَيْهِ؟ قَالَ عَلِيٌّ: فَإِنَّ عِنْدِي ابْنَةَ رَسُولِ اللّٰهِ وَأَنَا أَسْتَحِي أَنْ أَسْأَلَهُ۔ قَالَ الْمِقْدَادُ: فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ۔ فَقَالَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَالِكَ فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ، وَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ۔

حدیث نمبر ۳۷۲:

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے اس شخص کے بارے میں سوال کریں جو اپنی بیوی کے قریب جائے اور اس سے مذی خارج ہو جائے تو اس پر وضو ہے یا غسل؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے پاس نبی ﷺ کی بیٹی ہیں اور میں اس وجہ سے آپ ﷺ سے سوال کرنے میں شرم محسوس کرتا ہوں حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں سوال کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اسے دیکھے تو اپنی شرمگاہ کو دھولے اور نماز کے لیے وضو کرلے۔

۳۷۳۔ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَرِيكٍ، يَعْنِي التَّيْمِيَّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِذَا حَذَفْتَ فَاغْتَسِلْ مِنَ الْجَنَابَةِ۔ وَإِذَا لَمْ تَكُنْ حَاذِفًا، فَلَا تَغْتَسِلْ۔

---

(۳۷۲) اخرجه الامام امالك في الموطا، كتاب الطهارة حديث رقم ۴۲، صفحة ۴۱،

(۳۷۳) اخرجه الامام، احمد في مسنده ۱/۱۰۷ الميمنية

حدیث نمبر ۳۷۳:

حضرت یزید بن شریک یعنی التیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایسا شخص تھا جسے مذی بہت زیادہ آتی تھی تو میں نے نبی علیہ السلام سے سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب تو جماع مکمل کرلے تو جنابت کی وجہ سے غسل کیا کر اور اگر جماع مکمل نہ ہو تو غسل کرنا ضروری نہیں ہے۔

۳۷۴۔ عَنْ هَانِیءِ بْنِ هَانِیءٍ عَنْ عَلِیٍّ رضی الله عنه قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً، فَإِذَا أَمْذَيْتُ اغْتَسَلْتُ فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ، فَسَأَلَ النَّبِیَّ ﷺ فَضَحِكَ وَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ۔

حدیث نمبر ۳۷۴:

حضرت هانی بن هانی رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ایسا شخص تھا جسے مذی زیادہ آتی تھی جب مجھے مذی آتی تو میں غسل کرلیتا پس میں نے مقداد سے کہا وہ رسول اللہ ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھیں پس انہوں نے نبی علیہ السلام سے سوال کیا تو آپ علیہ السلام مسکرائے اور فرمایا اسکی وجہ سے وضو ہے۔

۳۷۵۔ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قُبَيْصَةَ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً۔ فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِنْ أَجْلِ ابْنَتِهٖ۔ فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْمَذْیَ؟ فَقَالَ ذٰلِكَ مَاءُ الْفَحْلِ۔ وَلِكُلِّ فَحْلٍ مَآءٌ۔ فَلْيَغْسِلْ ذَكَرَهٗ وَأُنْثَيَيْهِ، وَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوْئَهٗ لِلصَّلَاةِ۔

حدیث نمبر ۳۷۵:

حضرت حصین بن قبیصہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ایسا شخص تھا جسے مذی زیادہ آتی تھی میں آپکی بیٹی کی وجہ سے شرم محسوس کرتا تھا کہ آپ سے سوال کروں تو میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو (سوال کرنے کا) کہا، حضرت مقداد نے رسول اللہ ﷺ سے مذی والے شخص کے بارے میں سوال کیا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا یہ طاقتور مرد کا پانی ہے اور ہر طاقتور مرد کا پانی ہوتا ہے، وہ (یعنی مذی والا شخص)

(۳۷۴) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۱/۱۶۸

(۳۷۵) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۱/۱۶۸

اپنے ذکر کو دھو لے اور نماز کے وضو کی طرح وضو کرلے۔

۳۷۶۔ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قُبَيْصَةَ الْفَزَارِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمَذِيِّ قَالَ إِذَا رَأَيْتَ الْمَذِيَّ فَتَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ـ وَإِذَا رَأَيْتَ نَضْحَ الْمَآءِ فَاغْتَسِلْ۔

حدیث نمبر۳۷۶:

حضرت حصین بن قبیصہ فزاری رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے مذی کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا جب تو مذی دیکھے تو اپنے ذکر کو دھو اور وضو کرلے اور جب تو پانی بہتا دیکھے تو غسل کر۔

(۸۱)......أَوْلَادُهُ

آپ کی اولاد اطہار

۳۷۷۔ كَانَ لَهُ مِنَ الْوَلَدِ: اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، وَزَيْنَبُ الْكُبْرٰى، وَأُمُّ كُلْثُوْمِ الْكُبْرٰى، وَأُمُّهُمْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَكْبَرُ۔ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ وَأُمُّهُ خَوْلَةُ بِنْتُ جَعْفَرٍ۔ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيٍّ۔ قَتَلَهُ الْمُخْتَارُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ۔ وَأَبُوْ بَكْرِ ابْنُ عَلِيٍّ قُتِلَ مَعَ الْحُسَيْنِ وَلَا عَقَبَ لَهُمَا، وَأُمُّهُمَا لَيْلَى بِنْتُ مَسْعُوْدٍ۔ وَالْعَبَّاسُ الْأَكْبَرُ بْنُ عَلِيٍّ، وَعُثْمَانُ وَجَعْفَرُ الْأَكْبَرُ، وَعَبْدُ اللّٰهِ قُتِلُوْا مَعَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَلَا بَقِيَّةَ لَهُمْ وَأُمُّهُمْ أُمُّ الْبَنِيْنَ بِنْتُ حَزَامِ ابْنِ خَالِدٍ۔ وَ مُحَمَّدُ الْأَصْغَرُ بْنُ عَلِيٍّ قُتِلَ مَعَ الْحُسَيْنِ، وَأُمُّهُ: أُمُّ وَلَدٍ۔ وَيَحْيٰى وَعَوْنٌ ابْنَا عَلِيٍّ وَأُمُّهُمَا أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ الْخَثْعَمِيَّةُ۔ وَعُمَرُ الْأَكْبَرُ،

(۳۷۶) اخرجه ابو داود الطيالسي في مسنده، ح ۱٤٦

(۳۷۷) اخرجه ابن سعد في الطبقات ت ۳/۱۹-۲۰ (بالاختصار)

وَرُقَيَّةُ وَأُمُّهُمَا الصَّهْبَاءُ۔ وَمُحَمَّدُ الْاَوْسَطُ وَأُمُّهُ أُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ ، وَأُمُّهَا زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأُمُّ الْحَسَنِ بِنْتُ عَلِيٍّ ، وَرَمْلَةُ الْكُبْرٰى ، وَأُمُّهُمَا أُمُّ سَعِيدِ بِنْتُ عُرْوَةَ۔ وَأُمُّ هَانِيءٍ بِنْتُ عَلِيٍّ ، وَمَيْمُونَةُ ، وَزَيْنَبُ الصُّغْرٰى ، وَرَمْلَةُ الصُّغْرٰى ، وَأُمُّ كُلْثُومِ الصُّغْرٰى وَفَاطِمَةُ ، وَأُمَامَةُ ، وَخُدَيْجَةُ ، وَأُمُّ الْكِرَامِ ، وَأُمُّ سَلَمَةَ ، وَأُمُّ جَعْفَرٍ ، وَجُمَانَةُ ، وَنَفِيسَةُ بَنَاتُ عَلِيٍّ وَهُنَّ لِأُمَّهَاتٍ شَتّٰى ، وَابْنَةٌ لِعَلِيٍّ لَمْ تُسَمَّ لَنَا ، هَلَكَتْ وَهِيَ جَارِيَةٌ تَبْرُزُ۔ فَجَمِيعُ وَلَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ لِصُلْبِهِ: أَرْبَعَةَ عَشَرَ ذَكَرًا ، وَتِسْعَ عَشْرَةَ امْرَأَةً۔

حدیث نمبر ۳۷۷:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد سے حضرت حسن ، حضرت حسین ، حضرت زنیب کبری اور ام کلثوم رضی اللہ عنہم تھیں ان سب کی والدہ فاطمہ بنت رسول ﷺ تھیں اور ایک بیٹے محمد بن علی اکبر تھے انکی والدہ حولہ بنت جعفر رضی اللہ عنہا تھیں۔ اور ایک بیٹے عبید اللہ بن علی تھے جنکو مختار بن عبید اللہ نے قتل کیا اور ایک بیٹے ابو بکر بن علی تھے جو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ ک ساتھ شہید کر دیئے گئے ، ان دونوں کی کوئی اولاد نہیں تھی اور انکی والدہ لیلیٰ بنت مسعود تھیں۔

اور چار بیٹے عباس بن علی الاکبر ، عثمان جعفر الاکبر اور عبد اللہ تھے جنکو امام حسین کے ساتھ شہید کر دیا گیا۔ اور انکی کوئی اولاد نہ تھیں اور انکی والدہ ام البنین بنت حزام بن خالد تھیں اور ایک بیٹے محمد بن علی الاصغر تھے جو امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید کر دیئے گئے تھے اور انکی والدہ ام ولد تھیں۔

دو بیٹے یحییٰ اور عون بن علی رضی اللہ عنھم تھے اور انکی والدہ اسماء بن عمیس الخثعمیہ تھیں۔

اور عمر بن علی الاکبر اور رقیہ بنت علی تھیں انکی والدہ صہباء تھیں۔

اور ایک بیٹے محمد بن علی الاوسط تھے اور انکی والدہ امامہ بنت ابی العاص تھیں جو کہ زینب بنت رسول کی صاحبزادی ہیں۔

اور دو بیٹیاں ام الحسن بنت علی اور رملہ کبری تھیں ان دونوں کی والدہ ام سعید بنت عروہ تھیں۔

ان کے علاوہ ام ھانی بنت علی، میمونہ، زینب صغری، رملہ صغری، ام کلثوم صغری، فاطمہ، امامہ، خدیجہ، ام الکرام، ام سلمہ، ام جعفر، جمانہ اور نفیسہ بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیٹیاں تھیں یہ سب متفرق امہات سے تھیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی جسکا نام ہمیں معلوم نہیں ہوسکا، وہ بچپن میں میدان کی طرف نکلی اور فوت ہوگئیں حضرت علی بن ابی طالب کی تمام صلبی اولاد میں چودہ بیٹے اور انیس بیٹیاں تھیں۔

(۸۲)...... عَقُوْبَتُهُ لِلزَّنَادِقَةِ

آپ کے ہاتھوں مرتدین کا انجام

۳۷۸۔ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ: أُتِيَ عَلِيٌّ رضي الله عنه بِزَنَادِقَةٍ فَأَحْرَقَهُمْ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحْرِقْهُمْ لِنَهْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ، وَلَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ۔

حدیث نمبر ۳۷۸:

حضرت ایوب حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس مرتدین لائے گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو جلا ڈالا یہ بات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ تک پہنچی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں ہوتا تو انکو نہ جلاتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ اللہ کے عذاب جیسا عذاب مت دو لیکن میں انکو قتل ضرور کر دیتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو اپنا دین بدل لے اسے قتل کردو۔“

۳۷۹۔ عَنْ عِكْرَمَةَ: أَنَّ عَلِيًّا أَخَذَ نَاسًا ارْتَدُّوْا عَنِ الْإِسْلَامِ، فَحَرَّقَهُمْ بِالنَّارِ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحَرِّقْهُمْ، إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَحَدًا، وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ، فَبَلَغَ عَلِيًّا مَاقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: وَيْحَ ابْنِ أُمِّ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

(۳۷۸) اخرجه البخاری فی کتاب استتابة المرتدين باب حکم المرتد والمرتدة ۹/۱۹

(۳۷۹) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۲۸۳/۱

حدیث نمبر ۳۷۹:۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو پکڑا جو اسلام سے پھر چکے تھے پس انکو نظر آتش کر دیا جب یہ بات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا میں ہوتا تو انکو نہ جلاتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی کو اللہ کے عذاب جیسا عذاب نہ دو اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اپنے دین سے پھر جائے اسے قتل کر دو جب یہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس پر اظہار افسوس کیا۔

۸۳۔ کَیۡفَ قُتِلَ

آپ رضی اللہ عنہ کو کیسے قتل کیا گیا؟

۳۸۰۔ عَنْ أَبِیْ مِجْلَزٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ مُرَادٍ اِلٰی عَلِیٍّ وَهُوَ یُصَلِّیْ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ: احْتَرِسْ فَاِنَّ نَاسًا مِنْ مُرَادٍ یُرِیْدُوْنَ قَتْلَكَ، فَقَالَ: اِنَّ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مَلَكَیْنِ یَحْفَظَانِهٖ مِمَّا لَمْ یُقَدَّرْ، فَاِذَا جَاءَ الْقَدَرُ خَلَّیَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَهٗ، وَاِنَّ الْاَجَلَ جُنَّةٌ حَصِیْنَةٌ۔

حدیث نمبر ۳۸۰

حضرت ابو مجلز رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ مراد کا ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے اس نے کہا آپ کوئی دربان مقرر کیجئے کیونکہ قبیلہ مراد کے کچھ لوگ آپ کو شہید کرنا چاہتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہر شخص کے ساتھ دو فرشتے ہیں جو اسکی اس چیز سے حفاظت کرتے ہیں جو اس کے مقدر میں نہ ہو اور جب تقدیر آجاتی ہے تو وہ اس شخص اور تقدیر کے درمیان راستہ چھوڑ دیتے ہیں اور موت ایک محفوظ ڈھال ہے۔

۳۸۱۔ قَالُوْا: انْتَدَبَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِنَ الْخَوَارِجِ: عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُلْجَمٍ الْمُرَادِیُّ، وَهُوَ مِنْ حِمْیَرَ، وَعِدَادُهٗ فِیْ مُرَادٍ، وَهُوَ حَلِیْفُ بَنِیْ جَبَلَةَ مِنْ كِنْدَةَ، وَالْبُرَكُ بْنُ عَبْدِ

---

(۳۸۰) اخرجه ابن سعد فی الطبقات الکبری ۳۴/۳

(۳۸۱) اخرجه ابن سعد فی الطبقات الکبری ۳۵۳-۳۶

اللّٰہِ التَّمِیمِیُّ، وَعَمْرُ بْنُ بُکَیْرٍ التَّمِیمِیُّ، فَاجْتَمِعُوْا بِمَکَّۃَ وَتَعَاھَدُوْا وَتَعَاقَدُوْا لَیَقْتُلَنَّ ھٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَۃَ: عَلِیَّ بْنَ أَبِی طَالِبٍ، وَ مُعَاوِیَۃَ بْنِ أَبِی سُفْیَانَ، وَعَمْرَو بْنَ الْعَاصِ، وَیُرِیْحَنَّ الْعِبَادَ مِنْھُمْ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُلْجَمٍ: أَنَا لَکُمْ بِعَلِی ابْنِ أَبِی طَالِبٍ، وَقَالَ الْبُرْکُ ـ وَأَنَا لَکُمْ بِمُعَاوِیَۃَ، وَقَالَ عَمْرُو بْنُ بُکَیْرٍ: أَنَا أَکْفِیْکُمْ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ فَتَعَاھَدُوْا عَلٰی ذَالِکَ وَتَعَاقَدُوْا وَتَوَاثَقُوْا لَا یَنْکُصُ رَجُلٌ مِنْھُمْ عَنْ صَاحِبِہِ الَّذِیْ سُمِّیَ، وَیَتَوَجَّہُ إِلَیْہِ حَتّٰی یَقْتُلَہُ أَوْیَمُوْتَ دُوْنَہُ، فَاتَّعَدُوْا بَیْنَھُمْ لَیْلَۃَ سَبْعَ عَشْرَۃَ مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ، ثُمَّ تَوَجَّہَ کُلُّ رَجُلٍ مِنْھُمْ إِلَی الْمِصْرِ الَّذِیْ فِیْہِ صَاحِبُہُ، فَقَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُلْجَمٍ الْکُوْفَۃَ فَلَقِیَ أَصْحَابَہُ مِنَ الْخَوَارِجِ فَکَا تَمَھُمْ مَایُرِیْدُ، وَکَانَ یَزُوْرُھُمْ وَیَزُوْرُوْنَہُ، فَزَارَ یَوْمًا نَفَرًا مِنْ تَیْمِ الرُّبَابِ فَرَأٰی امْرَأَۃً مِنْھُمْ یُقَالُ لَھَا: قَطَامُ بِنْتُ شِجْنَۃَ بْنِ عَدِیِّ بْنِ عَامِرِ بْنِ عَوْفِ بْنِ ثَعْلَبَۃَ بْنِ سَعْدِ بْنِ ذُھْلِ بْنِ تَیْمِ الرُّبَابِ، وَکَانَ عَلِیٌّ قَتَلَ أَبَاھَا وَأَخَاھَا یَوْمَ نَھْرَوَانَ فَأَعْجَبَتْہُ فَخَطَبَھَا، فَقَالَتْ: لَاأَتَزَوَّجُكَ حَتّٰی تُسَمِّیَ لِیْ، فَقَالَ: لَا تَسْأَلِیْنِیْ شَیْئًا إِلَّا أَعْطَیْتُكِ، فَقَالَتْ: ثَلَاثَۃُ آلَافٍ، وَقَتْلَ عَلِیِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ، فَقَالَ: وَاللّٰہِ مَاجَاءَ بِیْ إِلَی ھٰذَا الْمِصْرِ إِلَّا قَتْلُ عَلِیِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ وَقَدْ آتَیْتُكِ مَا سَأَلْتِ۔

وَلَقِیَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُلْجَمٍ شَبِیْبَ بْنَ بَجَرَۃَ الْأَشْجَعِیَّ فَأَعْلَمَہُ مَا یُرِیْدُ وَدَعَاہُ إِلٰی أَنْ یَکُوْنَ مَعَہُ فَأَجَابَہُ إِلٰی ذٰلِكَ، وَبَاتَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُلْجَمٍ تِلْكَ اللَّیْلَۃَ الَّتِیْ عَزَمَ فِیْھَا أَنْ یَقْتُلَ عَلِیًّا فِیْ صَبِیْحَتِھَا یُنَاجِی الْأَشْعَثَ بْنَ قَیْسٍ الْکِنْدِیَّ فِیْ مَسْجِدِہٖ حَتّٰی کَادَ أَنْ یَطْلَعَ الْفَجْرُ، فَقَالَ لَہُ الْأَشْعَثُ: فَضَحَكَ الصُّبْحُ فَقُمْ، فَقَامَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُلْجَمٍ وَشَبِیْبُ بْنُ بَجَرَۃَ فَأَخَذَا أَسْیَافَھُمَا ثُمَّ جَاءَا حَتّٰی جَلَسَا مُقَابِلَ السِّدَّۃِ الَّتِیْ یَخْرُجُ مِنْھَا عَلِیٌّ۔

قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ: وَأَتَیْتُہُ سَحَرًا۔ (یَعْنِیْ عَلِی)۔ فَجَلَسْتُ إِلَیْہِ فَقَالَ: إِنِّیْ

بِتُّ اللَّيْلَةَ أُوْقِظُ أَهْلِيْ فَمَلَكَتْنِيْ عَيْنَايَ وَأَنَا جَالِسٌ فَسَنَحَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَقِيْتُ مِنْ أُمَّتِكَ مِنَ الْأَوَدِ وَاللَّدَدِ، فَقَالَ لِيْ: ادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ، فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ أَبْدِلْنِيْ بِهِمْ خَيْرًا لِيْ مِنْهُمْ، وَأَبْدِلْهُمْ شَرًّا لَهُمْ مِنِّيْ وَدَخَلَ ابْنُ النَّبَّاحِ الْمُؤَذِّنُ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ: الصَّلَاةُ، فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَقَامَ يَمْشِيْ وَابْنُ النَّبَّاحِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَنَا خَلْفَهُ، فَلَمَّا خَرَجَ مِنَ الْبَابِ نَادٰى: أَيُّهَا النَّاسُ: الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ، كَذٰلِكَ كَانَ يَفْعَلُ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ يَخْرُجُ وَمَعَهُ دُرَّتُهُ يُوْقِظُ النَّاسَ، فَاعْتَرَضَهُ الرَّجُلَانِ، فَقَالَ بَعْضُ مَنْ حَضَرَ ذٰلِكَ فَرَأَيْتُ بَرِيْقَ السَّيْفِ وَسَمِعْتُ قَائِلًا يَقُوْلُ: لِلّٰهِ الْحُكْمُ يَا عَلِيُّ لَا لَكَ! ثُمَّ رَأَيْتَ سَيْفًا ثَانِيًا فَضَرَبَا جَمِيْعَهُمْ فَأَمَّا سَيْفُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُلْجَمٍ فَأَصَابَ جَبْهَتَهُ إِلٰى قَرْنِهِ وَوَصَلَ إِلٰى دِمَاغِهِ، وَأَمَّا سَيْفُ شَبِيْبٍ فَوَقَعَ فِيْ الطَّاقِ۔ وَسَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ: لَا يَفُوْتَنَّكُمُ الرَّجُلُ، وَشَدَّ النَّاسُ عَلَيْهِمَا مِنْ كُلِّ جَانِبٍ، فَأَمَّا شَبِيْبٌ فَأَفْلَتَ، وَأُخِذَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُلْجَمٍ فَأُدْخِلَ عَلٰى عَلِيٍّ، فَقَالَ: أَطِيْبُوْا طَعَامَهُ وَأَلِيْنُوْا فِرَاشَهُ، فَإِنْ أَعِشْ فَأَنَا أَوْلٰى بِدَمِهِ عَفْوًا وَقِصَاصًا، وَإِنْ أَمُتْ فَالْحِقُوْهُ بِيْ أُخَاصِمُهُ عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

فَقَالَتْ أُمُّ كُلْثُوْمٍ بِنْتُ عَلِيٍّ: يَا عَدُوَّ اللّٰهِ قَتَلْتَ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! قَالَ: مَا قَتَلْتُ إِلَّا أَبَاكِ، قَالَتْ: فَوَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَرْجُوْ أَنْ لَّا يَكُوْنَ عَلٰى أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بَأْسٌ، قَالَ: فَلِمَ تَبْكِيْنَ إِذَنْ؟ ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ لَقَدْ سَمَمْتُهُ شَهْرًا، يَعْنِيْ سَيْفَهُ، فَإِنْ أَخْلَفَنِيْ فَأَبْعَدَ اللّٰهُ وَأَسْحَقَهُ۔

وَبَعَثَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ ابْنَهُ قَيْسَ بْنَ الْأَشْعَثِ صُبَيْحَةَ ضُرِبَ عَلِيٌّ، عليه السلام۔ فَقَالَ: أَيْ بُنَيَّ انْظُرْ كَيْفَ أَصْبَحَ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: رَأَيْتُ عَيْنَيْهِ دَاخِلَتَيْنِ فِيْ رَأْسِهِ، فَقَالَ الْأَشْعَثُ: عَيْنَيْ دَمِيْغٍ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ۔

قَالَ وَمَكَثَ عَلِيٌّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةَ السَّبْتِ وَتُوُفِّيَ، رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْهِ، لَيْلَةَ الْأَحَدِ لِإِحْدٰى عَشْرَةَ لَيْلَةً بَقِيَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةَ أَرْبَعِيْنَ، وَغَسَلَهُ

الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، وَكُفِّنَ فِي ثَلَاثَا أَثْوَابٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ۔

حدیث نمبر ۱۳۸:

لوگوں نے بیان کیا کہ خوارج میں سے تین آدمیوں کا انتخاب کیا گیا عبدالرحمٰن بن ملجم مرادی جو قبیلہ حمیر سے تعلق رکھتا تھا اور اس کا شمار قبیلہ مراد میں تھا جو کندہ کے بنی جبلہ کا حلیف تھا دوسرا البرک بن عبداللہ التمیمی اور عمر بن بکیر التمیمی یہ تینوں مکہ میں اکٹھے ہوئے اور عہد و پیمان کیا کہ ان تینوں آدمیوں کو ضرور قتل کردیں گے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، معاویہ بن ابی سفیان اور عمرو بن عاص کو اور لوگوں کو ان سے راحت بخشیں گے پس عبدالرحمٰن بن ملجم نے کہا میں علی بن ابی طالب کو قتل کرنے کے لیے تیار ہوں، البرک نے کہا میں معاویہ کے لیے تیار ہوں اور عمرو بن بکیر نے کہا میں عمرو بن عاص کے لیے کافی ہوں انہوں نے ایک دوسرے سے وعدہ کرلیا اور ایک دوسرے کو یقین دلایا کہ وہ اپنے اپنے منتخب ساتھی کو قتل کرنے سے نہیں رکے گا اور اس کی طرف ضرور روانہ ہوگا تاکہ اسے قتل کردے یا خود موت کے منہ میں چلا جائے انہوں نے ایک دوسرے کے ساتھ سترہ رمضان المبارک کی رات تک میعاد مقرر کرلی اور ہر شخص اس شہر کی طرف چلا گیا جہاں اس کا مطلوبہ آدمی موجود تھا عبدالرحمٰن بن ملجم کوفے آیا اور اپنے خارجی دوستوں سے ملاقات کی لیکن ان پر اپنا مقصد ظاہر نہ کیا وہ ان سے ملنے جاتا اور وہ اسے ملنے آتے تھے ایک دن اس نے تیم الرباب کی ایک جماعت کو دیکھا جس میں ایک خاتون قطام بنت شجنہ بن عدی بن عامر بن عوف بن ثعلبہ بن سعد بن ذھل بن تیم الرباب تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ نہروان میں اس کے باپ اور بھائی کو قتل کردیا تھا ابن ملجم کو یہ عورت پسند آئی اور اس نے نکاح پیغام دے دیا اس نے کہا جب تک تو مجھ سے وعدہ نہیں کرلیتا میں تجھ سے شادی نہیں کروں گی ابن ملجم نے کہا جو تو مانگے گی میں تجھے دوں گا اس عورت نے کہا تین ہزار درھم اور علی بن ابی طالب کا قتل ابن ملجم نے کہا قسم بخدا قتل علی کے سوا مجھے اس شہر میں کوئی اور چیز نہیں لے کر آئی جو تو نے مانگا میں تجھے وہی دوں گا ابن ملجم نے شبیب بن بجرہ الاشجعی سے ملاقات کی اور اسے اپنے ارادے سے آگاہ کیا اور اپنا ساتھ دینے کی دعوت دی اس نے اس کی دعوت کو قبول کرلیا جس رات کی صبح اس نے قتل علی کا پختہ ارادہ کیا تھا وہ رات اس نے اشعث بن قیس کندی کے ساتھ مسجد میں باتیں

کرتے ہوئے گزاری جب طلوع فجر کا وقت قریب ہوا تو اشعث نے ابن ملجم سے کہا صبح ظاہر ہو چکی اب اٹھ پس عبدالرحمٰن بن ملجم اور شبیب بن بجرہ اٹھے، اپنی تلواریں پکڑیں اور آ کر اس دروازے کے سامنے بیٹھ گئے جہاں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نکلا کرتے تھے۔

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں صبح کے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر بیٹھ گیا آپ نے فرمایا میں ساری رات اپنے گھر والوں کو جگاتا رہا پھر میری آنکھوں نے مجھ پر قبضہ کر لیا (یعنی سو گیا) حالانکہ میں بیٹھا ہوا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (خواب میں) میرے سامنے آئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آپ کی امت سے کس قدر فتنہ و فساد حاصل ہوا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے لیے بدعا کرو تو میں نے کہا اے اللہ مجھے ان کے بدلے میں ان سے بہتر عطاء فرما اور (اگر یہ مجھے برا سمجھتے ہیں تو) انہیں میرے بدلے میں مجھ سے بدتر عطا فرما۔ اتنے میں ابن النباح مؤذن آئے اور نماز کی تیاری کی اطلاع دی تو میں نے آپکا ہاتھ تھامہ تو وہ اٹھ کر چلنے لگے ابن النباح آپکے آگے اور میں آپ کے پیچھے تھا جب دروازے سے باہر نکلے تو معمول کے مطابق آپ نے لوگوں کو پکارا نماز نماز جب آپ نماز کے لیے نکلا کرتے تھے تو آپ کے ساتھ آپ کا درہ ہوتا جس سے لوگوں کو جگایا کرتے، پس دو آدمیوں نے آپ کو روکا اور میں نے کسی کہنے والے کو کہتے ہوئے سنا کہ اے علی رضی اللہ عنہ حکم تو صرف اللہ کے لیے ہے نہ کہ تمہارے لیے پھر میں نے دوسری تلوار دیکھی دونوں نے مل کر مارا عبدالرحمٰن بن ملجم کی تلوار پیشانی سے ہوکر ان کے دماغ تک پہنچ گئی لیکن شبیب کی تلوار محراب میں جا پڑی اور میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا "یہ آدمی بچنے نہ پائے" تو لوگ ہر طرف سے ان پر ٹوٹ پڑے شبیب بچ کر نکل گیا اور عبدالرحمٰن بن ملجم کو گرفتار کر لیا گیا جب اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو آپ نے فرمایا اسے اچھا کھانا کھلاؤ اور نرم بستر دو اگر میں زندہ رہا تو اس کے خون کو معاف کر دینے یا قصاص لینے کا زیادہ حق دار ہوں گا اور اگر میں فوت ہو گیا تو اسے بھی میرے ساتھ کر دینا میں رب العالمین کے پاس اس سے جھگڑا کر لوں گا ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے دشمن تو نے امیر المومنین کو قتل کر دیا اس نے کہا میں نے صرف تمہارے باپ کو قتل کیا ہے سیدہ نے کہا مجھے یقین ہے کہ امیر المومنین پر کوئی خوف نہیں اس نے کہا پھر تم روتی کیوں ہو پھر کہنے لگا اللہ کی قسم میں نے اپنی

تلوار کو ایک مہینے تک زہر آلود کیا ہے اگر اس نے مجھ سے بے وفائی کی تو اللہ اس کو دور کر دے۔

اشعث بن قیس نے اپنے بیٹے قیس بن اشعث کو صبح حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا اور کہا اے بیٹے دیکھ کہ امیر المومنین نے کس حال میں صبح کی ہے وہ گیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر واپس آیا اور کہنے لگا میں نے دیکھا کہ ان کی دونوں آنکھیں سر میں گھس چکی ہیں اشعث نے کہا رب کعبہ کی قسم! زخمی کی دونوں آنکھیں؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جمعے کا دن اور ہفتے کی رات گزاری اور 19 رمضان المبارک اتوار کی رات چالیس ہجری کو وصال فرما گئے حضرت حسن، حسین اور عبداللہ بن جعفر نے آپ کو غسل دیا اور تین کپڑوں میں کفن دیا گیا جن میں کرتا نہیں تھا۔

۸۴۔ عمرہ

آپ کی عمر مبارک

۳۸۲۔ عَنْ أَبِی اِسْحٰقَ قَالَ: تُوُفِّیَ عَلِیٌّ وَهُوَ یَوْمَئِذٍ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّیْنَ سَنَةً۔

حدیث نمبر ۳۸۲:

حضرت ابو اسحاق بیان کرتے ہیں جس دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی آپ کی عمر تریسٹھ برس تھی۔

۳۸۳۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِیْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَنَفِیَّةِ یَقُوْلُ سَنَةَ الْجُحَافِ حِیْنَ دَخَلَتْ اِحْدٰی وَثَمَانُوْنَ: هٰذِهٖ لِیْ خَمْسٌ وَسِتُّوْنَ سَنَةً، وَقَدْ جَاوَزْتُ سِنَّ أَبِیْ، قُلْتُ: وَکَمْ کَانَتْ سِنُّهٗ یَوْمَ قُتِلَ۔ یَرْحَمُهُ اللّٰهُ؟ قَالَ: ثَلَاثًا وَسِتِّیْنَ سَنَةً، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ (رَاوِیُ الْحَدِیْثِ): وَهُوَ الثَّبْتُ عِنْدَنَا۔

حدیث نمبر ۳۸۳:

حضرت محمد بن عقیل بیان کرتے ہیں میں نے محمد بن حنفیہ کو جحاف کے سال فرماتے سنا جب 81ھ شروع

(۳۸۲) اخرجه ابن سعد فی الطبقات الکبری ۳۸/۳

(۳۸۳) اخرجه ابن سعد فی الطبقات الکبری ۳۸/۳

ہوئی؛ میں اپنے والد کی عمر سے بڑھ گیا میں نے کہا ان کی عمر جس دن وہ قتل کیے گئے کتنی تھی؟ انہوں نے کہا تریسٹھ برس، محمد بن عمر (جو حدیث کے راویوں میں سے ہیں) کہتے ہیں ہمارے نزدیک یہی ثابت ہے۔

(۸۵)۔ كَيْفَ عُوْقِبَ قَاتِلُهُ؟

آپ کے قاتل کا انجام کیا ہوا؟

۳۸۴۔ عَنْ أَبِي يَحْيىٰ قَالَ: لَمَّا ضَرَبَ ابْنُ مُلْجَمٍ عَلِيًّا الضَّرْبَةَ قَالَ عَلِيٌّ: افْعَلُوْا بِهِ كَمَا أَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، أَنْ يَّفْعَلَ بِرَجُلٍ أَرَادَ قَتْلَهُ فَقَالَ: اقْتُلُوْهُ ثُمَّ حَرِّقُوْهُ۔

حدیث نمبر ۳۸۴:

حضرت ابو یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ جب ابن ملجم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر قاتلانہ حملہ کیا تو حضرت علی نے فرمایا کہ اسکے ساتھ وہی سلوک کرو جو رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے ساتھ کیا جس نے آپ ﷺ کو شہید کرنے کا ارادہ کیا تھا پھر آپ نے فرمایا اسے قتل کر کے آگ میں جلا دو۔

۳۸۵۔ لَمَّا مَاتَ عَلِيٌّ وَدُفِنَ بَعَثَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مُلْجَمٍ، فَأَخْرَجَهُ مِنَ السِّجْنِ لِيَقْتُلَهُ، فَاجْتَمَعَ النَّاسُ وَجَاؤُوْهُ بِالنَّفْطِ وَالْبَوَارِيِ وَالنَّارِ فَقَالُوْا: نُحْرِقُهُ، فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ: دَعُوْنَا حَتّٰى نَشْفِيَ أَنْفُسَنَا مِنْهُ، فَقَطَعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَلَمْ يَجْزَعْ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ، فَكَحَلَ عَيْنَيْهِ بِمِسْمَارٍ مُحْمًى فَلَمْ يَجْزَعْ وَجَعَلَ يَقُوْلُ: اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ، خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ، حَتّٰى أَتٰى عَلٰى آخِرِ السُّوْرَةِ كُلِّهَا وَإِنَّ عَيْنَيْهِ لَتَسِيْلَانِ، ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَعُوْلِجَ عَنْ لِسَانِهِ لِيَقْطَعَهُ فَجَزَعَ، فَقِيْلَ لَهُ: قَطَعْنَا يَدَيْكَ، وَرِجْلَيْكَ وَسَمَلْنَا عَيْنَيْكَ ـ يَا عَبْدَ اللّٰهِ ـ فَلَمْ تَجْزَعْ، فَلَمَّا صِرْنَا إِلَى لِسَانِكَ جَزِعْتَ؟ فَقَالَ: مَاذَاكَ

---

(۳۸٤) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۱/ ۹۲ میمنیة

(۳۸۵) اخرجه ابن سعد فی الطبقات الکبریٰ ۳/ ۳۹

سِنِّي مِن جَزَعٍ إِلَّا أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَكُونَ فِي الدُّنْيَا فُوَاقًا لَا أَذْكُرُ اللّٰهَ، فَقَطَعُوا لِسَانَهُ ثُمَّ جَعَلُوهُ فِي قَوْصَرَةٍ وَأَحْرَقُوهُ بِالنَّارِ۔

حدیث نمبر۳۸۵:

لوگوں نے بیان کیا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا اور انہیں دفن کر دیا گیا تو حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن بن ملجم کو بلوایا اسے قید خانے سے نکالا تا کہ اسے قتل کریں تو لوگ جمع ہو گئے وہ اس کے پاس مٹی کا تیل ، بوری اور آگ لائے لوگوں نے کہا ہم اسے جلائیں گے تو عبداللہ بن جعفر، حسین بن علی اور محمد بن حنفیہ نے کہا ہمیں چھوڑ دو تا کہ ہم اس سے اپنا دل ٹھنڈا کر لیں تو عبداللہ بن جعفر نے اس کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیے تو اس نے کوئی فریاد کی اور نہ ہی کوئی کلام کیا پھر اس کی آنکھوں میں گرم سلائی ڈالی گئی تو اس نے کوئی فریاد نہ کی اور اس نے سورہ اقراء باسم ربك الذی خلق۔خلق الانسان من علق۔ آخر تک پڑھی اور اس کی آنکھیں بہہ رہی تھیں پھر عبداللہ بن جعفر نے حکم دیا تو اسکی زبان کھینچی گئی تا کہ اسے کاٹیں تو اس نے فریاد کی اس سے پوچھا گیا اے بندہ خدا ہم نے تیرے ہاتھ پاؤں کاٹے اور تیری آنکھیں نکالیں تو نے کوئی فریاد نہ کی جب ہم تیری زبان کی طرف بڑھے تو تو نے فریاد کی اس نے کہا میری فریاد اس لیے ہے کہ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ دنیا میں اس طرح ہچکیاں لوں کہ اللہ کا ذکر نہ کر سکوں تو انہوں نے اسکی زبان کاٹ دی پھر ایک کھجور کے برتن میں ڈال کر آگ میں جلا دیا۔

۸۶۔ مَا تَرَكَ صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ

وقت شہادت آپ نے ترکہ میں سونا چاندی نہیں چھوڑی

۳۸۶۔ عَنْ طَلْقِ الْاَعْمٰى عَنْ جَدَّتِهِ قَالَ: كُنْتُ اَنُوحُ اَنَا وَاُمُّ كَلْثُومٍ بِنْتُ عَلِيٍّ عَلٰى عَلِيٍّ ، عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

حدیث نمبر۳۸۶:

حضرت طلق الاعمی اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اور ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت

(۳۸۶) اخرجه ابن سعد فی الطبقات الکبری ۳/۳۸

علی رضی اللہ عنہ پر نوحہ کیا۔

۳۸۷۔ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ بَرْيَمٍ قَالَ: خَطَبَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَقَالَ: لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ بِالْاَمْسِ لَمْ يَسْبِقْهُ الْاَوَّلُوْنَ بِعِلْمٍ، وَلَا يُدْرِكُهُ الْاٰخِرُوْنَ، كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَبْعَثُهُ بِالرَّايَةِ، جِبْرِيْلُ عَنْ يَمِيْنِهٖ، وَ مِيْكَائِيْلُ عَنْ شِمَالِهٖ، لَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يُفْتَحَ لَهٗ۔

حدیث نمبر ۳۸۷:

حضرت ہبیرہ بن بریم بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی نے خطبہ دیا آپ نے فرمایا لوگو! کل تم سے ایک ایسا شخص جدا ہو گیا کہ نہ اولین اس سے علم میں آگے بڑھے نہ آخرین میں سے کوئی انہیں پائے گا جس کو رسول اللہ ﷺ جھنڈا دے کر بھیجتے ان کی دائیں طرف جبرئیل علیہ السلام اور بائیں طرف میکائیل ہوتے وہ اس وقت تک واپس نہ لوٹتے جب تک انہیں فتح نہ ہو جاتی۔

۳۸۸۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَبْشِيٍّ قَالَ: خَطَبَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، بَعْدَ قَتْلِ عَلِيٍّ فَقَالَ: لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ بِالْاَمْسِ، مَا سَبَقَهُ الْاَوَّلُوْنَ بِعِلْمٍ، وَلَا اَدْرَكَهُ الْاٰخِرُوْنَ، اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيَبْعَثُهُ وَيُعْطِيْهِ الرَّايَةَ، فَلَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يُفْتَحَ لَهٗ، وَمَا تَرَكَ مِنْ صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ اِلَّا سَبْعَ مِائَةِ دِرْهَمٍ مِنْ عَطَائِهٖ، كَانَ يَرْصُدُهَا لِخَادِمٍ لِاَهْلِهٖ۔

حدیث نمبر ۳۸۸:

حضرت عمرو بن حبشی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ہمیں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا آپ نے فرمایا کل تم سے ایک ایسا شخص جدا ہو گیا کہ نہ اولین میں سے کوئی علم میں اس سے آگے بڑھا اور نہ آخرین میں کوئی اسے پائے گا بیشک رسول اللہ ﷺ جب انہیں جھنڈا دے کر بھیجتے تو وہ اس وقت تک واپس نہ لوٹتے جب تک انہیں فتح نہ ہو جاتی اور اس نے نہ چاندی چھوڑی اور نہ ہی سونا سوائے سات سو درھم کے جو اس کی عطاء سے بچ گئے جن سے اسکا ارادہ اپنے اھل کے لیے غلام خریدنے کا تھا۔

(۳۸۷، ۳۸۸) اخرجهما ابن سعد في الطبقات الكبرى ۳/۳۸-۳۹،

٧٨ - خُطْبَةُ الْحَسَنِ بَعْدَ قَتْلِ عَلِيٍّ

شہادت علی رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا خطبہ

٣٨٩ - عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ: خَطَبَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ، وَذَکَرَ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیًّا - رضی الله عنه - خَاتَمَ الْاَوْصِیَاءِ، وَوَصِیَّ الْاَنْبِیَاءِ، وَاَمِیْنَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَاءِ، ثُمَّ قَالَ: یَا اَیُّهَا النَّاسُ لَقَدْ فَارَقَکُمْ رَجُلٌ مَا سَبَقَهُ الْاَوَّلُوْنَ، وَلَا یُدْرِکُهُ الْاٰخِرُوْنَ، لَقَدْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، یُعْطِیْهِ الرَّایَةَ فَقَاتَلَ جِبْرِیْلُ عَنْ یَمِیْنِهِ، وَمِیْکَائِیْلُ عَنْ یَسَارِهِ، فَمَا یَرْجِعُ حَتّٰی یَفْتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِ، وَلَقَدْ قَبَضَهُ اللّٰهُ فِی اللَّیْلَةِ الَّتِیْ قُبِضَ فِیْهَا وَصِیُّ مُوْسٰی، وَعُرِجَ بِرُوْحِهٖ فِی اللَّیْلَةِ الَّتِیْ عُرِجَ فِیْهَا بِرُوْحِ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ، وَفِی اللَّیْلَةِ الَّتِیْ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِیْهَا الْفُرْقَانَ، وَاللّٰهِ مَا تَرَکَ ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً، وَمَا فِیْ بَیْتِ مَالِهٖ اِلَّا سَبْعُ مِائَةٍ وَخَمْسُوْنَ دِرْهَمًا فَضَلَتْ مِنْ عَطَائِهٖ اَرَادَ اَنْ یَشْتَرِیَ بِهَا خَادِمًا لِاُمِّ کُلْثُوْمٍ ثُمَّ قَالَ: مَنْ عَرَفَنِیْ فَقَدْ عَرَفَنِیْ، وَمَنْ لَمْ یَعْرِفْنِیْ فَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ﷺ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰیَةَ: وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَائِیْ اِبْرَاهِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ ثُمَّ قَالَ: اَنَا ابْنُ الْبَشِیْرِ، اَنَا ابْنُ النَّذِیْرِ، وَاَنَا ابْنُ النَّبِیِّ، اَنَا ابْنُ الدَّاعِیْ اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ، وَاَنَا ابْنُ السِّرَاجِ الْمُنِیْرِ، وَاَنَا ابْنُ الَّذِیْ اُرْسِلَ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَاَنَا مِنْ اَهْلِ الْبَیْتِ الَّذِیْنَ اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِیْرًا، وَاَنَا مِنْ اَهْلِ الْبَیْتِ الَّذِیْنَ افْتَرَضَ اللّٰهُ مَوَدَّتَهُمْ وَوِلَایَتَهُمْ فِیْمَا اَنْزَلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ: قُلْ لَّا اَسْاَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی -

حدیث نمبر ٣٨٩:

حضرت ابو طفیل بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسن بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا آپ نے اللہ کی

(٣٨٩) اخرجه الطبرانی فی الاوسط والکبیر مختصرا، وابو یعلی با ختصار والبزار بنحوه۔

حمد وثناء بیان کی اور امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا جو وصیت کیے ہوؤں کے سردار انبیاء وصی، سچوں اور شہیدوں کے امین ہیں پھر حضرت امام حسن نے فرمایا اے لوگوں تم سے ایسا شخص جدا ہو گیا کہ پہلوں میں کوئی ان سے آگے نہ بڑھا اور بعد والوں میں کوئی انہیں نہیں پائے گا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں جھنڈا عطاء کرتے تو جبرئیل علیہ السلام ان کے دائیں طرف اور میکائیل علیہ السلام ان کے بائیں طرف لڑتے پس وہ نہ لوٹتے حتی کہ اللہ انہیں فتح عطاء کر دیتا اور وہ اللہ سے اس رات ملے جس رات حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وصیت کی گئی اور ان کی روح کو اس رات اٹھایا گیا جس رات میں حضرت عیسیٰ بن مریم کی روح کو اٹھایا گیا اور اس رات جس میں اللہ نے قرآن پاک کو نازل کیا اور اللہ کی قسم انہوں نے نہ کوئی سونا چھوڑا اور نہ ہی چاندی اور نہ ہی گھر میں کوئی اپنا مال چھوڑا سوائے سات سو پچاس درھم کے جو بچ گئے آپکی عطاء سے آپ نے اس سے حضرت ام کلثوم کے لیے ایک خادم خریدنے کا ارادہ کیا تھا پھر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے مجھے پہچان لیا تحقیق اس نے مجھے پہچان لیا اور جس نے مجھے نہیں پہنچانا تو سن لو میں حسن بن محمد ہوں پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی ''میں اپنے آباء ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کی پیروی کرتا ہوں'' پھر آپ نے فرمایا میں ابن بشیر ہوں میں ابن نذیر ہوں میں ابن النبی ہوں، میں اللہ کی طرف بلانے والے کا بیٹا ہوں میں سراج منیر کا بیٹا ہوں اور میں اس کا بیٹا ہوں جسکو رحمتہ للعالمین بنا کر بھیجا گیا اور میں اہل بیت سے ہوں جن سے اللہ نے پلیدی کو دور کر دیا اور اسے خوب صاف ستھرا کر دیا اور میں اہل بیت سے ہوں جن سے محبت کرنا اور انکی ولایت کو تسلیم کرنا اللہ نے فرض قرار دیا ہے اس کتاب میں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ''قل لا أسألکم علیه أجرا الا المودة فی القربی''

۸۸۔ عَلِیٌّ هُوَ الصِّدِّیْقُ الْاَکْبَرُ

حضرت علی صدیق اکبر ہیں

۳۹۰۔ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ عَلِیٌّ: اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، وَاَخُوْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَاَنَا الصِّدِّیْقُ الْاَکْبَرُ، لَا یَقُوْلُهَا بَعْدِیْ اِلَّا کَذَّابٌ، صَلَّیْتُ قَبْلَ النَّاسِ لِسَبْعِ

(۳۹۰) اخرجه ابن ماجه فی المقدمة ۱ ۱۱-باب فضل اصحاب رسول الله (ﷺ)

سِنِیْنَ۔

حدیث نمبر ۳۹۰:

حضرت عباد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اللہ کا بندہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی ہوں اور میں زیادہ سچ بولنے والا ہوں میرے بعد جو یہ بات کہے گا وہ جھوٹا ہے میں نے لوگوں سے سات سال پہلے نماز پڑھی۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحسن والحسین

حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما

مکتبہ زین العابدین لاہور

۱۔ تَغَیُّرَ النَّبِیُّ (ﷺ) اِسْمَهُمَا

حضور ﷺ نے ان کے اسماء تبدیل فرمادیئے

۳۹۱۔ عَنْ هَانِي ءِ بْنِ هَانِي ءٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اَرُوْنِي اِبْنِيْ، مَا سَمَّيْتُمُوْهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: حَرْبًا، قَالَ: بَلْ هُوَ حَسَنٌ ـ فَلَمَّا وَلَدَ الْحُسَيْنُ سَمَّيْتُهُ حَرْبًا، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اَرُوْنِي اِبْنِيْ، مَا سَمَّيْتُمُوْهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: حَرْبًا، قَالَ: بَلْ هُوَ حُسَيْنٌ، فَلَمَّا وَلَدَ الثَّالِثَ سَمَّيْتُهُ حَرْبًا، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: اَرُوْنِي اِبْنِيْ، مَا سَمَّيْتُمُوْهُ؟ قُلْتُ: حَرْبًا، قَالَ: بَلْ هُوَ مُحَسِّنٌ، ثُمَّ قَالَ: سَمَّيْتُهُمْ بِاَسْمَاءِ وَلَدِ هٰرُوْنَ: شَبَّرَ وَشَبِيْرُ وَمُشَبِّرُ۔

حدیث نمبر۳۹۱:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حسن پیداء ہوئے میں ان کا نام حرب رکھا جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے آپ ﷺ نے فرمایا مجھے میرا بیٹا دیکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے عرض کی حرب آپ ﷺ نے فرمایا نہیں اس کا نام حسن ہے پھر جب حسین پیداء ہوئے تو میں نے ان کا نام حرب رکھا جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے آپ ﷺ نے فرمایا مجھے میرا بیٹا دیکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے میں نے عرض کی حرب آپ ﷺ نے فرمایا نہیں اس کا نام حسین ہے پھر جب تیسرے بیٹے کی پیدائش ہوئی میں اس کا نام حرب رکھ دیا پھر نبی ﷺ تشریف لائے آپ نے فرمایا نہیں اس کا نام محسن ہے پھر فرمایا میں ان کے نام ھارون علیہ السلام کے بیٹوں کے نام پر رکھیں ہیں جن کے نام شبر، شبیر، اور مبشر تھے۔

۳۹۲۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَمَّا وَلَدَ الْحَسَنَ سَمَّاهُ حَمْزَةَ، فَلَمَّا وَلَدَ الْحُسَيْنُ سَمَّاهُ بِعَمِّهٖ جَعْفَرُ، قَالَ: فَدَعَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اِنِّيْ اُمِرْتُ اَنْ اُغَيِّرَ اِسْمَ هٰذَيْنِ، فَقُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، فَسَمَّا هُمَا: حَسَنًا وَحُسَيْنًا۔

(۳۹۱) الحديث اخرجه الطيالسي في مسنده ح ۱۲۹، والامام احمد ۱/ ۹۸

(۳۹۲) الحديث اخرجه الامام في مسنده ۱/ ۱۵۹ ميمنية

حدیث نمبر ۳۹۲:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حسن کی پیدائش ہوئی ان کا نام حمزہ رکھا اور جب حسین کی پیدائش ہوئی تو ان کا نام ان کے چچا کے نام پر جعفر رکھا حضرت علیؓ کہتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے بلایا اور فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ ان دونوں کے نام بدل دو تو میں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں چنانچہ آپ ﷺ نے ان کا نام حسن و حسین رکھا۔

۲۔ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ

رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن و حسین کا عقیقہ فرمایا

۳۹۳۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ۔

حدیث نمبر ۳۹۳:

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن و حسین کا عقیقہ کیا۔

۳۔ كَيْفَ كَانَ الرَّسُوْلُ ﷺ يُحِبُّهُمَا

رسول اللہ ﷺ ان دونوں سے کیسی محبت فرماتے تھے

۳۹۴۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ نُعْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا۔

حدیث نمبر ۳۹۴:

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی نعم بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا بیشک حسن و حسین

(۳۹۳) الحدیث اخرجه الامام احمد فی مسنده فی موضعین: ۵/۳۵۵، ۵/۳۷۱

(۳۹۴) اخرجه الترمذی فی ۵۰ کتاب المناقب (۳۱) باب مناقب الحسن والحسین حدیث ۳۷۷۰، ۵/۶۵۷

دونوں میرے دنیا کے پھول ہیں۔

۳۹۵۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَیُّ اَهْلِ بَيْتِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ۔ وَكَانَ يَقُوْلُ لِفَاطِمَةَ: اُدْعِيْ اِبْنَیَّ فَيُشَمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا اِلَيْهِ۔

حدیث نمبر ۳۹۵:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپ کو اہل بیت میں سے کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا حسن وحسین اور آپ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا کرتے تھے میرے دونوں بیٹوں کو بلاؤ آپ ان کو سونگھتے اور اپنے ساتھ چمٹا لیتے۔

۳۹۶۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لِلْحَسَنِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهُ، فَاَحِبَّهُ وَاَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ قَالَ: وَضَمَّهُ اِلٰى صَدْرِهِ۔

حدیث نمبر ۳۹۶:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے حضرت حسن کے متعلق فرمایا: اے اللہ میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ اور اس سے بھی محبت رکھ جو اس سے محبت رکھے اور پھر آپ ﷺ نے ان کو سینے سے لگا لیا۔

۳۹۷۔ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ اَنَّهُمْ خَرَجُوْا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ اِلٰى طَعَامٍ۔ دُعُوْا لَهُ۔ فَاِذَا حُسَيْنٌ يَلْعَبُ فِی السِّكَّةِ۔قَالَ: فَتَقَدَّمَ النَّبِیُّ ﷺ اَمَامَ الْقَوْمِ ، وَبَسَطَ يَدَيْهِ۔ فَجَعَلَ الْغُلَامُ يَفِرُّ هٰهُنَا وَهٰهُنَا ۔ وَيُضَاحِكُهُ النَّبِیُّ ﷺ حَتّٰى اَخَذَهُ فَجَعَلَ اِحْدٰى يَدَيْهِ تَحْتَ ذَقْنِهِ، وَالْاُخْرٰى فِیْ فَاْسِ رَاْسِهِ فَقَبَّلَهُ۔ وَقَالَ: حُسَيْنٌ مِنِّیْ ، وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ ۔ اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا، حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ۔

---

(۳۹۵)اخرجه الترمذی فی۵۰ كتاب المناقب (۳۱)باب مناقب الحسن والحسين

(۳۹۶)اخرجه ابن ماجه فی المقدمة(۱۱) باب فضل الحسن والحسين ج ۱۴۶، ۱/ ۵۱

(۳۹۷)اخرجه ابن ماجه فی المقدمة(۱۱) باب فضل الحسن والحسين

حدیث نمبر ۳۹۷:

حضرت یعلی بن مرہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ کھانے کے دعوت پر گئے تو گلی میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کھیل رہے تھے نبی ﷺ لوگوں سے آگے بڑھے اور اپنے ہاتھوں کو پھیلا دیا تو لڑکا ادھر ادھر بھاگنے لگا اور نبی ﷺ اس کو ہنساتے رہے حتی کہ آپ نے اسے پکڑ لیا اپنا ایک ہاتھ اس کی ٹھوڑی کے نیچے اور دوسرا سر کے اوپر رکھ لیا پھر اس کا بوسہ لے کر فرمایا حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں جس نے حسین سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی اور حسین نواسوں میں سے ایک نواسے ہیں۔

۳۹۸۔ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: طَرَقْتُ النَّبِيَّ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي بَعْضِ الْحَاجَةِ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلَى شَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِي۔ قُلْتُ مَا هٰذَا الَّذِي أَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ؟ قَالَ: فَكَشَفَهُ فَإِذَا حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ۔ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ۔ عَلَى وَرِكَيْهِ، فَقَالَ: هٰذَانِ ابْنَايَ، وَابْنَا ابْنَتِي، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا، فَأَحِبَّهُمَا، وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا۔

حدیث نمبر ۳۹۸:

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی ﷺ کی خدمت میں ایک رات کسی کام کی غرض سے حاضر ہوا نبی ﷺ باہر تشریف لائے آپ کے پاس کچھ لپیٹا ہوا تھا میں نہیں جان سکا وہ کیا ہے جب میں اپنی حاجت سے فارغ ہوا میں عرض کی یہ آپ کے پاس کیا چیز لپیٹی ہوئی ہے؟ آپ نے کپڑا اٹھایا تو دیکھا حسن و حسین دونوں آپ کی رانوں پر ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں یا اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما اور ان سے بھی جو ان دونوں سے محبت رکھے۔

۳۹۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي، يَعْنِي حَسَنًا وَحُسَيْنًا۔

---

(۳۹۸) اخرجه الترمذی فی ۵۰ کتاب المناقب (۳۱) باب مناقب الحسن والحسین

(۳۹۹) اخرجه ابن ماجة فی المقدمة، باب (۱۱) مناقب الحسن والحسین

حدیث نمبر ۳۹۹:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ان دونوں سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے دونوں سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا یعنی حسن وحسین سے۔

۴۰۰۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِیْ سُوْقٍ مِنْ اَسْوَاقِ الْمَدِيْنَةِ فَانْصَرَفَ وَانْصَرَفْتُ مَعَهُ، فَجَاءَ اِلٰى فِنَاءِ فَاطِمَةَ فَنَادَى الْحَسَنَ، فَقَالَ: اَیْ لُكَعُ، اَیْ لُكَعُ، اَیْ لُكَعُ قَالَ: ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ، قَالَ: فَانْصَرَفَ وَانْصَرَفْتُ مَعَهُ، فَجَاءَ اِلٰى فِنَاءِ عَائِشَةَ فَقَعَدَ، فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ ظَنَنْتُ اَنَّ اُمَّهُ حَبَسَتْهُ لِتَجْعَلَ فِیْ عُنُقِهِ السِّخَابَ، فَلَمَّا جَاءَ الْتَزَمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَالْتَزَمَ هُوَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ وَاَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

حدیث نمبر ۴۰۰:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ کے کسی بازار میں تھا آپ وہاں سے واپس لوٹے تو میں بھی آپ کے ساتھ لوٹ آیا آپ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے صحن میں آ کر حضرت حسن کو آواز دینے لگے او بچے !او بچے تین مرتبہ کہا تو کسی نے جواب نہ دیا پس آپ ﷺ وہاں سے لوٹ آئے اور میں بھی آپ کے ساتھ لوٹ آیا پس آپ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے صحن میں آ کر بیٹھ گئے تو حضرت حسن بن علی آئے، حضرت ابوھریرہ کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ ان کی والدہ نے انکولونگ کا ہار پہنانے کے لیے روک رکھا تھا۔ جب وہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں سینے سے لگا لیا اور وہ بھی آپ ﷺ سے لپٹ گئے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ اور اس سے بھی محبت رکھ جو اس سے محبت رکھے یہ تین مرتبہ فرمایا۔

(۴۰۰) اخرجه الامام احمد فی ۲ /۳۲۱ میمنية

۴۔ هُمَا سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

حسن و حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں

۴۰۱۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

حدیث نمبر ۴۰۱:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حسن و حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔

۴۰۲۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔ وَأَبُوْهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حسن و حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔ اوران کے والد دونوں سے بہتر ہیں۔

۴۰۳۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَفَاطِمَةُ سَيِّدَةَ نِسَائِهِمْ، إِلَّا مَا كَانَ لِمَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ۔

حدیث نمبر ۴۰۳:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا حسن و حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں اور فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہیں سوائے مریم بنت عمران کے۔

۴۰۴۔ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: سَأَلَتْنِي أُمِّي: مُنْذُ مَتَى عَهْدُكَ بِالنَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ:

(۴۰۱) اخرجه الترمذی فی ۵۰ كتاب المناقب (۳۱) باب منا قب الحسن والحسين عليهما السلام

(۴۰۲) روى الحديث ابن ماجه فى المقدمة (۱۱) باب فضائل على ح ۱۱۸، ۱/ ۴۴

(۴۰۳) اخرجه الامام احمد فى مسنده ۳/ ۶۴ ۔ واسناده صحيح۔

(۴۰۴) اخرجه الامام احمد فى مسنده ۵/ ۳۹۱، عن المنهال بن عمرو عن زرين حبيش۔

فَقُلْتُ لَهَا: مُنْذُ كَذَا كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فَنَا لَتْ مِنِّيْ وَسَبَّتْنِيْ! قَالَ: فَقُلْتُ لَهَا: دَعِيْنِيْ فَإِنِّيْ آتِي النَّبِيَّ ﷺ فَأُصَلِّيْ مَعَهُ الْمَغْرِبَ ثُمَّ لَا أَدَعُهُ حَتّٰى يَسْتَغْفِرَ لِيْ وَلَكِ، قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ، فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الْعِشَاءَ ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهُ، فَعَرَضَ لَهُ عَارِضٌ فَنَاجَاهُ ثُمَّ ذَهَبَ فَاتَّبَعْتُهُ فَسَمِعَ صَوْتِيْ فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقُلْتُ: حُذَيْفَةُ، قَالَ: مَالَكَ؟ فَحَدَّثْتُهُ بِالْأَمْرِ، فَقَالَ: غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِأُمِّكَ، ثُمَّ قَالَ: أَمَا رَأَيْتَ الْعَارِضَ الَّذِيْ عَرَضَ لِيْ قُبَيْلُ؟ قَالَ قُلْتُ: بَلٰى۔ قَالَ: فَهُوَ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَمْ يَهْبِطِ الْأَرْضَ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فَاسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِيْ أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ۔

حدیث نمبر ۴۰۴:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ نے مجھ سے پوچھا تم نے نبی ﷺ سے کب ملاقات کی میں نے کہا اتنی دیر ہوگئی میں حضور سے نہیں مل سکا یہ سن کر وہ مجھ سے رنجیدہ ہوئیں میں نے کہا آپ مجھے اجازت دیں میں نبی ﷺ کی خدمت حاضر ہو کر آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھوں پھر تمھارے لیے اور اپنے لیے مغفرت کی دعا کراؤں پس میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی حتیٰ کہ نبی ﷺ نے عشاء کی نماز ادا کی پھر چل پڑے میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے چل پڑا پس آپ ﷺ کو کوئی عارضہ پیش آیا تو آپ رک گئے پھر چلے تو میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے چل پڑا آپ نے میری آواز سنی پھر فرمایا کون ہے؟ میں نے کہا حذیفہ آپ نے فرمایا تجھے کیا ہے؟ میں نے اپنی بات بتائی تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تجھے اور تیری ماں کو بخش دے کیا تو نے دیکھا جو تھوڑی دیر پہلے عارضہ پیش آیا میں نے عرض کی، جی، آپ نے فرمایا وہ ایک فرشتہ تھا جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا پس اس نے اپنے رب سے اجازت لی کہ وہ مجھے سلام پیش کرے اور مجھے خوشخبری سنائی بیشک حسن و حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔

۴۰۵۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ، ثُمَّ تَبِعْتُهُ وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَدْخُلَ بَعْضَ حُجَرِهٖ، فَقَامَ وَاَنَا خَلْفَهُ كَاَنَّهُ يُكَلِّمُ اَحَدًا، قَالَ ثُمَّ قَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قُلْتُ: حُذَيْفَةُ، قَالَ: اَتَدْرِيْ مَنْ كَانَ مَعِيَ؟، قُلْتُ: لَا ، قَالَ: فَاِنَّ جِبْرِيْلَ جَاءَ يُبَشِّرُنِيْ اَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، قَالَ: فَقَالَ حُذَيْفَةُ: فَاسْتَغْفِرْ لِيْ وَلِاُمِّيْ ۔ قَالَ: غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ يَا حُذَيْفَةُ وَلِاُمِّكَ۔

حدیث نمبر۴۰۵:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ ﷺ کے ساتھ ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز ادا کی پھر میں آپ ﷺ کے پیچھے چل پڑا آپ اپنے کسی حجرے میں جانا چاہتے تھے تو آپ کھڑے ہو گئے میں بھی پیچھے کھڑا ہو گیا گویا کہ آپ ﷺ کسی سے گفتگو کر رہے ہیں پھر آپ نے فرمایا کون ہے؟ میں نے عرض کی حذیفہ آپ نے فرمایا جبریل علیہ السلام مجھے خوشخبری دینے آئے تھے کہ حسن وحسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں حضرت حذیفہ نے عرض کی میرے اور میری والدہ کے لیے مغفرت کی دعا کیجئے آپ ﷺ نے فرمایا اے حذیفہ اللہ تیری اور تیری ماں کی مغفرت فرمائے۔

۵۔ مَنْ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ أَحَبَّنِيْ

جس نے ان دونوں سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی

۴۰۶۔ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ: اِنِّيْ لَشَاهِدٌ يَوْمَ مَاتَ الْحَسَنُ۔ فَذَكَرَ الْقِصَّةَ۔ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ اَحَبَّهُمَا فَقَدْ اَحَبَّنِيْ ، وَمَنْ اَبْغَضَهُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِيْ۔

حدیث نمبر۴۰۶:

حضرت ابوحازم بیان کرتے ہیں جس دن حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا میں موجود تھا پھر آپ نے سارا

(۴۰۵) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۵ / ۳۹۲

(۴۰۶) اخرجه الامام احمد فی مسند ۲ /۵۳۱۔ واخرج مثله ابن ماجه وانظر ح۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، واسناد صحیح۔

قصہ بیان کیا پھر کہتے ہیں کہ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا جس نے ان دونوں سے محبت کی (یعنی حسن وحسین) اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔

۴۰۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الی سوق بنی قَيْنُقَاعِ مُتَّكِئًا عَلٰى يَدَيْ فَطَافَ فِيْهَا ثُمَّ رَجَعَ ، فَاُحْتَبٰى فِي الْمَسْجِدِ وَقَالَ: اَيْنَ لُكَاعُ ؟ اُدْعُوْا لِيْ لُكَاعًا! فَجَاءَ الْحَسَنُ ۔ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَاشْتَدَّ حَتّٰى وَثَبَ فِيْ حَبْوَتِهٖ فَاَدْخَلَ فَمَهٗ فِيْ فَمِهٖ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ وَاَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهٗ ثَلَاثًا۔

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: مَا رَاَيْتُ الْحَسَنَ اِلَّا فَاضَتْ عَيْنِيْ اَوْ دَمَعَتْ عَيْنَيَّ اَوْ بَكَتْ۔

حدیث نمبر ۴۰۷:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے قینقاع کے بازار تشریف لے گئے آپ نے بازار کا چکر لگایا پھر واپس لوٹ آئے اور مسجد میں کوٹھ مار کر بیٹھ گئے اور فرمایا بچہ کہاں ہے میرے بچے کو بلاؤ پس حضرت حسن تشریف لائے اور تیزی سے دوڑ کر آپ ﷺ کی گود میں بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے اپنا منہ ان کے منہ کے ساتھ ملایا پھر فرمایا یا اللہ بیشک میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما اور اس سے بھی جو اس کو محبوب رکھے یہ تین مرتبہ فرمایا حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جب بھی حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھتا میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے۔

۶۔ قَوْلُ النَّبِيِّ (ﷺ): اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا

حضور ﷺ کا فرمان ''اے اللہ میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان کو محبوب رکھ''

۴۰۸۔ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَبْصَرَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ:

(۴۰۷) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۲/ ۵۳۲۔ واسنادہ صحیح

(۴۰۸) اخرجه الترمذی فی ۵۰ کتاب المناقب (۳۱) باب مناقب الحسن والحسین علیهما السلام،

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّھُمَا فَاَحِبَّھُمَا۔

حدیث نمبر ۴۰۸:

حضرت عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حسن و حسین کو دیکھا پھر فرمایا یا اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت رکھ۔

۴۰۹۔ عَنْ عَدِیِ بْنِ ثَابِتٍ فَقَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنِ عَازِبٍ یَقُوْلُ رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ وَاضِعًا الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ عَلٰی عَاتِقِهٖ وَھُوَ یَقُوْلُ: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ۔

حدیث نمبر ۴۰۹:

حضرت عدی ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا ہے اور آپ ﷺ فرما رہے ہیں یا اللہ میں اس محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما۔

۷۔ اِنَّ اِبْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ یُّصْلِحَ بِهٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ عَظِیْمَتَیْنِ

حضور ﷺ کا فرمان "میرا یہ بیٹا سردار ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے دو بڑے گروہوں میں صلح کروائے گا"

۴۱۰۔ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ یَقُوْلُ: اِسْتَقْبَلَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ مُعَاوِیَةَ کَتَائِبَ اَمْثَالِ الْجِبَالِ، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اِنِّیْ لَاَرٰی کَتَائِبَ لَا تُوَلِّیْ حَتّٰی تَقْتُلَ اَقْرَانَھَا، فَقَالَ لَهٗ مُعَاوِیَةُ۔ وَکَانَ وَاللّٰهِ خَیْرُ الرَّجُلَیْنِ۔ اَیْ عَمْرُو: اِنْ قَتَلَ ھٰؤُلَاءِ ھٰؤُلَاءِ، وَھٰؤُلَاءِ ھٰؤُلَاءِ، مَنْ لِیْ بِاُمُوْرِ النَّاسِ، مَنْ لِیْ بِنِسَائِھِمْ، مَنْ لِیْ ضَیْعَتِھِمْ،

(۴۰۹)اخرجه الترمذی فی ۵۰ کتاب المناقب (۳۱) باب مناقب الحسن والحسین،

(۴۱۰) اخرجه البخاری فی : ۵۳ کتاب الاصلاح بین الناس ، باب قول النبی(ﷺ) للحسن بن علی : ان ابنی ھذا سید ولعل اللہ ان یصلح به بین فئتین عظیمتین، وقوله جل ذکره: فاصلحوا بینھما ۲۴۳/۳

فَبَعَثَ اِلَیْهِ رَجُلَیْنِ مِنْ قُرَیْشٍ مِنْ بَنِیْ عَبْدِ شَمْسٍ: عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ، فَقَالَ: اِذْهَبَا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فَاعْرِضَا عَلَيْهِ وَقُوْلَا لَهُ، وَاطْلُبَا اِلَيْهِ، فَاَتَيَاهُ فَدَخَلَا عَلَيْهِ، فَتَكَلَّمَا، وَقَالَا لَهُ، وَطَلَبَا اِلَيْهِ۔ فَقَالَ لَهُمَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ : اِنَّا بَنُوْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَدْ اَصَبْنَا مِنْ هٰذَا الْمَالِ، وَاِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ قَدْ عَاثَتْ فِيْ دِمَائِهَا، قَالَا: فَاِنَّهُ يَعْرِضُ عَلَيْكَ كَذَا وَكَذَا، وَيَطْلُبُ اِلَيْكَ، وَيَسْاَلُكَ، قَالَ: فَمَنْ لِيْ بِهٰذَا ؟ قَالَا: نَحْنُ لَكَ بِهِ فَمَا سَاَلَهُمَا شَيْئًا اِلَّا قَالَا: نَحْنُ لَكَ بِهِ ۔ فَصَالَحَهُ۔ فَقَالَ الْحَسَنُ : وَلَقَدْ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرَةَ يَقُوْلُ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ اِلٰى جَنْبِهِ، وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً، وَعَلَيْهِ اُخْرٰى، وَيَقُوْلُ : اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

حدیث نمبر ۴۱۰:

حضرت ابو موسی بیان کرتے ہیں میں حضرت حسن بصری کو فرماتے سنا کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ پہاڑوں کی مثل لشکر لے کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے مقابلے پر آئے تو حضرت عمرو بن عاص نے کہا میں ان کے ساتھ ایسے لشکر دیکھتا ہوں کہ وہ اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹیں گے جب تک وہ اپنے مدمقابل کو قتل نہ کرلیں تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا اور اللہ کی قسم وہ ان دونوں میں سے بہتر تھے یعنی عمرو سے اگر انہوں نے ان کو انہوں نے انکو قتل کردیا تو لوگوں میں سے ان کی بیویوں اور جائیداد کا وارث کون بنے گا لہذا آپ نے ان کی طرف بنو عبدالشمس سے قریش کے دو آدمی عبدالرحمن بن سمرہ اور عبداللہ بن عامر بن کریز کو بھیجا اور ان سے کہا کہ دونوں امام حسن رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ ان سے گفتگو کرکے ان کو اس طرف مائل کرو کہ وہ صلح پر رضا مند ہوجائیں جب وہ دونوں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ان سے گفتگو کی اور صلح کے طالبگار ہوئے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا عبدالمطلب کی اولاد ہیں یہ مال ہم نے پایا ہے اور یہ امت اپنے خون میں لتھڑی ہوئی ہے ان دونوں نے کہا کہ وہ آپ کے سامنے صلح پیش کرتے ہیں اور آپ سے یہی طلب کرتے

اور چاہتے ہیں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کا ذمہ دار کون ہے ان دونوں نے کہا ہم اس کے ذمہ دار ہیں جب بھی آپ نے ذمہ داری کی بات کی تو انہوں نے کہا کہ ہم ذمہ دار ہیں پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے صلح کر لی۔ حضرت حسن بصری فرماتے ہیں میں حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ آپ کے پہلو میں تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور ایک مرتبہ حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھتے اور فرماتے میرا بیٹا سردار ہے اور شاید اس کے ذریعے اللہ پاک مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کے درمیان صلح کروا دے گا۔

۴۱۱۔ عَنْ أَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ: أَخْرَجَ النَّبِیُّ ﷺ ذَاتَ یَوْمٍ اَلْحَسَنُ فَصَعَدَ بِهٖ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: ابْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ، وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ یُّصْلِحَ بِهٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

حدیث نمبر ۴۱۱:

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ امام حسن کو لے کر منبر پر جلوہ افروز ہوئے پھر فرمایا یہ میرا بیٹا سردار ہے مجھے امید ہے کہ اللہ پاک اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کروا دے گا۔

۴۱۲۔ عَنْ أَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اِنَّ ابْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ یُصْلِحُ اللّٰهُ عَلٰی یَدَیْهِ فِئَتَیْنِ عَظِیْمَتَیْنِ۔

حدیث نمبر ۴۱۲:

حضرت ابو بکرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افراز ہوئے اور فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں دو بڑے گروہوں میں صلح کرائے گا۔

۴۱۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ: لَمَّا سَارَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ اِلٰی مُعَاوِیَۃَ بِالْکَتَائِبِ قَالَ

(۴۱۱) اخرجه البخاری فی کتاب المناقب - باب علامات النبوۃ ۲۴۹/۴

(۴۱۲) اخرجه الترمذی فی ۵۰ کتاب المناقب (۳۰۱) باب مناقب الحسن والحسین ح

(۴۱۳) اخرجه البخاری فی کتاب الفتن باب قول النبی ﷺ للحسن، ان ابنی ھذا سید... الخ ۷۱/۹

عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لِمُعَاوِيَةَ: أَرٰى كَتِيْبَةً لَا تُوَلِّي حَتّٰى تُدْبَرَ أُخْرَاهَا، قَالَ مُعَاوِيَةُ مَنْ لِذَرَارِيِّ الْمُسْلِمِيْنَ؟ فَقَالَ: أَنَا، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ: نَلْقَاهُ فَنَقُوْلُ لَهُ: اَلصُّلْحَ قَالَ الْحَسَنِ، وَلَقَدْ سَمِعْتُ أَبَابَكْرَةَ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ جَاءَ الْحَسَنُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اِبْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُّصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

حدیث نمبر ۴۱۳:

حضرت حسن بصری بیان کرتے ہیں کہ جب امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ جوج کو لے کر حضرت معاویہ کی طرف گئے تو حضرت عمرو بن عاص نے حضرت معاویہ سے کہا کہ میں ایسی فوج کو دیکھ رہا ہوں جو اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹیں گے جب تک اپنے مقابل کو بھگا نہ دیں حضرت معاویہ نے کہا ان مسلمانوں کی اولاد کی حفاظت کون کرے گا؟ پس حضرت عبداللہ بن عامر اور عبدالرحمٰن بن سمرہ نے کہا کہ ہم ان سے (امام حسن) مل کر صلح کرتے ہیں حضرت حسن بصری بیان کرتے ہیں میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی اکرم ﷺ ہمیں خطبہ دے رہے تھے کہ امام حسن آگئے تو نبی ﷺ نے فرمایا یہ میرا بیٹا سردار ہے اور شاید اس کے ذریعے اللہ پاک مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرادے گا۔

۴۱۴۔ عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَحَسَنٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعَهُ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ مَرَّةً وَيَقُوْلُ: إِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى۔ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

حدیث نمبر ۴۱۴:

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا اور امام حسن بھی آپ کے ساتھ تھے آپ ﷺ کبھی لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور کبھی امام حسن کی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے بیشک یہ میرا بیٹا سردار ہے اور شاید اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کروادے گا۔

---

(٤١٤) اخرجه الامام احمد فی مسنده ٥ /٣٧-٣٨

۴۱۵- عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ : رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یصلِّی بِالنَّاسِ، وَکَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ یَثِبُ عَلٰی ظَهْرِہٖ اِذَا سَجَدَ فَفَعَلَ ذٰلِكَ غَیْرَ مَرَّةٍ فَقَالُوْا لَهُ: وَاللّٰهِ اِنَّكَ لَتَفْعَلُ لِهٰذَا شَیْئًا مَا رَاَیْنَاكَ تَفْعَلُهُ بِاَحَدٍ، قَالَ الْمُبَارَكُ- فَذَکَرَ شَیْئًا ثُمَّ قَالَ: اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا سَیِّدٌ وَسَیُصْلِحُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی بِهٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ مِنَ لْمُسْلِمِیْنَ- فَقَالَ الْحَسَنُ : فَوَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ بَعْدَ اِنَّ وَلِیَ لَمْ یُهْرَقْ فِیْ خِلَافَتِهٖ مِلْءُ مَحْجَمَةٍ مِنْ دَمٍ-

حدیث نمبر۴۱۵:

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور حسن بن علی رضی اللہ عنہ آپ کی پشت پر سوار ہو گئے جب آپ نے سجدہ کیا تو آپ نے معمول سے ہٹ کر کیا لوگوں نے کہا اللہ کی قسم آپ ﷺ نے جو کیا اس سے پہلے ہم نے کبھی آپ کو ایسا کرتے نہ دیکھا آپ ﷺ نے فرمایا مبارک ہو پھر کسی چیز کا ذکر کیا پھر فرمایا بیشک یہ میرا بیٹا سردار ہے اور عنقریب اللہ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کروائے گا حضرت حسن بصری فرماتے ہیں اللہ کی قسم آپ کی خلافت میں ایک قطرہ بھی خون کا نہیں بہا۔

۴۱۶- عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ: کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُحَدِّثُنَا یَوْمًا وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ فِیْ حَجْرِہٖ فَیُقْبِلُ عَلٰی اَصْحَابِهٖ فَیُحَدِّثُهُمْ ثُمَّ یُقْبِلُ عَلَی الْحَسَنِ فَیُقَبِّلُهُ- ثُمَّ قَالَ: اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا لَسَیِّدٌ اِنْ یَعِشْ یُصْلِحْ بَیْنَ طَائِفَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ-

حدیث نمبر۴۱۶:

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ ہمیں حدیث بیان کر رہے تھے اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ حجرے میں تھے آپ ﷺ صحابہ کی طرف متوجہ ہوئے ان کو حدیث بیان کی پھر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے ان کا بوسہ لیا پھر فرمایا یہ میرا بیٹا سردار ہے اگر یہ زندہ رہا تو مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان صلح کروائے گا۔

(۴۱۵) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۵/ ۴۴

(۴۱۶) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۵ /۴۷

۴۱۷۔ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ: بَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ذَاتَ یَوْمٍ یَخْطُبُ اِذْ جَاءَہُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ فَصَعَدَ اِلَیْہِ الْمِنْبَرَ، فَضَمَّہُ النَّبِیُّ ﷺ اِلَیْہِ وَمَسَحَ عَلٰی رَأْسِہٖ، وَقَالَ: اِبْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ، وَلَعَلَّ اللّٰہَ اَنْ یُّصْلِحَ عَلٰی یَدَیْہِ بَیْنَ فِئَتَیْنِ عَظِیْمَتَیْنِ بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

حدیث نمبر ۴۱۷:

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمیں خطبہ دے رہے تھے تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ آئے اور منبر پر چڑھ گئے نبی ﷺ نے ان کو سینے سے لگالیا اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا یہ میرا بیٹا سردار ہے اور شاید اللہ اس کے ہاتھوں پر مسلمانوں تک دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح کروائے گا۔

۴۱۸۔ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یُصَلِّیْ فَاِذَا سَجَدَ وَثَبَ الْحَسَنُ عَلٰی ظَھْرِہٖ وَعَلٰی عُنُقِہٖ، فَیَرْفَعُ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ رَفْعًا رَفِیْقًا لِئَلَّا یُصْرَعَ، قَالَ: فَعَلَ ذٰلِکَ غَیْرَ مَرَّۃٍ، فَلَمَّا قَضٰی صَلَاتَہٗ، قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَأَیْنَاکَ صَنَعْتَ بِالْحَسَنِ شَیْئًا مَا رَأَیْنَاکَ صَنَعْتَہٗ۔

قَالَ: اِنَّہٗ رَیْحَانَتِیْ مِنَ الدُّنْیَا وَاِنَّ ابْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ وَعَسَی اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَنْ یُّصْلِحَ فِئَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

حدیث نمبر ۴۱۸:

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے جب سجدہ کیا تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ آپ کی پشت پر اور آپ کی گردن پر سوار ہو گئے پھر رسول اللہ ﷺ آہستہ آہستہ اٹھے تاکہ آپ گر نہ جائیں راوی کہتے ہیں آپ ﷺ نے ایسا کئی مرتبہ کیا جب آپ نے نماز مکمل کی تو لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ہم نے آپ کو حسن کے ساتھ ایسا کرتے دیکھا کہ اس سے پہلے آپ کو ایسا کرتے نہیں دیکھا آپ ﷺ نے فرمایا یہ میری دنیا کا پھول ہے اور میرا یہ بیٹا سردار ہے اور عنقریب اللہ پاک اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو جماعتوں

(۴۱۷) اخرجہ الامام احمد فی مسندہ ۵/۴۹

(۴۱۸) اخرجہ الامام احمد فی مسندہ ۵/۵۱

میں صلح کروائے گا۔

۸۔ نُزُولُ النَّبِيِّ (ﷺ) عَنِ الْمِنْبَرِ وَحَمَلَهُ هُمَا ثُمَّ عودته

رسول اللہ ﷺ کا منبر انور سے اتر کران دونوں کو اٹھانا

۴۱۹۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ بُرَيْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بُرَيْدَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُنَا فَجَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قَمِيْصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثِرَانِ، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا فَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: صَدَقَ اللّٰهُ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ، نَظَرْتُ إِلَى هٰذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثِرَانِ، فَلَمْ أَصْبِرْ حَتّٰى قَطَعْتُ حَدِيْثِيْ وَرَفَعْتُهُمَا۔

حدیث نمبر ۴۱۹:

حضرت عبداللہ بن بریدہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا کہ نبی ﷺ ہمیں خطبہ دے رہے تھے تو حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما آئے انہوں نے سرخ رنگ کی قمیصیں پہن رکھی تھیں وہ چلتے اور گر پڑتے پس رسول اللہ ﷺ منبر سے نیچے اترے ان دونوں کو اٹھایا اور اپنے سامنے بیٹھا لیا پھر فرمایا اللہ نے سچ فرمایا کہ تمہارا مال اور تمہاری اولاد فتنہ ہے میں نے ان دونوں بچوں کی طرف دیکھا کہ وہ چلتے اور گر پڑتے پس مجھ سے رہا نہ گیا حتی کہ میں نے اپنی بات کو چھوڑا اور ان دونوں کو اٹھا لیا۔

۹۔ دُعَاءُ النَّبِيِّ (ﷺ) لَهُمَا

نبی کریم ﷺ کا ان کیلئے دعا فرمانا

۴۲۰۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (ﷺ) يُعَوِّذُ حَسَنًا وَحُسَيْنًا فَيَقُوْلُ: أُعِيْذُكُمَا بِكَلِمَةِ اللّٰهِ التَّامَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ۔ ثُمَّ يَقُوْلُ:

(۴۱۹) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۵ / ۳۵۴، والترمذی فی ۵۰ کتاب = ۲۲۶

(۴۲۰) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۲ / ۲۷۰

هٰكَذَا كَانَ اَبِيْ اِبْرَاهِيْمُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - يُعَوِّذُ اِسْمَاعِيْلَ واسْحٰقَ - عَلَيْهِمَا السَّلَامُ -

حدیث نمبر ۴۲۰:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت حسن و حسین پر یہ کلمات پڑھ کر پھونکتے تھے میں تم دونوں کو اللہ کی صفات کاملہ کی پناہ میں دیتا ہوں ہر شیطان ہر غم اور ہر قسم کی نظر بد سے پھر فرماتے میرے والد یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی اپنے دونوں بیٹوں حضرت اسماعیل اور اسحاق پر یہی کلمات پڑھ کر پھونکتے تھے۔

۴۲۱۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ طَائِفَةِ انَهَارٍ لَا يُكَلِّمُنِيْ وَلَا اُكَلِّمُهُ حَتّٰى اَتٰى سُوْقَ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ فَجَلَسَ بِفَنَاءِ بَيْتِ فَاطِمَةَ، فَقَالَ: اَثَمَّ لُكَعُ، اَثَمَّ لُكَعُ، فَحَبَسَتْهُ شَيْئًا فَظَنَنْتُ اَنَّهَا تُلْبِسُهُ سِخَابًا اَوْ تُغَسِّلُهُ، فَجَاءَ يَشْتَدُّ حَتّٰى عَانَقَهُ وَقَبَّلَهُ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اَحْبِبْهُ، وَاَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ۔

حدیث نمبر ۴۲۱:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت نکلے نہ آپ نے مجھ سے کوئی بات کی اور نہ میں نے آپ سے کوئی بات کی حتی کہ بنو قینقاع کے بازار میں پہنچ گئے پھر آپ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے صحن میں آ کر بیٹھ گئے آپ نے فرمایا بچہ کہاں ہے بچہ کہاں ہے پس حضرت فاطمہؓ نے ان کو روک رکھا تھا، میرا خیال ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان کو لونگ کا ہار پہنانے یا نہلانے کیلئے روک رکھا تھا۔ پس آپ ﷺ جلدی سے آئے حتی کہ آپ ﷺ نے حضرت حسن کو گلے سے لگایا اور ان کو بوسہ لیا اور فرمایا اے اللہ اس سے محبت کر اور اس سے بھی جو اس کے ساتھ محبت کرے۔

۴۲۲۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، اِنَّهُ قَالَ لِحَسَنٍ: اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اُحِبُّهُ، فَاَحِبَّهُ وَاَحْبِبْ مَنْ يُحِبُّهُ۔

---

(۴۲۱) اخرجه البخاري في كتاب البيوع؛ باب ما ذكر في الاسواق ۲۱۲۲ [۲۱۲۲ as printed: ۳ ۸۷]

(۴۲۲) اخرجه مسلم في ٤٤ - كتاب فضائل الصحابة، (۸) باب فضائل الحسن والحسين رضي الله عنهما،

حدیث نمبر ۴۲۲:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن کے متعلق ارشاد فرمایا: یا اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما اور اس شخص سے بھی جو اس سے محبت کرے۔

۴۲۳۔ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ يَأْخُذُنِيْ فَيُقْعِدُنِيْ عَلٰى فَخِذِهٖ، وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلٰى فَخِذِهِ الْأُخْرٰى، ثُمَّ يَضُمُّنَا، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَإِنِّيْ أَرْحَمُهُمَا۔

حدیث نمبر ۴۲۳:

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ مجھے پکڑ لیتے اور اپنی ایک ران پر بیٹھا لیتے اور حسن بن علی کو پکڑ کر دوسری ران پر بیٹھا لیتے پھر ہمیں سینے سے لگا کر فرماتے۔ اے اللہ ان پر رحم فرما اور میں بھی ان پر رحم کرتا ہوں۔

۴۲۴۔ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ رَجُلًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَضُمُّ إِلَيْهِ حَسَنًا وَحُسَيْنًا يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا۔

حدیث نمبر ۴۲۴:

حضرت عطاء کہتے ہیں کہ انہیں ایک آدمی نے خبر دی کہ اس نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ حضرت حسن و حسین کو سینے سے لگا کر فرما رہے تھے اے اللہ میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما۔

۱۰۔ مَا الَّذِيْ وَرَّثَهُمَا الرَّسُوْلُ (ﷺ) إِيَّاهُ

جو چیز ان دونوں کو رسول اللہ ﷺ نے خاص طور پر عطا فرمائی

۴۲۵۔ عَنْ فَاطِمَةَ ابْنَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهَا أَتَتْ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ إِلٰى رَسُوْلِ

(٤٢٣) اخرجه الامام احمد فی مسنده ٥/٢٠٥

(٤٦٤) اخرجه الامام احمد فی مسنده ٥/ ٣٦٩

(٤٢٥) رواه الطبرانی فی الاوسط

اللّٰهِ ﷺ فِي شَكْوَاهُ الَّتِي تُوُفِّيَ فِيهَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هٰذَانِ ابْنَاكَ فَوَرِّثْهُمَا شَيْئًا۔ فَقَالَ: أَمَّا حَسَنٌ فَلَهُ هَيْبَتِي وَسُؤْدَدِي، وَأَمَّا حُسَيْنٌ فَلَهُ جَرَاءَتِي وَجُودِي۔

حدیث نمبر ۴۲۵:

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کے مرض وصال میں حضرت حسن وحسین کو لے کر آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ آپ کے بیٹے ہیں انہیں کوئی چیز عطاء فرمایئے آپ نے فرمایا حسن کے لیے میرا دبدبہ ہے اور حسین کے لیے میری جرأت اور سخاوت ہے۔

(۱۱)

إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

اے اہل بیت بے شک اللہ تعالیٰ تم سے ناپاکی دور کرنا چاہتا ہے اور تمہیں خوب ستھرا کرنا چاہتا ہے

۴۲۶۔ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ، مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ۔ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَأَدْخَلَهُ۔ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ۔ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ۔ ثُمَّ قَالَ: إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا۔

حدیث نمبر ۴۲۶:

حضرت صفیہ بنت شیبہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ایک دن نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لے گئے اور آپ کے اوپر کالے بالوں سے بنی ہوئی منقش چادر تھی پس حضرت حسن بن علی آئے تو آپ نے انکو چادر میں داخل کرلیا پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے وہ بھی چادر میں داخل ہوگئے پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں آپ نے انکو بھی چادر میں داخل کرلیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اوران کو بھی چادر

(۴۲۶) اخرجه الامام مسلم فی صحیحه، ۴۴-کتاب فضائل الصحابة(۹)

میں داخل کرلیا پھر فرمایا۔اے اھل بیت اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کی ناپاکی کو دور کردے اور تمھیں خوب پاک کردے۔

(۱۲)......مُفَاوَضَةُ الْحَسَنِ لِمُعَاوِيَةَ

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مفاہمتی گفتگو کرنا

۴۲۷۔ مکرر ۴۱۰

(۱۳)

رُكُوبُهُمَا مَعَ النَّبِيِّ (صلی اللہ علیہ وسلم) عَلَى بَغْلَتِهِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خچر پر سواری کرنا

۴۲۸۔ عَنْ إِيَاسِ بنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَقَدْ قُدْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ عَلَى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءَ حَتّٰى أَدْخَلْتُهُ حُجْرَةَ النَّبِيِّ ﷺ، هٰذَا قُدَّامَهُ، وَهٰذَا خَلْفَهُ۔

حدیث نمبر ۴۲۸:

حضرت ایاس بن سلمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو سفید خچر کے اوپر بیٹھا کر لے گیا حتی کہ آپ کے حجرے میں داخل ہو گیا یہ آگے بیٹھے ہوئے تھے (یعنی امام حسن) اور یہ پیچھے بیٹھے ہوئے تھے (یعنی امام حسین)۔

۴۲۹۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ، تُلُقِّيَ بِنَا۔ قَالَ: فَتُلُقِّيَ بِي وَبِالْحَسَنِ أَوْ بِالْحُسَيْنِ قَالَ: فَحَمَلَ أَحَدَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ، وَالآخَرَ خَلْفَهُ

(٤٦٨)اخرجه الترمذی فی ٤٤ -کتاب الادب، باب (٢٧) ما جاء فی رکوب ثلاثة علی دابة، ح ٢٧٧٥، ١٠٠/٥

(٤٢٩)اخرجه ابن ماجة فی-٣٣ کتاب الادب، باب (٤٨) رکوب ثلاثة علی دابة۔

، حَتّٰی قَدِمْنَا الْمَدِیْنَةَ۔

حدیث نمبر ۴۲۹:

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر سے واپس آتے تو مدینہ سے باہر آپ مجھے، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو ملتے پس آپ ہم میں سے ایک کو آگے اور دوسروں کو پیچھے بیٹھا لیتے حتی کہ ہم مدینہ میں پہنچ جاتے۔

(۱۴)

كَانَ النَّبِیُّ (ﷺ) اِذَا سَجَدَ وَثَبَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلٰى ظَهْرِهٖ

نبی کریم ﷺ جب سجدہ کرتے تو حسنین کریمین آپ ﷺ کی پشت مبارک پر سوار ہو جاتے

۴۳۰۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْعِشَاءَ۔ فَاِذَا سَجَدَ وَثَبَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلٰى ظَهْرِهٖ، فَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ اَخَذَهُمَا بِيَدِهٖ مِنْ خَلْفِهٖ اَخْذًا رَفِيْقًا وَيَضَعُهُمَا عَلَى الْاَرْضِ، فَاِذَا عَادَ عَادَا، حَتّٰی قَضٰی صَلَاتَهٗ، اَقْعَدَهُمَا عَلٰى فَخِذَيْهِ، قَالَ: فَقُمْتُ اِلَيْهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ بَرِقَةٌ۔ فَقَالَ لَهُمَا: اَلْحَقَا بِاُمِّكُمَا، قَالَ: فَمَكَثَ ضَوْءُ هَا (يَعْنِيَا الْبَرْقَةَ) حَتّٰی دَخَلَا۔

حدیث نمبر ۴۳۰:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کیساتھ عشاء کی نماز پڑھ رہے تھے جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو حسن و حسین آپ کی پشت پر سوار ہو جاتے جب آپ ﷺ سجدے سے سر اٹھاتے تو انہیں اپنا ہاتھ پیچھے کر کے آہستہ سے پکڑ لیتے اور انہیں زمین پر اتار دیتے جب بھی نبی ﷺ سجدے میں جاتے تو یہ دونوں ایسا ھی کرتے حتی کہ نماز مکمل ہوگئی اور انہیں اپنی ران پر بیٹھا لیا میں کھڑا ہوا اور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ میں ان دونوں کو چھوڑ آؤں؟ اسی لمحے ایک روشنی چمکی اور نبی کریم ﷺ نے ان دونوں

(۴۳۰) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۲/ ۵۱۳

سے فرمایا اپنی امی کے پاس چلے جاؤ اور وہ روشنی اس وقت تک رہی جب تک وہ اپنے گھر میں داخل نہ ہو گئے۔

۴۳۱۔ مکرر ۴۱۰

۴۳۲۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ، فَإِذَا سَجَدَ وَثَبَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلٰى ظَهْرِهٖ، فَإِذَا أَرَادُوْا أَنْ يَمْنَعُوْهُمَا، أَشَارَ إِلَيْهِمْ: أَنْ دَعُوْهُمَا، فَإِذَا قَضَى الصَّلَاةَ، وَضَعَهُمَا فِيْ حَجْرِهٖ، وَقَالَ: مَنْ أَحَبَّنِيْ فَلْيُحِبَّ هٰذَيْنِ۔

حدیث نمبر ۴۳۲:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے ہوئے جب سجدہ کرتے تو حضرت حسن و حسین آپ کی پشت پر سوار ہو جاتے جب لوگ ان کو روکنے کا ارادہ تو آپ ﷺ ان کو اشارہ کرتے کہ ان کو چھوڑ دو جب آپ نماز مکمل کر لیتے تو ان کو اپنی گود میں بیٹھا لیتے اور فرماتے جو مجھ سے محبت کرتا ہے اس کو ان سے بھی محبت کرنی چاہیے۔

۴۳۳۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْجُدُ، فَيَجِيْءُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ فَيَرْكَبُ ظَهْرَهٗ، فَيُطِيْلُ السُّجُوْدَ، فَيُقَالُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، أَطَلْتَ السُّجُوْدَ! فَيَقُوْلُ: اِرْتَحَلَنِيْ ابْنِيْ فَكَرِهْتُ أَنْ أُعْجِلَهٗ۔

حدیث نمبر ۴۳۳:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سجدہ کرتے تو حضرت حسن و حسین آتے اور آپ کی پشت پر سوار ہو جاتے تو آپ ﷺ سجدہ لمبا کر دیتے ان سے عرض کیا جاتا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے سجدہ لمبا کر دیا تو آپ ﷺ فرماتے کہ میرے اوپر میرے بیٹے سوار ہو گئے تھے تو میں نے جلدی کرنے کو ناپسند جانا۔

۴۳۴۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ، فَجَاءَ الْحَسَنُ

(۴۳۲) رواه ابو يعلى والبزار، وقال: فاذا قضى الصلاة ضمهما اليه، والطبراني باختصار، ورجال ابى يعلى

(۴۳۳) رواه ابو يعلى، وفيه محمد بن ذكوان، وثقة ابن حبان، وضعفه غيره، وبقية رجاله رجال الصحيح۔

(۴۳۴) رواه الطبراني في الاوسط، واسناده حسن۔

وَالْحُسَيْنُ أَوْ أَحَدُهُمَا فَرَكِبَ عَلَى ظَهْرِهِ، فَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ، قَالَ بِيَدِهِ فَأَمْسَكَهُ، أَوْ أَمْسَكَهُمَا، قَالَ: نِعْمَ الْمَطِيَّةُ مَطِيَّتُكُمَا۔

حدیث نمبر ۴۳۴:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھتے تو حسن و حسین یا ان میں سے ایک آپ کی پشت پر سوار ہو جاتا جب آپ ﷺ سجدے سے سر اٹھاتے اپنے ہاتھ سے ایک یا دونوں کو روک لیتے اور کہا کہ تمھاری سواری کتنی اچھی ہے۔

۱۵۔ مُشَابَهَةُ الْحَسَنِ لِلنَّبِيِّ (ﷺ)

امام حسن کی رسول اللہ ﷺ سے مشابہت

۴۳۵۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: صَلّٰى أَبُوْ بَكْرٍ۔ رضی اللہ عنہ۔ الْعَصْرَ۔ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِي فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ، فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ، وَقَالَ: بِأَبِي شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ ﷺ لَا شَبِيهٌ بِعَلِيٍّ، وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ۔

حدیث نمبر ۴۳۵:

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عصر کی نماز پڑھی پھر آپ باہر نکلے تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنے کندھوں پر اٹھایا اور کہنے لگے مجھے میرے باپ کی قسم تم نبی ﷺ کے مشابہ ہو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مشابہ نہیں ہو اور حضرت علی رضی اللہ عنہ مسکرا رہے تھے۔

۴۳۶۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ۔

---

(٤٣٥) اخرجه البخاری فی ٦١ كتاب المناقب، باب صفة النبی (ﷺ)

(٤٣٦) اخرجه البخاری فی ٦٢ كتاب الادب، باب ٦٠: ماجاء فی للعدة

حدیث نمبر ۴۳۶:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی سے بڑھ کر کوئی بھی نبی ﷺ کے مشابہ نہ تھا۔

۴۳۷۔ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ: رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَبْیَضَ قَدْ شَابَ، وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ یُشْبِهُهٗ۔ وَقَدْ رَوٰی غَیْرُ وَاحِدٍ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ: رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ یُشْبِهُهٗ، وَلَمْ یَزِیْدُوْا عَلٰی هٰذَا۔

حدیث نمبر ۴۳۷:

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ کا رنگ سفید اور بڑھاپا چھایا ہوا تھا اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ آپ کے مشابہ تھے۔

اور متعدد راویوں نے اسماعیل بن خالد کے واسطے سے ابو جحیفہ سے روایت کی کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا وہ حسن بن علی کے مشابہ تھے اور انہوں نے اس پر کچھ بھی زائد نہیں کیا۔

۴۳۸۔ عَنْ هَانِیءِ بْنِ هَانِیءٍ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: اَلْحَسَنُ اَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا بَیْنَ الصَّدْرِ اِلَی الرَّأْسِ، وَالْحُسَیْنُ اَشْبَهُ بِالنَّبِیِّ ﷺ مَا كَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ۔

حدیث نمبر ۴۳۸:

حضرت ہانی بن ہانی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن سینے سے سر کے درمیان رسول اللہ ﷺ کے مشابہ تھے اور حضرت حسین اس سے نیچے نبی ﷺ کے مشابہ تھے۔

۴۳۹۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمْ یَكُنْ اَحَدٌ اَشْبَهَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَفَاطِمَةَ، صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ۔

حدیث نمبر ۴۳۹:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی و فاطمہ رضی اللہ عنہم سے زیادہ کوئی رسول

(۴۳۸) اخرجه الامام الترمذی فی ۵۰ کتاب المناقب -(۳۱) باب مناقب الحسن والحسین

(۴۳۹) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۱۶۴/۳

اللہ ﷺ کے مشابہ نہیں تھا۔

۴۴۰۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ اَشْبَهَهُمْ وَجْهًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

حدیث نمبر ۴۴۰:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ لوگوں میں چہرے کے اعتبار سے رسول اللہ ﷺ کے زیادہ مشابہ تھے۔

۴۴۱۔ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ قَالَ: كَانَتْ فَاطِمَةُ تَنْقُزُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، وَتَقُوْلُ: بِاَبِیْ شَبِيْهُ النَّبِيِّ لَيْسَ شَبِيْهًا بِعَلِيٍّ۔

حدیث نمبر ۴۴۱

حضرت ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت حسن بن علی کو اچھالتیں اور فرماتیں میرے باپ کی قسم یہ نبی ﷺ کے مشابہ ہے علی کے مشابہ نہیں ہے۔

۱۶۔ مُشَابَهَةُ الْحُسَيْنِ النَّبِیَّ (ﷺ)

امام حسین کی نبی کریم ﷺ سے مشابہت

۴۴۲۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: اُتِیَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ ۔ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ فَجُعِلَ فِیْ طَسْتٍ، فَجَعَلَ يَنْكُتُ، وَقَالَ فِیْ حُسْنِهٖ شَيْئًا، فَقَالَ اَنَسٌ: كَانَ اَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَكَانَ مَخْضُوْبًا بِالْوَسْمَةِ۔

حدیث نمبر ۴۴۲:

حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک طشت میں رکھ کر عبید اللہ

(۴۴۰) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۲۸۳/۶، والطيالسی ح ۱۳۰

(۴۴۲) اخرجه البخاری فی صحيحه فی ۶۲ كتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ

بن زیاد کے سامنے پیش کیا گیا تو وہ ٹھونگے مارنے لگا اور آپ کے حسن کے بارے کچھ کہنے لگا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ تو رسول اللہ ﷺ کے سب سے زیادہ مشابہ تھے اور آپ نے وسمہ کا خضاب لگایا ہوا تھا۔

۴۴۳۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ، فَجِيءَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ، فَجَعَلَ يَقُوْلُ بِقَضِيْبٍ لَهُ فِيْ اَنْفِهِ وَيَقُوْلُ: مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هٰذَا حَسَنًا، قَالَ: قُلْتُ: اَمَا اِنَّهُ كَانَ مِنْ اَشْبَهِهِمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

حدیث نمبر ۴۴۳:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابن زیاد کے پاس موجود تھا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر انور لایا گیا وہ ایک چھڑی سے آپ کی ناک پر مارنے لگا اور کہا میں نے ان جیسا حسن نہیں دیکھا حضرت انس بن مالک کہتے ہیں میں نے کہا وہ ان لوگوں میں سے تھے جو آپ ﷺ سے زیادہ مشابہ تھے۔

۴۴۴۔ مکرر ۴۳۸

۴۴۵۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ الْحَزَامِيِّ قَالَ: كَانَ جَسَدُ الْحُسَيْنِ شَبَهُ جَسَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

حدیث نمبر ۴۴۵:

حضرت محمد بن ضحاک بن عثمان حزامی بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا جسم مبارک رسول اللہ ﷺ کے جسم کے مشابہ تھا۔

۱۷۔ اَلْحُسَيْنُ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ

حضرت حسین رضی اللہ عنہ نواسوں میں سے ایک نواسے ہیں

۴۴۶۔ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: حُسَيْنٌ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ

(۴۴۳) اخرجه الترمذی فی ۵۰ - کتاب المناقب (۳۱) باب مناقب الحسن والحسين

(۴۴۵) رواه الطبرانی، ورجاله ثقات۔

(۴۴۶) اخرجه الترمذی فی ۵۰ کتاب المناقب باب (۳۱) مناقب الحسن والحسين

۔ اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا، حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَ سْبَاطِ۔

حدیث نمبر ۴۴۶:

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں اللہ محبت کرتا ہے اس سے جو حسین سے محبت کرتا ہے اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ نواسوں میں سے ایک نواسے ہیں۔

۱۸۔ اَلْحَسَنُ مِنِّیْ وَالْحُسَیْنُ مِنْ عَلِیٍّ

حسن مجھ سے ہیں اور حسین علی سے ہیں

۴۴۷۔ عَنْ يَعْلَى الْعَامِرِيِّ اَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، اِلٰى طَعَامٍ دُعُوْالَهُ، قَالَ: فَاسْتَمْثَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمَامَ الْقَوْمِ، وَحُسَيْنٌ مَعَ غُلْمَانٍ يَلْعَبُ، فَاَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَاْخُذَهُ، قَالَ: فَطَفِقَ الصَّبِيُّ هٰهُنَا مَرَّةً، وَهٰهُنَا مَرَّةً، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُضَاحِكُهُ حَتّٰى اَخَذَهُ، قَالَ: فَوَضَعَ اِحْدٰى يَدَيْهِ تَحْتَ قَفَاهُ، وَالْاُخْرٰى تَحْتَ ذَقْنِهِ، فَوَضَعَ فَاهُ عَلٰى فِيْهِ فَقَبَّلَهُ، وَقَالَ: حُسَيْنٌ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ، اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا، حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَ سْبَاطِ۔

حدیث نمبر ۴۴۷:

حضرت یعلی عامری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دعوت پر گئے۔ جب آپ پہنچے تو لوگوں نے آپ ﷺ کا استقبال کیا آپ نے دیکھا کہ امام حسین رضی اللہ عنہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں رسول اللہ ﷺ جب انہیں پکڑنے کے لیے آگے بڑھے تو امام حسین رضی اللہ عنہ کبھی ادھر بھاگ جاتے اور کبھی ادھر تو رسول اللہ ﷺ انہیں ہنسانے لگے حتی کہ انہیں پکڑ لیا پھر ایک ہاتھ ان کی گدی کے نیچے رکھا اور ایک ہاتھ ٹھوڑی کے نیچے اور ان کے چہرے پر اپنا چہرہ مبارک رکھا پھر بوسہ لیا اور فرمایا حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں

(۴۴۷) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۴/۱۷۲

اللہ محبت کرتا ہے اس شخص سے جو حسین سے محبت کرتا ہے اور حسین نواسوں میں سے ایک نواسے ہیں۔

۴۴۸۔ عَنْ خَالِدِ بنِ مَعْدَانَ قَالَ: وَفَدَ الْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِیْ کَرِبَ، وَعَمْرُو بْنُ الْاَسْوَدِ اِلٰی مُعَاوِیَۃَ، فَقَالَ مُعَاوِیَۃُ لِلْمِقْدَامِ: اَعَلِمْتَ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ تُوُفِّیَ، فَرَجَعَ الْمِقْدَامُ فَقَالَ لَہٗ مُعَاوِیَۃُ:۔ اَتَرَاھَا مُصِیْبَۃً؟ فَقَالَ: وَلِمَ لَا اَرَاھَا مُصِیبَۃً وَقَدْ وَضَعَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِیْ حِجْرِہٖ، وَقَالَ: ھٰذَا مِنِّیْ وَحُسَیْنٌ مِنْ عَلِیٍّ۔

حدیث نمبر ۴۴۸:

حضرت خالد بن معدان بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ حضرت مقدام بن معدیکرب اور حضرت عمرو بن اسود رضی اللہ عنہما حضرت امیر معاویہ کے پاس گئے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مقدام سے پوچھا کہ کیا آپ کے علم میں ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے ہیں؟ تو حضرت مقدام نے انا للہ وانا الیہ راجعون حضرت معاویہ نے کہا کیا تم اس کو بڑی مصیبت سمجھتے ہو؟ حضرت مقدام نے کہا میں اس کو مصیبت کیوں نہ سمجھوں کہ ان کو رسول اللہ ﷺ نے اپنی گود میں بٹھایا اور فرمایا یہ مجھ سے ہے اور حسین علی سے ہے۔

۱۹۔ اِنَّ جِبْرِیْلَ حَدَّثَنِیْ: اِنَّ الْحُسَیْنَ یُقْتَلُ بِشَطِّ الْفُرَاتِ

حضور کا فرمان ”مجھے جبرئیل علیہ السلام نے بتایا کہ حسین کو فرات کے کنارے قتل کر دیا جائے گا“

۴۴۹۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ نُجَیٍّ عَنْ اَبِیْہِ: اَنَّہٗ سَارَ مَعَ عَلِیٍّ، وَکَانَ صَاحِبَ مُطَھَّرَتِہٖ، فَلَمَّا حَاذٰی نِیْنَوٰی وَھُوَ مُنْطَلِقٌ اِلٰی صِفِّیْنَ فَنَادٰی عَلِیٌّ: اِصْبِرْ اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ، اِصْبِرْ اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ بِشَطِّ الْفُرَاتِ، قُلْتُ: وَمَاذَا؟ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ ذَاتَ یَوْمٍ وَعَیْنَاہُ تَفِیْضَانِ، قُلْتُ: یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَغْضَبَکَ اَحَدٌ، مَا شَاْنُ عَیْنَیْکَ، تَفِیْضَانِ؟ قَالَ: بَلْ قَامَ مِنْ عِنْدِیْ جِبْرِیْلُ قَبْلُ فَحَدَّثَنِیْ اِنَّ الْحُسَیْنَ یُقْتَلُ بِشَطِّ الْفُرَاتِ، قَالَ: فَقَالَ: ھَلْ

(۴۴۸) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۴ /۱۳۲ وابو داود فی کتاب اللباس (۳۱)

(۴۴۹) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۱ /۸۵

لَكَ اِلَى اَنْ اَشُمَّكَ مِنْ تُرْبَتِهٖ؟ قَالَ: قُلْتُ نَعَمْ، فَمَدَّ يَدَهُ فَقَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ فَاَعْطَانِيْهَا، فَلَمْ اَمْلِكْ عَيْنَيَّ اَنْ فَاضَتَا۔

حدیث نمبر ۴۴۹:

حضرت عبداللہ بن نجی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا رہے تھے اور ان کی ڈیوٹی وضو کروانے پر تھی پس صفین کی طرف جاتے ہوئے نینوی کے مقام پر پہنچے تو حضرت علی نے آواز دی ابو عبداللہ رک جاؤ، ابو عبداللہ فرات کے کنارے پر رک جاؤ میں نے عرض کی کیا ہوا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک دن میں نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کی آنکھوں سے آنسو جارے تھے میں نے عرض کی یا نبی اللہ ﷺ کسی نے آپ ﷺ کو غصہ دلایا جو آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا تھوڑی دیر پہلے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور مجھے بتایا کہ حسین کو فرات کے کنارے پر قتل کر دیا جائے گا پھر وہ کہنے لگے اگر آپ چاہیں تو میں آپ ﷺ کو اس جگہ کی مٹی سونگھا سکتا ہوں؟ میں نے کہا ہاں میں چاہتا ہوں پھر حضرت جبرئیل نے ہاتھ بڑھایا اور وہ مٹی مجھے دی پس اسکے بعد مجھے اپنی آنکھوں پر کنٹرول نہیں رہا۔

۴۵۰۔ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسًا ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ بَيْتِيْ قَالَ: لَا يَدْخُلُ عَلَيَّ اَحَدٌ، فَانْتَظَرْتُ، فَدَخَلَ الْحُسَيْنُ فَسَمِعْتُ نَشِيْجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَبْكِيْ، فَاطَّلَعْتُ فَاِذَا حُسَيْنٌ فِيْ حَجْرِهٖ، وَالنَّبِيُّ ﷺ يَمْسَحُ جَبِيْنَهُ وَهُوَ يَبْكِيْ، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ حِيْنَ دَخَلَ فَقَالَ: اِنَّ جِبْرِيْلَ ـ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ كَانَ مَعَنَا فِي الْبَيْتِ، قَالَ: اَفَتُحِبُّهُ؟ قُلْتُ: اَمَّا فِي الدُّنْيَا فَنَعَمْ، قَالَ: اِنَّ اُمَّتَكَ سَتَقْتُلُ هٰذَا بِاَرْضٍ يُقَالُ لَهَا كَرْبَلَاءُ، فَتَنَاوَلَ جِبْرِيْلُ مِنْ تُرْبَتِهَا فَاَرَاهَا النَّبِيَّ ﷺ، فَلَمَّا اُحِيْطَ بِحُسَيْنٍ حِيْنَ قُتِلَ، قَالَ: مَا اسْمُ هٰذِهِ الْاَرْضِ: قَالُوْا۔ كَرْبَلَاءُ، قَالَ: صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلُهُ: كَرْبٌ وَبَلَاءٌ۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ: صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرْضُ كَرْبٍ وَبَلَاءٍ۔

(۴۵۰) رواہ الطبرانی باسانید و رجال احدھا ثقات ۔ انظر مجمع الزوائد ۱۸۹/۹

حدیث نمبر ۴۵۰:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن میرے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا میں انتظار کر رہا ہوں میرے پاس کوئی بھی نہیں آیا پس حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کی ہچکیوں کی آواز سنی جب میں آئی تو حضرت حسین آپ کی گود میں تھے اور نبی ﷺ آپ کی پیشانی کو چومتے ہوئے رو رہے تھے میں نے عرض کی اللہ کی قسم مجھے علم نہیں آپ کب آئے آپ ﷺ نے فرمایا بیشک جبرئیل میرے ساتھ گھر میں بیٹھے تھے انہوں نے کہا کیا آپ حسین سے محبت کرتے ہیں؟ میں کہا اگر دنیا کی بات کرتے ہو تو ہاں میں اس سے محبت کرتا ہوں جبرئیل نے کہا عنقریب آپ کی امت اس کو قتل کر دے گی اور زمین کے اس ٹکڑے کو کربلا جاتا ہے پس جبرئیل گئے اور وہ مٹی لا کر نبی ﷺ کو دکھائی پھر جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا گھیراؤ کر کے ان کو قتل کیا گیا تو آپ نے پوچھا اس جگہ کا نام کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کربلا، آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے "کرب و بلا" سچ فرمایا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا کہ تکلیف اور آزمائش والی زمین ہے۔

۴۵۱۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ مَلَكَ الْمَطَرِ لَسْتَأْذِنَ رَبَّهُ اَنْ يَأْتِيَ النَّبِيَّ ﷺ، فَاَذِنَ لَهُ، فَقَالَ لِاُمِّ سَلَمَةَ: اَمْلِكِي عَلَيْنَا الْبَابَ لَايَدْخُلُ عَلَيْنَا اَحَدٌ، قَالَ: وَجَاءَ الْحُسَيْنُ لِيَدْخُلَ فَمَنَعَتْهُ، فَوَثَبَ فَدَخَلَ فَجَعَلَ يَقْعُدُ عَلٰى ظَهْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَلٰى مَنْكِبِهٖ وَعَلٰى عَاتِقِهٖ، قَالَ: فَقَالَ الْمَلَكُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اَتُحِبُّهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اَمَا اِنَّ اُمَّتَكَ سَتَقْتُلُهُ وَاِنْ شِئْتَ اَرَيْتُكَ الْمَكَانَ الَّذِيْ يَقْتُلُ فِيْهِ، فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فَجَاءَ بِطِيْنَةٍ حَمْرَاءَ، فَاَخَذَتْهَا اُمُّ سَلَمَةَ فَصَرَّتْهَا فِيْ خِمَارِهَا، قَالَ: قَالَ ثَابِتٌ: بَلَغَنَا اَنَّهَا كَرْبَلَاءُ۔

حدیث نمبر ۴۵۱:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بارش کے فرشتے نے اپنے رب سے اجازت طلب کی

(۴۵۱)اخرجہ الامام احمد فی مسندہ ۳/ ۲۴۲

کہ وہ نبی ﷺ کے پاس آئے تو اسکو اجازت مل گئی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا؛ کہ میں نے دروازہ بند کرلیا تاکہ ہمارے پاس کوئی نہ آسکے حضرت حسین رضی اللہ عنہ تشریف لائے تاکہ وہ داخل ہوں تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنھا نے انہیں روک دیا تو وہ رونے لگے پھر اندر آ گئے اور نبی ﷺ کی پشت، کندھوں اور گردن پر سوار ہونے لگے فرشتے نے نبی ﷺ سے عرض کیا کیا آپ اس سے محبت کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں میں اس سے محبت کرتا ہوں فرشتے نے کہا عنقریب آپکی امت اسکو قتل کردے گی اگر آپ چاہیں تو میں آپکو وہ جگہ دیکھا سکتا ہوں جہاں پر انکو قتل کیا جائیگا۔ پس اس فرشتے نے اپنا ہاتھ مارا اور سرخ مٹی لایا تو حضرت ام سلمہ نے اسے پکڑ کر اپنے دوپٹے کے کنارے میں باندھ لیا حضرت ثابت کہتے ہیں کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ وہ مٹی کربلا کی تھی۔

۴۵۲۔ عَنْ عَائِشَةَ اَوْ اُمِّ سَلْمَةَ۔ شَكَّ الرَّاوِيْ۔ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِاَحَدِهِمَا: لَقَدْ دَخَلَ عَلَى الْبَيْتِ مَلَكٌ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ قَبْلَهَا، فَقَالَ لِيْ: اِنَّ ابْنَكَ هٰذَا حُسَيْنٌ مَقْتُوْلٌ، وَاِنْ شِئْتَ اَرَيْتُكَ مِنْ تُرْبَةِ الْاَرْضِ الَّتِيْ يُقْتَلُ بِهَا، قَالَ: فَاَخْرَجَ تُرْبَةً حَمْرَاءَ۔

حدیث نمبر ۴۵۲:

حضرت عائشہ یا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں (راوی کو شک ہے) نبی ﷺ نے ان دونوں میں سے ایک کو فرمایا میرے گھر آج میرے پاس وہ فرشتہ آیا جو اس سے پہلے کبھی نہ آیا اس نے مجھے کہا کہ آپ ﷺ کے بیٹے حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کردیا جائیگا۔ اگر آپ چاہیں تو میں آپکو اس زمین کی مٹی دکھا سکتا ہوں جہاں پر ان کو قتل کیا جائیگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ سرخ مٹی لے کر آیا۔



(۴۵۲) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۶/ ۲۹۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاطمۃ بنت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سیدۃ نساء العالمین وسیدۃ نساء اہل الجنۃ

مکتبہ زین العابدین لاہور

ا ـ ولادتها

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ولادت

۴۵۳۔ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأُمُّهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَلَدَتْهَا وَقُرَيْشٌ تَبْنِيْ الْبَيْتَ، وَذٰلِكَ قَبْلَ النُّبُوَّةِ بِخَمْسِ سِنِيْنَ۔

حدیث نمبر ۴۵۳:

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، ان کی والدہ خدیجہ بنت خویلد ہیں اور ان کی ولادت اعلان نبوت سے پانچ سال پہلے ہوئی جب قریش بیت اللہ تعمیر کر رہے تھے۔

(۲)

قَبْلَ أَنْ يَّتَزَوَّجَ عَلِيٌّ بِفَاطِمَةَ كَانَ خَطَبَهَا أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ

حضرت علی سے شادی سے پہلے ابو بکر و عمر نے بھی سیدہ کیلئے نکاح کا پیغام بھیجا

۴۵۴۔ عَنْ عِلْبَاءَ بْنِ أَحْمَرَ الْيَشْكُرِيِّ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ خَطَبَ فَاطِمَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ أَنْتَظِرُ بِهَا الْقَضَاءَ۔ فَذَكَرَ ذٰلِكَ أَبُوْبَكْرٍ لِعُمَرَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: رَدَّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ۔ ثُمَّ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ قَالَ لِعُمَرَ: أُخْطُبْ فَاطِمَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَخَطَبَهَا، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِأَبِيْ بَكْرٍ: أَنْتَظِرُ بِهَا الْقَضَاءَ، فَجَاءَ عُمَرُ إِلَى أَبِيْ بَكْرٍ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ لَهُ: رَدَّكَ يَا عُمَرُ ثُمَّ إِنَّ أَهْلَ عَلِيٍّ قَالُوْا لِعَلِيٍّ: أُخْطُبْ فَاطِمَةَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَخَطَبَهَا فَزَوَّجَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَبَاعَ عَلِيٌّ بَعِيْرًا لَهُ، وَبَعْضَ مَتَاعِهِ فَبَلَغَ أَرْبَعَمِائَةٍ وَّثَمَانِيْنَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: اجْعَلْ ثُلُثَيْنِ فِي الطِّيْبِ وَثُلُثًا فِي الْمَتَاعِ۔

(۴۵۳، ۴۵۴) اخرجهما ابن سعد في الطبقات الكبرىٰ ۸-۱۹

حدیث نمبر ۴۵۴:

حضرت علباء بن احمر یشکری بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی علیہ السلام کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کا پیغام بھیجا آپ علیہ السلام نے فرمایا اے ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کی شادی کے فیصلے کا انتظار کرو حضرت ابوبکر نے اس بات کا ذکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپکو کہا۔ اے ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ علیہ السلام نے تجھے انکار کردیا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر کو کہا کہ تو نبی علیہ السلام کو فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کا پیغام بھیج جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ کے نکاح کا پیغام بھیجا تو آپ علیہ السلام نے ان کو بھی وہی جواب دیا جو حضرت ابوبکر کو دیا کہ حضرت فاطمہ کی شادی کے فیصلے کا انتظار کریں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انکو یہ بات بتائی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے عمر آپ علیہ السلام نے تجھے انکار کردیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر والوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا۔ کہ تو رسول اللہ علیہ السلام کی طرف فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کا پیغام بھیجوں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر والوں نے نبی علیہ السلام کے ساتھ ان کی قرابت کا ذکر کیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نکاح کا پیغام بھیجا پس نبی علیہ السلام نے ان کا نکاح کردیا پھر جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا اونٹ اور کچھ سامان بیچا تو اسکی قیمت تقریبا چارسواسی درھم تھی تو نبی علیہ السلام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ دو ثلث حق مہر ادا کردو اور ایک ثلث کا سامان خرید لو۔

۴۵۵۔ عَنْ حَجَرِ بْنِ عَنْبَسَ قَالَ: خَطَبَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَاطِمَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: هِیَ لَكَ يَا عَلِیُّ لَسْتُ بِدَ جَّالٍ ، يَعْنِیْ لَسْتُ بِكَذَّابٍ۔ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ قَدْ كَانَ وَعَدَ عَلِيًّا بِهَا قَبْلَ اَنْ يَّخْطُبَ اِلَيْهِ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ۔

حدیث نمبر ۴۵۵:

حضرت حجر بن عنبس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ علیہ السلام کی طرف حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کا پیغام بھیجا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا اے علی وہ تیرے لیے ہیں میں جھوٹا نہیں

(۴۵۵، ۴۵۶)اخرجهما النسائی فی كتاب ۲٦ وابن سعد فی الطبقات الكبری : ۸/۱۹-۲۰

ہوں اور آپ ﷺ نے ایسا اس لیے فرمایا کہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے پیغام نکاح بھیجنے سے قبل ہی آپ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کا وعدہ کر چکے تھے۔

۴۵۶۔ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: خَطَبَ عَلِيٌّ فَاطِمَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَنَّ عَلِيًّا يَذْكُرُكِ، فَسَكَتَتْ فَزَوَّجَهَا۔

حدیث نمبر ۴۵۶:

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کا پیغام بھیجا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ سے پوچھا کہ علی تیرا (تیرے ساتھ نکاح کا) ذکر کر رہا ہے تو آپ خاموش رہیں اور آپ ﷺ نے ان کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔

۳۔ مَاذَا كَانَ جِهَازُهَا

سیدہ کا جہیز کیا تھا

۴۵۷۔ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: جَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاطِمَةَ فِيْ خَمِيْلٍ وَ قِرْبَةٍ وَوِسَادَةٍ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفُ الْاِذْخِرِ۔

حدیث نمبر ۴۵۷:

حضرت عطاء بن سائب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ریشمی چادر، مشک اور اذخر گھاس سے بھرے ہوئے چمڑے کے تکیے میں رخصت کیا۔

۴۵۸۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا زَوَّجَهُ فَاطِمَةَ بَعَثَ مَعَهَا بِخَمِيْلَةٍ وَوِسَادَةٍ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ، وَرَحَيَيْنِ وَسِقَاءً وَجَرَّتَيْنِ۔

---

(۴۵۸) اخرجه الامام احمد في مسنده ۱ /۱۴ ميمنية

(۴۵۹) اخرجه النسائي في كتاب النكاح-باب جهاز الرجل ابنته ص ۱۱۰

حدیث نمبر ۴۵۸:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کیا تو انکے ساتھ ریشمی چادر، کھجور کی چھال سے بھرا ہوا چمڑے کا تکیہ، دو چکیاں اور دو پانی کے گھڑے بھیجے۔

۴۔ كَيْفَ جَهَّزَهَا النَّبِيُّ ﷺ

نبی کریم ﷺ نے آپ کو جہیز کیسے دیا

۴۵۹۔ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ رضى الله عنه قَالَ: جَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاطِمَةَ فِيْ خَمِيْلٍ وَقِرْبَةٍ، وَوِسَادَةٍ حَشْوُهَا اِذْخِرٌ۔

حدیث نمبر ۴۵۹:

حضرت عطاء بن سائب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ریشمی چادر، مشک اور اذخر گھاس سے بھرا ہوا تکیہ دیکر رخصت کیا۔

۵۔ مَاذَا أَصْدَقَهَا عَلِي

حضرت علی نے سیدہ حق مہر کیا دیا

۴۶۰۔ عَنْ عِكْرَمَةَ اَنَّ عَلِيًّا خَطَبَ فَاطِمَةَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: مَاتُصْدِقُهَا؟ قَالَ: مَا عِنْدِيْ مَا اُصْدِقُهَا۔ قَالَ: فَاَيْنَ دِرْعُكَ الْحِطَمِيَّةَ الَّتِيْ كُنْتُ مَنَحْتُكَ؟ قَالَ: عِنْدِي -قَالَ: اَصْدِقْهَا اِيَّاهَا قَالَ: فَاَصْدَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا۔ قَالَ عِكْرَمَةُ: كَانَ ثَمَنُهَا اَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ۔

حدیث نمبر ۴۶۰:

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نکاح کا پیغام دیا تو نبی ﷺ نے فرمایا تو اس کو مہر میں کیا دے گا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی میرے پاس مہر میں دینے کے لیے کچھ نہیں ہے آپ ﷺ نے فرمایا تیری حطمیہ زرہ کہاں ہے جو میں نے تجھے دی تھی؟ آپ ﷺ نے

(۴۶۰، ۴۶۱) اخرجهما ابن سعد فى الطبقات الكبرى ۸/ ۲۰

عرض کی وہ میرے پاس ہے آپ ﷺ نے فرمایا مہر میں وہی دیدے راوی کہتے ہیں انہوں نے زرہ مہر میں دی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیا حضرت عکرمہ کہتے ہیں اس زرہ کی قیمت چار درھم تھی

۴۶۱۔ وَعَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ: اَمْهَرَ عَلِيٌّ فَاطِمَةَ بُدْنًا قِيْمَتُهٗ اَرْبَعَةُ دَرَاهِمَ۔

حدیث نمبر ۴۶۱:

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مہر میں جو زرہ دی اس کی قیمت چار درھم تھی۔

۶۔ عَائِشَةُ وَاُمُّ سَلَمَةَ هَيَّاتَا الدَّارَ وَالْعُرْسَ

حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ نے سیدہ کو رخصتی کیلئے تیار کیا

۴۶۲۔ عَنْ عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ قَالَتَا: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نُجَهِّزَ فَاطِمَةَ حَتّٰى نُدْخِلَهَا عَلٰى عَلِيٍّ۔ فَعَمَدْنَا اِلَى الْبَيْتِ۔ فَفَرَشْنَاهُ تُرَابًا لَيِّنًا مِنْ اَعْرَاضِ الْبَطْحَاءِ۔ ثُمَّ حَشَوْنَا مِرْفَقَتَيْنِ لِيْفًا۔ فَنَفَشْنَاهُ بِاَيْدِيْنَا، ثُمَّ اَطْعَمْنَا تَمْرًا وَزَبِيْبًا وَسَقَيْنَا مَاءً عَذْبًا، وَعَمَدْنَا اِلٰى عُوْدٍ، فَعَرَضْنَاهُ فِيْ جَانِبِ الْبَيْتِ لِيُلْقٰى عَلَيْهِ الثَّوْبُ، وَيُعَلَّقُ عَلَيْهِ السِّقَاءُ فَمَا رَاَيْنَا عُرْسًا اَحْسَنَ مِنْ عُرْسِ فَاطِمَةَ۔

حدیث نمبر ۴۶۲:

حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تیار کر دیں تا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جا سکیں پھر ہم نے ان کے مکان میں جا کر بطحاء کی مٹی کا فرش بنایا اس کے بعد اپنے ہاتھوں سے کھجور کی چھال سے تکیے بھرے پھر ہم نے کھانے کے لیے کھجور اور کشمش منگوائی اور میٹھا پانی پلایا اسکے بعد ایک ستون کھڑا کیا تا کہ اس پر مشکیزہ اور کپڑے لٹکائے جا سکیں پس ہم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی سے عمدہ شادی کوئی نہیں دیکھی۔

(۴۶۲) اخرجه ابن ماجه فی ۹- کتاب النکاح باب ۲۴ الولیمة، ح ۱۹۱۱

٧- كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (ﷺ) يُحِبُّهَا

رسول اللہ ﷺ کی آپ سے کیسی محبت تھی

٤٦٣- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُسَامَةَ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: اِجْتَمَعَ جَعْفَرٌ، وَعَلِيٌّ، وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَقَالَ جَعْفَرٌ: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَقَالَ زَيْدٌ، أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالُوْا: اِنْطَلِقُوْا بِنَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى نَسْأَلَهُ، فَقَالَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ: فَجَاؤُوْا يَسْتَأْذِنُوْنَهُ، فَقَالَ: أُخْرُجْ فَانْظُرْ مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ فَقُلْتُ: هٰذَا جَعْفَرٌ وَعَلِيٌّ وَزَيْدٌ، مَا أَقُوْلُ أَبِيْ؟ قَالَ: ائْذَنْ لَهُمْ، وَدَخَلُوْا فَقَالُوْا: مَنْ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: فَاطِمَةُ، قَالُوْا نَسْأَلُكَ عَنِ الرِّجَالِ؟ قَالَ: أَمَّا أَنْتَ يَا جَعْفَرُ فَأَشْبَهَ خَلْقُكَ خَلْقِيْ، وَأَشْبَهَ خُلُقِيْ خُلُقُكَ، وَأَنْتَ مِنِّيْ وَشَجَرَتِيْ، وَأَمَّا أَنْتَ يَا عَلِيُّ فَخَتَنِيْ، وَأَبُوْ وَلَدِيْ وَأَنَا مِنْكَ وَأَنْتَ مِنِّيْ، وَأَمَّا أَنْتَ يَا زَيْدُ فَمَوْلَايَ وَمِنِّيْ وَإِلَيَّ، وَأَحَبُّ الْقَوْمِ إِلَيَّ۔

حدیث نمبر ٤٦٣:

حضرت محمد بن اسامہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے حضرت جعفر نے کہا میں تم سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کا محبوب ہوں اور حضرت علی نے کہا کہ میں تم سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کا محبوب ہوں اور حضرت زید بن حارثہ نے کہا کہ میں تم سے زیادہ محبوب ہوں پس انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ سے جا کر اس بارے میں پوچھتے ہیں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں وہ آئے انہوں نے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے فرمایا باہر دیکھو کون ہے؟ میں نے عرض کی یہ جعفر، علی اور زید رضی اللہ عنہم ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ان کو اجازت دے دو وہ آئے انہوں نے عرض کی آپ کو کون زیادہ محبوب ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

(٤٦٣) اخرجه الامام احمد فی مسنده ٥/٢٠٤

زیادہ محبوب ہیں انہوں نے عرض کی ہم نے مردوں کے بارے میں سوال کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اے جعفر جہاں تک تمہاری بات ہے تو تو صورت اور اخلاق کے اعتبار سے میرے زیادہ مشابہ ہے اور تو میرے خاندان سے ہے اور علی رضی اللہ عنہ کا جہاں تک تمہاری بات ہے تو تو میرا داماد ہے اور میرے بیٹوں کا باپ ہے اور تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں اور اے زید رضی اللہ عنہ جہاں تک تیری بات ہے تو تو میرا (منہ بولا) بیٹا ہے اور مجھ سے ہے اور تو ساری قوم سے زیادہ محبوب ہے۔

۴۶۴۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَهُمَا يَضْحَكَانِ، فَلَمَّا رَاٰيَا النَّبِيَّ ﷺ سَكَتَا، فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ: مَالَكُمَا؟ كُنْتُمَا تَضْحَكَانِ فَلَمَّا رَاَيْتُمَانِيْ سَكَتَّا! فَبَادَرَتْ فَاطِمَةُ، فَقَالَتْ: بِاَبِيْ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ هٰذَا (مُشِيْرَةً اِلٰى عَلِيٍّ): اَنَا اَحَبُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْكَ، فَقُلْتُ: بَلْ اَنَا اَحَبُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْكَ، فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ لَكِ رِقَّةُ الْوَلَدِ، وَعَلِيٌّ اَعَزُّ عَلَيَّ مِنْكِ۔

حدیث نمبر ۴۶۴:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے وہ دونوں مسکرا رہے تھے جب نبی ﷺ کو دیکھا تو خاموش ہو گئے تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کیا ہوا؟ کہ تم دونوں ہنس رہے تھے اور مجھے دیکھ کر خاموش ہو گئے تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دینے میں پہل کی اور عرض کیا میرے باپ قربان ہو جائیں یا رسول اللہ ﷺ یہ (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) کہہ رہے ہیں کہ میں تم سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کو محبوب ہوں اور میں نے کہا کہ میں آپ سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کو محبوب ہوں تو رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور فرمایا اے بچی تمہارے لیے تو بچوں جیسی نرمی ہے اور علیؓ میرے نزدیک تم سے زیادہ معزز ہے۔

(٤٦٤) قال الهيثمي ٩/٢٠٢: رواه الطبراني، ورجاله رجال الصحيح

۴۶۵۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ عَلِیٌّ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّمَا اَحَبُّ اِلَیْكَ: اَنَا اَمْ فَاطِمَةُ ؟ قَالَ: فَاطِمَةُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْكَ وَاَنْتَ اَعَزُّ عَلَیَّ مِنْهَا۔

حدیث نمبر ۴۶۵:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ کو کون زیادہ محبوب ہے؟ میں یا فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ نے فرمایا فاطمہ رضی اللہ عنہا مجھے تم سے زیادہ محبوب ہے اور تو مجھے زیادہ عزیز ہے۔

۸۔ قَوْلُ النَّبِیِّ (ﷺ) اِنَّهَا بُضْعَةٌ مِنْهُ

حضور ﷺ کا فرمان کہ سیدہ فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے

۴۶۶۔ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرِمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَاطِمَةُ بُضْعَةٌ مِنِّیْ، فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِیْ۔

حدیث نمبر ۴۶۶:

حضرت مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

۴۶۷۔ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرِمَةَ قَالَ: اِنَّ عَلِیًّا خَطَبَ بِنْتَ اَبِیْ جَهْلٍ، فَسَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَاطِمَةُ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَتْ: یَزْعُمُ قَوْمُكَ اَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ هٰذَا عَلِیٌّ نَاكِحٌ بِنْتَ اَبِیْ جَهْلٍ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَمِعْتُهُ حِیْنَ تَشَهَّدَ یَقُوْلُ: اَمَّا بَعْدُ اَنْكَحْتُ اَبَا الْعَاصِ ابْنَ الرَّبِیْعِ، فَحَدَّثَنِیْ وَصَدَقَنِیْ، وَاَنَّ فَاطِمَةَ

---

(٤٦٥) رواه الطبرانی فی الاوسط

(٤٦٦) اخرجه البخاری فی صحیحه كتاب ٦٢ ـ فضائل اصحاب النبی ﷺ باب مناقب قرابة رسول الله (ﷺ)

(٤٦٧) اخرجه البخاری فی كتاب ٦٢ ـ فضائل اصحاب النبی (ﷺ)

بُضْعَةٌ مِّنِّيْ وَاِنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ يَسُوْءَ هَا، وَاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ، فَتَرَكَ عَلِيٌّ اَلْخُطْبَةَ۔

حدیث نمبر۴۶۷:

مسور بن مخرمہ فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیجا جب یہ بات حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سنی تو وہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آئیں اور عرض کی آپکی قوم یہ بات کرتی ہے کہ آپ ﷺ بیٹی کے معاملے میں غصہ نہیں کرتے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں پس رسول اللہ کھڑے ہوئے اور میں نے آپ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا آپ ﷺ نے فرمایا اما بعد میں نے ابو العاص بن ربیع سے (اپنی بیٹی کا) نکاح کیا اس نے مجھ سے بات کی اور سچ بولا اور بیشک فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے اور میں یہ ناپسند کرتا ہوں کہ اس کو کوئی تکلیف پہنچے اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک شخص کے پاس جمع نہیں ہوں گی تو حضرت علی نے نکاح کا ارادہ ترک کر دیا۔

۴۶۸۔عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: اِنَّ بَنِيْ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اسْتَاْذَنُوْنِيْ فِيْ اَنْ يُنْكِحُوْا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ، فَلَا آذَنُ لَهُمْ، ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ، ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ، اِلَّا اَنْ يُحِبَّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِيْ، وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ، فَاِنَّمَا ابْنَتِيْ بُضْعَةٌ مِّنِّيْ، يُرِيْبُنِيْ مَا رَابَهَا، وَيُؤْذِيْنِيْ مَا آذَاهَا۔

حدیث نمبر۴۶۸:

حضرت ابو ملیکہ مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے سنا کہ بنو ھاشم بن مغیرہ اجازت طلب کرتے ہیں کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابی طالب سے کریں پس میں اجازت نہیں دیتا پھر فرمایا میں اجازت نہیں دیتا اگر ابن ابی طالب یہ چاہتے ہیں تو میری بیٹی کو طلاق دے دیں اور ان کی بیٹی سے نکاح کر لیں کیونکہ فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے جس نے اسے وہم میں ڈالا اس نے مجھے وہم

(۴۶۸) اخرجه مسلم فی ۴۴-کتاب فضائل الصحابة (۱۵) باب فضائل فاطمة- علیها السلام

میں ڈالا اور جس نے اس کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی، آپ نے ایسے ہی کہا۔

۴۶۹۔ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ - قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا فَاطِمَةُ بُضْعَةٌ مِّنِّیْ یُؤْذِیْنِیْ مَا آذَاهَا۔

حدیث نمبر ۴۶۹:

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے جسم کا ٹکڑا ہے جس نے اس کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی۔

۴۷۰۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ: اَنَّ عَلِیًّا ذَکَرَ اِبْنَةَ اَبِیْ جَهْلٍ، فَبَلَغَ النَّبِیُّ ﷺ فَقَالَ: اِنَّهَا فَاطِمَةُ بُضْعَةٌ مِّنِّیْ، یُؤْذِیْنِیْ مَا آذَاهَا، وَیُنْصِبُنِیْ مَا اَنْصَبَهَا۔

حدیث نمبر ۴۷۰:

حضرت عبداللہ زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کی بات کی جب یہ بات نبی ﷺ کو پہنچی تو آپ نے فرمایا فاطمہ رضی اللہ عنھا میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے اس کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت پہنچائی۔

۴۷۱۔ عَنِ الْمِسْوَرِ قَالَ: بَعَثَ حَسَنُ بْنُ حَسَنٍ اِلَی الْمِسْوَرِ یَخْطُبُ بِنْتًا لَهُ، قَالَ لَهُ: تَوَافِیْنِیْ فِی الْعَتَمَةِ، فَلَقِیَهُ، فَحَمِدَ اللّٰهَ الْمِسْوَرُ فَقَالَ: مَا مِنْ سَبَبٍ وَلَا نَسَبٍ وَلَا صِهْرًا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ نَسَبِكُمْ وَصِهْرِكُمْ، وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَاطِمَةُ بُضْعَةٌ مِّنِّیْ [وفی روایة: شجنة] یَبْسُطُنِیْ مَا بَسَطَهَا، وَیَقْبِضُنِیْ مَا قَبَضَهَا، وَاَنَّهُ یَنْقَطِعُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ الْاَنْسَابُ وَالْاَسْبَابُ اِلَّا نَسَبِیْ وَسَبَبِیْ، وَتَحْتَكَ اِبْنَتُهَا، وَلَوْ زَوَّجْتُكَ قَبَضَهَا

---

(٤٦٩)اخرجه الامام مسلم فی صحیحه ٤٤-کتاب فضائل الصحابه(١٥)باب فضائل فاطمة، ح ٩٤، ص ١٩٠٣

(٤٧٠) اخرجه الامام احمد فی مسنده ٥/٤، واخرجه الترمذی فی ٥٠-کتاب فضائل الصحابة (٦١) باب فضائل فاطمة، ح ٣٨٦٩

(٤٧١)اخرجه الامام احمد فی مسنده فی موضعین: ٤/ ٣٢٦، ٣٣٢

ذٰلِكَ، فَذَهَبَ عَاذِرًا لَهُ۔

حدیث نمبر ۴۷۱:

حضرت مسور رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حسن بن حسن نے مسور کی طرف ان کی بیٹی کا نکاح کا پیغام بھیجا انہوں نے قاصد کو بھیجا کہ حسن کو کہنا مجھے عشاء کے وقت مل لیں پس جب ملاقات ہوئی تو مسور نے اللہ کی حمد وثناء بیان کی اور کہا مجھے تمھارے حسب ونسب اور سسرال سے زیادہ کوئی حسب ونسب اور سسرال محبوب نہیں ہے لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس چیز سے وہ تنگ ہوتی ہے میں بھی تنگ ہوتا ہوں اور جس چیز سے وہ خوش ہوتی ہے میں بھی اس سے خوش ہوتا ہوں اور قیامت کے دن میرے حسب ونسب کے علاوہ تمام حسب ونسب ختم ہو جائیں گے آپ کے نکاح میں حضرت فاطمہ کی بیٹی پہلے سے ہے اگر میں نے بھی اپنی بیٹی کا نکاح آپ سے کر دیا تو نبی ﷺ تنگ ہوں گے یہ سن کر حسن نے ان کی معذرت قبول کر لی اور چلے گئے۔

۹۔ اِمَاطُهَا الْاَذٰى عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (ﷺ)

حضرت فاطمہ کا رسول اللہ ﷺ تکلیف دہ چیز (اوجھڑی) کو دور کرنا

۴۷۲۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ عِنْدَ الْبَيْتِ وَاَبُوْ جَهْلٍ وَاَصْحَابُهُ جُلُوْسٌ، اِذْ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ، اَيُّكُمْ يَجِيْءُ بِسَلَى جَزُوْرِ بَنِيْ فُلَانٍ فَيَضَعُهُ عَلٰى ظَهْرِ مُحَمَّدٍ اِذَا سَجَدَ، فَانْبَعَثَ اَشْقَى الْقَوْمِ، فَجَاءَ فَنَظَرَ حَتّٰى سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ، وَضَعَهُ عَلٰى ظَهْرِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، وَاَنَا اَنْظُرُ لَا اُغَيِّرُ شَيْئًا لَوْ كَانَ لِيْ مَنْعَةٌ، قَالَ: فَجَعَلُوْا يَضْحَكُوْنَ وَيُحِيْلُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَاجِدٌ لَا يَرْفَعُ رَاْسَهُ، حَتّٰى جَاءَتْهُ فَاطِمَةُ، فَطَرَحَتْ عَنْ ظَهْرِهِ فَرَفَعَ رَاْسَهُ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ (ثَلَاثَ مَرَّاتٍ)، فَشَقَّ عَلَيْهِمْ ذٰلِكَ اِذْ دَعَا عَلَيْهِمْ، قَالَ وَكَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّ الدَّعْوَةَ فِيْ

(۴۷۲) اخرجه البخاری فی ٤- کتاب الوضوء، ۱/ ٦٩

ذٰلِكَ الْبَلَدِ مُسْتَجَابَةٌ ، ثُمَّ سَمّٰی : اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ بِاَبِیْ جَهْلٍ ، وَعَلَیْكَ بِعُتْبَةَ بْنِ رَبِیْعَةَ ، وَشَیْبَةَ بْنِ رَبِیْعَةَ ، وَالْوَلِیْدِ بْنِ عُتْبَةَ ، وَاُمَیَّةَ بْنِ خَلَفٍ ، وَعُقْبَةَ بْنِ اَبِیْ مُعِیْطٍ ، وَعَدَّ السَّابِعَ فَلَمْ یَحْفَظْهُ ، قَالَ : فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ ، لَقَدْ رَاَیْتُ الَّذِیْنَ عَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَرْعٰی فِی الْقَلِیْبِ یَوْمَ بَدْرٍ۔

حدیث نمبر ۴۷۲:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ بیت اللہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے جبکہ ابو جہل اور اسکے کچھ ساتھی بیٹھے ہوئے تھے تو ان میں سے ایک دوسرے سے کہنے لگا تم میں سے کون ہے جو فلاں قبیلے سے اونٹ کی اوجھڑی لا کر محمد کی پیٹھ پر رکھے گا جب وہ سجدے میں ہو تو قوم سے ایک بڑا بد بخت اٹھا اور جا کر لے آیا اس نے انتظار کیا حتی کہ جب نبی ﷺ سجدے میں گئے تو اس نے وہ کندھوں کے درمیان پیٹھ پر رکھ دی اور میں بیچارگی سے دیکھ رہا تھا کاش میرا کوئی ساتھی ہوتا وہ ہنسے اور ایک دوسرے پر گرنے لگے اور رسول اللہ ﷺ سجدے میں رہے اور سر نہ اٹھایا حتی کہ حضرت فاطمہ آئیں تو اسے آپ ﷺ کی پیٹھ سے ہٹایا تو آپ نے سر اٹھایا پھر تین مرتبہ عرض کی اے اللہ قریش کو سنبھال ان پر آپ ﷺ کا یہ دعا کرنا گراں گزرا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اس شہر میں دعا قبول ہوتی ہے پھر نام لیے اے اللہ ابو جہل کو سنبھال نیز عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابو معیط اور ساتویں کا بھی نام لیا لیکن مجھے یاد نہیں، قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں نے دیکھا جن کے رسول اللہ ﷺ نے نام لیے وہ بچھاڑ کر بدر کے گڑھے میں پھینکے گئے۔

۴۷۳۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُصَلِّیْ فِیْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ۔ فَقَالَ اَبُوْ جَهْلٍ ، وَنَاسٌ مِنْ قُرَیْشٍ ، نُحِرَتْ جَزُوْرٌ بِنَاحِیَةِ مَكَّةَ ، فَاَرْسَلُوْا فَجَاءُوْا مِنْ سَلَاهَا وَطَرَحُوْهُ عَلَیْهِ ، فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ فَاَلْقَتْهُ عَنْهُ۔ فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ بِقُرَیْشٍ ، اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ بِقُرَیْشٍ ، اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ بِقُرَیْشٍ ، لِاَبِیْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ ، وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِیْعَةَ ، وَشَیْبَةَ بْنِ

(۴۷۳) اخرجه البخاری فی ٤ ك- ٥٦ الجهاد والسیر ، باب : الدعاء

رَبِيعَةَ، وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ، وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ، وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعِيطٍ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ، فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ فِي قَلِيبِ بَدْرٍ قَتْلَى، قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: وَنَسِيتُ السَّابِعَ - وَالصَّحِيحُ أُمَيَّةُ۔

حدیث نمبر ۴۷۳:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ خانہ کعبہ کے سائے میں نماز پڑھ رہے تھے تو ابوجہل اور قریش کے کچھ لوگوں نے کہا مکہ مکرمہ کے باہر ایک اونٹنی ذبح کی گئی ہے پس انہوں نے بھیجا کچھ آدمیوں کو وہ اوجھڑی لے آئے اور آپ ﷺ پر رکھ دے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور اسے اوپر ہٹایا پھر آپ ﷺ نے دعا کی اے اللہ قریش کی گرفت فرما اے اللہ قریش کی گرفت فرما اے اللہ قریش کی گرفت فرما ان میں سے ابوجہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، ابی بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط کی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں میں نے انہیں بدر کے کنوئیں میں پڑا ہوا پایا کیونکہ وہ قتل کر دیے گئے تھے ابواسحاق فرماتے ہیں کہ ساتویں شخص کا نام بھول گیا۔ اور صحیح بات یہ ہے کہ وہ امیہ ہے۔

۱۰۔ تَمْرِيضُهَا لِلنَّبِيِّ (ﷺ) فِي جَرَاحِهِ يَوْمَ أُحُدٍ

حضرت فاطمہ نے نبی کریم ﷺ کو احد کے دن آنے والے زخموں کا علاج کیا

۴۷۴۔ سُئِلَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيّ: بِأَيِّ شَيْءٍ دُووِيَ جُرْحُ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، كَانَ عَلِيٌّ يَجِيءُ بِالْمَاءِ فِي تُرْسِهِ، وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ، وَأَخَذَ حَصِيرٌ فَأُحْرِقَ ثُمَّ حُشِيَ بِهِ جُرْحُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ۔

حدیث نمبر ۴۷۴:

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے کسی نے سوال کیا کہ نبی ﷺ کے زخموں کا علاج کس چیز سے کیا گیا حضرت سہل نے فرمایا اسکے متعلق مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی نہیں رہا حضرت علی اپنی ڈھال میں

(۴۷۴) اخرجه البخاری فی کتاب المغازی - باب دواء الجرح باحراق الحصیر، وغسل المراة عن ابیها الدم،

پانی لاتے تھے اور حضرت فاطمہ آپ ﷺ کے چہرے مبارک سے خون دھو رہی تھی اور بوریہ کا ایک ٹکڑا جلا کر آپ ﷺ کا زخم بھرا گیا۔

۴۷۵۔ سُئِلَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ جُرْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، يَوْمَ أُحُدٍ؟ فَقَالَ: جُرِحَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَكُسِرَتْ رُبَاعِيَتُهُ، وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلٰى رَأْسِهٖ۔ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَغْسِلُ الدَّمَ، وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ يَسْكُبُ عَلَيْهَا بِالْمِجَنِّ۔ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ اَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيْدُ الدَّمَ اِلَّا كَثْرَةً، اَخَذَتْ قِطْعَةَ حِصِيْرٍ فَاَحْرَقَتْهُ حَتّٰى صَارَ رَمَادًا۔ ثُمَّ اَلْصَقَتْهُ بِالْجُرْحِ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ۔

حدیث نمبر ۴۷۵:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کسی نے رسول اللہ ﷺ کے جنگ احد کے دن زخمی ہونے کے بارے سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اس دن آپ ﷺ کا چہرہ مبارک زخمی کر دیا گیا اور سامنے کے دانت مبارک شہید کر دیے گئے تھے کیونکہ سر مبارک کا خود توڑ دیا گیا تھا پس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا خون دھو رہی تھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھری ہوئی ڈھال سے پانی ڈال رہے تھے جب حضرت فاطمہ نے دیکھا کہ پانی ڈالنے سے خون اور بھی زیادہ بہہ رہا تو بوری کا ایک ٹکڑا جلا کر اس کی راکھ زخم میں بھر دی تو خون بہنا بند ہو گیا۔

۴۷۶۔ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ: اِخْتَلَفَ النَّاسُ: بِاَيِّ شَيْءٍ دُوْوِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ اُحُدٍ؟ فَسَاَلُوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدِ السَّاعِدِيَّ، وَكَانَ آخِرَ مَنْ بَقِيَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ: وَمَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ۔ كَانَتْ فَاطِمَةُ۔ عَلَيْهَا السَّلَامُ۔ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ۔ وَعَلِيٌّ يَاْتِيْ بِالْمَاءِ عَلٰى تُرْسِهٖ، فَاَخَذَ حَصِيْرٌ فَحُرِّقَ، فَحُشِيَ بِهٖ جُرْحُهُ۔

---

(۴۷۵) اخرجه البخاری فی کتاب المغازی، باب ما اصاب النبی (ﷺ) من الجراح یوم احد

(۴۷٦) اخرجه البخاری فی کتاب النکاح باب ولا یبدین زینتهن، ۷ /۲۵۱،

حدیث نمبر ۴۷۶:

حضرت سفیان بن ابی حازم بیان کرتے ہیں کہ لوگوں کا اس بات میں اختلاف ہوا کہ جنگ احد کے دن رسول اللہ ﷺ کے زخموں کا علاج کس چیز سے کیا گیا؟ تو انہوں نے حضرت سھل بن ساعدی رضی اللہ عنہ سے پوچھا اور یہ مدینہ میں نبی ﷺ کے اصحاب سے آخری رہ گئے تھے تو حضرت سھل بن ساعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے متعلق لوگوں میں مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی نہیں رہا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے چہرہ مبارک سے خون دھو رہی تھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ڈھال میں پانی لاتے تھے تو بوری کے ایک ٹکڑے کو جلا کر اس کی راکھ سے آپ ﷺ کا زخم بھر دیا گیا۔

۴۷۷۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ: لَمَّا كُسِرَتْ عَلٰى رَأْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْبَيْضَةُ، وَأُدْمِيَ وَجْهُهُ، وَكُسِرَتْ رُبَاعِيَتُهُ، وَكَانَ عَلِيٌّ يَخْتَلِفُ بِالْمَاءِ فِي الْمِجَنِّ، وَجَاءَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْ وَجْهِهِ الدَّمَ، فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ الدَّمَ يَزِيْدُ عَلَى الْمَاءِ كَثْرَةً عَمَدَتْ اِلٰى حَصِيْرٍ فَاَحْرَقَتْهَا وَاَلْصَقَتْهَا عَلٰى جُرْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرَقَأَ الدَّمُ۔

حدیث نمبر ۴۷۷:

حضرت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے سر کا خود توڑ دیا گیا آپ کے چہرہ مبارک سے خون بہایا گیا اور سامنے کے دندان مبارک شہید کر دیے گئے تو حضرت علی اپنی ڈھال میں پانی لائے اور حضرت فاطمہ نے آ کر آپ ﷺ کے چہرہ مبارک سے خون دھویا جب حضرت فاطمہ نے دیکھا کہ پانی ڈالنے سے خون اور زیادہ بہہ رہا ہے تو آپ نے بوری کا ایک ٹکڑا جلایا اور اسکی راکھ سے رسول اللہ ﷺ کا زخم بھر دیا تو خون بہنا بند ہو گیا۔

۴۷۸۔ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ: بِاَيِّ شَيْءٍ دُوْوِيَ جُرْحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ يَجِيْءُ بِالْمَاءِ فِيْ تُرْسِهٖ، وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ، وَاَخَذَ حَصِيْرًا

(۴۷۷) اخرجه البخاری فی كتاب، باب حرق الحصير ليسد به الدم

(۴۷۸، ۴۷۹) اخرجهما الامام احمد فی مسنده ۵/ ۳۳۰، ۳۳۴

فَاَحْرَقَهُ، فَحَشِيَاً بِهِ جُرْحُهُ۔

حدیث نمبر ۴۷۸:

حضرت ابوحازم بیان کرتے ہیں کہ حضرت سہل سے کسی نے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے زخم کا علاج کس طرح کیا گیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی ڈھال سے پانی لاتے تھے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا چہرہ مبارک سے خون دھو رہی تھی پھر انہوں نے چٹائی کا ایک ٹکڑا لے کر اسے جلایا اور اسکی راکھ زخم میں بھر دی۔

۴۷۹۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَوْمَ أُحُدٍ، أَحْرَقَتْ قِطْعَةَ مِنْ حَسِيْرٍ ثُمَّ أَخَذَتْ تَجْعَلُهُ عَلَى جُرْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الَّذِي بِوَجْهِهِ، قَالَ: وَأُتِيَ بِتُرْسٍ فِيْهِ مَاءٌ فَغَسَلَتْ عَنْهُ الدَّمَ۔

حدیث نمبر ۴۷۹:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جنگ احد کے دن فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ انہوں نے چٹائی کا ایک ٹکڑا جلایا پھر اس کی راکھ کو رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک پر زخم بھر دیا اور ان کے پاس ڈھال میں پانی لایا گیا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس سے خون دھو دیا۔

(۱۱)

قول النبی ﷺ لهما وهو على فراش موته: انها اول اهل بيته تتبعه

حضور ﷺ کا اپنے مرض وفات میں سیدہ کے بارے میں کہنا کہ ''اہلبیت میں سے پہلے وہ آپ ﷺ کے پاس آئیں گی''

۴۸۰۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ فَاطِمَةَ إِبْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيْهِ فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ، ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ، قَالَتْ فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذٰلِكَ

(۴۸۰) اخرجه البخاري في كتاب فضائل اصحاب النبي ﷺ باب: منقبة فاطمة

، فَقَالَتْ : سَارَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَاَخْبَرَنِي اَنَّهُ يُقْبَضُ فِيْ وَجْعِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ اَوَّلُ اَهْلِ بَيْتِهِ اَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ۔

حدیث نمبر ۴۸۰:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس مرض کی حالت میں بلایا جس میں آپ کا وصال ہوا پس آپ نے ان کے کان میں کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں پھر آپ ﷺ نے ان کو بلایا اور دوبارہ کان میں کوئی بات کہی تو وہ ہنسنے لگی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم نے ان سے اس بارے میں سوال کیا تو وہ کہنے لگیں پہلی بار جب سرکار ﷺ نے سرگوشی کی تو مجھے یہ خبر دی کہ اسی مرض میں میرا وصال ہو جائیگا پس میں رونے لگی پھر دوبارہ سرگوشی کی اور مجھے خبر دی کہ بیشک میں اہل بیت میں سے سب سے پہلے آپ ﷺ کے پیچھے جاؤں گی پس میں ہنسے لگ گئی۔

۴۸۱۔ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ دَعَا فَاطِمَةَ اِبْنَتَهُ فَسَارَّهَا۔ فَبَكَتْ ۔ ثُمَّ سَارَّهَا فَضَحِكَتْ۔ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ لِفَاطِمَةَ: مَاهٰذَا الَّذِيْ سَارَّكِ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَبَكَيْتِ، ثُمَّ سَارَّكِ فَضَحِكْتِ ؟ قَالَتْ : سَارَّنِيْ فَاَخْبَرَنِيْ بِمَوْتِهٖ ، فَبَكَيْتُ۔ ثُمَّ سَارَّنِيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ اَوَّلُ مَنْ يَتْبَعُهُ مِنْ اَهْلِهٖ، فَضَحِكْتُ۔

حدیث نمبر ۴۸۱:

حضرت عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ بیشک ان کو حضرت عائشہ نے بیان کیا۔ بیشک رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور ان کے کان میں کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں پھر دوبارہ کان میں کوئی بات کہی تو وہ ہنسنے لگیں پس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے تمھارے کان میں کیا بات کی کہ تم رونے لگ پڑیں اور پھر کیا بات کی کہ تم ہنسے لگ پڑیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں کہ پہلی بار مجھے سرکار ﷺ نے اپنی موت کی خبر دی تو میں رونے لگ پڑی اور پھر دوسری سرگوشی میں مجھے خبر دی کہ بیشک میں اہل بیت میں سے سب سے پہلے آپ ﷺ کے پیچھے جاؤں گی پس

(۴۸۱) اخرجه مسلم في صحيحه في ٤٤- كتاب فضائل الصحابة باب (١٥) فضائل فاطمة

میں ہنسنے لگ پڑی۔

۴۸۲۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اِجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ ۔ فَلَمْ يُغَادِرْ مِنْهُمْ اِمْرَاةً۔ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَانَّ مِشْيَتَهَا مِشْيَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ۔ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِابْنَتِي فَاَجْلَسَهَا عَنْ يَمِيْنِهِ اَوْ عَنْ شِمَالِهِ ۔ ثُمَّ اَنَّهُ اَسَرَّ اِلَيْهَا حَدِيْثًا فَبَكَتْ فَاطِمَةُ۔ ثُمَّ اَنَّهُ سَارَّهَا فَضَحِكَتْ اَيْضًا ۔ فَقُلْتُ لَهَا: مَا يُبْكِيْكِ؟ فَقَالَتْ: مَا كُنْتُ لِاُفْشِي سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ۔ فَقُلْتُ: مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا اَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ ۔ فَقُلْتُ لَهَا حِيْنَ بَكَتْ: اَخَصَّكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِحَدِيْثِهِ دُوْنَنَا ثُمَّ تَبْكِيْنَ؟ وَسَاَلْتُهَا عَمَّا قَالَ فَقَالَتْ: مَا كُنْتُ لِاُفْشِي سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ۔ حَتّٰى اِذَا قُبِضَ سَاَلْتُهَا فَقَالَتْ: اَنَّهُ كَانَ حَدَّثَنِي اَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً۔ وَاَنَّهُ عَارَضَهُ بِهٖ فِي الْعَامِ مَرَّتَيْنِ وَلَا اُرَانِي اِلَّا قَدْ حَضَرَ اَجَلِي ۔ وَاَنَّكِ اَوَّلُ اَهْلِي لُحُوْقًا بِي۔ وَنِعْمَ السَّلَفُ اَنَا لَكِ۔ فَبَكَيْتُ لِذٰلِكَ، ثُمَّ اَنَّهُ سَارَّنِي فَقَالَ: اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُوْنِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ اَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ؟ فَضَحِكْتُ لِذٰلِكَ۔

حدیث نمبر ۴۸۲:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج جمع تھیں اور ان میں سے کوئی بھی باقی نہ تھی پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا چلتی ہوئی آئیں اور انکی چال نبی ﷺ سے ملتی تھی آپ ﷺ نے کہا میری بیٹی مرحبا! پھر آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے دائیں یا بائیں بٹھالیا پھر نبی ﷺ نے انکے کان میں کوئی بات کہی پس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں۔ پھر حضرت محمد ﷺ نے کان میں کوئی بات کہی پس وہ ہنسنے لگیں حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے پوچھا آپ کو کس بات رلایا؟ تو حضرت فاطمہ نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو ظاہر نہیں کروں گی پس حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے کہا میں نے آج تک (۴۸۲)

اخرجه الامام مسلم ٤٤- كتاب فضائل الصحابة، (١٥) باب فضائل فاطمة ح ٩٩ ص ١٩٠٥،

ایسی خوشی نہیں دیکھی جو غم کے اتنے قریب ہو۔

حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے ان سے کہا جب وہ روئیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے بغیر تمہیں کسی بات کے ساتھ خاص کیا ہے اور پھر بھی تم رو رہی ہو؟ میں نے ان سے پوچھا جو رسول اللہ ﷺ نے کہا تھا تو انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو افشاء نہیں کروں گی یہاں تک کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا تو میں ان سے پھر پوچھا تو حضرت فاطمہ نے کہا پہلی بار نبی ﷺ نے مجھے کہا کہ جبرائیل علیہ السلام ہر سال مجھ سے قرآن مجید کا دور ایک مرتبہ کرتے تھے اور اس سال دو مرتبہ کیا ہے میرا گمان یہی ہے کہ میرا وقت قریب ہے اور بیشک تو مجھے سب سے پہلے ملے گی میرے گھر والوں میں سے اور میں تمہارے لیے بہترین پیش رو ہوں پس میں اسی وجہ سے رونے لگ پڑی پھر دوبارہ جب سرگوشی فرمائی تو فرمایا کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تم مومن عورتوں کی سردار ہو یا اس امت کی عورتوں کی سردار ہو پس میں اس وجہ سے ہنسنے لگی۔

۴۸۳۔ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشْبَهَ سَمْتًا وَدَلًّا وَهَدْيًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ فِيْ قِيَامِهَا وَقُعُوْدِهَا مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَتْ: وَكَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَامَ إِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِيْ مَجْلِسِهِ فَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِيْ مَجْلِسِهَا، فَلَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ ﷺ دَخَلَتْ فَأَكَبَّتْ عَلَيْهِ فَقَبَّلَتْهُ ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا فَبَكَتْ، ثُمَّ أَكَبَّتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا فَضَحِكَتْ، فَقُلْتُ: إِنْ كُنْتُ لَا ظُنُّ إِنَّ هٰذِهِ مِنْ أَعْقَلِ نِسَائِنَا فَإِذَا هِيَ مِنَ النِّسَاءِ فَلَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ قُلْتُ لَهَا: أَرَأَيْتِ حِيْنَ أَكْبَبْتِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَرَفَعْتِ رَأْسَكِ فَبَكَيْتِ ثُمَّ أَكْبَبْتِ عَلَيْهِ فَرَفَعْتِ رَأْسَكِ فَضَحِكْتِ۔ مَا حَمَلَكِ عَلٰى ذٰلِكَ؟ قَالَتْ: إِنِّيْ إِذًا لَبَذِرَةٌ أَخْبَرَنِيْ أَنَّهُ مَيِّتٌ مِنْ وَجَعِهِ هٰذَا فَبَكَيْتُ، ثُمَّ أَخْبَرَنِيْ إِنِّيْ أَسْرَعُ أَهْلِهِ لُحُوْقًا بِهِ فَذَاكَ حِيْنَ ضَحِكْتُ۔

---

(۴۸۳) اخرجه الترمذی فی ۵۰ کتاب المناقب (۶۱) باب فضل فاطمة ج ۲ ۳۸۷، ۵/۷۰۰

حدیث نمبر ۴۸۳:

حضرت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے صورت، طریقہ کار، حسن حال اور اٹھنے بیٹھنے میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے زیادہ مشابہ کوئی نہیں دیکھا آپ مزید فرماتی ہیں حضرت فاطمہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس آتیں تو آپ ﷺ انکے لیے کھڑے ہو جاتے آپؐ کو بوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے تھے اور جب نبی ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاتے تو وہ آپ ﷺ کے لیے کھڑی ہو جاتی ان کو بوسہ دیتیں اور ان کو اپنی جگہ پر بٹھاتیں جب حضور ﷺ بیمار ہوئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا خدمت اقدس میں تشریف لائیں آپ جھک گئیں آپ کا بوسہ لیا پھر سر اٹھایا اور رونے لگیں پھر دوبارہ جھکیں اور سر اٹھایا تو ہنس رہی تھی۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے (دل میں) سوچا میں تو عورتوں میں سے سب سے عقل مند حضرت فاطمہ کو سمجھتی تھیں لیکن یہ بھی عام عورتوں کی ہی طرح ہیں جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا تو میں نے ان سے کہا آپ پہلی بار جھکیں جب سر اٹھایا تو رو رہی تھیں اور دوبارہ سر جھکا کر سر اٹھایا تو ہنس رہی تھیں وجہ کیا تھی؟ سیدہ نے فرمایا وہ راز اب میں بتا دیتی ہوں آپ ﷺ نے مجھے بتایا کہ اسی مرض میں میرا وصال ہو جائیگا تو میں رونے لگی اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اھل بیت میں سے سب سے پہلے تم میرے پاس آؤ گی یہ سن کر میں ہنس پڑی۔

۱۲۔ فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ

حضرت فاطمہ سارے جہان کی عورتوں کی سردار ہیں

۴۸۴۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اِنَّا كُنَّا اَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَهُ جَمِيْعًا لَمْ تُغَادِرْ مِنَّا وَاحِدَةٌ، فَاَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ۔ عليها السلام۔ تَمْشِيْ لَا وَاللّٰهِ مَاتَخْفَى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمَّا رَآهَا رَحَّبَ قَالَ: مَرْحَبًا بِابْنَتِيْ، ثُمَّ اَجْلَسَهَا عَنْ يَمِيْنِهٖ اَوْ عَنْ شِمَالِهٖ، ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيْدًا، فَلَمَّا رَاٰى حُزْنَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَاِذَا هِيَ

(۴۸۴) اخرجه البخاری فی صحیحه فی کتاب الاستئذان ۸/۸۹

تَضْحَكُ ، فَقُلْتُ لَهَا أَنَا مِنْ بَيْنِ نِسَائِهِ: خَصَّكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالسِّرِّ مِنْ بَيْنِنَا ، ثُمَّ أَنْتَ تُبْكِيْنَ!! فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَأَلْتُهَا عَمَّ سَارَّكِ؟ قَالَتْ: مَا كُنْتُ لَا فْشِيَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سِرَّهُ ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ قُلْتُ لَهَا: عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَالِيْ عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا أَخْبَرْتَنِيْ ، قَالَتْ : أَمَّا الْآنَ فَنَعَمْ فَأَخْبَرَتْنِيْ ، قَالَتْ : أَمَّا مَنْ سَارَنِيْ فِي الْأَمْرِ الْأَوَّلِ ، فَإِنَّهُ أَخْبَرَنِيْ أَنَّ جِبْرِيْلَ كَا يُعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ عَارَضَنِيْ بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَاأَرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ ، فَاتَّقِيْ اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ فَإِنِّيْ نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ قَالَتْ فَبَكَيْتُ بُكَاءَ الَّذِيْ رَأَيْتَ فَلَمَّا رَأٰى جَزَعِيْ سَارَّنِيْ الثَّانِيَةَ قَالَ يَا فَاطِمَةُ أَلَا تَرْضِيْنَ أَن أَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ ، أَوْ سَيِّدَةُ نِسَاءِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ۔

حدیث نمبر ۴۸:

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ہم حضور اکرم ﷺ کی بیویاں جمع تھیں اور ہم میں سے کوئی بھی کم نہ تھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں بخدا ان کا چلنا نبی ﷺ کے چلنے جیسا تھا جب آپ ﷺ نے انکو دیکھا تو مسرور ہو گئے اور فرمایا خوش آمدید میری بیٹی پھر انہیں اپنے دائیں یا بائیں جانب بٹھالیا پھر ان کے ساتھ سرگوشی کی تو وہ بہت زیادہ رونے لگی جب آپ ﷺ نے ان کو پریشان دیکھا تو دوبارہ سرگوشی کی تو حضرت فاطمہ مسکرانے لگیں تو حضور اکرم ﷺ کی بیویوں میں سے میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے راز کے لیے تمہیں مختص کیا ہے پھر بھی تم رو رہی ہو جب نبی ﷺ چلے گئے تو میں نے آپ سے رسول اللہ ﷺ کی سرگوشی کے بارے میں سوال کیا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو ظاہر نہیں کرنا چاہتی جب آپ ﷺ کا وصال ہوا تو میں نے حضرت فاطمہؓ سے کہا میں تجھے قسم دیتی ہوں اس حق کی جو تم پر میرا ہے کہ مجھے خبر دو تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہاں اب میں آپ کو بتا دیتی ہوں تو انہوں نے کہا کہ پہلی بار جب رسول اللہ ﷺ نے سرگوشی کی تو مجھے بتایا کہ جبرائیل علیہ السلام ہر سال مجھ سے قرآن کریم کا ایک دور کیا کرتے تھے اور اس سال مجھ سے دو مرتبہ دور کیا ہے میں دیکھتا ہوں کہ میرا وقت قریب آ گیا ہے لہذا

اللہ پاک سے ڈرنا اور صبر سے کام لینا، میں تمھارے لیے اچھا پیش رو ہوں تو حضرت فاطمہؓ نے کہا کہ میں رونے لگی جیسا کہ آپ نے مجھے روتے ہوئے دیکھا پھر میرے غم کو دیکھتے ہوئے دوسری مرتبہ سرگوشی کی اور فرمایا اے فاطمہؓ کیا تو اس بات پر راضی نہیں تو مسلمان عورتوں کی سردار شمار کی جائے یا اس امت کی عورتوں کی سردار شمار کی جائے۔

۴۸۵۔ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ: ،مَرْيَمَ ابْنَةُ عِمْرَانَ، وَخَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلَدَ، وَفَاطِمَةُ اِبْنَةُ مُحَمَّدٍ ، وَاسِيَةُ آمْرَأةُ فِرْعَوْنَ۔

حدیث نمبر ۴۸۵:

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا تیرے لیے تمام جہاں کی عورتوں میں سے کافی ہے کہ تو مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد اور فرعون کی بیوی آسیہ کی فضیلت کو جان لے۔

(۱۳)

فَاطِمَةُ مِنْ أَفْضَلِ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

حضرت فاطمہ صاحب فضیلت جنتی عورتوں میں سے ہیں

۴۸۶۔ مکرر ۴۰۴

۴۸۷۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَعَا فَاطِمَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَنَا جَا هَا فَبَكَتْ، ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ۔ قَالَتْ:

فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَأَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضِحْكِهَا۔ قَالَتْ أَخْبَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ يَمُوْتُ فَبَكَيْتُ ، ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنِّي سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرْيَمَ

(۴۸۵) اخرجه الامام احمد في مسنده ۳/ ۱۳۵۔ واخرجه الترمذي في ۵۰ كتاب المناقب (۶۲) باب فضل خديجة

(۴۸۷) اخرجه الامام الترمذي في ۵۰ كتاب المناقب (۶۱) باب فضل فاطمة

اِبْنَةُ عِمْرَانَ فَضَحِكَتْ۔

حدیث نمبر ۴۸۷:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فاطمہ کو بلایا پس آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے سرگوشی کی پس آپ رونے لگیں پھر ان کو کوئی بات بیان کی پس آپ ہنسنے لگیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب رسول اکرم ﷺ وفات پا گئے تو میں نے ان سے انکے رونے اور ہنسنے کے بارے میں پوچھا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے خبر دی کہ بیشک آپ وفات پا جائیں پس میں رونے لگی پھر آپ ﷺ نے مجھے خبر دی کہ میں جنتی عورتوں کی سردار ہوں سوائے مریم بنت عمران کے تو پس میں ہنسنے لگیں۔

۴۸۸۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَطَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ خُطُوْطٍ، قَالَ: تَدْرُوْنَ مَاهٰذَا ؟ فَقَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ۔فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ: خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلَدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَآسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ اِمْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَمَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ۔

حدیث نمبر ۴۸۸:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین پر چار خط کھینچے فرمایا تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ پس صحابہ نے کہا اللہ پاک اور اسکا رسول ﷺ خوب جانتے ہیں پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنت کی عورتوں میں سے سب سے افضل خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد، آسیہ بنت مزاحم جو کہ فرعون کی بیوی اور مریم بنت عمران ہیں۔

۴۸۹۔ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَفَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَائِهِمْ اِلَّا مَا كَانَ لِمَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ۔

(۴۸۸) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۲۹۳/۱

(۴۸۹) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۶۴/۳

حدیث نمبر ۴۸۹:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حسن اور حسین رضی اللہ عنہما جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں اور فاطمہ رضی اللہ عنہا مریم بنت عمران کے علاوہ جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔

(۱۴)......نَدَبَهَا فِيْ مَرَضِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَوْتِهِ

نبی کریم ﷺ کے مرض اور آپ علیہ السلام کے وصال پر سیدہ کا آنسو بہانا

۴۹۰۔ عن انس قال: لما ثقل النبي ﷺ جعل يتغشاهُ، فقالت فاطمة۔ عليها السلام۔ واكرب اباه، فقال لها: ليس على ابيك كرب بعد اليوم، فلما ما ت قالت: يا ابتاه، اجا ب ربا دعاه، يا ابتا ه، من جنة الفر دوس ما واه، يا ابتاه، الى جبريل ننعاه، فلما دفن، قالت فاطمة۔ عليها اسلام۔ يا انس اطابت انفسكم ان تحثو على رسول الله ﷺ التراب۔

حدیث نمبر ۴۹۰:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو شدید تکلیف ہوئی اور آپ بیہوش ہوگئے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہائے میرے اباجان کی تکلیف۔ آپ ﷺ نے حضرت فاطمہؓ سے فرمایا تمہارے والد کو آج کے بعد تکلیف نہیں ہوگی جب آپ ﷺ کا وصال ہوگیا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا اے اباجان رب نے آپکی دعا قبول کرلی اے اباجان آپ تو جنت الفردوس میں ہیں اے اباجان میں اس غم کی خبر حضرت جبرائیل امین کو سناتی ہوں جب آپ ﷺ کو دفن کردیا گیا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تمہارے دلوں نے رسول اللہ ﷺ پر مٹی ڈالنے کو کیسے برداشت کرلیا؟

۴۹۱۔ عن انس قال: لما قالت فاطمة ذلك يعني: لما وجد رسول الله ﷺ

---

(۴۹۰) اخرجه البخاري في ٦٤ كتاب المغازي باب مرض النبي ﷺ و وفاته۔

(۴۹۱) اخرجه الامام احمد في مسنده ۱٤۱/۳

من کرب الموت ما وجد، قالت فاطمة: واکرباه، قال رسول الله ﷺ :یا بنیة انه قد حضر بابیك مالیس الله بتارك منه احد لموا فاة یوم القیامه۔

حدیث نمبر ۴۹۱:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب رسول اکرم ﷺ پر موت کی شدت طاری ہوئی تو حضرت فاطمہؓ رسول اللہ ﷺ کی اس حالت کو دیکھ کر کہنے لگی ہائے تکلیف تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے بیٹی تمہارے باپ پر جو کیفیت طاری ہوئی ہے قیامت تک آنے والے کسی انسان کو اللہ پاک یہ معاف نہیں کریگا۔

۴۹۲۔ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ فَاطِمَةَ بَكَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا أَبَتَاهُ مِنْ رَبِّهِ مَا أَدْنَاهُ يَا أَبَتَاه اِلَى جِبْرِيْلَ أَنْعَاه يَا أَبَتَاه، جَنَّةُ الْفِرْدُوْسِ مَأْوَاه۔

حدیث نمبر ۴۹۲:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ پر آنسو بہائے اور، آپ رضی اللہ عنھا کہنے لگیں اے میرے ابا جان اے میرے ابا جان میں جبرائیل علیہ السلام کو اس غم کی خبر سناتی ہوں اے ابا جان جنت الفردوس آپکا ٹھکانا ہے۔

۱۵۔ مُشَابِهَتُهَا لِلنَّبِيِّ ﷺ

سیدہ کی نبی کریم ﷺ سے مشابہت

۴۹۳۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ، صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ۔

حدیث نمبر ۴۹۳:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کوئی شخص بھی رسول اللہ ﷺ کے مشابہ نہیں تھا۔

(۴۹۲) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۳/۱۹۷

(۴۹۳) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۳/۱۶۴

۱۶۱۔ مَشَقَّةُ الْاَعْمَالِ عَلَيْهَا فِيْ دَارِهَا

گھر میں کام کی مشقت

۴۹۴۔ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ فَاطِمَةَ اَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ تَشْكُوْ اِلَيْهِ مَا تَلْقَى فِيْ يَدِهَا مِنَ الرَّحٰى، وَبَلَغَهَا اَنَّهُ جَاءَهُ رَقِيْقٌ فَلَمْ تُصَادِفْهُ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ، فَلَمَّا جَاءَ اَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ۔ قَالَ: فَجَاءَنَا وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا، فَذَهَبْنَا نَقُوْمُ فَقَالَ: عَلٰى مَكَانِكُمَا، فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهَا، حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلٰى بَطْنِيْ، فَقَالَ: اَلَا اَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِمَّا سَاَلْتُمَا؟ اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا اَوْ اَوَيْتُمَا اِلٰى فِرَاشِكُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَكَبِّرَا اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ، فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ۔

حدیث نمبر ۴۹۴:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تاکہ وہ شکایت کریں ان زخموں کی جو چکی چلانے کی وجہ سے آپ کے ہاتھوں پر آئے تھے اور انہیں یہ بات معلوم ہوئی تھی کہ آپ ﷺ کی خدمت میں کچھ غلام آئے ہیں پس آپ ﷺ نہ مل سکے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا ذکر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا جب آپ ﷺ تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے اس بات کا ذکر کیا حضرت علی بیان فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور اس وقت ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے پس ہم نے اٹھنا چاہا تو آپ ﷺ نے فرمایا اپنی اپنی جگہ پر رہو آپ ﷺ آئے میرے اور فاطمہؓ کے درمیان بیٹھ گئے حتی کہ میں نے آپ ﷺ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے پیٹ پر محسوس کی پھر آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جو اس سے بہتر ہے جس کا تم دونوں سوال کرتے ہو۔ جب تم اپنی آرام گاہ میں داخل ہو جاؤ یا اپنے بستروں پر آ جاؤ تو ۳۳ بار سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو یہ تم دونوں کے لیے غلام سے بہتر ہے۔

---

(۴۹۴) اخرجه البخاری فی صحيحه: كتاب النفقات- باب عمل المراة فی بيت زوجها ۷ /۸۴

۴۹۵۔ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ فَاطِمَةَ اَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ تَسْاَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ: اَلَا اُخْبِرُكِ مَا هُوَ خَيْرٌ لَّكِ مِنْهُ، تُسَبِّحِيْنَ اللّٰهَ عِنْدَ مَنَامِكِ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَتَحْمَدِيْنَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَتُكَبِّرِيْنَ اللّٰهَ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ، ثُمَّ قَالَ سُفْيَانُ: (رَاوِی الْحَدِيْثِ) اِحْدَاهُنَّ اَرْبَعٌ وَّثَلَاثُوْنَ، فَمَا تَرَكْتُهَا بَعْدُ۔ قِيْلَ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّيْنَ؟ قَالَ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّيْنَ۔

حدیث نمبر ۴۹۵:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی خدمت میں تشریف لائیں تاکہ آپ ﷺ سے خادم کا سوال کریں آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہارے لیے اس بہتر ہو تم سوتے وقت 33 مرتبہ سبحان اللہ، 33 مرتبہ الحمد للہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو پھر سفیان نے کہا (جو حدیث کے راویوں میں سے ایک ہیں) ان تینوں کلمات میں سے ایک 34 مرتبہ کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اس کے بعد یہ عمل کبھی نہ چھوڑا آپ سے پوچھا گیا کیا جنگ صفین کی رات بھی نہیں چھوڑا فرمایا جنگ صفین کی رات بھی نہیں چھوڑا۔

۴۹۶۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: جَائَتْ فَاطِمَةُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَسْاَلُهُ تسا له خَادِمًا، فَقَالَ لَهَا: قُوْلِیْ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ، وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَیْءٍ مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَیْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ، اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَیْءٌ، وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَیْءٌ، وَاَنْتَ الظَّاهِرُ لَيْسَ فَوْقَكَ شَیْءٌ، وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَیْءٌ اقْضِ عَنِّی الدَّيْنَ، وَاَغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ۔

حدیث نمبر ۴۹۶:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور اکرم ﷺ کی خدمت

---

(٤٩٥) اخرجه البخاری فی صحيحه: كتاب النفقات باب خادم المراة ٨٤/٧

(٤٩٦) اخرجه الترمذی فی ٤٩ - كتاب ... (٦٨)

میں خادم کا سوال کرنے کیلئے تشریف لائیں پس نبی ﷺ نے ان سے فرمایا تو کہہ اے اللہ تو ساتوں آسمانوں کا رب ہے اور عرش عظیم کا رب ہے، ہمارا رب ہے اور ہر شے کا رب ہے تورات، انجیل اور قرآن پاک کو نازل کرنے والا ہے پیدا کرنے والا ہے دانے اور گٹھلی کو میں تیری پناہ چاہتی ہوں ہر شے کے شر سے تو پکڑنے والا ہے تو سب سے پہلے ہے اور تیری مثل کوئی نہیں اور تو آخر ہے تیرے بعد کوئی شے نہیں اور تو ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی شے نہیں اور تو باطن ہے تیرے علاوہ کوئی شے نہیں ہمارا قرض اتار دے اور ہمیں فقر سے نجات عطا فرما۔

۴۹۷۔انظر الحدیث ۵۰۰

۴۹۸۔ عَنْ عَلِيٍّ : اَنَّ فَاطِمَةَ اَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ تَسْتَخْدِمُهُ، فَقَالَ: اَلَا اَدُلُّكِ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ لَّكِ مِنْ ذٰلِكَ؟ تُسَبِّحِيْنَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَ تُكَبِّرِيْنَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَتَحْمَدِيْنَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، اَحَدُهَا اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ،

حدیث نمبر ۴۹۸:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں غلام لینے کے لیے حاضر ہوئیں تو نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہاری راہنمائی ایسی چیز پر نہ کروں جو اس سے بہتر ہے تمہارے لیے تو تسبیح بیان کیا کر 33 مرتبہ اور تکبیر کیا کر 33 مرتبہ اور حمد بیان کیا کر 33 (راوی کہتے ہیں) ان سے ایک کا 34 مرتبہ کہا۔

۴۹۹۔عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ فَاطِمَةَ شَكَتْ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ اَثَرَ الْعَجِيْنِ فِيْ يَدَيْهَا، فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ سَبْيٌ فَاَتَتْهُ تَسْاَلُهُ خَادِمًا، فَلَمْ تَجِدْهُ، فَرَجَعَتْ، قَالَ: فَاَتَانَا وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا، قَالَ: فَذَهَبْتُ لِاَقُوْمَ، فَقَالَ: مَكَانَكُمَا، فَجَاءَ حَتّٰى جَلَسَ، حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ، فَقَالَ: اَلَا اَدُلُّكُمَا عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ اِذَا اَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا

---

(۴۹۷) اخرجه ابن سعد فی الطبقات الکبری ۸/۲۵، واخرجه الامام احمد فی مسنده ۱/۱۰۶

(۴۹۸) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۱/۸۰

(۴۹۹) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۱/۹۶

سَبِّحَتِمَا اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَا ثِيْنَ، وَحَمِدَ تَمَاهُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَكَبِّرَ تَمَاهُ اَرْبَعًا وَّثَلَا ثِيْنَ۔

حدیث نمبر ۴۹۹:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ان زخموں کی شکایت کرنے کے لیے حاضر ہوئیں جو چکی چلانے کی وجہ سے آپ کے ہاتھوں پر پڑ گئے تھے پس نبی ﷺ کے پاس کچھ غلام آئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا خادم کا سوال کرنے کے لیے آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں آپ ﷺ کو گھر میں نہ پایا تو واپس چلی گئیں حضرت علی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم بستروں میں لیٹ چکے تھے میں نے اٹھنا چاہا تو آپ ﷺ نے فرمایا اپنی جگہ پر رہو آپ ﷺ تشریف لائے اور بیٹھ گئے حتی کہ میں نے آپ ﷺ کے قدموں کی ٹھنڈک محسوس کی تو آپ ﷺ نے فرمایا کے میں تمہیں اس چیز کا نہ بتاؤں جو تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے جب تم اپنی آرام گاہ میں چلے جاؤ تو 33 مرتبہ سبحان اللہ 33 مرتبہ الحمد للہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔

۵۰۰۔ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا زَوَّجَهُ فَاطِمَةَ، بَعَثَ مَعَهُ بِخَمِيْلَةٍ وَوِسَادَةٍ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ، وَرَحْيَيْنِ وَسِقَاءٍ وَجَرَّتَيْنِ، فَقَالَ عَلِيٌّ لِفَاطِمَةَ ذَاتَ يَوْمٍ: وَاللّٰهِ لَقَدْ سَنَوْتُ حَتّٰى لَقَدِ اشْتَكَيْتُ صَدْرِيْ، قَالَ: وَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ اَبَاكِ بِسَبْيٍ، فَاذْهَبِيْ فَاسْتَخْدِمِيْهِ، فَقَالَتْ: وَاَنَا وَاللّٰهِ قَدْ طَحَنْتُ حَتّٰى مَجَلَتْ يَدَایَ، فَاَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكِ اَيْ بُنَيَّةُ؟ قَالَتْ جِئْتُ لِاُسَلِّمَ عَلَيْكَ، وَاسْتَحْيَيْتَ اَنْ تَسْاَلَهُ، وَرَجَعَتْ، فَقَالَ: مَا فَعَلْتِ؟ قَالَتْ: اِسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَسْاَلَهُ فَاَتَيْنَاهُ جَمِيْعًا، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، والله لقد سنوت حتى اشتكيت صدري وقالت فاطمة قد طحنت حتى مَجَلَتْ يَدَایَ، وَقَدْ جَاءَكَ اللّٰهُ بِسَبْيٍ وَسِعَةٍ، فَاَخْدِمْنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاللّٰهِ اَلَا اُعْطِيْكُمَا وَاَدَعُ اَهْلَ الصُّفَّةِ تَطْوِيْ بُطُوْنَهُمْ لَا اَجِدُ مَا اُنْفِقُ عَلَيْهِمْ، وَلٰكِنِّيْ

---

(۵۰۰) اخرجه الامام احمد في مسنده: ۱/۱۰۶

اَبِيعَهُمْ وَاَنْفِقَ عَلَيْهِمُ اَثْمَانَهُمْ ، فَرَجَعَا، فَاَتَاهُمَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ دَخَلَا فِي قَطِيفَتِهَا، إِذَا غَطَّتْ رُؤُوسَهُمَا تَكَشَّفَتْ اَقْدَامُهُمَا، وَإِذَا غَطَّيَا اَقْدَامَهُمَا تَكَشَّفَتْ رُؤُوسَهُمَا، فَثَارَا، فَقَالَ: مَكَانَكُمَا ؛ ثُمَّ قَالَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَانِي ؟ قَالَا: بَلٰى ، بَلٰى ، فَقَالَ: كَلِمَاتٌ عَلَّمَنِيهِنَّ جِبْرِيلُ۔ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: تُسَبِّحَانِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا ، وَتَحْمِدَانِ عَشْرًا؟ وَتُكَبِّرَانِ عَشْرًا ، وَإِذَا اَوَيْتُمَا إِلٰى فِرَاشِكُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ ، وَاَحْمَدَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ ؛ وَكَبِّرَا اَرْبَعًا وَّثَلَاثِينَ، قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ عَلَّمَنِيهِنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ ابْنُ الْكَوَّاءِ ، وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ؟ فَقَالَ: قَاتَلَكُمُ اللّٰهُ يَا اَهْلَ الْعِرَاقِ ، نَعَمْ ، وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ۔

حدیث نمبر۵۰۰:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح ان سے کیا تو ان کے ساتھ ریشمی چادر، چمڑے کا تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی دو چکیاں، مشکیزہ اور دو مٹکے بھی بھیجے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک دن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا بخدا کنوئیں سے پانی کھینچ کھینچ کر میرے سینے میں درد ہونے لگا ہے آپ کے والد صاحب کے پاس کچھ غلام آئے ہیں آپ ان سے جا کر کسی خادم کی درخواست کیجئے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں بخدا میرے ہاتھوں میں بھی چکی چلا چلا کر زخم بن گئے ہیں پس آپ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں آپ ﷺ نے فرمایا اے بیٹی کیسے آنا ہوا؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی بارگاہ میں سوال کرتے ہوئے شرم محسوس کی اور واپس لوٹ آئیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا ہوا؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی مجھے آپ ﷺ سے مانگتے ہوئے شرم آگئی پھر دونوں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ بخدا کنوئیں سے پانی کھینچ کھینچ کر میرے سینے میں درد ہونے لگا ہے۔ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی میرے ہاتھوں میں بھی چکی چلا چلا کر زخم پڑ گئے ہیں آپ کے پاس تو قیدی آئے ہیں پس ہمیں بھی ایک خادم عطا

کیجئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم کیا میں غلام تمہیں دے دوں اور اہل صفہ کو چھوڑ دوں جنکے پیٹ چپکے پڑے ہیں اوران پر خرچ کرنے کے لیے میرے پاس کچھ نہیں ہے اور میں ان کو بیچ کران کی قیمت اہل صفہ پر خرچ کروں گا پس وہ دونوں لوٹ گئے اور نبی اکرم ﷺ (رات کے وقت) ان کے پاس تشریف لائے انہوں نے جو چادر لے رکھی تھی (حضرت علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہما) اس سے اگر سر کو ڈھانپتے تو قدم ننگے ہو جاتے یا اگر قدم ڈھانپتے تو سر ننگا ہو جاتا پس وہ دونوں نبی ﷺ کو دیکھ کر اٹھنے لگے آپ ﷺ نے فرمایا اپنی جگہ پر رہو پھر فرمایا کیا میں تمہیں اس چیز کی خبر نہ دوں جو اس سے بہتر ہے جسکا تم سوال کرتے ہو تو دونوں نے عرض کی ہاں ہاں تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ ایسے کلمات ہیں جو مجھے جبرائیل امین علیہ السلام نے سکھائے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم ہر نماز کے بعد ۱۰ مرتبہ سبحان اللہ اور ۱۰ مرتبہ الحمد للہ اور ۱۰ مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو اور جب تم اپنی آرام گاہ پر چلے جاؤ تو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ کی قسم میں نے اس کے بعد ان کلمات کو کبھی ترک نہیں کیا جو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سکھائے ابن الکواء نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جنگ صفین کی رات بھی نہیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اہل عراق اللہ پاک تمہیں ہلاک کرے ہاں صفین کی رات بھی نہیں چھوڑا۔

۵۰۱۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قُلْتُ لِفَاطِمَةَ: لَوْ أَتَيْتِ النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلْتِيهِ خَادِمًا، فَقَدْ أَجْهَدَكِ الطَّحْنُ وَالْعَمَلُ؟ قَالَتْ: فَانْطَلِقْ مَعِي، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ مَعَهَا فَسَأَلْنَاهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ ذٰلِكَ؟ إِذَا أَوَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا فَسَبِّحَا اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ، وَاحْمَدَاهُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِينَ، وَكَبِّرَاهُ أَرْبَعًا وَّثَلَاثِينَ، فَتِلْكَ مِائَةٌ عَلَى اللِّسَانِ، وَأَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ، فَقَالَ عَلِيٌّ - مَا تَرَكْتُهُمَا بَعْدَ مَا سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ رَجُلٌ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ؟ قَالَ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ۔

حدیث نمبر ۵۰۱:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا اگر آپ نبی ﷺ کی بارگاہ

(۵۰۱) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۱/۱۴۷

میں جائیں تو ان سے خادم کا سوال کیجئے گا کیونکہ آپ کو چکی چلانے اور کام کرنے میں مشکل پیش آتی ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا آپ بھی میرے ساتھ چلیں حضرت علی رضی اللہ فرماتے ہیں کہ میں ان کے ساتھ گیا اور ہم نے آپ ﷺ سے خادم کا سوال کیا تو نبی ﷺ فرمایا کیا میں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمھارے لیے اس سے بہتر ہے؟ جب تم دونوں اپنی آرام گاہ پر آجاؤ تو 33 مرتبہ سبحان اللہ۔ 33 مرتبہ الحمدللہ اور 33 مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو پس یہ زبان کیلیے سو کلمات ہیں لیکن میزان میں ہزار ہیں پس حضرت علیؓ فرماتے ہیں نبی ﷺ سے سننے کے بعد میں نے انکو کبھی نہیں چھوڑا پس ایک شخص نے پوچھا جنگ صفین کی رات بھی نہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جنگ صفین کی رات بھی نہیں۔

۵۰۲۔ عَنِ ابْنِ اَعْبُدَ قَالَ: قَالَ لِیْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ: یَا ابْنَ اَعْبُدَ هَلْ تَدْرِیْ مَاحَقُّ الطَّعَامِ ؟ قَالَ: قُلْتُ: وَمَا حَقُّهُ یَا ابنَ اَبِیْ طَالِبٍ؟ قَالَ: تَقُوْلُ: بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْمَا رَزَقْنَا، قَالَ: وَ تَدْرِیْ مَا شُكْرُهُ اِذَا فَرَغْتَ؟ قَالَ قُلْتُ: وَمَا شُكْرُهُ ؟ قَالَ: تَقُوْلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، ثُمَّ قَالَ: اَلَا اُخْبِرُكَ عَنِّیْ وَعَنْ فَاطِمَةَ؟ كَانَتْ اِبْنَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَكَانَتْ مِنْ اَكْرَمِ اَهْلِهِ عَلَیْهِ، وَكَانَتْ زَوْجَتِیْ، فَجَرَتْ بِالرَّحٰی حَتّٰی اَثَّرَ الرَّحٰی بِیَدِهَا، وَاَسْقَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتّٰی اَثَّرَتِ الْقِرْبَةُ بِنَحْرِهَا، وَقَمَّتِ الْبَیْتَ حَتّٰی اُغْبِرَّتْ ثِیَابُهَا، وَاَوْقَدَتْ تَحْتَ الْقِدْرِ حَتّٰی دَنِسَتْ ثِیَابُهَا، فَاَصَابَهَا مِنْ ذٰلِكَ ضَرَرٌ، فَقَدِمَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِسَبْیٍ اَوْ خَدَمٍ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهَا: اَنْطَلِقِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْئَلِیْهِ خَادِمًا یَقِیْكِ حَرَّ مَا اَنْتِ فِیْهِ، فَانْطَلَقَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَوَجَدَتْ عِنْدَهُ خَدَمًا اَوْ خُدَّامًا، فَرَجَعَتْ وَلَمْ نَسْاَلْهُ، فَذَكَرَ الْحَدِیْثَ، فَقَالَ: اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی مَا هُوَ خَیْرٌ لَّكِ مِنْ خَادِمٍ ؟ اِذَا اَوَیْتِ اِلٰی فِرَاشِكِ، سَبِّحِیْ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِیْنَ وَاَحْمَدِیْ ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ، وَكَبِّرِیْ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِیْنَ، قَالَ: فَاَخْرَجَتْ رَاْسَهَا فَقَالَتْ:

---

(۵۰۲) الامام احمد فی مسندہ ۱/ ۱۵۳

رَضِيتُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ، مَرَّتَيْنِ۔

حدیث نمبر۲ ۵۰

حضرت ابن اعبد بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا ابن اعبد تمہیں معلوم ہے کہ کھانے کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا آپ ہی بتادیں اس کا کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا کہ کھانے کا حق یہ ہے کہ اس کی ابتداء میں پڑھیں "بسم الله اللهم بارك لنا فيما رزقتنا" اللہ کے نام سے شروع، اے تو نے ہمیں جو عطا فرمایا اس میں برکت عطا فرما۔ پھر فرمایا تجھے معلوم ہے کہ کھانے سے فراغت کے بعد اس کا شکر کیا ہے؟ میں نے عرض کیا آپ ہی بتادیں کہ اس کا شکر کیا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم یوں کہو۔ "الحمد لله الذی اطعمنا وسقانا"، تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا۔ پھر فرمایا کہ کیا میں تمہیں اپنی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ایک بات نہ بتاؤں؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی بیٹی تھیں اور آپ ﷺ کے نزدیک تمام بچوں سے زیادہ قابل عزت تھیں اور میری بیوی تھیں انہوں نے اتنی چکی چلائی کہ ان کے ہاتھوں میں نشان پڑ گئے اور اتنے مشکیزے ڈھوئے کہ ان کی گردن پر نشان پڑ گئے۔ گھر کو اتنا سنوارا کہ ان کے کپڑے غبار آلود ہو گئے ہانڈیہ کے نیچے اتنی آگ جلائی کہ کپڑے بیکار ہو گئے جس سے انہیں شدید اذیت پہنچی۔ انہی دنوں میں نبی اکرم ﷺ کے پاس کچھ قیدی یا خادم آئے میں نے ان سے کہا کہ جا کر نبی ﷺ سے ایک خادم کی گزارش کرو تا کہ اس گرمی سے تو محفوظ رہ سکو چنانچہ وہ نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں انہوں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کے پاس ایک یا کئی خادم موجود ہیں لیکن آپ اپنی درخواست پیش نہ کر سکیں اور واپس لوٹ آئیں (اسکے بعد راوی نے پوری حدیث بیان کی اور آخر میں نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ذکر کیا) کیا میں تمہیں خادم سے بہتر چیز نہ بتاؤں جب تم اپنے بستر پر آؤ تو 33 مرتبہ سبحان اللہ، 33 مرتبہ الحمد للہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھو۔ راوی کہتے ہیں کہ اس بات پر سیدہ نے اپنا سر (چادر سے) باہر نکالا اور دو مرتبہ کہا میں اللہ اور اسکے رسول ﷺ سے راضی ہوں۔

۵۰۳۔عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ بِلَالًا بَطَأَ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ:

(۵۰۳) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۳/۱۵۰

مَاحَبَسَكَ ؟ فَقَالَ : مَرَرْتُ بِفَاطِمَةَ وَهِيَ تَطْحَنُ، وَالصَّبِيُّ يَبْكِي، فَقُلْتُ لَهَا: اِنْ شِئْتِ كَفَيْتُكِ الرَّحَا، وَكَفَيْتِنِي الصَّبِيَّ، وَاِنْ شِئْتِ كَفَيْتُكِ الصَّبِيَّ وَكَفَيْتِي الرَّحَا، فَقَالَتْ : اَنَا اَرْفَقُ بِاِبْنِيْ مِنْكَ، فَذَاكَ حَبَسَنِيْ ۔ قَالَ: فَرَحِمْتَهَا ، رَحِمَكَ اللّٰهُ۔

حدیث نمبر۵۰۳:

حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں دیر سے آئے نبی ﷺ نے فرمایا تجھے کس چیز نے روکا؟ انہوں نے عرض کیا میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے گزرا وہ چکی چلا رہی تھیں اور بچہ رو رہا تھا تو میں نے ان سے کہا اگر آپ چاہیں تو میں آٹا پیس دیتا ہوں اور آپ بچے کو چپ کروالیں اور اگر آپ تو میں بچے کو چپ کرواتا ہوں اور آپ آٹا پیس لیں تو حضرت فاطمہ نے فرمایا میں تجھ سے زیادہ اپنے بچے پر مہربان ہوں تو اس وجہ سے مجھے تاخیر ہوگئی آپ ﷺ نے فرمایا تو نے اس پر رحم کیا اللہ تجھ پر رحم کرے۔

۵۰۴۔ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ جَاءَتْ اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ تَشْتَكِيْ اِلَيْهِ الْخِدْمَةَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ لَقَدْ مَجِلَتْ يَدِيْ مِنَ الرَّحٰى اَطْحَنُ مَرَّةً وَاَعْجِنُ مَرَّةً، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إذا ان رزقكِ الله شيئاً يأتك ، وسأدلُّكِ على خير من ذالك ، إِذَا لَزِمْتِ مَضْجَعَكِ فَسَبِّحِي اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَكَبِّرِيْ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَاَحْمَدِيْ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ ، فَذٰلِكِ مِائَةٌ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكِ مِنَ الْخَادِمِ ، وَاِذَا صَلَّيْتِ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَقُوْلِيْ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ ، وَعَشْرَ مَرَّاتٍ بَعْدَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَاِنَّ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ تُكْتَبُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ، وَتَحُطُّ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ، وَكُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ اِسْمَاعِيْلَ، وَلَا يَحِلُّ لِذَنْبٍ كَسَبَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ اَنْ

(٥٠٤) اخرجه الا مام احمد فى مسنده ٦/٢٩٨

يُدْرِكُهُ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ الشِّرْكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَهُوَ حَرَسُكِ، مَا بَيْنَ أَنْ تَقُوْلِيْهُ غُدْوَةً إِلٰى أَنْ تَقُوْلِيْهِ عَشِيَّةً مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَمِنْ كُلِّ سُوْءٍ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں کام کے بوجھ کی شکایت کرنے حاضر ہوئیں چنانچہ عرض کیا یارسول اللہ ﷺ بخدا چکی پینے کی وجہ سے میرے ہاتھوں پر چھالے پڑ گئے ہیں ایک بار آٹا پیستی ہوں اور پھر گوندتی ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا جس کام کو اللہ نے تمہارے لئے مقدر فرما دیا ہے وہ ضرور اس کو پورا کرے گا اور میں اس اسے بہتر چیز پر تمہاری رہنمائی کروں گا جب تو اپنے بستر پر لیٹ جائے تو 33 مرتبہ سبحان اللہ، 33 مرتبہ اللہ اکبر اور 34 مرتبہ الحمد للہ پڑھ لیا کر پس یہ سو (کلمات) تمہارے لیے خادم سے بہتر ہیں اور جب تم فجر کی نماز پڑھ لو تو دس مرتبہ لاالہ الا اللہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہت ہے اور سب تعریفیں اسی کے لیے ہیں وہی زندگی اور موت دیتا ہے اسی کے ہاتھ میں ساری بھلائی ہے اور ہر چیز پر قادر ہے پڑھو اور اتنی ہی مرتبہ مغرب کی نماز کے بعد تو بیشک ان میں سے ہر کلمے کے بدلے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس گناہ مٹا دیے جائیں گے اور ان میں سے ہر کلمہ اولاد اسماعیل میں سے کسی غلام کو آزاد کرنے کے برابر ہے اور شرک کے سوا کیا جانے والا کوئی گناہ اس دن شمار نہیں کیا جائے گا۔ لاالہ الا اللہ وحدہ لاشریك له۔ (یہ کلمہ) صبح سے شام تک ہر شیطان اور برائی سے تمھاری حفاظت کرنے والا ہے۔

١٧ ـ مُطَالَبَتُهَا بِحَقِّهَا فِيْ مِيْرَاثِ النَّبِيِّ ﷺ

میراث نبی ﷺ سے اپنے حصے کا مطالبہ کرنا

٥٠٥ ـ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ سَأَلَتْ أَبَابَكْرِ الصِّدِّيْقِ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُقَسِّمَ لَهَا مِيْرَاثَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهَا أَبُوْبَكْرٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا نُوْرَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

(٥٠٥) اخرجه البخاري في كتاب فرض الخمس ٤/ ٩٦

فَهَجَرَتْ اَبَابَكْرٍ فَلَمْ تَزَلْ مها جرته حتى توفيت ، وَعَاشَتْ فَاطِمَةُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سِتَّةَ أَشْهُرٍ، وَأَمْرَ هُمَا اِلَى مَنْ وَلِيَ الْأَمْرَ قَالَ: فَهُمَا عَلَى ذٰلِكَ اِلَى الْيَوْمِ۔ قالت: وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيْبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكَ۔ وَصَدَقَتُهُ بِالْمَدِيْنَة فَأَبَى أَبُوْبَكْرٍ عَلَيْهَا ذٰلِكَ۔ وَقَالَ: لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا، كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْمَلُ بِهِ اِلَّا عَمِلْتُ بِهِ، اِنِّيْ أَخْشَى اِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَزِيْغَ، فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِيْنَةِ فَدَ فَعَهَا عُمَرُ اِلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ۔ وَأَمَّا فَدَكَ وخَيْبَرَ فَأَمْسَكَهُمَا عُمَرُ وَقَالَ: هُمَا صَدَقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانَتَا لِحُقُوْقِهِ الَّتِيْ تَعْرُوْهُ وَنَوَائِبِهِ۔ وَأَمْرَ هُمَا اِلَى مَنْ وَلِيَ الْأَمْرِ۔ قَالَ: فَهُمَا عَلَى ذَالِكَ اِلَى الْيَوْمِ۔

حدیث نمبر۵۰۵:

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے حضرت ابو بکر صدیق سے نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد وراثت سے اور جو رسول اللہ ﷺ نے مال میں سے چھوڑا جو اللہ نے آپ ﷺ کو فیئ کے طور پر عطا فرمایا تھا اس سے اپنے حصے کا سوال کیا تو حضرت ابو بکر نے جواباً رسول اللہ ﷺ کا فرمان بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہم (انبیاء کرام) میراث نہیں چھوڑتے جو مال ہم چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس بات پر غصہ آیا اور آپ نے دوبارہ بات نہ کی اور اپنی وفات تک حضرت ابو بکر صدیق سے کلام نہ کیا آپ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد چھ ماہ زندہ رہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے اس مال میں سے حصہ مانگا تھا جو خیبر اور فدک کی صورت میں رسول اللہ ﷺ چھوڑ گئے تھے اور جو بصورت صدقہ مدینہ میں موجود تھا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس بات کو ماننے سے انکار کر دیا اور فرمایا جو کام رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے میں اس میں سے کسی بات کو ترک کرنے کا مجاز نہیں، میں وہی کروں گا جو رسول اللہ ﷺ کا معمول رہا مجھے خوف کہ اگر میں نے اس میں سے کوئی بات ترک کر دی تو راہ راست سے بھٹک جاؤں گا اور آپ ﷺ کا وہ مال صدقہ جو مدینہ میں

موجود تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی تحویل میں دے دیا تھا لیکن خیبر اور فدک روکے رکھا اور فرمایا یہ دونوں رسول اللہ ﷺ کا صدقہ ہیں اور ان اخراجات کے لیے ہیں جو آپ ﷺ کو پیش آتے رہے اور خلفاء کو پیش آئیں گے لھذا یہ حاکم وقت کی تحویل میں ہی رہیں گے امام بخاری فرماتے یہ دونوں آج تک اسی طرح چلتے آئیں ہیں۔

۵۰۶۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ۔ عَلَيْهَا السَّلَامُ۔ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيْرَاثَهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَطْلُبُ صَدَقَةَ النَّبِيِّ ﷺ الَّتِي بِالْمَدِيْنَةِ وَفَدَكَ ، وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هٰذَا الْمَالِ يَعْنِيْ قَالَ: لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَزِيْدُوْا عَلَى الْمَأْكَلِ ، وَإِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَاتِ النَّبِيِّ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهَا فِيْ عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، فَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ ثُمَّ قَالَ: أَنَا قَدْ عَرَفْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَضِيْلَتَكَ، وَذَكَرَ قَرَابَتَهُمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَحَقَّهُمْ ، فَتَكَلَّمَ أَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَقَرَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِيْ۔

حدیث نمبر ۵۰۶:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف قاصد بھیج کر نبی اکرم ﷺ کے مال سے میراث کا مطالبہ کیا جو اللہ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کو فئی کے طور پر عطا فرمایا اور جو نبی اکرم ﷺ نے صدقہ کیا ہوا تھا جیسے مدینہ کی کچھ زمین، باغ، فدک اور خیبر کے خمس سے جو باقی بچا تھا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارا (انبیاء کرام کا) وارث کوئی نہیں بلکہ جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے آل محمد ﷺ اسی مال سے کھائیں گے یعنی اللہ کے مال سے لیکن وہ کھانے کی ضرورت سے زیادہ نہیں لیں گے بخدا نبی اکرم ﷺ کا صدقہ کیا ہوا مال جس طرح آپ کے

(۵۰۶) اخرجه البخاری فی باب منقبة فاطمة عليها السلام

عہد مبارک تقسیم ہوتا رہا ہے میں اس میں کوئی تبدیلی نہیں کروں گا اور میں اسی طرح کروں گا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے عمل کیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی آ گئے اور انہوں نے فرمایا۔ اے ابو بکر ہم آپ کی فضیلت کو پہنچاتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ سے اپنی قرابت اور حق کا ذکر کیا تو حضرت ابو بکر نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے مجھے رسول اللہ ﷺ کی قرابت اپنی قرابت سے زیادہ عزیز ہے۔

۵۰۷۔ مکرر ۵۰۶

۵۰۸۔ عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيْرَاثَهُمَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَهُمَا حِيْنَئِذٍ يَطْلُبَانِ أَرْضَهُ مِنْ فَدَكَ، وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ۔ فَقَالَ لَهُمَا أَبُوْ بَكْرٍ : إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ۔ ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ فَعَظَّمَ مِنْ حَقِّ أَبِيْ بَكْرٍ وَذَكَرَ فَضِيْلَتَهُ وَسَابِقَتَهُ۔ ثُمَّ مَضَى إِلَى أَبِيْ بَكْرٍ فَبَايَعَهُ فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالُوْا: أَصَبْتَ وَأَحْسَنْتَ۔ فَكَانَ النَّاسُ قَرِيْبًا إِلَى عَلِيٍّ حِيْنَ قَارَبَ الْأَمْرَ الْمَعْرُوْفَ۔

حدیث نمبر ۵۰۸:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس رسول اللہ ﷺ کی میراث سے اپنا حصہ لینے کے لیے حاضر ہوئے اور وہ دونوں فدک کی زمین اور خیبر سے اپنا حصہ مانگنے لگے حضرت ابو بکر نے ان سے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور آپ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے حق کی عظمت انکی فضیلت اور دین میں انکی سبقت کا ذکر کیا پھر حضرت ابو بکر کے پاس جا کر ان کی بیعت کی تو لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا آپ نے درست اور اچھا کام کیا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ نیک کام سرانجام دیا تو لوگ بھی ان کے قریب ہو گئے۔

---

(۵۰۷) اخرجه البخاری فی باب حدیث بنی النضیر ۱۱۵/۵

(۵۰۸) اخرجه مسلم فی صحیحه ۳۲- کتاب الجهاد والسیر (۱۶)

۵۰۹۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَأَلَتْ أَبَا بَكْرٍ، بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيْرَاثَهَا، مِمَّا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهَا أَبُوْبَكْرٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَانُوْرَثُ، مَاتَرَكْنَا صَدَقَةٌ۔ وَعَاشَتْ فَاطِمَةُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سِتَّةَ أَشْهُرٍ۔ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيْبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكَ۔ وَصَدَقَتُهُ بِالْمَدِيْنَةِ، فَأَبٰى أَبُوْبَكْرٍ عَلَيْهَا ذٰلِكَ۔ وَقَالَ: لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا، كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ، إِنِّيْ أَخْشٰى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَزِيْغَ، فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِيْنَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلٰى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ۔ فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا عَلِيٌّ۔ وَأَمَّا خَيْبَرَ وَفَدَكَ فَأَمْسَكَهُمَا عُمَرُ وَقَالَ: هُمَا صَدَقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانَتَا لِحُقُوْقِهِ الَّتِيْ تَعْرُوْهُ وَنَوَائِبِهِ۔ وَأَمْرُهُمَا إِلٰى مَنْ وَلِيَ الْأَمْرَ قَالَ: فَهُمَا عَلٰى ذٰلِكَ إِلَى الْيَوْمِ۔

حدیث نمبر ۵۰۹:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر سے میراث کی تقسیم کے بارے سوال کیا رسول اللہ ﷺ کے اس ترکہ سے جو اللہ نے آپکو فئی کے طور پر عطا کیا تھا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد چھ ماہ زندہ رہیں اور حضرت فاطمہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اپنے حصے کا جو رسول اللہ ﷺ نے خیبر، فدک اور مدینہ کے صدقات سے چھوڑا اس کا سوال کرتی رہیں تو حضرت ابوبکر نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو انکار کر دیا اور کہا میں رسول اللہ ﷺ کے کیے ہوئے کاموں میں سے کسی کو ترک کرنے والا نہیں ہوں مجھے اسی بات کا خوف ہے اگر میں نے آپ ﷺ کے کسی کام کو چھوڑ دیا تو میں گمراہ ہو جاؤں گا اور مدینے کے جو صدقات ہیں وہ حضرت عمر نے حضرت علی اور حضرت عباس کی تحویل میں دے

(۵۰۹) اخرجه مسلم فی صحیحه کتاب ۳۲، باب ۱۶، ح ۵٤ ص ۱۳۸۱-۱۳۸۲

دیے تو حضرت علی ان پر غالب آ گئے اور خیبر وفدک کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی تحویل میں رکھا اور کہا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے صدقات ہیں جن کو آپ ﷺ اپنے حقوق اور ریاست کی ضروریات سے خرچ کرتے تھے اور یہ دونوں اس شخص کے پاس رہیں گے جو خلیفہ ہوگا تو آج تک یہ ایسے ہی رہا۔

۵۱۰۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى أَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَتْ مَنْ يَرِثُكَ؟ قَالَ: أَهْلِيْ وَوَلَدِيْ، قَالَتْ: فَمَالِيْ لَا أَرِثُ أَبِيْ؟ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا نُوْرَثُ۔ وَلٰكِنِّيْ أَعُوْلُ مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعُوْلُهُ، وَأُنْفِقُ عَلَى مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُنْفِقُ عَلَيْهِ۔

حدیث نمبر ۵۱۰:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور پوچھا آپ کا وارث کون بنے گا حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا میری بیوی اور میرے بچے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تو پھر میں اپنے والد کی وارث کیوں نہیں بن سکتی؟ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ ہماری (انبیاء کرام کی) وارثت نہیں ہوتی لیکن میں انکو نان ونفقہ دوں گا جن کو رسول اللہ ﷺ دیتے رہے اور میں ان پر خرچ کروں گا جن پر رسول اللہ ﷺ خرچ کرتے رہے۔

۵۱۱۔ دیکھئے حدیث نمبر ۵۲۱

۵۱۲۔ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَرْسَلَتْ فَاطِمَةُ إِلَى أَبِيْ بَكْرٍ: أَنْتَ وَرِثْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمْ أَهْلُهُ؟ قَالَ: فَقَالَ: لَا، بَلْ أَهْلُهُ، قَالَتْ: فَأَيْنَ سَهْمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ إِذَا أَطْعَمَ نَبِيًّا طُعْمَةً ثُمَّ قَبَضَهُ جَعَلَهُ لِلَّذِيْ يَقُوْمُ مِنْ بَعْدِهِ، فَرَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّهُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ، فَقَالَتْ: فَأَنْتَ وَمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَعْلَمُ۔

(۵۱۰) اخرجه الترمذی فی ۲۲-کتاب السیر، ٤٤ باب ما جاء فی ترکته رسول اللہ ﷺ

(۵۱۱) اخرجه الامام احمد فی مسنده ٤/۱ میمنة، وبرقم۔ شاکر، واسناده صحیح۔

(۵۱۲) اخرجه الامام احمد فی مسنده ۱/۱۰ (میمنیة)

حدیث نمبر۵۱۲:

حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایک قاصد کے ذریعے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پیغام بجھوایا کہ رسول اللہ ﷺ کے وارث آپ ہیں یا رسول اللہ ﷺ کے اہل خانہ؟ انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ کے اہل خانہ ہی آپکے وارث ہیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر رسول اللہ ﷺ کا حصہ کہاں ہے؟ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جب اللہ اپنے نبی کو کوئی چیز کھلاتا ہے پھر انہیں اپنے پاس بلا لیتا ہے تو اس کا انتظام واہتمام نبی کریم ﷺ کے جانے کے بعد خلیفہ وقت کے ہاتھ میں ہوتا ہے پس میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ اس مال کو مسلمانوں میں تقسیم کردوں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے جو سنا آپ اسے زیادہ جانتے ہیں۔

۵۱۳۔عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَأَلَتْ أَبَا بَكْرٍ،بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيْرَاثَهَا، مِمَّا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهَا أَبُوْبَكْرٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَانُوْرَثُ مَاتَرَكْنَا صَدَقَةٌ، فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ فَهَجَرَتْ أَبَابَكْرٍ، فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَتَهُ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ، قال: وَعَاشَتْ فَاطِمَةُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سِتَّةَ أَشْهُرٍ، قال: وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيْبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكَ۔ وَصَدَقَتَهُ بِالْمَدِيْنَةِ، فَأَبٰى أَبُوْبَكْرٍ عَلَيْهَا ذٰلِكَ، وَقَالَ: لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا، كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ، إِنِّيْ أَخْشٰى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَزِيْغَ، فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِيْنَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلٰى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ۔ فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا عَلِيٌّ۔وَأَمَّا خَيْبَرَ وَفَدَكَ فَأَمْسَكَهُمَا عُمَرُ وَقَالَ: هُمَا صَدَقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانَتَا لِحُقُوْقِهِ الَّتِيْ تَعْرُوْهُ وَنَوَائِبِهِ، وَأَمْرُهُمَا إِلٰى مَنْ وَلِيَ الْأَمْرَ قَالَ: فَهُمَا عَلٰى ذٰلِكَ إِلَى الْيَوْمِ۔

حدیث نمبر۵۱۳:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ رسول اللہ ﷺ کا وہ ترکہ جو اللہ نے انہیں فئی کے طور پر عطاء کیا اس کی وارثت تقسیم کردیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارے (انبیاء کرام کے) مال کا کائی وارث نہیں ہوتا ہم جو چھوڑ کر جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس بات پر غصہ آیا اور انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بات کرنا چھوڑ دی حتی کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوگیا اور آپ ﷺ کی وفات کے بعد چھ ماہ زندہ رہیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے اس ترکہ سے اپنے حصے کا مطالبہ کررہی تھیں جو خیبر وفدک اور مدینہ کے صدقات سے تھا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس مطالبے کو پورا کرنے سے انکار کردیا اور فرمایا کہ جو کام نبی ﷺ کرتے تھے میں وہ نہیں چھوڑ سکتا میں اسی طرح کام کروں گا جس طرح رسول اللہ ﷺ کرتے تھے کیونکہ مجھے خوف ہے اگر میں نے آپ ﷺ کے کسی طریقے کو چھوڑ دیا تو میں بہک جاؤں گا بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صدقات مدینہ کا انتظام حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے کردیا تھا تو حضرت علیؓ حضرت عباسؓ پر غالب آگئے جبکہ خیبر اور فدک کی زمینیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے پاس رکھیں اور فرمایا یہ رسول اللہ ﷺ کا صدقہ ہے اور انکا استعمال پیش آنے والے حقوق اور مشکلات میں ہوگا اور اسکی ذمہ داری وہی سنبھالے گا جو خلیفہ وقت ہوگا۔ تو آج تک یہ اسی طرح ہے۔

۱۸۔ خُصُوْمَتُهَا لِأَبِيْ بَكْرٍ

سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ناراض ہونا

۵۱۴۔ مکرر ۵۰۵

۵۱۵۔ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَهُمَا حِينَئِذٍ يَطْلُبَانِ أَرْضَيهِمَا مِنْ فَدَكَ، وَسَهْمِهِمَا مِنْ خَيْبَرَ۔ فَقَالَ

(۵۱۵) اخرجه البخاري في كتاب الفرائض، باب قول النبي (ﷺ) لا نورث ما ترکنا صدقة: ۱۸۵/۸

لَهُمَا أَبُو بَكْرٍ : إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ قَالَ: لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هٰذَا الْمَالِ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ : وَاللهِ لَا أَدَعُ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَصْنَعُهُ فِيهِ إِلَّا صَنَعْتُهُ، قَالَ فَهَجَرَتْهُ فَاطِمَةُ: فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتَّى مَاتَتْ۔

حدیث نمبر ۵۱۵:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس رسول اللہ ﷺ کی میراث سے اپنا حصہ لینے کے لیے حاضر ہوئے اور وہ دونوں فدک کی زمین اور خیبر سے اپنا حصہ مانگنے لگے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ ہمارا (انبیاء کرام کا) کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے بیشک آل محمد اسی مال سے کھائیں گے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا میں نہیں چھوڑوں گا کوئی کام میں ویسے ہی کروں گا جیسے رسول اللہ ﷺ کو کرتے دیکھا ہے پس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا چلی گئیں انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کوئی بات نہ کی حتی کہ وہ وفات پا گئی۔

۵۱۶۔ عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ۔ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا، مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكَ ، وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمْسِ خَيْبَرَ۔ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ۔ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ۔ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي هٰذَا الْمَالِ۔ وَإِنِّي ، وَاللهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا ، فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا ، بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى فَاطِمَةَ شَيْئًا ۔ فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذٰلِكَ۔ قَالَ: فَهَجَرَتْهُ۔ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتَّى تُوُفِّيَتْ ۔ فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ لَيْلًا، وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ ۔ وَصَلَّى عَلَيْهَا عَلِيٌّ۔

(۵۱۶) اخرجه مسلم فی ۳۲ کتاب الجهاد والسير (۱٦) ح ۵۲ ص ۱۳۸۰

وَكَانَ لِعَلِيٍّ مِنَ النَّاسِ وِجْهَةٌ، حَيَاةَ فَاطِمَةَ ـ فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ اَسْتَنْكَرَ عَلِيٌّ وُجُوْهَ النَّاسِ۔ فَالْتَمَسَ مُصَالَحَةَ أَبَابَكْرٍ وَمُبَايَعَتَهُ۔وَلَمْ يَكُنْ بَايَعَ تِلْكَ الْاَشْهُرَ۔ فَأَرْسَلَ اِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ ـ:أَنِ ائْتِنَا ـ وَلَا يَأْتِيْنَا مَعَكَ أَحَدٌ (كَرَاهِيَةَ مَحْضَرِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ)فَقَالَ عُمَرُ، لِأَبِيْ بَكْرٍ:وَاللّٰهِ ! لَا تَدْ خُلْ عَلَيْهِمْ وَحْدَكَ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَمَا عَسَاهُمْ أَنْ يَفْعَلُوْا بِيْ۔ اِنِّيْ وَاللّٰهِ ! لَآتِيَنَّهُمْ؟ فَدَ خَلَ عَلَيْهِمْ أَبُوْبَكْرٍ۔ فَتَشَهَّدَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ۔ ثُمَّ قَالَ: اِنَّا قَدْ عَرَفْنَا ، يَا أَبَا بَكْرٍ ! فَضِيْلَتَكَ وَمَا أَعْطَاكَ اللّٰهُ ، وَلَمْ نَنْفُسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سَاقَهُ اللّٰهُ اِلَيْكَ۔وَلٰكِنَّكَ اسْتَبْدَدْتَ عَلَيْنَا بِالْأَمْرِ۔وَكُنَّا نَحْنُ نَرٰى لَنَا حَقًّا لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُ أَبَا بَكْرٍ حَتّٰى فَاضَتْ عَيْنَا أَبِيْ بَكْرٍ، فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُوْ بَكْرٍ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ ! لَقَرَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَحَبُّ اِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِيْ، وَأَمَّا الَّذِيْ شَجَرَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْاَمْوَالِ، فَاِنِّيْ لَمْ آلُ فِيْهَا عَنِ الْحَقِّ۔ وَلَمْ أَتْرُكْ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُهُ فِيْهَا اِلَّا صَنَعْتُهُ۔فَقَالَ عَلِيٌّ لِأَبِيْ بَكْرٍ: مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةُ لِلْبَيْعَةِ، فَلَمَّا صَلّٰى أَبُوْ بَكْرٍ صَلَاةَ الظُّهْرِ۔ رَقِيَ عَلَى الْمِنْبَرِ۔ فَتَشَهَّدَ، وَذَكَرَ شَأْنَ عَلِيٍّ وَتَخَلُّفَهُ عَنِ الْبَيْعَةِ، وَعُذْرَهُ بِالَّذِيْ اعْتَذَرَ اِلَيْهِ۔ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَتَشَهَّدَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ فَعَظَّمَ حَقَّ أَبِيْ بَكْرٍ، وَاِنَّهُ لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى الَّذِيْ صَنَعَ نَفَاسَةً عَلَى أَبِيْ بَكْرٍ۔ وَلَااِنْكَارًا لِلَّذِيْ فَضَّلَهُ اللّٰهُ بِهٖ، وَلٰكِنَّا كُنَّا نَرٰى لَنَا فِي الْاَمْرِ نَصِيْبًا ، فَاسْتُبِدَّ عَلَيْنَا بِهٖ۔ فَوَجَدْنَا فِيْ أَنْفُسِنَا فَسُرَّ ذٰلِكَ الْمُسْلِمُوْنَ ـ وَقَالُوْا: أَصَبْتَ، فَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰى عَلِيٍّ قَرِيْبًا حِيْنَ رَاجَعَ الْاَمْرَ الْمَعْرُوْفَ۔

حدیث نمبر۵۱۶:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر کی طرف قاصد بھیج کر نبی اکرم ﷺ کے مال سے میراث کا مطالبہ کیا جو اللہ نے آپ ﷺ کو مدینہ

اور فدک میں مال فئی دیا اور جو خیبر کے خمس سے بچا ہوا تھا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم (انبیاء کرام) کسی کو وارث نہیں بناتے ہم جو کچھ چھوڑیں وہ صدقہ ہوتا ہے لھذا آل محمد اسی مال سے کھاتی رہے گی اور خدا کی قسم میں رسول اللہ ﷺ کے صدقہ میں کوئی تبدیلی نہیں کروں گا رسول اللہ ﷺ کے عہد میں جس طرح وہ مال خرچ ہوتا تھا اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی اور میں ان اموال میں اسی طرح تصرف کرتا رہوں گا جس طرح رسول اللہ ﷺ اس میں تصرف کیا کرتے تھے پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کچھ دینے سے انکار کر دیا تو حضرت فاطمہ اس بات پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ناراض ہو گئیں اور وہ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد چھ ماہ تک زندہ رہیں اور حضرت ابو بکر سے بات نہ کی حتی کہ آپ کا وصال ہو گیا جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا تو ان کے خاوند حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو رات کے وقت دفن کر دیا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر بھی نہ دی اور سیدہ کی نماز جنازہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پڑھائی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں لوگوں کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف کچھ میلان تھا جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہو گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے رویے میں کچھ تبدیلی محسوس کی تو انہوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے صلح اور بیعت کرنا چاہی اس عرصہ میں انہوں نے بیعت نہیں کی تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ وہ ہمارے پاس آئیں اور آپ کے ساتھ ہمارے ہاں اور کوئی نہ آئے (کیونکہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا آنا پسند نہیں کرتے تھے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو مشورہ دیا کہ اللہ کی قسم آپ ان کے ہاں تنہا مت جائیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے ان سے یہ توقع نہیں ہے کہ وہ میرے ساتھ کوئی برا سلوک کریں گے بخدا میں ان کے ہاں ضرور جاؤں گا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھا پھر کہا اے ابو بکر ہم آپکی فضیلت کو پہچانتے ہیں اور اللہ نے آپکو جو مرتبہ عطاء کیا ہے اس کو بھی اور اللہ نے جو آپکو خلافت عطاء کی اس کو آپ سے چھیننے میں رغبت نہیں رکھتے لیکن آپ نے خود ہی یہ حکومت حاصل کر لی (ہم سے مشورہ نہیں کیا) حالانکہ ہم رسول اللہ ﷺ سے قرابت کی بناء پر اس (مشورہ) میں اپنا حق سمجھتے تھے پھر وہ اس معاملے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے گفتگو کرتے رہیں حتی کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے پھر حضرت ابو بکر

نے کہا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے رسول اللہ ﷺ کے قرابت دار مجھے اپنے قرابت داروں سے زیادہ عزیز ہیں اور جن اموال کی بناء پر میرے اور تمہارے درمیان ناچاکی پیدا ہوئی ہے میں نے ان میں سے کسی حق کو ترک نہیں کیا اور رسول اللہ ﷺ جہاں بھی اس مال کو خرچ کرتے تھے میں اس میں کوئی کمی نہیں کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا آج دوپہر کو ہم آپ سے بیعت کریں گے پس جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ظہر کی نماز سے فارغ ہوئے تو منبر پر تشریف لائے کلمہ شہادت پڑھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا معاملہ بیان کیا اور بیعت میں تاخیر کرنے کا عذر بیان کیا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ سے بیان کر چکے تھے پھر آپ نے استغفار کی پھر حضرت علی نے کلمہ شہادت پڑھا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے حق کی عظمت بیان کی اور کہا کہ انکو حضرت ابو بکر نے خلاف خلافت میں نہ تو کوئی رغبت تھی اور نہ ہی جو اللہ نے ان کو فضیلت دی ہے اس کے انکاری تھے لیکن ہم سمجھتے تھے کہ اس حکومت میں ہمارا بھی کچھ حصہ ہے اور ہم سے مشورہ لیے بغیر یہ سب کچھ ہوا اس وجہ سے ہمیں تکلیف پہنچی تو مسلمان اس بات سے خوش ہو گئے اور انہوں نے کہا آپ نے ٹھیک فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب اس اچھے کام کی طرف لوٹے تو لوگ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف مائل ہو گئے۔

۵۱۷۔ مکرر ۵۱۰، ۵۱۱

۵۱۸۔ مکرر ۲۱۳

۵۱۹۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَأَلَتْ أَبَا بَكْرٍ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيْرَاثَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهَا أَبُوْ بَكْرٍ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا نُوْرِثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ۔ فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ وَعَاشَتْ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سِتَّةَ أَشْهُرٍ۔

حدیث نمبر ۵۱۹:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

(۵۱۹) اخرجه ابن سعد فی الطبقات الکبری ۲۸/۸

نے رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے میراث کی تقسیم کے بارے سوال کیا رسول اللہ ﷺ کے اس ترکہ سے جو اللہ نے آپکو فئی کے طور پر عطا کیا تھا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا غصے میں آگئیں، آپ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد چھ ماہ زندہ رہیں۔

۵۲۰۔ عَنْ عَامِرٍ قَالَ: جَاءَ أَبُوْ بَكْرٍ اِلَى فَاطِمَةَ حِيْنَ مَرِضَتْ فَاسْتَأْذَنَ فَقَالَ عَلِيٌّ: هٰذَا أَبُوْ بَكْرٍ عَلَى الْبَابِ، فَإِنْ شِئْتِ أَنْ تَأْذِنِيْ لَهُ. قَالَتْ: وَذٰلِكَ أَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَدَخَلَ عَلَيْهَا وَاعْتَذَرَ اِلَيْهَا وَكَلَّمَهَا فَرَضِيَتْ عَنْهُ۔

حدیث نمبر ۵۲۰:

حضرت عامر بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مرض وصال میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے جب اجازت چاہی تو حضرت علی نے کہا کہ ابوبکر دروازے پر ہیں اگر آپ چاہیں تو انہیں اجازت دیدیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا آپ اس بات کو پسند کرتے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا جی ہاں؛ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے معذرت کی اور ان سے بات کی تو وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے راضی ہوگئیں۔

(۱۹)

خُصُوْمَتُهَا لِعُمَرَ

خاتون جنت کا حضرت عمر سے جھگڑنا

۵۲۱۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ جَاءَتْ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ تَسْأَلُ مِيْرَاثَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَا: سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنِّيْ لَا أُوْرَثُ، قَالَتْ: وَاللّٰهِ لَا أُكَلِّمُكُمَا أَبَدًا،

(۵۲۰) اخرجه ابن سعد فی الطبقات الکبری ۲۷/۸

(۵۲۱) اخرجه الترمذی فی ۲۲- کتاب السیر، ۴۴، ح ۱۶۰۹، ۱۵۷/۴-۱۵۸۔

فَمَاتَتْ وَلَا تُكَلِّمُهُمَا۔

حدیث نمبر۵۲۱:

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اور حضرت عمر کے پاس رسول اللہ ﷺ کی وارثت سے اپنا حصہ مانگنے کیلئے آئیں تو انہوں نے جواب دیا ہم نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ میں نے کوئی وراثت نہیں چھوڑی تو سیدہ فاطمہ نے فرمایا میں تم دونوں سے کبھی (اس مسئلہ میں) بات نہیں کروں گی چنانچہ آپ کا وصال ہو گیا لیکن آپ نے ان سے کوئی بات نہ کی۔

(۲۰)

شِكْوَاهَا مِنْ مُعَامَلَةِ عَلِي

حضرت علی کے معاملہ پر شکایت کرنا

۵۲۲۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ: كَانَ فِيْ عَلِيٍّ عَلَى فَاطِمَةَ شِدَّةٌ، فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ لَأَ شْكُوَنَّكَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ! فَانْطَلَقَتْ وَانْطَلَقَ عَلِيٌّ بِأَثَرِهَا۔ فَقَالَ حَيْثُ يَسْمَعُ كَلَامَهَا، فَشَكَتْ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ غِلَظَ عَلِيٍّ وَشِدَّتِهِ عَلَيْهَا، فَقَالَ: يَا بُنَيَّةَ اسْمَعِيْ وَاسْتَمِعِيْ وَاعْقِلِيْ، اِنَّهُ لَا اِمْرَةَ بِاِمْرَاَةٍ لَا تَأْتِيْ هَوَى زَوْجِهَا وَهُوَ سَاكِتٌ۔ قَالَ عَلِيٌّ: فَكَفَفْتُ عَمَّا كُنْتُ أَصْنَعُ وَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَا آتِيْ شَيْئًا تَكْرَهِيْنَهُ أَبَدًا۔

حدیث نمبر۵۲۲:

حضرت عمرو بن سعید بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے معاملے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ میں کچھ شدت تھی تو انہوں نے کہا لھذا میں ضرور اس بات کی شکایت خدمت رسول میں پیش کروں گی چنانچہ وہ حضرت محمد ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور حضرت علی بھی چپکے سے ان کے پیچھے چلے آئے اور ایک جانب میں کھڑے ہو کر ان کی گفتگو سننے لگے حضرت فاطمہ نے علی کی شدت اور سخت رویہ کی شکایت حضور کی خدمت میں

(۵۲۲) اخرجه ابن سعد فی الطبقات الکبری ۸/۲۶

پیش کی تو آپ ﷺ نے فرمایا بیٹی بات سن کر غور کیا کرو اور سمجھا کرو۔ کوئی ایسی عورت نہیں جو اپنے شوہر کی خواہش پر اترتی ہو۔ حضرت علی خاموشی سے سنتے رہے آپ فرماتے ہیں پھر میں نے سختی کرنے سے اپنا ہاتھ روک لیا اور دل میں سوچ لیا کہ میں کبھی بھی کوئی ایسا کام یا بات نہیں کروں گا جو آپ کو ناپسند ہو۔

(۲۱)

مَشْيُ النَّبِيِّ (ﷺ) بَيْنَهُمَا الصُّلْحَ

حضور ﷺ کا حضرت علی و فاطمہ کے مابین صلح کروانے کیلئے تشریف لانا

۵۲۳۔ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ قَالَ: كَانَ بَيْنَ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ كَلَامٌ، فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَأَلْقَى لَهُ مِثَالًا فَاضْطَجَعَ عَلَيْهِ، فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ فَاضْطَجَعَتْ مِنْ جَانِبٍ، وَجَاءَ عَلِيٌّ فَاضْطَجَعَ مِنْ جَانِبٍ، فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِيَدِ عَلِيٍّ فَوَضَعَهَا عَلَى سُرَّتِهِ، وَأَخَذَ بِيَدِ فَاطِمَةَ فَوَضَعَهَا عَلَى سُرَّتِهِ وَلَمْ يَزَلْ حَتّٰى أَصْلَحَ بَيْنَهُمَا، ثُمَّ خَرَجَ۔ قَالَ: فَقِيْلَ لَهُ: دَخَلْتَ وَأَنْتَ عَلَى حَالٍ وَخَرَجْتَ وَنَحْنُ نَرَى الْبِشْرَ فِيْ وَجْهِكَ۔ فَقَالَ: وَمَا يَمْنَعُنِيْ وَقَدْ أَصْلَحْتُ بَيْنَ أَحَبِّ اثْنَيْنِ إِلَيَّ؟

حدیث نمبر ۵۲۳:

حضرت حبیب بن ابو ثابت بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی اور فاطمہ کے درمیان کوئی بات ہو گئی پس رسول اللہ ﷺ آئے، آپ کے لیے چٹائی بچھائی آپ اس پر چار زانوں ہو کر بیٹھ گئے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں تو وہ آپ ﷺ کی ایک طرف بیٹھ گئیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو وہ ایک طرف بیٹھ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور اپنی ناف مبارک پر رکھ لیا اور حضرت فاطمہ کا ہاتھ پکڑا اور اسے بھی اپنی ناف مبارک پر رکھ لیا اور اسی حالت میں رہے یہاں تک کہ ان دونوں کی صلح ہو گئی پھر آپ تشریف لے گئے راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ سے کہا گیا جب آپ تشریف لائے تو آپ کی حالت

(۵۲۳) اخرجه ابن سعد فی الطبقات ۸/۲۶۔

اورتھی اور جب آپ جارہے ہیں تو ہم آپ کے چہرے پر خوشی دیکھتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا مجھے اس بات نے روکے رکھا کہ میں اپنے دونوں محبوب بندوں کے درمیان صلح کرادوں۔

(۲۲) اولادھا

آپ کی اولاد پاک

۵۲۴۔ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ: وَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ لِعَلِيٍّ: الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَأُمَّ كُلْثُومٍ، وَزَيْنَبَ بِنْتَ عَلِيٍّ۔

حدیث نمبر۵۲۴:

محمد بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد حضرت حسن ،حضرت حسین حضرت ام کلثوم اور حضرت زینب بنت علی ہیں۔

(۲۳) وفاتھا

وفاتِ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا

۵۲۵۔ عَنْ سَلْمَى قَالَتْ: مَرِضَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ عِنْدَنَا، فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي تُوُفِّيَتْ فِيهِ خَرَجَ عَلِيٌّ، قَالَتْ لِيْ: يَا أُمَّهْ اسْكُبِي لِي غُسْلًا، فَسَكَبْتُ لَهَا فَاغْتَسَلَتْ كَأَحْسَنِ مَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ۔ ثُمَّ قَالَتْ: ائْتِينِي بِثِيَابِي الْجُدُدِ۔ فَأَتَيْتُهَا بِهَا فَلَبِسَتْهَا ثُمَّ قَالَتْ: اجْعَلِيْ فِرَاشِيْ وَسَطَ الْبَيْتِ۔ فَجَعَلْتُهُ فَاضْطَجَعَتْ عَلَيْهِ وَاسْتَقْبَلَتِ الْقِبْلَةَ ثُمَّ قَالَتْ لِيْ: يَا أُمَّهْ إِنِّي مَقْبُوضَةُ السَّاعَةِ وَقَدِ اغْتَسَلْتُ فَلَا يَكْشِفَنَّ لِي كَتِفًا۔ قَالَتْ: فَمَاتَتْ، فَجَاءَ عَلِيٌّ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: لَا وَاللّٰهِ لَا يَكْشِفُ لَهَا أَحَدٌ كَتِفًا۔ فَاحْتَمَلَهَا فَدَفَنَهَا بِغُسْلِهَا ذٰلِكَ۔

---

(۵۲۵) اخرجه ابن سعد فی الطبقات الکبری ۲۷/۸

حدیث نمبر ۵۲۵:

حضرت سلمی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا ہمارے پاس بیمار ہو گئیں جس دن آپ کی وفات ہوئی اس دن حضرت علی رضی اللہ عنہ باہر تھے (حضرت سلمی کہتی ہیں) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے کہا کہ اے امی جان میرے لیے غسل کا اہتمام کیجئے پس میں نے غسل کا اہتمام کیا پس آپ نے اچھی طرح غسل کیا جیسے کہ آپ پہلے کرتی تھیں۔ پھر آپ نے فرمایا مجھے میرے نئے کپڑے دیجئے میں نے دے دیئے آپ رضی اللہ عنہا نے انہیں پہن لیا پھر فرمایا میرا بچھونا گھر کے درمیان میں بچھا دو (حضرت سلمی کہتی ہیں) میں نے بچھا دیا پس آپ اس پر بیٹھ گئیں اور قبلہ شریف کی طرف منہ کر کیا پھر مجھے فرمایا اے امی جان تھوڑی دیر بعد وفات ہو جائیگی تحقیق میں نے غسل کر لیا ہے پس ہرگز مجھے برہنہ نہ کیا جائے حضرت سلمی کہتی ہیں پھر آپ وفات پا گئیں پس حضرت علی آئے تو میں نے انکو بتایا پس آپ نے فرمایا اللہ کی قسم کوئی آپکو برہنہ نہیں کریگا پس آپؓ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اٹھایا اور اسی غسل کے ساتھ ان کو دفن کر دیا۔

۵۲۶۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسَى أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ غَسَلَ فَاطِمَةَ۔

حدیث نمبر ۵۲۶:

محمد بن موسی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ کو غسل دیا۔

(۲۴) دفنها

مدفن فاطمہ سلام اللہ علیہا

۵۲۷۔ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: عَاشَتْ فَاطِمَةُ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ، ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ۔

حدیث نمبر ۵۲۷:

امام زہری بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کے بعد 3 ماہ زندہ رہیں۔

(۵۲۶) اخرجه ابن سعد فی الطبقات الکبری ۸/۲۸۔

(۵۲۷) الی (۵۳۸) طبقات ابن سعد ۸/۲۸-۳۰

۵۲۸ عَنْ أَبِی جَعْفَرٍ قَالَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ

حدیث نمبر ۵۲۸:

حضرت ابوجعفر بیان کرتے ہیں کہ 6 ماہ زندہ رہیں۔

۵۲۹: عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ تُوُفِّيَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِسِتَّةِ أَشْهُرٍ۔

حدیث نمبر ۵۲۹:

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات نبی ﷺ کے 6 ماہ بعد ہوئی۔

۵۳۰۔ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَهُوَ الثَّبْتُ عِنْدَنَا: وَ تُوُفِّيَتْ لَيْلَةَ الثَّلَاثَاءِ لِثَلَاثٍ خَلَوْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةَ إِحْدَى عَشْرَةَ وَهِيَ ابْنَةُ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً أَوْ نَحْوَهَا۔

حدیث نمبر ۵۳۰:

محمد بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ماہ رمضان کے اوائل میں ۱۱ ہجری کو سیدہ کائنات کا وصال ہوا اور تب ان کی عمر ۲۹ سال یا اس کے قریب قریب تھی۔

۵۳۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فَاطِمَةُ أَوَّلُ مَنْ جُعِلَ لَهَا النَّعْشُ، عَمِلَتْهُ لَهَا أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ، وَكَانَتْ قَدْ رَأَتْهُ بِأَرْضِ الْحَبْشَةِ۔

حدیث نمبر ۵۳۱:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ وہ پہلی خاتون ہیں جن کے لیے تابوت بنایا گیا وہ تابوت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے آپ کے لیے بنایا اور حضرت اسماء بنت عمیس نے یہ تابوت سرزمین حبشہ میں دیکھا تھا۔

۵۳۲۔ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ: صَلَّى الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَنَزَلَ فِي حُفْرَتِهَا هُوَ وَعَلِيٌّ وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ۔

حدیث نمبر۵۳۲:

حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن بیان کرتی ہیں کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ پڑھی اور وہ (یعنی حضرت عباس) حضرت علی اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہم آپ کی قبر میں اترے۔

۵۳۳۔ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَلِيًّا صَلَّى عَلَى فَاطِمَةَ۔

حدیث نمبر۵۳۳:

حضرت عروہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی نے سیدہ فاطمہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

۵۳۴۔ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: دُفِنَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَيْلًا، وَدَفَنَهَا عَلِيٌّ۔

حدیث نمبر۵۳۴:

زہری کہتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ کو رات کے وقت دفن کیا گیا اور حضرت علی نے دفن کیا۔

۵۳۵۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: دُفِنَتْ فَاطِمَةُ لَيْلًا، دَفَنَهَا عَلِيٌّ۔

حدیث نمبر۵۳۵:

ابن شہاب کہتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ کو رات کے وقت دفن کیا گیا اور حضرت علی نے دفن کیا۔

۵۳۶۔ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ عَلِيًّا دَفَنَ فَاطِمَةَ لَيْلًا۔

حدیث نمبر۵۳۶:

عروہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ کو حضرت علی رات کے وقت دفن کیا۔

۵۳۷۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مَتَى دَفَنْتُمْ فَاطِمَةَ؟ فَقَالَ: دَفَنَّاهَا بِلَيْلٍ بَعْدَ هُدْأَةٍ۔ قَالَ: قُلْتُ: فَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا؟ قَالَ عَلِيٌّ۔

حدیث نمبر۵۳۷:

علی بن حسین کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عباس سے پوچھا کہ آپ لوگوں نے سیدہ فاطمہ کو کب دفن کیا

؟ آپ نے جواب دیا رات کے وقت اندھیرے چھا جانے کے بعد، پھر میں نے پوچھا کہ جنازہ کس نے پڑھایا ؟ فرمایا: علی نے۔

۵۳۸۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي الْمَوَالِي قَالَ: دُفِنَتْ فَاطِمَةُ فِي زَاوِيَةِ دَارِ عَقِيلٍ مِمَّا يَلِي دَارَ الْجُحْشِيِّينَ مُسْتَقْبِلَ خَرْجَةِ بَنِي نَبِيِّهِ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ بِالْبَقِيعِ وَبَيْنَ قَبْرِهَا وَبَيْنَ الطَّرِيقِ سَبْعَةُ أَذْرُعٍ۔

حدیث نمبر ۵۳۸:

عبدالرحمٰن بن ابی الموالی کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہ کو جنت البقیع میں زاویہ دارِ عقیل میں دفن کیا گیا جو بنو نبیہ کے دروازے کے سامنے دار الجحشیین کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ آپ کی قبر اور راستے کے درمیان تقریباً سات گز کا فاصلہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ ○ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ ○

تم الكتاب بحمد الله

جریدة المراجع

صحیح البخاری ۹ اجزاء طبعة دار الشعب القاهرة۔
صحیح مسلم ۵ اجزاء طبعة محمد فؤاد عبد الباقی۔ دار احیاء الکتب العربیة ۔ عیسیٰ الحلبی۔ القاهرہ۔
سنن ابی داود۔
سنن الترمذی ۵ اجزاء طبعة مصطفی البابی الحلبی حقق اجزاء ها الشیخ شاکر، وعبد الباقی، وابراهیم عطوه عوض ۔
سنن ابن ماجه جزآن طبعه محمد فئواد عبد الباقی ۔ دار احیاء الکتاب العربیة۔ عیسی البابی الحلی القاهرة۔
سنن الدارمی جزآن بتخریج: عبد الله هاشم ط القاهرة۔موطا مالك۔ طبعة المجلس الاعلی للشئون الاسلامیة بالقاهرة۔ طبقات ابن سعد ۹ اجزاء ط۔ دار صادر ۔ بیروت ۔
مسند احمد بن حنبل ۲ مجلدات۔ میمنیة۔
مسند احمد بن حنبل ۱۸ اج ء اط ۔ دار المعارف تحقیق الشیخ احمد شاکر۔
مسند ابوداود الطیالسیّ۔
سیرة ابن هشام ط۔ مصطفیٰ البابی الحلبی۔
مغازی الواقدی ط۔ د۔ مارسدن جونس ط۔ المعارف ۳ اجزاء
مجمع الزوائد للهیثمی ۱۰ اجزاء ط۔ القدسی۔ القاهرة۔

مفتاح کنوز السنة : نقله للعربية: محمد فئواد عبد الباقی۔

الطب النبوی تحقیق الدکتور عبد المعطی امین قلعجی۔ ط۔ دار الشعب۔ القاهرة۔

المجروحین لا بن حبان۔ دار الوعی۔ حلب۔

الفوائد المجموعة فی الاحادیث الموضوعة للشوکانی۔

اللئولو والمرجان فیما اتفق علیه الشیخان۔

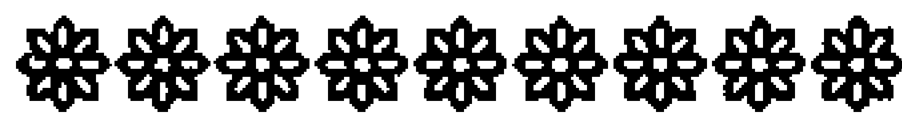
المغرب فی ترتیب المعرب للمطرزی ط۔ الهند۔

المعجم المفهرس لا لفاظ الحدیث ۷ مجلدات۔ مسند زید بن عل ط۔ المنار ۱۹۴۰م بمصر۔

عائشة والسیاسة: سعید الا فغانی۔

تعجیل المنفعة بزوائد رجال الائمة الا ربعة ط۔ الهند۔

مقاتل الطالبیین للا صفهانی تحقیق السید احمد صقر۔ القاهره (۱۹۴۹)



اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

پردہ
عظمت کا نشاں

مرتب

الحافظ القاری محمد نوید شاکر چشتی

ناشر

مکتبہ زین العابدین

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰه
وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِیْ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

ملک کے مشہور نقباء حضرات کی فرمائش
پر لکھی جانیوالی منفرد پنجابی کتاب

۱۲ پنجابی تقریراں

مرتب

الحافظ القاری محمد نوید شاکر چشتی

ناشر

مکتبہ زین العابدین

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

خواتین کی محفل

درسِ قرآن

مرتب

الحافظ القاری محمد نوید شاکر چشتی

ناشر

مکتبہ زین العابدین

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

خواتین کی محفل

درسِ قرآن

مرتب

الحافظ القاری محمد نوید شاکر چشتی

ناشر

مکتبہ زین العابدین

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰه
وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِىْ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

خواتین کی محفل

درسِ حدیث

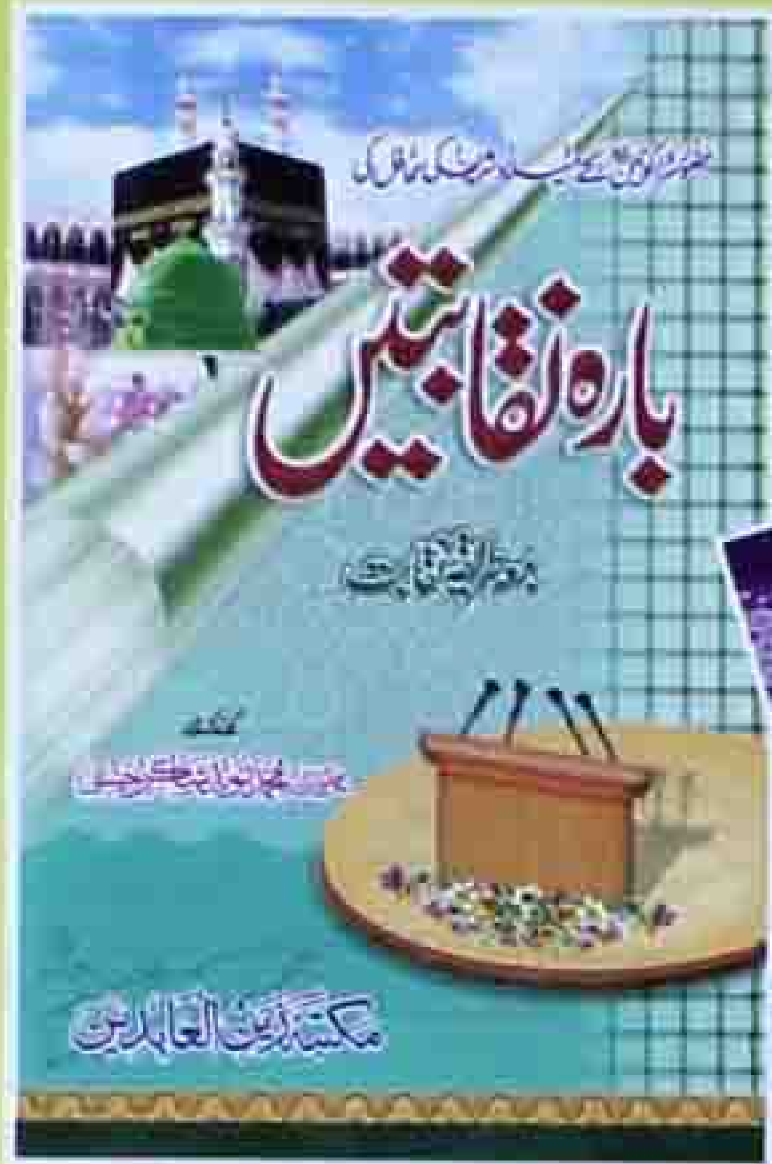
مرتب

الحافظ القاری محمد نوید شاکر چشتی

ناشر

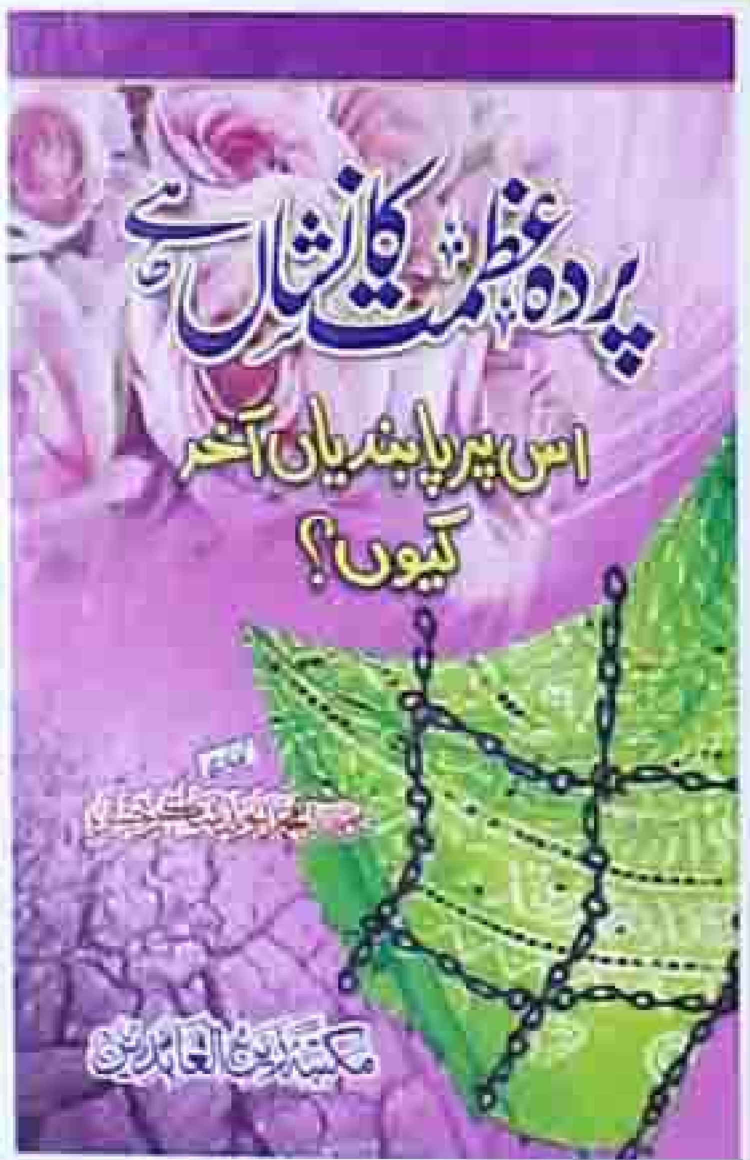
مکتبہ زین العابدین


١٢
پنجابی تقریراں
مکتبہ زین العابدین


بارہ نقابتیں
مکتبہ زین العابدین


والدین مصطفیٰ

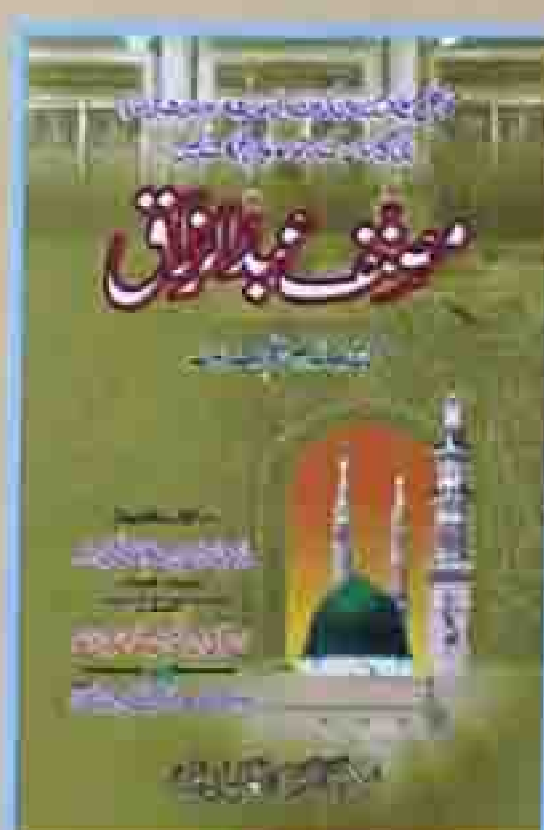

اسلامی بھائیو اور بہنو
اصلاحی باتیں تمہارے لیے

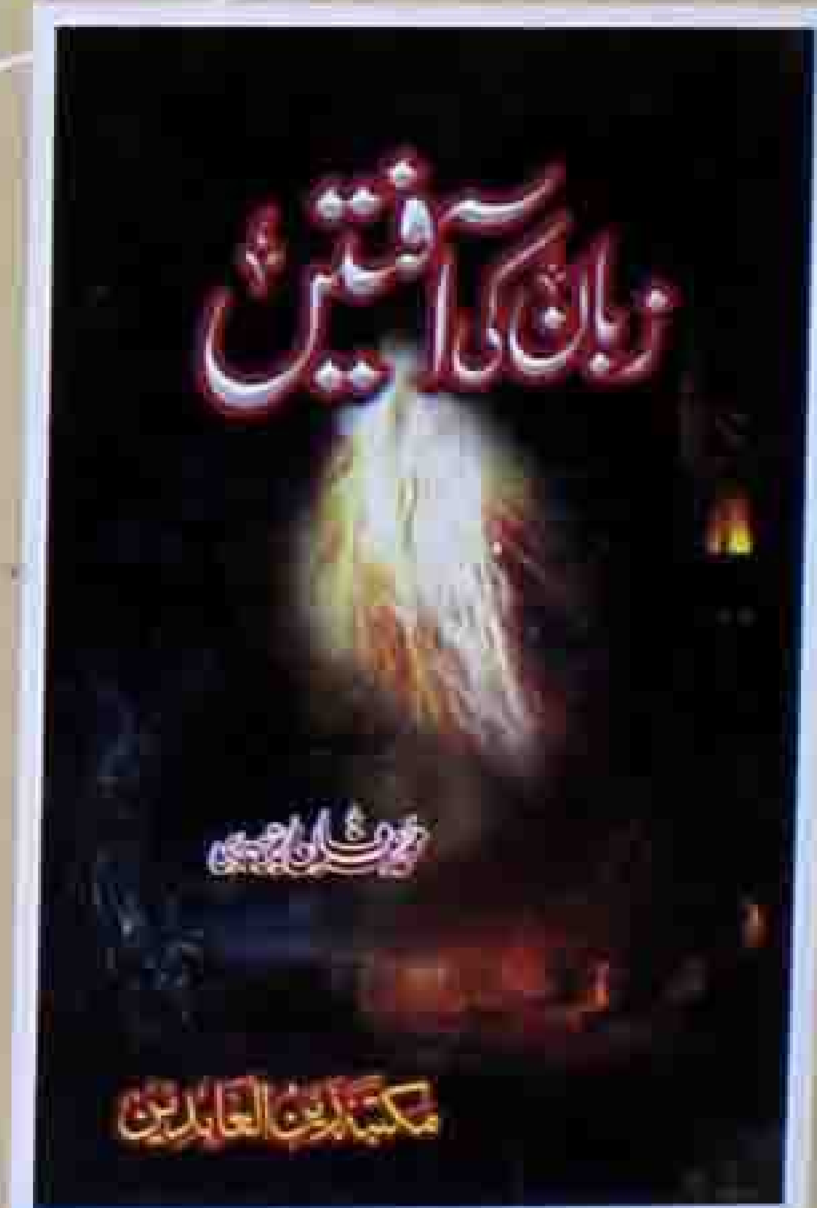

پردہ عظمت کا نشان ہے
اس پر پابندیاں آخر کیوں؟
مکتبہ زین العابدین


خواتین کیلئے بناؤ سنگھار
مکتبہ زین العابدین


اشرف النقابات
مکتبہ زین العابدین


الصدیق


مصنف عبد الرزاق


زبان کی آفتیں
مکتبہ زین العابدین